رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶

نمبر ۱

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین ... کتاب اللہ وسنتی

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

NATIONAL MUSLIM UNIVERSITY ... DELHI

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ
رؤسا وجاگیرداروں سے " ےــ
عام خریداران سے " ـــعہ
" " ششماہی ٤/١٢
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲ ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۰۔ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ مطابق ۴۔ نومبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

ناظرین اہلحدیث کو

اخبار اہلحدیث کا چھتیسواں (۳۶) سال

مبارک ہو

بارک اللہ فی عمرہ وفی سعیہ
وبارک لمشتریہ وساعیہ بفضلہ

فہرست مضامین

انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
اہلحدیث کا سال نو - - - - ص۳
عیسائیت کے متعلق دنیا کا کیا خیال ہے؟ ص۳
مرزا صاحب کی عظیم الشان پیشگوئی - - ص۴
اصحاب رسول بننے کا نسخہ - - - - ص۵
جماعت اہل حدیث کی اشد ضروریات - - ص۵
بریلویوں کی مسجد میں عشق مجازی کی کہانی - ص۶
انابت الی اللہ اور اسکی فلاسفی ص۸۔ وفات مسیح ص۹
مسیح کے ایک انجیلی واقعہ پر اجمالی نظر - ص۱۱
قطعہ تاریخ لفظی سال سی وشش اہلحدیث ص۱۲
فتاوی ص۱۳۔ متفرقات ص۱۴۔ ملکی مطلع ص۱۵
اشتہارات - - - - ص۱۶-۲۰

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں رمضان المبارک کا پہلا روزہ ۲۶۔ اکتوبر بروز بدھ رکھا گیا۔ بمبئی کے سوا کسی اور جگہ میں منگلوار کا روزہ ہونے کی کوئی اطلاع آج تک نہیں آئی۔

—— امرتسر میں حسب معمول رسمی حنفیوں کی طرف سے عرس امام اعظم کا اجلاس ۲۱-۲۲-۲۳-۲۴ اکتوبر کو ہوا۔ ان کے علماء نے حسب معمول اہل توحید کے خلاف تقاریر کیں۔

—— ۳۰۔ اکتوبر کو جمعیۃ تنظیم اہل حدیث کی طرف سے ایک تبلیغی جلسہ ہوا۔ جس میں مولوی محمد حنیف صاحب ندوی۔ مولوی عبد المجید صاحب سوہدروی وغیرہ نے تقریریں کیں۔

—— امرتسر شہر میں ۱۶ تا ۲۸۔ اکتوبر ۴۸۰ بچے پیدا ہوئے اور ۲۲۰۔ اموات واقع ہوئیں۔

—— امرتسر خان بہادر سید بڈھے شاہ صاحب کے نوجوان صاحبزادے اکبر علی کو سر بازار کسی نے پیٹ میں چاقو مار کر قتل کر دیا۔

—— انڈین نیشنل ایرویز نے فیصلہ کیا ہے کہ کراچی اور لاہور کے درمیان ۱۷۷ میل فی گھنٹہ کی رفتار کے طیارے چلائے جایا کرینگے جو کراچی سے لاہور ۵ گھنٹوں میں پہنچا کرینگے۔ ان میں ڈاک کے علاوہ تین مسافر بھی سفر کر سکیں گے۔

—— ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ اپریل ۱۹۳۹ء میں اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس کی آسامیوں کیلئے ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب کو ۳۰ نومبر تک درخواستیں مطلوب ہیں۔ امیدوار اضلاع لاہور، امرت سر، گورداسپور، شیخوپورہ، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، لائل پور اور منٹگمری کے ہوں۔ عمر ۱۸ سے ۲۵ سال کے درمیان اور ایف۔ اے پاس ہوں۔

—— نئی دہلی حاجیوں کو جدہ لے جانیوالی جہازران کمپنیوں میں معاہدہ ہوا ہے کہ کراچی سے جدہ تک کا کرایہ ۱۱۵ روپے سے کم نہ ہو۔

—— ڈیرہ اسماعیل خان میں نائب وزیر ہند اور گاندھی جی میں ۱۵ منٹ تک ملاقات ہوئی۔

—— برطانیہ چین اور جاپان کے مابین صلح کرانا چاہتا ہے۔ جاپان کی طرف سے چین کو جو صلح کی شرائط پیش کی گئی ہیں ان میں ایک شرط یہ ہے کہ جاپانی فوج بہت عرصہ تک چین میں رہیگی تاکہ جاپان کے مخالف اور کمیونسٹ اثرات کا خاتمہ کر دیا جائے۔

—— لاہور ہائیکورٹ کے فیصلہ کے خلاف مسجد شہید گنج کی اپیل پریوی کونسل میں دائر ہو گئی ہے۔

—— انگورہ ۲۹۔ اکتوبر کو جمہوریہ ترکیہ کی پندرھویں سالگرہ منائی گئی۔

ناظرین اہلحدیث
سب سے پہلے
اخبار ہذا کے صفحہ ۱۴ پر
حساب دوستاں
ملاحظہ فرمائیں

—— مارسائی ۲۹۔ اکتوبر ایک اطلاع مظہر ہے کہ لاکیبری میں ڈیپارٹمنٹ سٹور کو آگ لگنے سے وزیر اعظم فرانس کے ہوٹل میں بھی آگ لگ گئی۔ ۸۰ آدمی ہلاک اور ۲۷ زخمی ہوئے۔

مضامین آمدہ | محمد خان ۲ عدد۔ مولوی محمد زکریا۔ ماسٹر محمد حسین۔ محمد ابراہیم۔ عبد الرحیم۔ بشیر احمد۔ محمد عبد الغفار۔ منشی محمد اسحاق۔ مولانا محمد شرف الدین۔ غلام محمد۔ محمد عبد الشان صاحب۔ محمد ابو الخیر صاحب۔ ملا محمد عبد اللہ۔ مولوی ابو الطیب عبد الصمد صاحب۔ محمد یحییٰ۔ ضیاء اللہ خان صاحب۔ عبد الرزاق بن عمر صاحب۔

انجمن اہل حدیث بریلی

کا تیسرا سالانہ جلسہ ۱۵-۱۶-۱۷۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء کو بخیر و خوبی امن کے ساتھ ختم ہوا۔ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری، مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی، مولانا عبد التواب صاحب علیگڈھی، مولانا محمد حسین صاحب میرٹھی، مولانا عبید الرحمٰن صاحب دہلوی وغیرہم نے اپنے اپنے مواعظ حسنہ انوار توحید و سنت اور رد شرک و بدعت، رسومات ممنوعہ سے ہزارہا سامعین کو اپنے اخلاق حمیدہ سے بطریق احسن محظوظ اور سرفراز فرمایا۔ اور مختلف مقامات کے بکثرت حضرات نے شرکت کی۔

(نوٹ) ۱۴۔ اکتوبر کو آریوں سے مولانا ثناء اللہ صاحب کا مناظرہ ہونا طے پایا تھا۔ مناظر آریہ پنڈت رامچندر صاحب دہلوی اور ذمہ دار آریہ مقابلہ پر نہ آئے لہذا مناظرہ نہ ہوا۔

(مرسلہ محمد حسین سوداگر ہڈی از ارکین انجمن اہل حدیث بریلی۔ یو پی) ۲۱ شعبان ۱۳۵۷ھ (۸ ربیع الثانی اشاعت نہ ہو سکی)

دار العلوم انوار احمدیہ آرہ | رمضان المبارک کی تعطیل کے سلسلہ میں ۱۵۔ شعبان کو بند ہو گیا اور ان شاء اللہ حسب دستور ۱۰۔ شوال کو کھلیگا۔ علوم دینیہ اور فنون عربیہ کے شائق طلباء داخلہ کی درخواستیں سکرٹری صاحب دار العلوم انوار احمدیہ آرہ کے پتہ پر روانہ کریں۔

(مرسلہ ناظم اشاعت دار العلوم مذکور)

یاد رفتگاں | حاجی احمد شہداد ٹھیکیدار سرینگر کشمیر سے بذریعہ تار ۲۷ شعبان ۱۳۵۷ھ کو اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی اہلیہ کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ایضاً | عزیز محمد یوسف ولد حاجی عبد الرشید سوداگر چرم ڈیرہ غازی خان کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ!

(راقم حاجی خدا بخش۔ ڈیرہ غازی خان)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللہم اغفر لہما وارحمہما

معذرت | بقیہ متفرقات بسبب عدم گنجائش شائع نہیں ہو سکے۔ (منیجر اہلحدیث)

پانچ آنہ کی بجائے چار آنہ | نامہ شنائیہ جو حال ہی میں طبع ہوئی ہے اسکی قیمت پانچ آنہ فی نسخہ ہے۔ مگر رمضان المبارک کے لئے مہر فی نسخہ کر دی گئی ہے۔ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

حیات طیبہ۔ مفصل سوانح مولانا شہید دہلوی ... (۲) سوانح حضرت سید احمد صاحب بریلوی ...

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۰۔ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ

اہلحدیث کا سال نو

الحمد للہ! اخبار "اہلحدیث" شمسی حساب سے پینتیس[۳۵] اور قمری حساب سے چھتیس[۳۶] سال کی عمر پا چکا ہے۔ سارے ہندوستان کا تو ذکر نہیں پنجاب کے اردو اخباروں میں "اہلحدیث" عمر کے لحاظ سے سب سے بڑا ہے اس طویل عرصے میں اس پر جو مصائب اور مشکلات آئیں ان سب میں بڑی مشکلات قابل ذکر دو ہیں۔ ایک واقعہ اس کی ضمانت کا۔ دوسرا واقعہ خاکسار مدیر پر حملہ قاتلانہ کا ہے۔ جو واقعہ ضمانت سے بھی زیادہ سخت تھا۔ کیونکہ ضمانت کے حکم سے اخبار کا بند ہو جانا اتنا یقینی نہ تھا جتنا کہ حملہ قاتلانہ کے مؤثر ہونے کی حالت میں۔ محافظ حقیقی نے ان دونوں جانکاہ صدموں سے اخبار کو محفوظ رکھا۔ یہ بات خصوصاً موجب مسرت ہے کہ اخبار "اہلحدیث" کسی والی ملک یا کسی جاگیردار رئیس یا کسی بڑے سوداگر کا مرہون منت نہیں ہے۔ ہاں خدا کے فضل اور اپنے خریداروں کی قدردانی سے اتنی لمبی عمر کو پہنچ گیا ہے کہ نوع پنجاب کے بزرگ بھی اسکو اکبر شاہ سمجھتے ہیں۔

اس عرصے میں اس نے دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی کیا کیا خدمات کیں اور کیسے کیسے زہریلے مضامین کے جوابات دیئے۔ ناظرین کے سامنے ان کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ ان کی قدردانی اور شوق طلبی ہی سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ وہ اہلحدیث کو اپنا ایک مفید اخبار سمجھتے ہیں۔ ہاں اس بات کا ذکر اس خاص موقع سے مناسبت رکھتا ہے کہ اخبار "اہلحدیث" اپنے وقت پر شائع ہونے اور خریداروں تک پہنچنے میں بے نظیر ثابت ہوا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ سال میں کئی قسم کے موانع پیش آتے ہیں۔ کبھی کارکنوں کی وجہ سے کبھی پریس کی وجہ سے، کبھی غمی اور خوشی کی وجہ سے۔ بسا اوقات سرکاری تعطیلات کی وجہ سے ڈاک خانے بند رہتے ہیں۔ مگر اہلحدیث خدا کے فضل سے ان سب موانع کو دور کرتا ہوا اپنے اصل مالکوں (ناظرین) کی خدمت میں بروقت سلام کو حاضر ہوتا رہا ہے۔ کیا اتنا بڑا انتظام بغیر معقول تدبیر اور بغیر معقول خرچ کے ہو سکتا ہے؟ اس کا جواب وہی اصحاب دے سکتے ہیں جنہوں نے کبھی دو چار ورق کا رسالہ بھی چھپوایا ہو یا پریس کے کام سے واقف ہوں۔ اس ساری داستان کا خلاصہ یہ ہے ؎

جو کچھ ہوا ہوا کرم سے تیرے
جو ہوگا وہ تیرے ہی کرم سے ہوگا

آخری التماس میں درد بھرے دل سے یہ بات ظاہر کر دینا چاہتا ہوں کہ مجھے وہ وقت بہت قریب معلوم ہوتا ہے کہ میں اپنے دوستوں سے جدا ہو جاؤں مجھے یقین نہیں کہ سال ۳۹ کے خاتمے تک میں یہ خدمت سرانجام دے سکوں [illegible] کہ جدائی کی خبر سنتے ہی اہلحدیث کے اخبار کو سنبھال لیں اور اس کو زندہ اور فرخندہ رکھنے کے لئے اپنی کوشش کو جاری رکھیں اور اپنے اپنے حلقے میں اس کی اشاعت بڑھائیں تاکہ یہ اخبار اپنی خدمت پر کمربستہ رہے ؎

زر بدہ مرد سپاہی را تا سر بدہد
وگرش زر نہ دہی سر بنہد در عالم

عیسائیت کے متعلق

دنیا کا کیا خیال ہے؟

عیسائی رسالہ "المائدہ" بابت اگست میں ایک مضمون نکلا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یورپ کے لوگ عیسائی مذہب سے متنفر ہو کر اسکو چھوڑ رہے ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسائی مذہب جھوٹا ہے۔ ان معترضین کو جواب دیتے ہوئے "المائدہ" کہتا ہے کہ حقیقت یہ نہیں بلکہ اس سے عیسائی مذہب کی سچائی ثابت ہوتی ہے۔ اس دعوے کی دلیل میں وہ بائبل کے چند حوالہ جات پیش کرتا ہے۔ جن کا مختصر مضمون یہ ہے کہ آخری زمانے میں لوگ دین سے بے پرواہ ہو جائیں گے۔ کہتا ہے چونکہ یہ پیشگوئیاں آج کل صادق آرہی ہیں اس لئے دین مسیحی سچا ہے۔

میں (اہلحدیث) کہتا ہوں کہ مضمون کے عنوان دراصل دو ہیں۔ ایک عنوان مذہب کی تعلیم ہے دوسرا اس مذہب کے بانیوں کی پیشگوئیاں ہیں۔ ایسی پیشگوئیاں تو ہر ایک مذہب کے بانیوں سے منسوب ہیں کہ آخری زمانے میں لوگ دنیا پرست ہونے کی وجہ سے بے دین ہو جائیں گے۔ اسلام میں بھی ایسی پیشگوئیاں بکثرت پائی جاتی ہیں جو بالکل صحیح ثابت ہو رہی ہیں۔ کیا ان پیشگوئیوں کے سچا ثابت ہونے سے ہمارے مخاطب (مسیحی دوست) اسلام کو سچا مذہب مان لیں گے؟ [illegible] ان کی تعلیم پر بھی نظر کرنی ہوگی [illegible]

[illegible] مسیحی مذہب کی تعلیم پر نظر کریں۔

اب ہم معترضین کی طرف سے وکالۃً چند باتیں پیش کرتے ہیں:۔

ان کا کہنا ہے کہ مسیحیت کی تعلیم آج زمانے سے موافقت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ ارشاد فرماتی ہے کہ ظالم کا مقابلہ مت کرو بلکہ اگر وہ تمہارا ایک کپڑا چھین لے تو دوسرا کپڑا بھی تم اُسے دیدو۔ وغیرہ وغیرہ مثلاً کوئی ظالم بادشاہ کسی مسیحی بادشاہ کا ایک علاقہ دبالے تو اسے چاہئے کہ اس تعلیم کے ماتحت دوسرا بھی دیدے۔ یہ تو ہوئی بادشاہوں کی بات وہ جانیں اور ان کا کام۔ ان کے ہم ذمہ دار نہیں۔ لیکن اپنی ذاتیات کے ذمہ دار تو ضرور ہیں۔ اس کی ایک مثال سنئے!

کسی گھر میں چور آکر مال کا کچھ حصہ اٹھالے تو اس تعلیم کے ماتحت مالک مکان اس کا مقابلہ نہ کرے بلکہ کچھ اور بھی اپنے پاس سے اس کو دیدے۔ کیا ایسا کرنے سے دنیا میں امن قائم رہ سکتا ہے؟

دوسرا مسئلہ انجیل کا یہ ہے کہ کوئی شخص کسی اجنبی عورت پر نظر ڈالے تو اس کی سزا میں اپنی آنکھ نکال کر پھینک دے۔ حضرت مسیح فرماتے ہیں کہ اس کا بے آنکھ زندہ رہنا اس سے بہتر ہے کہ اس کا سارا بدن جہنم میں جائے۔ اس کو ملحوظ رکھ کر عورتوں کا کھلے منہ پھرنا اور مردوں کے برابر یا آمنے سامنے بیٹھنا بالکل اس شعر کا مصداق ہے ؎

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ اند
بازمے گوئید کہ دامن ترمکن ہشیار باش

تیسرا مسئلہ مسیح کا کفارہ ہے جو نظام دنیا کے بالکل خلاف ہے۔

نظام سلطنت اور تدبیر منزل یہی ہے کہ اصل مجرم کو سزا دی جائے مگر مسیحیت کا بنیادی پتھر (کفارہ) اس کے خلاف رہنمائی کرتا ہے۔ کیونکہ بقول پولوس تعلیم دیتا ہے کہ مسیح دنیائے جہان کے لئے کفارہ ہوئے یعنی گناہ اوروں نے کئے اور سزا حضرت

مسیح نے پائی۔ [illegible]

اسی طرح کئی ایک مسائل ہیں جو لوگوں کو مسیحی مذہب سے متنفر کرنے کے لئے کافی ہیں۔ معترضین کا یہی مطلب ہے کہ یورپ کے لوگ ان مسائل کی وجہ سے مسیحی مذہب چھوڑتے جارہے ہیں۔ رہا یہ کہ اس

چھوڑنے میں مسیحی مذہب کی تعلیمات کی ثابت ہو رہی ہیں [illegible]

اس سے ایک جدید مذہب [illegible]

پر بھی روشنی ڈالتا مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ ہم اسے توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اصل مقصود کی طرف رُخ کرے۔

قادیانی مشن

مرزا صاحب کی عظیم الشان پیشگوئی

جھوٹی نکلنے پر میرا مُنہ کالا کیا جائے۔ میرے گلے میں رسّہ ڈالا جائے۔ مجھے پھانسی پر لٹکایا جائے (مرزا)

اہلحدیث مورخہ ۱۴۔ اکتوبر سنہ رواں میں بعنوان "نبیوں اور نجومیوں کی پیشگوئیوں میں فرق" ایک مضمون لکھا گیا تھا۔ جس میں مرزا صاحب کی آتھم والی پیشگوئی کی طرف اشارہ تھا۔ ہم نے سمجھا تھا کہ عاقل را اشارہ بس است کے ماتحت جماعت مرزائیہ کے لئے اتنا ہی کافی ہوگا مگر ہمارا خیال غلط نکلا۔ اور قرآنی اصول مَا تُغْنِی الْاٰیٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ صحیح ثابت ہوا۔ الفضل مورخہ ۲۵۔ اکتوبر میں اس کے جواب پر توجہ کی گئی ہے۔ خلاصہ اس جواب کا یہ ہے کہ ڈپٹی آتھم (عیسائی مناظر) کے متعلق پیشگوئی شرطیہ تھی۔ اس نے اپنی کسی کتاب میں آنحضرت صلعم کو دجال[1] لکھا تھا۔ چونکہ اس نے ایسا کہنے سے توبہ کرلی۔ اس لئے یہ پیشگوئی ٹل گئی۔ پس "اہلحدیث" کا اس پر اعتراض کرنا بے جا ہے۔ ہمارے واسطے جواب کوئی نیا نہیں۔ ہم نے اہلحدیث کے پرچہ مذکور میں بھی مرزا صاحب کی اصل عبارت نقل کی تھی آج اُسے دوبارہ نقل کرتے ہیں تاکہ خوب معلوم ہو جائے کہ شرط کیا تھی اور متحقق کیا چیز ہوئی۔ چنانچہ وہ عبارت یہ ہے:۔

"آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جبکہ میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلے کے سوا کچھ نہیں کر سکتے۔ تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لیکر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائیگا اور اس کو سخت ذلت پہنچیگی۔ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اس وقت جب یہ پیشگوئی ظہور میں آئیگی تو بعض اندھے سوجاکھے کئے جاوینگے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔

مَیں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جائے۔ روسیاہ کیا جائے میرے گلے میں رسہ ڈالدیا جائے۔ مجھ کو پھانسی دیا جائے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں۔ اور [illegible]

[1] توبہ کا ثبوت بذمہ قائل۔ (اہلحدیث)

[2] قادیانی اُردو۔

الہامات مرزا۔ مرزا صاحب قادیانی کی عظیم الشان (۴) پیشگوئی [illegible] اہلحدیث ۹ [illegible]

ahmadimuslim.de

نام مضمون	تاریخ اخبار
عیسائی	
مسیحیت دین فطرت ہے	۳۱-دسمبر ۱۹۳۷ء
موسیٰ کی مانند نبی	۱۴ جنوری ۱۹۳۸ء
تثلیث نصاریٰ	۱۱-فروری ؍
عیسائیوں کا فاتح عظیم	۶-مئی ؍
تثلیث مقدسہ	۲۰-مئی ؍
عیسائی مذہب نے اپنا جلوہ دکھادیا	۲۷ مئی ؍
کفارۃ المسیح	؍ ؍
انجیل کا ناقابل حل تضاد	۲-ستمبر
کیا مسیح کفارہ ہے	۹-ستمبر ؍
خدا حضرت مسیح کے روپ میں	۷-اکتوبر ؍
کیا انبیاء کرام منصب نبوت سے معزول ہوسکتے ہیں	۱۴-اکتوبر ؍
حضرت موسیٰ کی مانند نبی	۲۱-اکتوبر ؍
بہائی	
بہائی مذہب اور دین اسلام	۴-مارچ ۱۹۳۸ء
کیا شیخ بہاء اللہ پیغمبر تھے	۸-اپریل ؍
شیخ بہاء اللہ ایرانی مدعی الوہیت تھے یا رسالت	۲۰-مئی ؍
تحریک بہائی اور اسلام	۵-اگست ؍
شیخ بہاء اللہ ایرانی کی بابت سوال اور اس کا جواب	۱۹-اگست ؍
مسیح یوم موعود	۲۶-اگست ؍
حقیقت واحدہ	۹-ستمبر ؍
مسیح وحدت	۳۰-ستمبر-۷-اکتوبر ؍
آریہ	
علمائے اسلام کا جواب آریہ سماج کو	۳-دسمبر-۱۷ دسمبر ۲۴-دسمبر ۱۹۳۷ء
حدوث وید کا ثبوت ایک کتھا سے	۱۷-دسمبر ؍

نام مضمون	تاریخ اخبار
مسئلہ توبہ میں ہم سے آریہ سماج کا اتفاق	۳۱-دسمبر ۱۹۳۷ء
ابطال تناسخ	۷-جنوری ۱۹۳۸ء
آریہ اور روح	۱۴ فروری ؍
شرک اور آریہ مسافر	۱۸ مارچ-۲۵ مارچ
ویدک گیا سنگ	۲۵-مارچ ۱۹۳۸ء
ویدک کہانیاں	۸-اپریل ؍
یہ احمدیت ہے یا آریہ سماج	۸ ؍ ؍
سوامی دیانند سرسوتی اور مرزا صاحب قادیانی	۱۵-اپریل ؍
ویدوں کی زبان بھی الہامی نہیں	۱۵ ؍ ؍
مسئلہ پردہ	۶-مئی ؍
ویدک کہانیاں	۱۳ مئی-۱۲-اگست
آریہ سماج دہریت کی طرف جارہی ہے	یکم جولائی ۱۹۳۸ء
اسلام آریہ سماج اور مسئلہ تقدیر	۸ جولائی ؍
لحم البقرہ	۱۵-جولائی ؍
سنسکار ودھی کی تصحیح و ترمیم	۱۵ ؍ ؍
آریہ کے سوالات علمائے اسلام سے	۲۲ جولائی / ۲۹ جولائی
وید اور اس کے تراجم	۱۶ ستمبر-۲۳ ستمبر-۳۰-ستمبر-۷-اکتوبر-۱۴-اکتوبر ۱۹۳۸ء
کیا ویدک دھرم پنچائتی ہے آریہ سماج کو چیلنج	۲۳-ستمبر ۱۹۳۸ء
ملکی مطلع	
انجمنہائے اہل حدیث اور تبلیغ	۵-نومبر ۱۹۳۷ء
وائسرائے ہند کا دورہ پنجاب	۵ ؍ ؍
زکوٰۃ کا صحیح مصرف (ندوہ)	۵ ؍ ؍
روئداد تعلیم مدرسہ دار الحدیث میرٹھ	۵ ؍ ؍
چین کی لڑائی	۱۲ نومبر ۱۹۳۷ء
مولانا ثناء اللہ پر قاتلانہ حملہ	۱۲ ؍ ؍

نام مضمون	تاریخ اخبار
مدرسہ دار مطلع الاسلام کلکتہ	۱۲ نومبر ۱۹۳۷ء
روئداد دار العلوم عربیہ لنگرا دہ	۱۲ ؍ ؍
حکام ریلوے اور قربانی	۱۹-نومبر ؍
پنجاب میں خوفناک زلزلہ	۱۹ ؍ ؍
سابق وزیر اعظم انگلستان کی موت	۱۹ ؍ ؍
بحر حجاز اور یمن-اٹلی اور برطانیہ	۲۶ نومبر ؍
منادی خلیل	۲۶ ؍ ؍
روئداد مدرسہ محمدیہ دیوریا	۲۶ ؍ ؍
مولانا عبید اللہ سندھی	۳-دسمبر ؍
گاندھی جی، وزرائے کانگرس اور حضرت عمر	۳ ؍ ؍
دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ	۳ ؍ ؍
پنجاب میں اسلامی تثلیث	۱۷-دسمبر ؍
قاتلانہ حملے پر ایک معزز معاصر حنفی المذہب (پیشوا دہلی) کی رائے	۱۷ ؍ ؍
چین جاپان اور ہندوستان	۱۷ ؍ ؍
مسجد شہید گنج کا واقعہ پھر تازہ ہوا	۲۴ دسمبر ؍
روئی خطرہ میں	۲۴ ؍ ؍
تثلیث سے تربیع	۳۱-دسمبر ؍
فلسطین میں آہ و بکا	۳۱ ؍ ؍
چین و جاپان	۳۱ ؍ ؍
قابل توجہ جماعت اہل حدیث ہند	۳۱ ؍ ؍
مسجد شہید گنج لاہور	۷-جنوری ۱۹۳۸ء
مولانا ثناء اللہ پر حملہ اور ملک میں ہیجان	۷ ؍ ؍
مولانا ثناء اللہ پر حملہ اور حکومت کا فرض	۷ ؍ ؍
دول عرب کا اتحاد	۱۴ جنوری ؍
قادیانی قتل کا فیصلہ ہائیکورٹ میں	۱۴ ؍ ؍
فلسطین برائے فلسطین	۱۴ ؍ ؍
قاتلانہ حملہ اور جماعت اہل حدیث	۱۴ ؍ ؍
مدرسہ محمدیہ رائیدرگ کا چوتھا اجلاس	۱۴ ؍ ؍
قادیان کے ایک مصنف کو سزائے قید و جرمانہ	۲۱ جنوری ؍

ahmadimuslim.de

نام مضمون	تاریخ اخبار
نبی قادیانی اور نبی قادیان	۲۱ جنوری ۱۹۳۸
خلیفہ قادیان اور خلیفہ مصر	۲۱ 〃 〃
بلدیہ امرتسر کے انتخاب میں کانگرس کی کامیابی	۲۸ جنوری 〃
مسلمانان ہند تباہی کی طرف جا رہے ہیں یا فلاح کی طرف	۲۸ 〃 〃
خاکساروں کی تین گذارشیں	۲۸ 〃 〃
مسجد شہید گنج کا فیصلہ ہائیکورٹ میں	۴ فروری 〃
جلسہ مذاکرہ علمیہ دار العلوم احمدیہ	۴ 〃 〃
انڈین نیشنل کانگرس اور اس کے تقاضا	۱۱ 〃 〃
یونینسٹ پارٹی پنجاب پر حملہ	۱۱ 〃 〃
مسلم لیگ دہلی	۱۱ 〃 〃
افغانستان میں عظیم الشان فوجی مظاہرہ	۱۱ 〃 〃
ہندوستان کے نئے دور میں دستور جدید	۲۵ فروری 〃
اہل حدیث انجمنوں کو اطلاع	۲۵ 〃 〃
کانگرس، وائسرائے اور گاندھی جی	۴ مارچ 〃
مسجد شہید گنج کے متعلق ایک مفید تجویز	۴ 〃 〃
تجویزات حج	۴ 〃 〃
کارروائی جلسہ انتظامیہ ندوۃ العلماء	۴ 〃 〃
المائدہ سے ضمانت	۴ 〃 〃
ہماری اسمبلی ہمیں کیا رہنمائی کر رہی ہے	۱۱ مارچ 〃
مسجد شہید گنج اور شہادت حضرت عثمان	۱۱ 〃 〃
لواری، قادیان اور حج بیت اللہ	۱۱ 〃 〃
مسجد شہید گنج لاہور	۱۸ مارچ 〃
خواجہ حسن نظامی دہلوی اور مالک اخبار مدینہ بجنور میں چپقلش	۱۸ 〃 〃
بیکار اشخاص اپنا نام درج کرائیں	۱۸ 〃 〃
اطبائے کرام کا اجتماع عظیم	۱۸ 〃 〃
مسجد شہید گنج اور پنجاب اسمبلی	۲۵ مارچ 〃
امرتسر شہر میں شراب نوشی کے اڈے	۲۵ 〃 〃
قابل توجہ سردار محمد حسین خان (ایم۔ ایل۔ اے)	۲۵ 〃 〃
[illegible]	یکم اپریل 〃

نام مضمون	تاریخ اخبار
امرتسر کے ایک کارخانہ میں [illegible]	یکم اپریل ۱۹۳۸
لاہور میں بچوں کا اغوا	〃 〃 〃
مایوس العلاج مریضوں کو اطلاع	〃 〃 〃
گاندھی جی اسلامی طریق پر	〃 〃 〃
بدیشی گورنمنٹ اور سودیشی حکومت	۸ اپریل 〃
قضیہ مسجد شہید گنج	۸ 〃 〃
انجینئرنگ کی تعلیم اور مسلمان	۸ 〃 〃
لکھنؤ میں مدح صحابہ کا فیصلہ	۱۵ اپریل 〃
دنیا کو آئندہ جنگ کا خطرہ	۱۵ 〃 〃
امرتسر کی صفائی (تانگوں اور میلے کی شکایت)	۲۲ اپریل 〃
جلسہ مذاکرہ علمیہ دربھنگہ	۲۲ 〃 〃
لال مرچ کی کاشت	۲۲ 〃 〃
ڈاکوؤں نے گاڑی لوٹ لی	۲۲ 〃 〃
ڈاکٹر اقبال کا انتقال	۲۹ اپریل 〃
مسلم لیگ اور مسجد شہید گنج	۲۹ 〃 〃
یورپ کی آئندہ جنگ قریب سے بعید ہو گئی	۲۹ 〃 〃
لکھنؤ کا فساد	۲۹ 〃 〃
ڈاکٹر اقبال مرحوم کا مقبرہ	۶ مئی 〃
مسجد شہید گنج اور مجلس احرار	۶ 〃 〃
قضیہ فلسطین	۶ 〃 〃
جلسہ مذاکرہ علمیہ آرہ	۶ 〃 〃
تصدیق شدہ گھی کی فروخت	۶ 〃 〃
خلافت اسلامیہ سے دل لگی	۱۳ مئی 〃
امرتسر میں ضمنی انتخاب	۱۳ 〃 〃
ایران میں لغوی کانفرنس	۱۳ 〃 〃
وزیر اعظم پنجاب پر اقلیتوں کا اعتماد	۱۳ 〃 〃
مسلم حلقہ امرتسر کا ضمنی انتخاب	۲۰ مئی 〃
عام ملکی حالات	۲۰ 〃 〃
جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی	۲۰ 〃 〃
ہندو مسلم اتحاد۔ خدا کرے	۲۷ مئی 〃
احمدیہ صنف ہر دو نوع توجہ کریں	۲۷ 〃 〃

نام مضمون	تاریخ اخبار
ڈاکٹر [illegible] حسن [illegible]	۲۷ مئی ۱۹۳۸
ممانعت چندہ برائے حجاز	۲۷ 〃 〃
ہندوستانی قومیت اور نیشنل کانگرس	۳ جون 〃
چین جاپان کی جنگ	۳ 〃 〃
محشرستان فلسطین	۳ 〃 〃
چین اور جاپان	۳ 〃 〃
اطلاع برائے جماعت اہل حدیث	۳ 〃 〃
ہمارے ملک سے زیادہ بدامنی کہیں ہوگی؟	۱۰ جون 〃
وزیرستان میں جنگ جاری ہو گئی	۱۰ 〃 〃
چین کی لڑائی نے جاپان کو تباہ کر دیا	۱۰ 〃 〃
گراموفون بجانے کا وقت	۱۷ جون 〃
جرمنی سے عیسائیت کا خاتمہ	۱۷ 〃 〃
سوامی دیانند کی تلاش	۱۷ 〃 〃
لکھنؤ میں شیعہ سنی فساد	۱۷ 〃 〃
جمعیۃ العلماء کی خدمات اور استمداد	۱۷ 〃 〃
جماعت اہل حدیث کی پراگندگی اور اس کا اثر	۲۴ جون 〃
شیخ عطاء الرحمن دہلوی اور جماعت امامیہ	۲۴ 〃 〃
شادی بیاہ کی تباہ کن رسمیں	۲۴ 〃 〃
پریس پر ایک اور آفت آنیوالی ہے	یکم جولائی 〃
چوری اور ڈاکہ	〃 〃 〃
اہل حدیث لیگ کا تار گاندھی جی کے نام	۸ جولائی 〃
سکوں کی چلنت میں تکلیف	۸ 〃 〃
جنگ چین و جاپان	۸ 〃 〃
شیخ عطاء الرحمن مرحوم دہلوی	۸ 〃 〃
حجاج کی تکالیف	۸ 〃 〃
سنیما اور گورنمنٹ	۱۵ جولائی 〃
مسئلہ احیائے خلافت	۱۵ 〃 〃
حج کمیٹی پر اعتراض	۲۲ جولائی 〃
چینی وفد ہندوستان میں	۲۲ 〃 〃
اہل حدیث لیگ کا تار گاندھی جی کے نام (مکتوب بنارس)	۲۲ 〃 〃
پنجاب کی اراضیات میں انقلاب	۲۹ جولائی 〃

ahmadimuslim.de

نام مضمون	تاریخ اخبار
امرتسر میں گسافون کا مسئلہ	۹- جولائی ۱۹۳۶ء
نیا مدرسہ محمدیہ	۲۹ ، ،
ماہ مئی میں عالمگیر جنگ چھڑنے والی ہے	۲۹ ، ،
زراعت پیشہ اور غیر زراعت پیشہ	۵- اگست ،
ایشیا اور یورپ میں جنگ	۵ ، ،
ہنگامۂ وزیرستان	۵ ، ،
ہندوستانی ناظرین کو انتباہ	۵ ، ،
مدارس عربیہ کی اصلاح	۱۲- اگست ،
خادم کعبہ اور سنج کمیٹی	۱۲ ، ،
وزیرستان کی شورش	۱۹- اگست ،
ریڈیو اور گورنمنٹ	۱۹ ، ،
فلسطین میں خون مسلم کی ارزانی	۱۹ ، ،
کانگریس اور مسلم لیگ	۲۶- اگست ،
ہندوستانیوں اور برمیوں میں خونریز لڑائی	۲۶ ، ،
ریڈیو اور سینما	۲۶ ، ،
آئندہ عالمگیر جنگ	۲- ستمبر ،
فوجی بھرتی کا قانون	۲ ، ،
مدرسہ اسلامیہ ماستی ضلع بستی	۲ ، ،
خدا اس خواب کو سچا کرے	۹- ستمبر ،
بتوں کے بعد کابل پر سرحدیوں کے حملہ کا خطرہ	۹ ، ،
واردھا تعلیمی سکیم	۱۶- ستمبر ،
خلع و طلاق کا بل	۱۶ ، ،
خادم کعبہ پھر بولا	۱۶ ، ،
یورپ پر جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں	۲۳ ستمبر ،
سرحدی لڑائی	۲۳ ، ،
ندوۃ العلماء پر سیلاب کا اثر	۲۳ ، ،
یورپ کی سیاسی فضا	۳۰ ستمبر ،
میونسپل کمیٹی امرتسر کی غفلت کی حد ہوگئی	۳۰ ، ،
مدرسہ محمدیہ لشکر گوالیار	۳۰ ، ،
کیا دنیا میں امن قائم رہیگا؟	۷- اکتوبر ۱۹۳۶ء
انجمن خادم مسجد	۷ ، ،
یورپ میں جنگ کے بادل پھر منڈلا رہے ہیں	۱۴- اکتوبر ،

نام مضمون	تاریخ اخبار
انجمن اسلامیہ امرتسر	۱۴- اکتوبر ۱۹۳۶ء
انجمن تنظیم الطلباء بنگال و آسام دہلی	۱۴ ، ،
مدرسہ سعیدیہ دہلی کا سالانہ جلسہ	۱۴ ، ،
بشارت واقعہ میں آگئی	۱۴ ، ،
ہنگامہ فلسطین	۲۱- اکتوبر ،
دربھنگہ میں صوبائی اہل حدیث کانفرنس کا قیام	۲۱ ، ،

پیارے نبی کے پیارے حالات

ہر سہ جلد مصنفہ مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی مرحوم جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مفصل سوانحعمری از پیدائش تا وصال الی اللہ نہایت عمدہ پیرایہ میں درج ہے عبارت اُردو اس قدر آسان ہے کہ پرائمری پاس بھی پڑھ سکتا ہے۔ اصل قیمت چھ روپے۔ رعایتی دو روپے

ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

فہرست کتب موجودہ دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

عثمانی پاکٹ بک مجلد اس مختصر کتاب میں تمام مذاہب (آریہ۔ عیسائی۔ بہائی۔ مرزائی۔ شیعہ۔ نیچری۔ دہریہ۔ منکرین نبوت، سکھ اور بت پرست وغیرہ) پر عالمانہ انداز میں تنقید کی گئی ہے اور ہر ایک مذہب کی تردید میں دو دو دلیلیں بھی دی گئی ہیں۔ قیمت ۶/

اہل حدیث کا مذہب اہل حدیث کے مسلمہ مسائل کا مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر۔ قیمت ۶/

فتوحات اہل حدیث اُن مقدمات کا مجموعہ جو مابین اہل حدیث اور احناف مختلف مقدمات میں رونما ہوئے۔ ہندوستان کی ہائی کورٹوں اور لندن کی پریوی کونسل کے فیصلہ جات جو اہل حدیث کے حق میں ہوئے۔ قیمت ۴/

معقولات حنفیہ جس میں بعض مسائل فقہ (جو خلاف عقل ہیں) مذکور ہیں۔ جن کے ضمن میں مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے رسالہ الحیلۃ الناجزۃ پر بھی تبصرہ کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۳/

الہامات مرزا (اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کر کے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلاف ہونا مامور من اللہ ہونے کے قطعی منافی ہے۔ قیمت ۹/

فیصلہ مرزا (عربی و اُردو) اس رسالہ میں آخری فیصلہ والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے جس کی مرزائی آج تک تردید نہیں کر سکے اور آخری فیصلہ کے متعلق اُن تمام اعتراضات کا مفصل و مدلل جواب دیا گیا ہے جو آئے دن مرزائی کرتے رہتے ہیں۔ اس رسالہ کا ایک صفحہ عربی بالمقابل اُردو ہے۔ قادیانیوں کی تردید کے لئے زبردست حربہ ہے۔ قیمت ۴/

فیصلہ مرزا (انگریزی) مذکورہ بالا رسالہ کا انگریزی میں بھی ترجمہ کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۵/

تقابل ثلاثہ اس میں تورات، انجیل اور قرآن کا مقابلہ کر کے بتلایا گیا ہے کہ احکامات قرآنی ہر نوع مکمل ہیں اور تمام ضروریات انسانی کیلئے کافی و وافی ہیں۔ قیمت ۲/

توحید و تثلیث تثلیث کا عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ رد کرتے ہوئے توحید اسلامی کو دلائل و براہین کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۲/

جوابات نصاریٰ عیسائیوں کی تین [illegible]

کتب عیسائی (۱) رسالہ حقانیت قرآن (۲) اثبات التثلیث (۳) میں عیسائیوں کا جواب نہایت معقول و مدلل دیا گیا ہے۔ جس کی تردید آج تک عیسائی صاحبان نہیں کر سکے۔ قیمت ۸/

حیات طیبہ

مولانا شاہ اسماعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ دہلوی کی مکمل سوانحعمری مع مختصر سوانح امیر المسلمین سید احمد رائے بریلوی ۔ مولانا شہید کا حسب نسب اور زندگی بھر کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ قیمت ۱۲/

ویدارتھ پرکاش ترویدک تہذیب

حصہ اول۔ مصنفہ پنڈت آتما نند صاحب۔ جس میں خود وید منتروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے حیا سوز منتروں کی موجودگی میں وید ہرگز الہامی نہیں ہو سکتے لاجواب کتاب ہے۔ قیمت بجائے ۱۲ کے ۱۰/

تقویۃ الایمان

مصنفہ حضرت مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ دہلوی۔ مع تذکرۃ الاخوان و رسالہ حارق الاشرار و رسالہ رد اہ سنت و خط مولانا شہید و فتوی مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رح ۔ قیمت ۱۲/

صراط مستقیم

یہ کتاب مولانا اسماعیل شہید نے علم تصوف کے بیان میں بزبان فارسی لکھی تھی۔ جس کا ترجمہ اب اردو میں کر دیا گیا ہے۔ کتاب کی خوبی مولانا کے نام سے ظاہر ہے۔ قیمت عمر

فتاوی نذیریہ

حضرت میاں صاحب مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تمام عمر کے ہر قسم کے فتاویٰ کا مجموعہ دو ضخیم جلدوں میں۔ ہر سوال کا جواب قرآن اور حدیث کے مطابق ہے۔ قیمت بجائے ۱۵ روپئے کے صرف ۔ (ڈھائی روپئے)

سجدہ تعظیم

اس رسالہ میں قرآن و حدیث کی روشنی سے واضح کر دیا ہے کہ سجدہ تعظیم غیر اللہ کے واسطے ہرگز جائز نہیں۔ قیمت ۱۲/

الارشاد الی سبیل الرشاد

مصنفہ مولانا ابو یحییٰ محمد صاحب شاہجہانپوری مرحوم ۔ موضوع تقلید اجتہاد پر ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے۔ جس کے مطالعہ کے بعد دوسری کسی کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت عمر

الآثار المتبوعہ لرد اعلام المرفوعہ

مؤلفہ مولانا محمد عبداللہ صاحب مئوی ۔ اہل حدیث کا مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مجلس میں تین طلاقیں دے تو وہ ایک ہی ہوتی ہے۔ رسالہ ہذا میں مخالفین کے تمام دلائل کا قلع قمع کر کے ثابت کر دیا کہ طلاق زیر بحث ایک ہی ہوگی۔ قیمت ۸/

فقہ محمدیہ کلاں

کتاب ہذا جو سات جلدوں تک طبع ہو چکی ہے مذہب اہل حدیث کے فقہی مسائل کی جزئیات پر حاوی ہے قیمت فی جلد ۸/ مکمل تین روپئے ۔

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات

مصنفہ ملک ابو یحییٰ امام خان صاحب نوشہروی ۔ جس میں مصنف ممدوح نے یہ ثابت کیا ہے کہ بزرگان اہل حدیث کب سے ہندوستان تشریف لائے اور کہاں کہاں وہ رونق افروز ہوئے ۔ اس کفر و شرک کے ظلمت کدہ میں کس طرح توحید و سنت کو فروغ دیا اور آج تک اس جماعت نے کس قدر علمی خدمات انجام دی ہیں۔ تمام اہل حدیث علماء و فضلاء کے نام مع مختصر سوانح و کارہائے نمایاں درج ہیں۔ آجتک ہندوستان میں اس جماعت کی طرف سے جس قدر کتب تفاسیر ادبی، علمی، طبی غرضیکہ جو بھی خدمت سرانجام ہوئی۔ ان سب کو یکجا جمع کر دیا گیا ہے جس قدر مکاتب، مدارس جاری تھے یا جاری ہیں ان سب کی مفصل رپورٹ ہے۔ قیمت ۱۲/

شرح اسماء الحسنیٰ

قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم پٹیالوی نے اسماء الٰہی کی پوری پوری تشریح کی ہے۔ ہر اسم الٰہی کی خاص خاصیت بھی درج کی ہے۔ قیمت عمر

تقلید و عمل بالحدیث

مصنفہ نواب محسن الملک مرحوم ۔ جس میں عمل بالفقہ اور عمل بالحدیث کا مقابلہ کر کے عمل بالحدیث کو واجب قرار دیا ہے۔ قیمت صرف ۸/

ائمہ تلبیس

وہ جس کو پڑھ کر خفا ہوا ابلیس ہے کتاب ائمہ تلبیس جس میں سو سے زیادہ جعلی خداؤں۔ خانہ ساز نبیوں جھوٹے مسیحیوں اور خود ساختہ مہدیوں کے تاریخی حالات درج ہیں۔ جو ابتدائے اسلام سے لے کر آج تک مختلف مقامات پر پیدا ہو کر خلق خدا کو دھوکا دیتے رہے۔ اپنے موضوع پر سب سے پہلی کتاب ہے۔ قیمت ۱۲/

سفرنامہ حجاز

از قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم پٹیالوی ۔ جس میں حجاز پاک کے مفصل حالات ۔ حرمین الشریفین کے تاریخی مذہبی صحیح معلومات کا ذخیرہ ۔ مناسک حج بروئے کتاب و سنت ۔ عرب اور اقوام عرب کے تاریخی و جغرافیائی حالات مستند تاریخوں سے اخذ کر کے لکھے گئے ہیں بہت سے مقامات کے نقشہ جات بھی ساتھ ہیں۔ یہ کتاب ہر زائر حجاز کے پاس رہے تو خضر راہ ہے ضرور منگوا لیں۔ قیمت صرف عہ

طبیب کامل المعروف مجرب فارماکوپیا حصہ اول

مؤلفہ حکیم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب امرتسری ۔ جس میں عام امراض و پوشیدہ امراض کے یونانی و ڈاکٹری بہترین مجربات ۔ آیورویدک طریقہ علاج کے مجربات مشاہیر اطباء حکیم شریف خان صاحب حکیم اجمل خان صاحب و دیگر معزز اطباء ہند و یورپ کے بہترین مجربات درج ہیں۔ اس کے علاوہ مؤلف کے خود ذاتی و خاندانی مجربات کا بیان کیا گیا ہے قیمت ۱۲/ نوٹ:۔ محصولڈاک سب کتب کا بذمہ خریدار ہوگا ۔

پتہ ملنے کا
مینیجر اہلحدیث امرتسر

ahlulmuslim.de

یں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ایسا ہی
کریگا ضرور کریگا۔ زمین آسمان ٹل جائیں
پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔
(جنگ مقدس صفحہ ۱۸۸۔ ۱۸۹)

احمدی دوستو! بتاؤ اس عبارت میں کیا ذکر ہے اور کیا شرط ہے۔ قاعدہ تو یہ ہے کہ جس امر میں فریقین کا مباحثہ یا مناظرہ ہوتا ہے۔ اس میں ہر فریق اپنی جانب کو حق اور دوسری جانب کو غلط کہتا ہے اور ایسا کہنے میں وہ حق بجانب ہوتا ہے۔ مرزا صاحب کا پندرہ روزہ مناظرہ الوہیت مسیح پر تھا۔ پس مرزا صاحب کے کلام میں حق سے مراد توحید خالص ہے لاریب۔ پس مرزائی صاحبان خدا سے ڈر کر انصاف سے بتائیں کہ مرزا صاحب کے حق (توحید) کی طرف آتھم نے رجوع کیا تھا؟ مرتے دم تک نہیں کیا۔ پھر شرط کا تحقق کیسے ہوا؟ مباحثے کے بعد اس نے اس کا خلاصہ شائع کیا تو اس نے اسلامی توحید کو دیوانے کی بڑ بتایا۔ کیا اسی کا نام رجوع الی الحق ہے؟ مباحثہ ہوا توحید و تثلیث پر۔ مرزا صاحب توحید خالص کے مدعی ہوں اور آتھم الوہیت مسیح کے مدعی۔ رجوع بتایا جائے دجال کہنے سے۔ جس کا ذکر پندرہ روزہ مباحثے کے کسی ایک جلسے میں بھی نہیں ملتا۔ مرزائیوں کی ایسی باتیں سن کر ہمیں ایک پرانا قصہ یاد آتا ہے جو مرزائیوں کے سال پر بالکل چسپاں ہے۔

ایک مولوی صاحب نے کسی بے نماز سے کہا کہ تُو نماز کیوں نہیں پڑھتا۔ اس نے جواب میں کہا کہ آپ نے اپنے بیٹے کی شادی کے موقع پر کھانے میں نمک زیادہ کیوں ڈالا تھا؟ مولوی صاحب نے کہا کہ اس بات کو میرے سوال سے کیا تعلق؟ ہوشیار بے نماز بولا کہ یونہی بات سے بات نکل آتی ہے۔

یہی حال اس احمدی گروہ کا ہے جو علم کلام میں اول درجے پر ہونے کا دعویٰ رکھتا ہے۔ حال یہ ہے کہ ان کو نہ تطبیق کا علم ہے نہ تقریب کا۔ اگر علم ہے تو تعصب کے ماتحت ہو کر مغلوب ہو جاتا ہے۔ ہم دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ آتھم والی پیشگوئی ایسی پوری ثابت ہوئی جیسے دو دونے پانچ۔

(نوٹ) مفصل ہمارے رسالہ "الہامات مرزا" میں ملاحظہ فرمائیں۔ منہ

لیکن ماننے والوں کو شاباش ہے کہ وہ اسے سچی کہتے ہی چلے جاتے ہیں۔

مقابلہ میں علیٰ وجہ البصیرت بلا خوف تردید کہتا ہوں کہ مسیحیوں کی تثلیث اور مرزا صاحب کی پیشگوئی متعلقہ آتھم اپنی اپنی صداقت میں دونوں مساوی الاقدام ہیں۔ کوئی احمدی مناظر ہمارے اس دعوے کو غلط سمجھے تو ہم بالمشافہ مناظرہ کرنے کو بھی طیار ہیں بشرطیکہ وہ خلیفہ صاحب سے نیابت لے کر آئے۔

تا سیاہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد

اصحاب رسولؐ بننے کا نسخہ

یہ ایک مطبوعہ اشتہار امرتسر میں بموقع جلسہ عرس امام ابوحنیفہؒ شائع ہوا تھا۔ اس کی بنا اور مضمون خود اشتہار کی عبارت سے واضح ہوتی ہے۔ ناظرین بغور پڑھیں اور دیکھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کون لوگ کرتے ہیں۔ (مدیر)

مسلمانوں میں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ اتنا بڑا ہے کہ بعد اُن کے کسی کو نصیب نہیں ہو سکتا۔ البتہ مرزا جی قادیانی نے لکھا تھا کہ جو لوگ مجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ اصحاب رسول اللہ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اس نسخہ سے تو ہم اہل سنت مستفید نہ ہو سکتے تھے نہ ہوئے۔

ہم اپنے مکرم مولانا محمد یار صاحب بہاولپوری (ہیڈ لیکچرار جلسہ عرس) کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے ہم کو اصحاب رسولؐ بننے کا نسخہ بہت آسان بتایا۔ وہ یہ کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ملتان میں تشریف لے آئے ہیں۔ پس ان کو دیکھ کر ہم اصحاب بن جائیں۔ مولانا کا کلام یہ ہے۔

برائے چشم بینا از مدینہ بر سر ملتان
بشکل صدر دیں خود رحمۃ للعالمیں آمد
(اسرار غوثیہ صفحہ ۔۔)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملتان میں پیر صدر دین صاحب کی شکل میں آ گئے ہیں۔

پس حضرات علمائے کرام شرکاء جلسہ عرس امام اعظم! اگر آپ لوگ بھی اس رائے میں مولوی صاحب بہاولپوری سے متفق ہیں کہ

ملتان میں سید المرسلین رحمۃ للعالمین
بشکل پیر صدر دین تشریف لے آئے

تو جلسہ عام میں ایک تجویز پاس کر کے سب حاضرین کو ملتان پہنچا کر صحابیت کی نعمت سے بہرہ ور فرمائیں۔ خاکسار بھی قافلہ کے ہمرکاب ہوگا۔ انشاء اللہ یہ کام رمضان شریف سے پہلے ہو جانا چاہئے۔ تاکہ رمضان شریف اس حال میں آئے کہ ہم اصحاب رسول اللہ بن چکے ہوں۔

راقم عبد الکریم از لاہور۔ (یکم شعبان ۱۳۵۵ھ)

جماعت اہل حدیث کی اشد ضروریات

(بقلم مولوی ثناء اللہ صاحب ثنا سندیلوی)

مولوی قمر صاحب بنارسی کا ایک مضمون جماعت اہل حدیث لاء ترقی اہل حدیث۔ ۱۲ جون ۱۹۳۶ء میں درج ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے اپنے مافی الضمیر کا اظہار اچھے لفظوں میں کیا ہے اس کی تائید میں مندرجہ ذیل مراسلہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

ناظرین مجھے معاف فرمائیں اگر میں یہ کہوں کہ جس قدر ہمارے ناظرین کو منفرداً منفرداً جماعت کے حالات سے واقفی ہے اس کا مجموعہ بلکہ اس سے زیادہ مجھے ہے۔ اس واقفیت کی بنا پر میں یہ سمجھتا ہوں کہ جماعت اہل حدیث کے تفرق اور تشتت کا ذکر کر کے اس پر دو آنسو بہا نا ایسا ہی ہے جیسا محرم کے دنوں میں شیعوں کا مرثیہ خوانی کر کے آہ و بکا کرنا۔ نہ اُس کا فائدہ ہے نہ اس کا۔ حقیقت یہ ہے کہ مشہور مصرع

اشتہار التوحید ... (۵) ... ملنے کا پتہ دفتر اہلحدیث امرتسر

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

آج مسلم قوم پر عموماً اور جماعت اہل حدیث پر خصوصاً پورا صادق ہے۔ بہت جگہ تو مذہبی اختلاف کی وجہ سے افتراق ہے جو نہیں ہونا چاہئے لیکن بعض ایسے مقام بھی میری نظر میں ہیں جہاں مذہبی اختلاف ایک مسئلے میں بھی نہیں ہے وہاں کا افتراق دوسری جگہوں سے بہت شدید ہے۔ آخر میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ارشاد خداوندی لا یزالون مختلفین آج مسلمانوں پر عموماً اور اہل حدیث پر خصوصاً وارد ہے۔

ہاں اس بات پر بھی میرا یقین ہے کہ اسی آیت کے ساتھ جو استثناء بالفاظ الا ما رحم ربك وارد ہے اس کے مصداق بھی بعض اصحاب ہیں مگر وہ اتنے قلیل یا تھک چکے ہیں کہ ان کی کوئی سنتا نہیں۔

کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ دنیاوی اغراض کی انجمنیں اور کانفرنسیں متضاد خیالات کے لوگوں کو یک جا جمع کرلیں مگر مذہبی طبقے کے لوگ معمولی اختلافات کو طول دیکر اس نتیجہ پر پہنچ جائیں کہ ان کے منہ سے یہ شعر نکلے ؎

ہم اور غیر دونو یک جا بہم نہ ہونگے
ہم ہونگے وہ نہ ہونگے وہ ہونگے ہم نہ ہونگے

فانا للہ و انا الیہ راجعون۔

باوجود اسکے چونکہ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میری رحمت سے ناامید ہونا کفر ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں

کئے جاؤ کوشش میرے دوستو

اس تمہید کے بعد میں ناظرین سے سفارش کرتا ہوں کہ مندرجہ ذیل مراسلہ پڑھیں۔ (مدیر)

"اخبار اہلحدیث مجریہ ۱۰۔ جون ۱۹۳۸ء میں ایک مضمون زیر عنوان "جماعت اہل حدیث اور ترقی" شائع ہوا تھا اس مضمون میں جن واقعات کو حضرت مولانا قمر بنارسی مدظلہ العالی نے تحریر فرمایا ہے ایک ادنیٰ شخص بھی جس کو ذرہ بھی قومی درد ہوگا دیکھ کر بےچین اور پریشان ہو جائیگا اور جماعت کی بدقسمتی پر چار آنسو بہائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مگر افسوس باوجود ایسے دل خراش واقعات دیکھنے اور سننے کے بھی ہم ٹس سے مس نہیں ہوتے۔

اے جماعت کے اعیان بزرگو! اگر آپ کی عدم توجہی کی یہی حالت رہی تو اس سے بھی بُرے دیکھنے پڑینگے اور اس وقت سوائے کف افسوس ملنے کے کوئی چارہ نہ ہوگا۔ خدارا اپنی ذمہ داری کا خیال فرماتے ہوئے جماعت کے ڈوبتے ہوئے بیڑے کو گرداب ہلاکت سے بچائیں اور للہ جماعت کو راہ تنزل سے ہٹا کر جادۂ ترقی پر لگائیں ابھی وقت ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ حضرات کی عدم توجہی معین اعداء اور ان کا دست و بازو بن جائے اور وہ دل کھول کر اس غریب جماعت پر حملہ آور ہو جائیں۔ اور بزرگان اسلاف کی ساری کوششیں چشم زدن میں نذر اعداء ہو جائیں۔ لہٰذا ایسی نازک حالت میں تمام جگہ کی جماعت اہل حدیث پر مجموعی حیثیت سے اعیان اہل حدیث کو توجہ مبذول فرمانے کی اشد ضرورت ہے۔ ہاں یہ مبہم باقی رہ جاتی ہے کہ ضرورت تو سبھی کو محسوس ہو رہی ہے لیکن طریقہ عمل کیا ہے۔ اس کے جواب میں صرف اتنا کہہ دینا کافی سمجھتا ہوں کہ ہمارے محترم دوست مولوی قمر بنارسی نے جو صورت تجویز فرمائی ہے اور وہ ۱۰۔ جون ۱۹۳۸ء کے پرچہ اہلحدیث میں شائع بھی ہو چکی ہے۔ بہترین صورت ہے۔ غالباً قوم کی ترقی کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی تدبیر و تفکر نہیں ہو سکتا۔ اگر کارکنان، مبلغ و دیگر اعیان بزرگ اس معقول تجویز پر عمل پیرا ہو جائیں تو غالباً جماعت اہل حدیث ترقی کے اعلیٰ معراج پر پہنچ جائیگی۔ وفد کے دورہ کرنے کے متعلق میری ایک ذاتی رائے یہ ہے کہ ہر صوبہ کے لئے علیحدہ علیحدہ وفود کا تقرر ہو اور ہر وفد کے ہمراہ مولانا ابوالوفاء صاحب ایڈیٹر اہلحدیث یا مولانا سیف بنارسی یا مولانا عبدالجبیر مدظلہم العالی کا رہنا ضروری قرار دیا جائے۔ گو ان تینوں بزرگوں کو بے حد تکلیف کا سامنا ہوگا۔ مگر میری ناقص سمجھ میں موصوفین کی شخصیت کا لحاظ کرتے ہوئے یہ صورت، وفود کی کامیابی کی صورت معلوم ہو رہی ہے۔ آئندہ بزرگان و خادمان قوم کی جیسی اسکیم ہو۔

بریلویوں کی مسجد میں عشق مجازی کی کہانی

(از قلم مولوی عبدالعزیز صاحب از کوٹلی لہاراں مغربی۔ سیالکوٹ)

احباب اہل حدیث خوب جانتے ہیں کہ یہ بریلوی حنفی قرآن وحدیث سے کس قدر شغف اور محبت رکھتے ہیں۔ ان کے وعظوں اور جلسوں میں باکثر طور پر گانا، قوالی، راگ سرود اور بے سند حکایات، موضوع روایات، من گھڑت افسانے بیان کئے جاتے ہیں۔ یاران طریقت بھی صرف مرحبا، جزاک اللہ اور بے محل سبحان اللہ ہی کہنا جانتے ہیں اور کچھ نہیں۔ گویا کہ پیر اور مرید، امام اور مقتدی ایک ہی سانچہ میں ڈھلے ہوئے ہیں۔

ناظرین! ۲۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء کی شب کو مسجد ارائیں والی کوٹلی لوہاراں مغربی میں بریلوی احباب کی مجلس وعظ منعقد ہوئی جس میں مولوی نورالحسن سیالکوٹی اور مولوی نور محمد صاحب ایمن آبادی تشریف فرما ہوئے مولوی نورالحسن نے اس مجلس میں بھی ایک بناوٹی کہانیاں اور مثالیں بیان کیں۔ ایک مثال عشق مجازی پر خوب دی اور مثالیں بیان کرنے سے پہلے فرمایا کہ واہ آج کل کے لونڈے بھی کوئی عشق لئے پھرتے ہیں آؤ میں تم کو سچے عشق کی کہانی سناؤں۔ ایک بزرگ حضرت نظام الدین ولی اللہ گزرے ہیں۔ مسجد میں انہیں وجد آگیا۔ وجد کی حالت میں بڑبڑانے لگے۔ کہ نظام الدین کم بخت تو دھوبی کے لڑکے جیسا بھی نہ ہوا۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو یاران ارادت نے دریافت کیا کہ یا حضرت دھوبی کے لڑکے کا کیا قصہ

ahmadimuslim.de

ہے؟ فرمانے لگے۔ سنو! ایک شہزادی کے کپڑے دھوبی کا لڑکا دھویا کرتا تھا۔ اس لڑکے کو شہزادی کا بغیر دیکھنے کے ایسا عشق ہوا کہ جب کپڑے دھوتا تو ہر وقت اس کا نام لیتا رہتا۔ عشق میں دیوانہ ہو گیا۔ آخر لڑکے کے والدین بہت لاچار ہوئے۔ لڑکے کی والدہ نے ترکیب سوچی کہ اس کو کسی نہ کسی طریقہ سے باز رکھا جائے ورنہ شاہی دربار میں علم ہو جانے پر ہم اڑا دیئے جائیں گے۔ جب بچہ روٹی کھانے لگا تو ماں نے اس کے پاس بیٹھے ہوئے سرد آہ بھری۔ بیٹے نے پوچھا اماں جان کیوں؟ مکرر سہ کرر پوچھا تو اماں بولی بچہ کیا بتاؤں جس کے تم کپڑے دھویا کرتے تھے تین دن ہوئے وہ شہزادی فوت ہو چکی ہے آج اس کا قل ہو رہا ہے۔ بس بیٹے نے سنتے ہی سرد آہ لی اور جان بحق ہو گیا۔ اب بعد میں اس کے والد نے بقیہ کپڑے خود دھو کر اپنی عورت کو دیئے کہ جاؤ شہزادی کو دے آؤ۔ جب کپڑے لے کر گئی تو شہزادی کپڑے اٹھا اٹھا کر دیکھتی ہے۔ حیران اور پریشان ہے۔ دھوبی کی عورت نے پوچھا آپ کیوں متفکر ہیں۔ فرمایا آج کپڑے اُس پہلے شخص کے دھوئے ہوئے معلوم نہیں ہوتے ان میں تو الفت کی خوشبو آتی ہی نہیں۔ دھوبی کی عورت بولی جی وہ میرا لڑکا تھا وہ آپ کی محبت میں اس طرح مر گیا ہے۔ اس شہزادی نے کہا چلو مجھے اس کی قبر بتاؤ۔ رات کو اس کی قبر پر گئی۔ بہت دیر تک آنکھوں کی ٹکٹکی لگائے کھڑی رہی۔ آخر ایک دم اچانک قبر پھٹ گئی اور شہزادی لپک کر قبر میں گھس گئی اور پیچھے عاشق نے اپنی معشوقہ کو اپنے پاس کھینچ لیا۔ دونوں باہم گلے مل گئے اور قبر بند ہو گئی"

بہت خوب! بھلا عشق بازی کا ندر کیوں نہ شب و روز پڑھتا چلے جبکہ مسجد میں کھڑے ہو کر مستورات کے بھرے مجمع میں تقویٰ کی آڑ لے کر نوجوانوں میں ایسے عشقیہ قصے بیان کئے جائیں تاکہ عشق کرنے کا صحیح طریقہ سیکھ لیں۔ افسوس صرف اس بات پر آتا ہے کہ ہمارے بھی حنفی ایسی کہانیوں پر بھی شرحیا کہتے ہوئے نہیں شرماتے۔ الیس منکم رجل رشید۔

نیز سے مولوی نور محمد صاحب جب وعظ فرمانے لگے۔ انہوں نے ادھر ہی گل کھلانے شروع کر دیئے منبر پر بیٹھ کر کبھی ہیر وارث شاہ خوب رنگ میں پڑھی کبھی ہرنی کا معجزہ جو ملکی رام نے کامن کی طرز پر بنایا ہے۔ اس کو پڑھ کر راگ رنگ کی مجلس خوب گرم کئے رکھی۔ حضور علیہ السلام کو درجہ بشریت سے نکالنے کے لئے سلطان محمود غزنوی کا قصہ پانچ چوروں والا شروع کر دیا۔ اور کہا کہ رات کو چوروں کے لباس میں سلطان گشت کر رہے تھے۔ چوروں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا انما انا بشر مثلکم۔ ۵ ناظرین خود اندازہ لگا لیں۔ ہماری تو زبان ہرگز زیب نہیں دیتی کہ ایسے بیہودہ کلمات جناب فخر موجودات صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق نکالیں۔ قلم میں طاقت نہیں کہ اس وقت حضور علیہ السلام کے بشر نہ ہونے پر ایسی بُری تمثیل سُن کر لکھ سکیں۔ اگر اہلحدیث قرآن و حدیث کی روشنی میں حضور علیہ السلام کی صحیح پوزیشن کو ظاہر کریں تو دنیا بھر کا طوفان بدتمیزی برپا کر دیا جائے گستاخ بے ادب کہا جائے۔ لیکن خود جو دل میں آئے کر گزریں تب بھی بڑے محب اور مودب ہی کہلاتے رہیں این چہ بوالعجبی است۔ تلك اذاً قسمة ضیزیٰ۔ ایک طرف تو حضور علیہ السلام کی اس قدر بے ادبی

---

۵ اصل قصہ جسے یہ لوگ بیان کیا کرتے ہیں یوں ہے کہ سلطان محمود نے چوروں کو کہا کہ میں بھی تمہارے جیسا ہی ہوں۔ آؤ سب مل کر شاہی محل کو لوٹیں۔ چنانچہ سب چور اکٹھے ہو کر وہاں گئے اور شاہی سامان جمع کر لیا۔ تب سلطان محمود نے کہا کہ اس مال کو رات کے وقت کہیں دفن کر دیتے ہیں اور صبح کو نکال کر تقسیم کر لیں گے۔ جب صبح ہوئی تو سلطان نے سب چوروں کو گرفتار کرا کے سزا کا حکم دیا۔

اس حکایت سے نتیجہ یہ نکالتے ہیں کہ جس طرح سلطان محمود نے چوروں سے کہا کہ میں تمہارے جیسا (چور) ہوں۔ اسی طرح آیت قرآنی اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (میں تمہارے جیسا بشر ہوں) میں کہا گیا ہے ورنہ حقیقت میں حضور بشر نہیں تھے۔

افسوس ہے یہ لوگ ایمان اور عقل سے لڑائی کیوں کر رہے ہیں۔ اتنا نہیں سوچتے کہ سلطان محمود کا چوروں کو کہنا کہ میں تمہارے جیسا (چور) ہوں"۔ بالکل جھوٹ ہے کیا خدا کا آنحضرت کی زبان سے تعلیم کے طور پر اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کہلانا بھی جھوٹ ہے۔

ہوناد! تمہارے حنفی بھائی (دیوبندی) اگر امکان کذب باری کے قائل ہوں تو تم ان پر فتویٰ لگاؤ اور خود خدا کے پاک کلام میں کذب مانتے ہو۔ کچھ تو عقل سے کام لو۔ کلام اللہ کے مقابلے میں جھوٹی کہانیاں مت بیان کیا کرو ورنہ سوئے خاتمہ کا خوف ہے۔

اللہ سے ڈرو۔ رسول سے شرم کرو اور مخلوق سے حیا کرو۔ اس سے تو بہتر ہے کہ اپنے منبروں پر راماشی کی کتھا پڑھ دیا کرو۔ جس کا حوالہ تو دے سکو۔ ایسے قصوں کا تو حوالہ بھی نہیں دے سکتے۔

سچ تو یہ ہے کہ تم لوگوں سے ایسے قصے سُن کر آیت ذیل کے معنی ہماری سمجھ میں اچھی طرح آ گئے ہیں۔

وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝

یہ آیت اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ باوجود اہل کتاب ہونے کے کتاب کا صحیح مطلب نہیں جانتے محض بناوٹی افسانے اور کہانیاں جانتے ہیں اور وہاہی تباہی خیالات میں مبتلا ہیں۔

میں بھرے دل سے پھر کہتا ہوں کہ آپ لوگ قرآن مجید کی تحریف نہ کیا کریں بلکہ قرآن مجید کو کلام الٰہی سمجھ کر اس کا مطلب ٹھیک ٹھیک بیان کیا کریں۔ دیکھیں جس طرح ہائی کورٹ کا جج کسی ماتحت عدالت کے فیصلے کا پابند نہیں ہوتا۔ اسی طرح قرآن مجید کلام پاک ہونے کی وجہ سے کسی بناوٹی قصے یا کہانی کا پابند اور محتاج نہیں بلکہ علمائے امت (محدثین اور مجتہدین) سب قرآن مجید کے پابند ہیں۔ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

اور شان رسالت میں غلو کرنے لگے تو مولوی صاحب نے یہاں تک فرما دیا کہ حضور علیہ السلام ظاہرا مصطفےٰ تھے حقیقت میں خدا تھے ؂ اُدھر معاذ اللہ چوروں سے تشبیہ اور اِدھر خود خدا ہی حضورؐ کو بنا دیا۔

دوران وعظ میں یہ بھی فرمایا کہ مجنوں کسی عورت کے عشق میں دیوانہ نہیں تھا بلکہ مجنوں نے تو خدا ہی کا نام لیلا رکھا ہوا تھا۔

اُس طرف حضور علیہ السلام خود خدا بنا دیئے گئے اور اس طرف لیلیٰ بھی خدا ٹھیری۔ بعینہٖ یہ عقیدہ عیسائیوں کے مشابہ ہے۔ ءَ اَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ؂

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ ظلم بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

الغرض ان لوگوں کو سوائے ایسے قصوں کے اور کچھ آتا ہی نہیں۔ لڑانا بھڑانا جھگڑا فساد مسلمانوں میں کرا دینا یا افترا بہتان باندھ دینا۔ بس اپنی جیب مبلغات سے گرم کی اور چلتے بنے۔ خدا تعالیٰ ایسے واعظوں سے بچائے۔ اور مسلمانوں کو سمجھ دے۔

انابت الی اللہ اور اسکی فلاسفی

(از قلم مولوی ابوالقاسم صاحب دربھنگوی)

یہ معلوم کرنے کے بعد کہ ہر ایک انسان خواہ وہ کسی قوم کا ہو اور کسی حالت میں کیوں نہ ہو وہ یہ ضرور تسلیم کرتا ہے کہ ہم گنہگار ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ ایسا ہی ہر ایک نے سمجھا۔ مگر اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ مختلف اقوام اور مختلف مذاہب کے لوگوں نے گناہ سے نجات پانے کے لئے کونسے ذرائع اور وسائل سوچے اور اختیار کئے ہیں۔

اقوام عالم کے نجات کے طریقوں پر اگر سرسری نظر ڈالی جائے تو خرافات کا ایک ذخیرہ سامنے آ جاتا ہے آپ خود غور کریں کہ قدیم اہل یونان حصول نجات کیلئے کیسے کیسے مصائب اٹھاتے انسانوں کی قربانیاں کرتے علوی اشیاء کی پرستش کو زندگی کا مقصد اعظم قرار دیا۔ آریہ ورت کے عقلاء یونان اور دنیا کے دیگر مذاہب سے چند قدم اور آگے بڑھے۔ کہیں گنگا میں ڈوب مرنے کو شرط نجات مقرر کیا کہیں جگن ناتھ جی میں بت کے۔ تھ پر قربان جانے کو۔ اسی طرح جانوروں کی ندی میں آ کر اپنے کو ہلاک کر دینا نجات کا وسیلہ سمجھا وغیرہ وغیرہ۔

آمدم برسر مطلب۔ میری غرض اس مختصر گذارش سے یہ ہے کہ انسان عاقل نے گناہ سے نجات پانے کیلئے بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے۔ لیکن اصل نجات اور حقیقی فلاح تک نہ پہنچے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس مسئلہ پر فرصت آسودہ میں گفتگو کروں۔ قبل اسکے کہ فطرت کے مطابق اصلی نجات کی صورت پیش کروں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ نظام دنیوی پر ایک نظر کی جائے۔ دنیا کا دستور ہے کہ اگر کوئی لڑکا اپنے والد کی حکم عدولی کرتا ہے یا کوئی خادم اپنے مولیٰ کے فرمان کے خلاف کوئی کام کرتا ہے یا کوئی رعیت اپنے بادشاہ کی خلاف ورزی کرتی ہے پھر یہ سب اپنے کئے ہوئے پر اظہار ندامت کرتے ہیں اور دست بستہ ہو کر معافی کے خواستگار ہوتے ہیں تو ان کی تلافی ہو جاتی ہے اور پھر وہ قابل سزا نہیں رہتے۔ بعینہٖ یہی شان نظام خداوندی میں ہے کہ اگر کسی بندہ سے کوئی قصور اور خطا سرزد ہو جاتی ہے اور پھر وہ اپنے کئے ہوئے پر نادم ہو اور گریہ وزاری کرے اور سچی توبہ اور حقیقی رجوع کرے تو اسکے ماضی کی تلافی اور سب رفت گذشت نسیا منسیا ہو جاتی ہے۔ یہی فطرت کے مطابق راہ نجات ہے جو آریوں کی سمجھ میں نہیں آتا۔

انابت الی اللہ اور سچی توبہ کے فطرت کے مطابق ہونے کی وجہ یہ ہے کہ قادر حکیم نے انسان کی فطرت ہی ایسی رکھی ہے کہ اس سے لغزش اور خطا ظہور میں آتے رہتے ہیں اب اگر اسکی تلافی خدا تعالیٰ کی طرف نہ ہو تو کسی انسان کا ابدالآباد تک نجات ہی پانا غیر ممکن اور محال ہو۔ پس ضروری ہوا کہ قدرت کی طرف سے اگر اظہار قصور ہو اور وہ بھی سچی توبہ اور انابت الی اللہ ہے۔ اس ضمن میں یہ بھی بتلا دوں کہ سچی توبہ سے گناہ کیونکر معاف ہو سکتے ہیں یہ بات آریوں کی سمجھ میں نہیں آتی اور وہ فوراً توبہ سے منکر ہو گئے ہیں۔ مگر توجہ دلاتا ہوں کہ اسکی بناء تعصب سے الگ ہو کر تدبر کریں تو بہت جلد اسکی فلاسفی سمجھ میں آ جائیگی۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ اس میں انسان اپنے گناہ کو اظہار کر کے اور گریہ وزاری کر کے گناہوں کی سزا اپنے اوپر وارد کر لیتا ہے اور ایک طرح کی سزائے بداعمالی آپ ۲م

خطبہ رمضان المبارک اور تازہ بشارت

جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری پہلے اہلحدیث میں مسنون خطبہ رمضان مبارک لکھا کرتے ہیں میں نے بھی اُن کی تاسی میں چاہا کہ اس خطبہ کو نہایت خوشنما چھاپ کر اپنے احباب کی آنکھوں اور دلوں کو خوش کروں۔ سو خریداران رسالہ تبلیغ اہل حدیث اور رسالہ برکات محمدیہ کو خصوصاً اور دیگر عاشقان کلام نبوی کو عموماً بشارت ہو کہ خطبۂ رمضان المبارک نہایت صفائی اور خوشنمائی سے مندرجہ ذیل خصوصیتوں سے (خدا کے فضل سے) چھپ چکا ہے۔

(۱) تقطیع فلسکیپ سائز کی ہے۔ (۲) جلی قلم سے موٹے حروف میں با اعراب قرآن شریف کی طرح لکھا گیا ہے (۳) بین السطور عام فہم اُردو ترجمہ بھی ہے۔ (۴) طباعت رنگ آمیز۔ (۵) کاغذ دبیز اور چکنا لگایا گیا ہے تاکہ فریم میں جڑوا کر کمروں کی زینت و برکت کا موجب ہو سکے۔ (۶) گرداگرد رنگین بیل سے سجایا گیا ہے۔

پس اسکے حاصل کرنے میں جلدی کریں اور جہاں آپ کمروں میں دیگر قطعات لگاتے ہیں وہاں یہ تبرک بھی لگائیں۔

قانون (۱) رسالہ تبلیغ اہل حدیث یا رسالہ برکات محمدیہ کے مستقل سالانہ خریداروں کو بغیر ان کے طلب کرنے کے خود بخود نمبرے کی بجائے سالانہ چندہ کے حساب میں حسب قاعدہ اپنے پاس سے ٹکٹ لگا کر بھیجا جائیگا۔

(۲) دیگر شائقین حسب قاعدہ ۲/ (دو آنے) کے ٹکٹ بھیجکر منگوالیں۔ ٹکٹ ڈاک کے ہوں۔ رسید ٹکٹ نہ ہوں۔

محل وصول ۔ (۱) امرتسر۔ دفتر رسالہ تبلیغ اہل حدیث کٹڑہ کشمیریاں۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب ثانی۔

(۲) شہر سیالکوٹ۔ حافظ محمد ابراہیم میر محلہ میانہ پورہ۔ شہر سیالکوٹ۔

راقم

فدائے سنت رسول کریم حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

تحقیق تراویح ۔ احادیث نبویہ سے آٹھ رکعات نماز تراویح کا ثبوت۔ قیمت ۱/ دفتر اہلحدیث امرتسر

وفات مصطفےٰ

(از قلم مولوی نور الٰہی صاحب گمر جاکھی ضلع گوجرانوالہ)

جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حیات و ممات کے متعلق بحثیں ہوتی ہیں اسی طرح آج کل بعض جہلاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی مناظرے کرتے ہیں۔ اس لئے مناسب ہے کہ اس مسئلہ کو قرآن و حدیث کی روشنی میں آشکارا کر دیا جائے۔

(۱) قرآن پاک میں ہے۔ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ (پ ۲۳۔ رکوع آخری)

ترجمہ شاہ رفیع الدین۔ تحقیق تو بھی مرنے والا ہے اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔

(۲) تفسیر عباسی میں ہے۔ انك یا محمد میت ستموت۔

(۳) اور جلالین میں ہے۔ انك خطاب للنبی میت و انهم میتون ستموت و یموتون

(۴) ابن جریر میں ہے۔ انك یا محمد میت۔

(۵) نیز ابن جریر میں ہے۔ انك یا محمد ستموت وانکم یایها الناس ستموتون۔

(۶) نیشاپوری میں ہے۔ یا محمد انك ستموت۔

(۷) تفسیر حسینی میں ہے۔ تو اے محمد مردہ خواہی شد۔

(۸) شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں۔ یا محمد ہر آئینہ تو خواہی مرد۔

(۹) قادری میں ہے۔ بیشک اے محمد تم مردہ ہو گے۔

اس آیت سے روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ضرور فوت ہونگے۔

(۱۰) دوسری آیت۔ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اَفَاِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۔ (انبیاء۔ پ ۱۷۔ ع ۳)

ترجمہ شاہ رفیع الدین۔ پس اگر تو مر جاویگا یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں ہر جی چکھنے والا ہے موت کا مزہ۔

(۱۱) تفسیر عباسی میں ہے۔ افائن مت یا محمد فهم الخالدون فی الدنیا۔

(۱۲) تفسیر ابن جریر میں ہے۔ وما خلدنا احدا من بنی آدم یا محمد قبلك فی الدنیا فنخلدك فیها ولا بد لك من ان تموت كما مات من قبلك رسلنا افائن مت فهم الخالدون۔

اے محمد آدم کی اولاد سے دنیا میں کوئی بھی ہمیشہ نہیں رہا اور نہ رہیگا۔ سب کو موت آئی اسی طرح تم پر بھی ضرور موت آئے گی اس سے چارہ نہیں۔

(۱۳) شاہ عبد القادر لکھتے ہیں۔ پھر اگر تو مر گیا تو وہ رہ جاوینگے؟

(۱۴) تفسیر قادری میں ہے۔ کیا اگر اے محمد تم مر جاؤ تو وہ ہمیشہ رہیں گے؟ ایسا نہیں بلکہ جو پیدا ہوا وہ ضرور فنا ہوگا ؎

ہر کہ آمد بجہاں اہل فنا خواہد بود
آنکہ پایندہ و باقیست خدا خواہد بود

(۱۵) ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ۔ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو ابوبکر صدیقؓ نے آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا وانبیاہ۔ واخلیلاہ۔ واصفیاہ۔ پھر یہی آیت پڑھی۔ وما جعلنا لبشر من قبلك الخلد افائن مت فهم الخالدون

(ترجمان بحوالہ بیہقی)

اس آیت سے بھی اظہر من الشمس ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ضرور فوت ہو گئے۔

(۱۶) تیسری آیت۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ (پ ۴)

(ترجمہ شاہ عبد القادر) پھر کیا اگر وہ مر گیا یا مارا گیا تو تم پھر جاؤ گے۔

ترجمہ شاہ رفیع الدین۔ کیا پس اگر وہ مر جاوے یا مارا جاوے کیا پھر جاؤ گے۔

موضح القرآن میں ہے۔ اس آیت میں اشارہ ہے کہ حضرت کی وفات پر بعضے پھر جاوینگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر خلیفہ اول نے ان سے ساتھ جہاد کر کے درست کیا۔

اس آیت سے بھی ثابت ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے۔

مرض الموت

(۱۷) حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضه الذی مات فیه ... عاصبا راسه بخرقة فاستوی علی المنبر ... قال والذی نفسی بیده انی لانظر الی الحوض ..... و قال ان عبدا عرضت علیه الدنیا ...... فما قام علیه حتی الساعة (دارمی)

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مسجد کی طرف تشریف لائے بیماری کی حالت میں جس میں آپ فوت ہوئے اور آپ کے سر پر کپڑا باندھا ہوا تھا۔ پھر آپ منبر پر بیٹھ گئے اور فرمایا۔ خدا کی قسم میں اس جگہ سے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں۔ پھر فرمایا کہ ایک بندے پر دنیا و ما فیہا پیش کی گئی لیکن اس نے آخرت کو اختیار کیا۔ یہ بات سن کر ابوبکرؓ رونے لگے کہ اب آپ کی موت قریب ہے پھر منبر سے اترے۔ یہ آپ کا آخری وعظ تھا اس کے بعد منبر پر کھڑے نہیں ہوئے۔

اس حدیث سے تین باتیں ثابت ہوئیں۔

(۱) اِنَّ عبدًا سے مراد بندہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(۲) آپ بیمار ہوئے۔

(۳) پھر آپ اسی بیماری سے فوت ہوئے (مات فیه)

(۱۸) علی بن حسین سے روایت ہے۔ لما مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو جبرئیل آئے اور ان کے ساتھ ایک فرشتہ تھا جسکو اسماعیل

ahmadimuslim.de

تب بھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے اور کیوں آیا ہے۔ تو جبرائیل نے کہا ھذا ملك الموت یستاذن علیك۔
یہ موت کا فرشتہ ہے اور آپ سے اذن چاہتا ہے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اذن دے دیا۔ فقبض روحہ پس قبض کی ملک الموت نے روح پاک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی۔

اس حدیث سے کئی باتیں ثابت ہوتی ہیں :-
(۱) آپ بیمار ہوئے۔
(۲) آپ کے پاس ملک الموت آیا۔
(۳) آپ عالم الغیب نہ تھے ورنہ جبرائیل سے کیوں پوچھتے کہ یہ کون ہے۔
(۴) آپ کی روح قبض کی گئی اور آپ فوت ہوگئے۔

(۱۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی فی مرضہ الذی توفی فیہ اغسلنی یا علی اذا مت (کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۱۲۲)
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جس بیماری میں فوت ہوئے۔ حضرت علی علیہ السلام کو فرمایا۔ اے علی جب میں مرجاؤں تو تم نے مجھ کو غسل دینا ہوگا۔
اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ آپ بیمار ہوئے پھر وفات پائی۔

(۲۰) دوسری روائت میں ہے :- عن علی قال اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اذا مت فاغسلنی۔ (کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۱۲۲)
حضرت علی فرماتے ہیں کہ مجھ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی کہ اے علی جب میں مرجاؤں تو مجھ کو تم نے غسل دینا۔

(۲۱) حضرت انس فرماتے ہیں :-
لما ثقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل یتغشاہ الکرب فقالت فاطمۃ واکرب اباہ فقال لہا لیس علی ابیك کرب بعد الیوم فلما مات قالت یا ابتاہ اجاب ربا دعاہ یا ابتاہ من جنۃ الفردوس ماواہ یا ابتاہ الی جبرائیل ننعاہ۔ کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سخت بیمار ہوئے تو آپ کو غش آنے لگے۔ فاطمہ نے کہا اباجی آج آپ کو سخت تکلیف ہے آپ نے فرمایا فاطمہ آج کے بعد تیرے باپ کو تکلیف نہ ہوگی۔ پھر جب فوت ہوگئے تو فاطمہ نے کہا اباجی آپ کو رب نے بلا لیا آپ جنت میں چلے گئے۔ آہ جبرائیل کو کون آپ کی موت کی خبر دے۔ اب وحی کس پر آئیگی اور جبرائیل کہاں اتریگا۔ (بخاری)

اس حدیث سے بھی کئی باتیں ثابت ہوئیں :-
(۱) آپ سخت بیمار ہوئے۔
(۲) آپ کو غش پر غش آتے رہے۔
(۳) آپ کی تکلیف کو فاطمہ نے محسوس کیا اور رو دی۔
(۴) آخر آپ فوت ہوگئے۔

(۲۲) سلیمان بن ابی مسلم کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس فرمایا کرتے یوم الخمیس وما یوم الخمیس آہ دن پنجشنبہ کا اور کیا ہے دن پنج شنبہ کا۔ اس دن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو زیادہ تکلیف تھی۔ ثم بکی حتی بل دمعہ الحصی۔ پھر آپ کی موت کو یاد کرکے رونے لگے اور اتنے آنسو بہائے کہ زمین پر جو سنگریزے پڑے تھے وہ تر ہوگئے۔
اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آخر فوت ہوگئے۔

(۲۳) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیاتی خیر لکم۔ میرا جینا تمہارے لئے بہتر ہے کہ میں تم کو مسائل بتاتا ہوں۔ فاذا انا مت کانت وفاتی خیر لکم۔ اور جب میں مرجاؤں تو میرا مرنا بھی تمہارے لئے اچھا ہے کیونکہ تمہارے اعمال میرے پیش ہوتے رہینگے اور میں تمہارے لئے بخشش مانگتا رہوں گا۔ (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۰۳)

(۲۴) ایک شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کے چہرے کی طرف دیکھتا رہا۔ آپ نے فرمایا اس طرح کیوں ہے۔ اس نے کہا انی ذکرت موتی وموتك۔ میں اپنی اور آپ کی موت کو یاد کررہا ہوں کہ جب آپ فوت ہوگئے تو کسی اعلیٰ جنت میں چلے جائینگے میں آپ کو کس طرح مل سکونگا۔ آپ نے فرمایا تو میرے ساتھ ہوگا۔ (شفاء عیاض جلد ۲ صفحہ ۱۶)

(۲۵) جب آپ بیمار ہوئے تو صحابہ نہایت غمگین تھے تب آپ نے فرمایا۔ ایھا الناس بلغنی انکم تخافون من موت نبیکم۔ کہ میں نے سنا ہے تم لوگ میری موت سے ڈرتے ہو۔ لیکن یہ بات ضرور ہونے والی ہے انی لاحق بربی۔
ان احادیث سے معلوم ہوا کہ آپ بیمار ہوئے صحابہ کو سخت صدمہ تھا۔

آپ کی وفات

(۲۶) ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :- توفی فی بیتی وبین سحری ونحری کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں میری ہی گود میں فوت ہوئے۔

(۲۷) حضرت انس فرماتے ہیں :- ما رایت یوما کان اقبح ولا اظلم من یوم مات فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کہ نہیں دیکھا میں نے نہائت بُرا دن زیادہ غمگین کرنیوالا اور سخت تاریک اس دن سے کہ جس دن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تھے

(۲۸) فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکی الناس فقام عمر فی المسجد خطیبا فقال لا اسمعن احدا یقول ان محمدا قد مات وان محمدا لم یمت۔ (کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۱۱۱)
جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو لوگ رونے لگے پھر حضرت عمر مسجد میں کھڑے ہوگئے اور فرمایا خبردار کوئی یہ مت کہے کہ محمد فوت ہوگئے بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہیں ہوئے۔

(۲۹) حضرت مغیرہ اندر گئے اور کہا (یا عمر مات واللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اے عمر خدا کی قسم رسول اللہ فوت ہوگئے ہیں۔
حضرت عمر نے کہا۔ کذبت ما مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اے مغیرہ تو جھوٹ کہہ رہا ہے رسول اللہ فوت نہیں ہوئے۔ (کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۱۱۱)

(۳۰) حضرت عمر نے کہا۔ من قال انہ مات قتلتہ بسیفی ھذا (ملل والنحل شہرستانی) جو شخص کہیگا کہ حضور فوت ہو گئے ہیں میں اسکو اسی تلوار

فہرست مضامین مندرجہ اخبار "اہلحدیث" جلد ۳۵

از ۵-نومبر ۱۹۳۷ء لغایت ۲۱-اکتوبر ۱۹۳۸ء

عام اسلامی

نام مضامین	تاریخ اخبار
خطبۂ رمضان	۵-نومبر ۱۹۳۷ء
تحریک خاکساران	۱۲-نومبر و ۴ فروری ۱۹۳۸ء
- - - -	
نماز تراویح باجماعت	۱۲-نومبر ۱۹۳۷ء
جمعہ کی دو اذانیں	۱۲ نومبر و ۳ دسمبر
قاتلانہ حملہ	۱۲-نومبر ۳۷ء
توحید باری تعالیٰ	۲۶ ، ،
رزق اللہ کے پاس سے	۳-دسمبر ۳۷ء
مومن کی پہچان بذریعہ قرآن	۳ ، ،
حلیہ مبارک	۲۴-دسمبر ۳۷ء
اسلام کی اخلاقی تعلیم	۲۴ ، ،
ہندو رسوم کو اسلام سے کیا علاقہ ہے	۳۱ ، ،
سود بنک	۳۱ ، ،
مسئلہ سود بنک اور مسئلہ تصویر پر ایک نظر	۳۱ ، ،
عدم جواز اخصاء بہائم	۳۱ ، ،
پنجاب میں پیر پرستی	۷-جنوری ۳۸ء
اسلام اور معاش	۷ ، ،
قیامت کا ہولناک دن	۷ ، ،
اسلام اور ہندو مذہب	۱۴ جنوری ۳۸ء
فرضیت صلوٰۃ باجماعت	۱۴ ، ،
تقاضب کا جواب (الفاظ قرآن)	۲۱ جنوری ۳۸ء
بچے مکلف شرع کب ہوتے ہیں	۲۱ ، ،

نام مضامین	تاریخ اخبار
نماز پنجگانہ کے بعد سلام تکبیر کا بلند آواز کہنا	۲۱-جنوری ۱۹۳۸ء
درس عمل	۲۸-جنوری ،
گداگری اور زکوٰۃ	۲۸ ، ،
مذاکرہ علمیہ حرف "مِن"	۲۸ جنوری و ۲۵ مارچ
نصائح ابراہیم ادہم رحمہ	۴ فروری ۳۸ء
مذہب اسلام کا ایک سنہرا اصول	۴ ، ،
وتر کی تین رکعتوں کے آخر میں تشہد سنت ہے	۴ ، ،
مقدس بزرگ اور صلوٰۃ اللیل	۴ و ۱۱ فروری ۳۸ء
مرکز اسلام اور متوقع جنگ یورپ	۱۱ فروری ،
زیارت القبور	۱۱ ، ،
توحید باری تعالیٰ	۴ فروری ۲۵ فروری
۴ مارچ - ۱۱ مارچ - ۱۸ مارچ	۸ اپریل - ۲۲ اپریل
۲۹-اپریل - ۶-مئی ۱۹۳۸ء	
معجزات رسول	۱۱-فروری ۳۸ء
قربانی عید	۱۱ ، ،
غزوہ ذات الرقاع	۱۱ ، ،
بئس القرین	۱۱ ، ،
بارش کا نزول کہاں سے ہے	۱۱ ، ،
قوالی نامہ اور خواجہ حسن نظامی	۱۱ ، ،
مقدمہ شرق پور	۱۱ ، ،
کلمہ طیب	۲۵ فروری ۳۸ء
تنزیہہ الٰہی	۲۵ ، ،
سائنس اور اسلام	۲۵ ، ،

نام مضامین	تاریخ اخبار
اطاعت سنت نبوی	۲۵-فروری ۱۹۳۸ء
مرتدات کے متعلق مشورہ	۱۱-مارچ ،
شہادت حسین کا پیام	۱۱ ، ،
شکر و حمد	۱۸-مارچ ،
ازواج مطہرات	۱۸ ، ،
اتباع سنت راہ جنت	۲۵-مارچ ،
شان رسول علیہ السلام	۲۵ ، ،
محبت و متابعت رسول صلعم	یکم اپریل ۳۸ء
اسوۂ رسول	، ، ،
امام مہدی اور خواجہ حسن نظامی	۸-اپریل ،
وضع الیدین فی الصلوٰۃ	۸ ، ،
مذاکرہ علمیہ بابت اذان جمعہ	۸-۱۵ و ۲۲-اپریل ۱۹۳۸ء
مولانا ثناء اللہ پر قاتلانہ حملہ اور عدالت کا فیصلہ	۱۵-اپریل ۳۸ء
مقدمہ حملہ کی بابت ایک سوال اور اس کا جواب	۲۲-اپریل ،
خطاب بہ مسلم - سکھ دھرم کا فلسفہ	۲۲ ، ،
خطاب بجناب حضرت شیر پنجاب	۲۹-اپریل ،
نحن نقص علیک احسن القصص	۶-۱۳ و ۲۰ مئی ،
مسئلہ کفارت اور اسلام	۶ و ۱۳ مئی ۳۸ء
سلطان عبدالعزیز آل سعود	۱۳ مئی ،
شاردا ایکٹ میں ترمیم یا تشدید	۱۳ ، ،
گورو کی نگری میں تبلیغ حق	۱۳ ، ،
عرش والا زمین پر آیا	۱۳ ، ،

ahmadimuslim.de

نام مضامین	تاریخ اخبار
شان موحد	۲۰-مئی ۱۹۳۸ء
توحید و شرک میں موازنہ	۲۰ و ۲۷ مئی اور ۳، ۱۰ و ۱۷ جون ۳۸ء
اسرار زکوٰۃ	۲۷-مئی ۳۸ء
جزیرۃ العرب کی حالت	۳-جون "
ملت اسلامیہ کا سبب زوال	۳ " "
دلآزاری سب گناہوں کی جڑ ہے	۱۰ جون "
عمل صالح	۱۰ " "
اخبار اہل النار	۱۷ و ۲۴ جون اور یکم و ۱۵ جولائی ۳۸ء
تبلیغ حق	۲۴ جون ۳۸ء
غزوہ احد	۲۴ " "
اسلام ہی مکارم اخلاق کا معلم ہے	۲۴ جون و یکم جولائی
تحقیقات علمیہ کا ایک ورق (پیدائش حضرت حواء)	یکم جولائی ۳۸ء
قرآن کریم اور بارش	" " "
عاشقان رسول	۸-جولائی "
درد جگر - آہ	۱۵ " "
مرتدات کے متعلق مشورہ	۲۲ " "
عرس اور مستورات	۲۲ " "
زمانہ کی نیرنگیاں	۲۲ " "
امام مہدی دہلی میں پیدا ہو گئے	۲۹ جولائی "
شمع توحید کی تبولیت	۲۹ " "
فضیلت نماز	۲۹ " "
شیریں کلامی کا نمونہ	۵-اگست "
اتباع سنت	۵ " "
برادری پرستی	۱۲ " "
حساب مدرسہ دار الحدیث مدینہ	۱۲ " "
آہ شیخ عطاء الرحمٰن	۱۹-اگست "
فلسفہ صلوٰۃ	۱۹ " "
مدرس شاکر	۱۹ " "
اسلام اور خوش طبعی	۱۹ " "
چند اعتراض اور ان کے جوابات (خادم گجرات)	۲-ستمبر ۳۸ء

نام مضامین	تاریخ اخبار
قابل توجہ علماء اسلام	۲-ستمبر ۱۹۳۸ء
مسلمان اور فریضہ نماز	۲ " "
میلہ سائیں کانواں والہ اور توہین اسلام	۹ ستمبر "
مسلمان اور فریضہ نماز	۹ و ۱۶ ستمبر ۳۸ء
قرآن کریم اور معجزات	۱۶ و ۲۳-ستمبر "
آنحضرت صلعم کی طرز معاشرت	۳۰-ستمبر ۳۸ء
آہ سوختہ دل	۳۰ " "
صراط مستقیم	۳۰ " "
تعلیم اسلامی اور نرم کلامی	۳۰ " "
حسن خلق اور رواداری	۷-اکتوبر ۳۸ء
موجودہ نصاب تعلیم میں اہم ترمیم کی ضرورت	۷ " "
احکام رمضان المبارک	۷-۱۴-۲۱-اکتوبر
علم کی فضیلت اور خود رو علماء کی حالت	۱۴-اکتوبر ۳۸ء
خطبہ رمضان المبارک	۲۱-اکتوبر "
حوا حضرت آدم کی پسلی سے پیدا نہیں ہوئی	۲۱ " "
قبرستان اور عبرت	۲۱-اکتوبر "

اہل حدیث

نام مضامین	تاریخ اخبار
تائید حدیث بجواب تنقید حدیث	۵ نومبر-۱۲ نومبر ۳-دسمبر-۱۷-دسمبر
تصدیق الحدیث	۵ نومبر-۱۲ نومبر ۲۶ نومبر-۳ دسمبر-۱۷-دسمبر ۳۷ء ۲۱ جنوری ۲۸ جنوری ۴ فروری-۱۱ فروری-۳۸ء ۴ مارچ-۱۱-مارچ ۳۸ء
امرتسر میں عظیم الشان اجتماع	۱۲-نومبر ۱۹۳۷ء
امرتسر میں قاتلانہ حملہ	۱۹-نومبر "
مجھ پر قاتلانہ حملہ	۲۶-نومبر "
مجھ پر قاتلانہ حملہ اور اس کا نتیجہ	۳-دسمبر "
شان نبی علیہ السلام از رُوئے تقویۃ الایمان	۳ " "
اسلام اور ہندو ازم کا جواب الجواب	۱۷-دسمبر "

نام مضامین	تاریخ اخبار
تاثرات	۲۴ دسمبر ۱۹۳۷ء
مولانا شہید دہلوی اور ایک بزرگ کے خیالات	۲۴ " "
مولانا پر حملہ قاتلانہ اور جماعت سے گذارش	۳۱-دسمبر "
حدیث اور اصحاب حدیث پر ایک نظر	۳۱ دسمبر ۳۷ء و ۷-جنوری ۳۸ء
اخبار اہلحدیث کی توسیع اشاعت	۷ " "
مولوی عبد الستار کی امامت خطرہ میں	۷ " "
مذہب اہل حدیث قدیم ہے۔	۱۴ جنوری ۳۸ء
ادارہ تبلیغ کی ضرورت اور ضرورت امیر پر بحث	۱۴ " "
تنظیم جماعت موحدین	۱۴ " "
اعیان اہل حدیث کو انتباہ	۲۱ جنوری "
قابل توجہ جماعت اہل حدیث	۲۸ جنوری "
جماعت اہل حدیث کا ایک گمنام قائد (جھاؤ میاں)	۱۱ فروری "
کیا اہل حدیث کے پیچھے نماز جائز ہے	۱۱-فروری "
مولانا ثناء اللہ پر قاتلانہ حملہ	۲۵ فروری "
اخبار اہلحدیث کی توسیع اشاعت کے متعلق ایک مخلصانہ آواز	۴-مارچ "
صوبہ سی پی میں ضرورت تبلیغ اہل حدیث	۱۱-مارچ "
جماعت اہل حدیث کے لئے درس حیات	۱۸-مارچ "
ناسور دل	۲۵ مارچ "
ہمارا آرگن اہل حدیث	۲۵ " "
علمائے اہل حدیث کی خدمت میں گذارش	۲۹-اپریل "
جماعت اہل حدیث کو تنبیہ	۲۰-مئی "
امامیوں سے مناظرہ	۲۷-مئی "
حافظ عبد الصمد پڑی اور رجم	۳-جون "
قابل توجہ جماعت اہل حدیث	۳ " "
اہل حدیث اور وہابی	۲۷-مئی "

ahmadimuslim.de

نام مضامین	تاریخ اخبار
جماعت اہل حدیث اور ترقی	۱۴۔ جون ۱۹۳۷ء
جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کے جلسے	یکم جولائی 〃
اعیان اہل حدیث اور جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث	〃 〃 〃
اتحاد اسلامی سے کون فرقہ الگ رہتا ہے	۱۵ جولائی 〃
جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث کا اعلان اعیان اہل حدیث کی خدمت میں	۲۲۔ جولائی 〃
اہل حدیث سے کون لوگ مراد ہیں	۵۔ اگست 〃
اہل بدعت کو دعوت توحید	۱۹۔ اگست 〃
ایک غلط فہمی اور اس کا ازالہ	۱۹ 〃 〃
تحریک یوم التبلیغ	۱۴۔ اکتوبر 〃
احباب اہل حدیث فوری توجہ فرمائیں	۲۱۔ اکتوبر 〃

مرزائی مشن

نام مضامین	تاریخ اخبار
کیا مرزا صاحب قادیانی فارسی النسل تھے؟	۵۔ نومبر ۱۹۳۷ء
حضرت مریم کی پاک اولاد اور مرزا صاحب کی پاک اولاد	۵۔ نومبر 〃
مرزا قادیانی کی بدزبانی	۱۲۔ نومبر 〃
آسمان پر ایک روٹیاں کون پکاتا ہے	۱۲ 〃 〃
مرزا صاحب قادیانی اور حدیث سلطان	۲۶ نومبر 〃
مرزا صاحب کا انتقال ہیضے سے	۳۔ دسمبر 〃
میاں محمود احمد قادیانی اور مولوی محمد علی صاحب لاہوری کو فیصلہ کن مناظرے کا چیلنج	۱۷۔ دسمبر 〃
مرزائی ہر دو صنف میں مباحثے کی تحریک	۲۴۔ دسمبر 〃
مرزا غلام احمد قادیانی کا نسب	۲۴ 〃 〃
مرزا صاحب قادیانی کا انتقال ہیضہ سے ہوا۔ ماں اور بیٹے کی شہادت	۳۱۔ دسمبر 〃
[illegible] قاتلانہ حملہ اور قادیان میں شماتت	۷۔ جنوری ۱۹۳۸ء
تبصرہ بر تذکرہ	۷ جنوری ۲۸ جنوری ۱۱ فروری - ۱۱ مارچ - ۸۔ اپریل ۱۹۳۸ء

نام مضامین	تاریخ اخبار
قادیانی اور مصری نزاع اور اس کے فیصلے کی صورت	۱۴۔ جنوری ۱۹۳۸ء
یہ احمدیت ہے یا آریہ سماج	۱۴ و ۲۱ جنوری 〃
قصر خلافت میں اضطراب	۲۱۔ جنوری 〃
مرزا صاحب قادیانی اپنے مقصد میں فیل	۴ فروری ۱۹۳۸ء
اہل دہلی خبردار	۴ 〃 〃
قادیانی اقوال مختلفہ کا نمونہ	۱۱ فروری 〃
ڈاکٹر صاحب سچے ہیں یا مرزا صاحب	۱۱ 〃 〃
مرزا صاحب قادیانی اپنے دعویٰ میں فیل۔ بشہادت خلیفہ قادیان	۲۵۔ فروری 〃
مرزا صاحب قادیانی اور مولانا محمد حسین بٹالوی	۴۔ مارچ 〃
ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری اپنے مسیح قادیانی کی تکذیب پر اتر آئے	۴ مارچ 〃
قرآن مجید کے لفظ خاتم النبیین کی تفسیر	۱۱۔ مارچ و ۱۸ مارچ ۱۹۳۸ء
مرزا صاحب قادیانی فیل گئے	۱۸۔ مارچ 〃
شراب کی وجہ سے دس اشخاص پر لعنت	۱۸ 〃 〃
ڈاکٹر بشارت احمد مرزا صاحب کی تکذیب پر	۲۵۔ مارچ 〃
فاروق قادیان کا باطل دعویٰ	۲۵ 〃 〃
مرزائیوں کا رشتہ ناطہ	۲۵ 〃 〃
محمدی بیگم کا نکاح بجواب بشیر احمد	یکم اپریل 〃
یہ احمدیت ہے یا آریہ سماج	〃 〃
اب تو لاہوری پارٹی کو خلیفہ قادیان کے سامنے جھک جانا چاہئے۔	۱۵۔ اپریل 〃
مولوی فضل خان اور امام دہلی	۱۵ 〃 〃
قادیانی کے کلاس فیلو	۱۵ 〃 〃
امر جامع پر جمع ہو جاؤ	۲۲۔ اپریل 〃
مرزا صاحب چینی مغل تھے یا فارسی الاصل ایرانی	۲۹۔ اپریل 〃

نام مضامین	تاریخ اخبار
قادیان میں کیسے بم ہوتے	۶۔ مئی ۱۹۳۸ء
آسمانی نکاح اور قادیان میں اضطراب	۶ مئی 〃
خلیفہ قادیان کا ایک عجیب فیصلہ	۶ 〃 〃
کیا احمدیہ جماعت سے حکومتیں بھی ڈرتی ہیں؟	۱۳۔ مئی 〃
جرمن ترجمہ قرآن	۱۳ 〃 〃
مرزا صاحب قادیانی کا احیائے اسلام	۲۰۔ مئی 〃
مرزا صاحب کی کامیابی خوابیں	۲۷ مئی 〃
مسیح موعود اور تقسیم مال	۳۔ جون 〃
مرزا صاحب قادیانی رسول پاک کی توہین کرنے والے تھے؟	۳ 〃 〃
خلیفہ قادیان کی خدمت میں ان کے مریدوں کا عریضہ	۱۰۔ جون 〃
چوہدری عبد الغنی مرزائی کے ساتھ مباہلہ	۱۰ 〃 〃
مرزائیوں کو کھلا چیلنج	۱۰ 〃 〃
احمدیہ اخباروں کا مسیح موعود نمبر	۱۷ جون 〃
مرزا صاحب بری طرح فیل ہوئے	۲۴ جون 〃
آخری فیصلہ پر فیصلہ کن مناظرہ	یکم جولائی 〃
تاریخ مرزائیت	۸ جولائی 〃
سوالات متعلقہ حیات مسیح کے جوابات	۱۵ و ۲۲ جولائی 〃
مسلمانوں کی بدحالی اور مرزا صاحب کی ناکامی	۲۹۔ جولائی 〃
یاجوج ماجوج کی حقیقت	۵۔ اگست 〃
پیغام صلح کے الفاظ میں مرزا صاحب کی طرف دعوت	۱۲۔ اگست 〃
نزول مسیح کی تاویل اور اس کا جواب	۱۲ 〃 〃
مسئلہ تقدیم و تاخیر اور اخبار فاروق	۲۶۔ اگست 〃
قادیانی اور لاہوری مرزائیوں میں مباحثہ کب ہوگا	۲۔ ستمبر ۱۹۳۸ء
قادیان میں صف ماتم	۲ و ۹ ستمبر 〃
ساون کے اندھوں کو ہرا ہی ہرا نظر آتا ہے	۹ ستمبر 〃
ترجمان اور قادیان	۹ 〃 〃

ahmadimuslim.de

مضامین	تاریخ اخبار
[illegible] صاحب قادیانی	[illegible] ستمبر [illegible]
معیار صداقت مسیح موعود	۱۶ " "
تبلی بھی کیا اور دکھا کھایا	۲۳ ستمبر "
کذبات مرزا	۳۰ ستمبر ۔ ۷ اکتوبر
	۲۱ اکتوبر ۱۹۳۸ء
سچا خواب ۔ قابل توجہ ایڈیٹر الفضل	۳۰ ستمبر ۱۹۳۸ء
نبیوں اور نجومیوں کی پیشگوئیوں میں فرق	۱۴ اکتوبر "
مرزا صاحب کا علم منطق سے نا آشنا ہونا	۱۴ " "
تبرکات مرزا	۲۱ اکتوبر ۱۹۳۸ء

حنفی

مضامین	تاریخ اخبار
دو حنفیوں میں مباحثہ امکان کذب باری	۵ نومبر ۱۹۳۷ء
شہادت القرآن والخبر علی بشریۃ خیر البشر	۵ نومبر ۱۲ نومبر
	۲۶ نومبر ۳ دسمبر
طعام میت	۱۷ دسمبر ۱۹۳۷ء
نواب صدیق حسن خان اور تقلید شخصی کا پھندا	۲۴ دسمبر "
مولانا شاہ عبد العزیز محدث اور نذر لغیر اللہ	۲۴ " "
الفقیہ کی فقاہت	۳۱ دسمبر "
سید البشر	۱۱ فروری ۱۹۳۸ء
مولوی محمد شریف کوٹلوی کا مباہلہ اور مناظرہ سے فرار	۲۵ فروری "
بشریت رسول سے شان رسول	۲۵ " "
علم غیب	۲۵ " "
مفید الفقیہ کا فتویٰ رفعیدین کرنا خلاف سنت ہے۔	۴ مارچ "
علمائے احناف کی بے توجہی	۲۵ مارچ "
کوٹلی ضلع سیالکوٹ کے علمائے مقلدین ترک تقلید کر گئے	یکم اپریل ۱۹۳۸ء

مضامین	تاریخ اخبار
تقلید [illegible]	۲۲ اپریل [illegible]
جمعہ فی القریٰ	۲۹ " "
الجمعیۃ کے مفتی صاحب توجہ فرمائیں	۶ مئی "
علمائے احناف واہل حدیث کا فیصلہ ۱۲ ربیع الاول کو دکانیں بند کرنا گناہ ہے	۲۰ مئی "
مولوی کوٹلوی کی توحید دانی	۲۷ مئی "
مولودیوں کی ناکام کوشش	۱۷ جون "
امرتسری آسی صاحب کی غمخواری	۲۴ جون "
رسمی حنفیوں کے مفتی کوٹلی میں	۸ ۔ ۱۵ جولائی "
مولوی یوسف سیالکوٹی جواب دیں	۲۹ جولائی "
تقلید کا اثر اہل تقلید پر	۲۹ " "
کیا کنیت ابو حنیفہ مخصوص ہے	۵ اگست "
کھلی چٹھی بنام علمائے دیوبند	۱۲ " "
خواجہ صاحب دہلوی کی مریدین کو مشرکانہ تعلیم	۱۹ اگست "
تقلید اور امام شافعی	۱۹ " "
متابعۃ الدلیل اور تقلید شخصی	۲۶ اگست "
امیر ملت علی پوری کے کارنامے	۲۶ " "
ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۶ " "
ظالموں کے حمائتی ظالم	۹ ستمبر "
ثنائی جواب پر استصواب	۱۶ ستمبر "
دیہات میں جمعہ پڑھنے کا ثبوت	۲۳ ستمبر "
اخلاق ثنائیہ	۲۳ " "
اخبار الفقیہ کے نامہ نگاروں کی تہذیب	۱۴ اکتوبر "
تقلید تیرا بھلا ہو	۱۴ اکتوبر ۱۹۳۸ء

شیعہ

مضامین	تاریخ اخبار
کیا شیعہ امت محمدیہ سے علیحدہ ہیں	۵ نومبر ۱۹۳۷ء
شاہ ایران اور ترجمہ قرآن	۵ " "
شیعہ سبابیت اور وراثت	۱۲ نومبر "
شیعوں کا علم کلام	۷ جنوری ۱۹۳۸ء

مضامین	تاریخ اخبار
شیعہ سنی کا طرز کلام ۔ ام کلثوم کا نکاح	۲۱ جنوری ۱۹۳۸ء
مولیٰ علی بجواب شیعہ لاہور	۲۵ فروری "
نکاح ام کلثوم	۲۹ اپریل "
اب تمہارے سنی ہونے میں کیا دیر ہے	۶ مئی "
دلدل کی حقیقت	۲۰ مئی "
مولیٰ علی	۳ جون "
قرآن میں خلافت علی بلا فصل	۲۴ جون "
شیعوں کے افسانے	۲۲ جولائی ۲۹ جولائی ۵ اگست ۱۲ اگست
زمانہ بہر جنگ است یا علی مددے	۵ اگست ۱۹۳۸ء
شیعہ اور اہل حدیث	۵ " "
شیعہ کے گھر کی شہادت	۱۹ اگست "
حدیث مسند احمد اور شیعہ	۲۶ اگست "
شیعوں کا حملہ اپنے بزرگوں پر	۲ ستمبر "
شیعہ اور محبت اہل بیت	۹ ستمبر "
یہ شیعہ ہیں یا معتزلہ	۳۰ ستمبر "
شیعہ سنی اتحاد	۱۴ اکتوبر ۱۹۳۸ء

اہلقرآن

مضامین	تاریخ اخبار
اتباع قرآن مجید وحدیث نبوی لازم ملزوم ہیں	۳ دسمبر ۱۹۳۷ء
امرتسری بلاغ کی تبلیغ باطل	۱۷ دسمبر "
اصل مطاع ایک ہے یا دو؟	۲۸ جنوری ۱۹۳۸ء
	۴ فروری ۱۹۳۸ء
اطاعت رسول علیہ السلام (بجواب جامعہ)	۱۳ مئی ۱۹۳۸ء
حافظ اسلم صاحب جیراجپوری اور عذاب قبر	۵ اگست ۱۹۳۸ء
منکرین حدیث کی حیرانی وپریشانی	۲ ستمبر ۱۹۳۸ء

۱۶۳۲۸

قتل کر دوں گا۔

(۳۱) حضرت ابو بکر اپنے حجرے میں [illegible] رہے تھے کہ اتنے میں رونے کی آواز آیا غلام کو کہا سنو آواز کیسا ہے۔ یقولون مات محمد۔ غلام نے کہا کہ رسول فوت ہو گئے۔ فاستدد ابو بکر وھو یقول وا انقطع ظھری۔ پس حضرت ابو بکر کھڑے ہوئے اور کہتے تھے ہائے رسول اللہ کے فوت ہونے سے میری کمر ٹوٹ گئی۔

(۳۲) پھر مسجد میں آئے عائشہ کے حجرے میں داخل ہوئے منہ سے کپڑا اٹھایا اور پیشانی پر بوسہ دیا۔ فقال مات واللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا خدا کی قسم رسول اللہ فوت ہو گئے۔

(۳۳) اور فرمایا (اجلس یا عمر) اے عمر بیٹھ جاؤ۔ پھر حضرت ابو بکر نے خطبہ فرمایا:۔

اما بعد فمن کان یعبد محمدا فان محمدا قد مات ومن کان یعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت۔

کہ جو شخص محمد کو خدا سمجھتا تھا ان کا خدا مر گیا ہے اور جو خدا کی عبادت کرتا تھا اس کا خدا ہمیشہ زندہ ہے۔

پھر آپ نے آیت پڑھی:۔ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ۔

(۳۴) قال عمر واللہ عرفت حین تلاھا ان رسول اللہ قد مات۔

حضرت عمر کہتے ہیں خدا کی قسم جب یہ آیت میں نے سنی تو سمجھا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے (کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۱۱۴ صفحہ ۱۱۵)

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (باقی باقی)

رحمۃ للعالمین۔ مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند سیرت طیبہ۔ اس کتاب کا ہر کلمہ گو مسلمان کے گھر رہنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ وہ کتاب ہے جو تمام فرقوں میں مقبول ہے۔ قیمت جلد اول عہ۔ جلد دوم ع۔ جلد سوم ع۔ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

مسیح کے ایک انجیلی واقعہ پر اجمالی نظر

(از مولوی عبد الرؤف صاحب جھنڈا نگری ضلع بستی)

لوقا ۹ باب ۱۔تا۳ کا مضمون یہ ہے کہ جب بارہ رسولوں کو منادی کرنے کے لئے بھیجا تو مسیح نے ان سے کہا کہ راہ کے لئے لاٹھی، جھولی، روٹی، روپیہ، سونا، چاندی نہ لینا۔ متی ۱۰ باب کا بھی یہی مضمون ہے۔

اب مرقس ۸ باب کا مضمون یہ ہے کہ وہ (بارہ شاگرد) روٹی لینے بھول گئے تھے اور کشتی میں ایک سے زیادہ روٹی ان کے پاس نہ تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اصحاب مسیح کے حکم کے خلاف زادِ راہ کے لئے روٹی وغیرہ لے لیتے تھے۔ اس کی مزید تشریح لوقا ۹ باب فقرہ ۱۰ تا ۱۷ کے مضمون سے ہوتی ہے کہ ایک ویران جگہ میں بحالت سفر نوردی اصحاب مسیح کے پاس پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں تھیں اور طالبان شفا مریضوں کی تعداد پانچ ہزار تھی جب دن غروب ہونے لگا تو بارہ شاگردوں نے کہا کہ اس مجمع کو رخصت کر دے کہ وہ اپنے کھانے کی تدبیریں کریں کیونکہ ہم یہاں ویران جگہ میں ہیں۔ مسیح نے کہا ان کے کھانے کی تدبیر تم ہی لوگ کرو شاگردوں نے کہا کہ ہمارے پاس پانچ روٹیوں سے زیادہ موجود نہیں مگر یہ کہ ہم جا کر ان کے لئے کھانا مول لے آئیں۔ (ظاہر ہے کہ کوئی عیسائی اسکو تحریہ پر محمول نہیں کریگا)

اس میں مسیح کی مخالفت دو طرح سے ہوئی ایک تو ان کے پاس سفر میں روٹی نکلی دوسرے انکے پاس روپیہ کا موجود ہونا ثابت ہوا۔ کیونکہ بے روپیہ کے مول لینا کیسا اور پھر وہ بھی ناشناسا مقام پر۔

یوحنا ۶ باب فقرہ ۹ سے ۱۳ تک کا مضمون یہ ہے کہ مسیح نے انہی پانچ روٹیوں دو مچھلیوں سے پانچ ہزار آدمیوں کو معجزانہ طریقہ سے سیر کر دیا اور بارہ ٹوکریاں بچی ہوئی روٹیوں سے بھر کر اٹھائیں اور کچھ مچھلیاں بھی اور پھر کشتی کے ذریعہ دوسرے مقامات کے سفر نورد ہوئے۔ ایضاً دیکھو مرقس ۶ باب۔

ف:۔ یوحنا ۶ باب میں مصرح ہے کہ زادِ راہ کے لئے ٹوکریاں مچھلی اور روٹی ہمراہ لے جانے والے مسیح کے شاگرد لوگ تھے۔

اس واقعہ سے بھی اصحاب مسیح کی مسیح سے مخالفت اس طرح ظاہر ہوئی کہ بحالت سفر حکم مسیح کے خلاف روٹیاں ہمراہ رکھتے تھے۔

ایک اور واقعہ متی اور مرقس میں ہے جس میں شفایاب مریضوں کی تعداد چار ہزار تھی اور ان کی ضیافت کیلئے مسیح کے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اصحاب مسیح کے پاس سات روٹیاں اور مچھلیاں تھیں۔ (متی ۱۵ باب ۳۴ اور مرقس ۸ سے ۱۰ تک)

اس واقعہ سے بھی معلوم ہوا کہ اصحاب عیسیٰ ہمراہ سفر حکم مسیح کے خلاف روٹیاں اور مچھلیاں رکھا کرتے تھے۔

تعجب تو یہ ہے کہ مؤلفین انجیل مسیح کی زبان سے یہ بھی کہلاتے ہیں کہ راہ کے لئے روٹی جھولی وغیرہ نہ لینا۔ اور بحالت سفر حضرت مسیح ہی کی زبان سے یہ بھی کہلواتے ہیں کہ تمہارے پاس کتنی روٹیاں ہیں۔ (متی ۱۵ باب فقرہ ۳۴ مرقس ۶ باب فقرہ ۵ میں مسیح کا سوال)

بالکل کھلی ہوئی بات ہے کہ حضرت مسیح نے جب بحالت سفر روٹی کا لینا منع فرما دیا تھا تو پھر ان کے پاس سفر میں روٹیوں کا تلاش کرنا بے سود و خلاف عقل ہے۔

پھر مزید تعجب تو یہ ہے کہ جب سفر میں ان کے پاس روٹیاں ملتی ہیں تو پھر ان سے یہ سوال نہیں کرتے کہ آخر تم نے ہمارے حکم کے خلاف کیوں کیا؟ اور یہ بھی نہیں فرماتے کہ آئندہ ایسا نہ کرنا۔

اب اس واقعہ سے حسب ذیل نتائج نکل رہے ہیں:۔

(۱) اصحاب مسیح مسیح کی مخالفت کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ بقول انجیل قبر سے اٹھ کر پھر مسیح نے انہیں [illegible]

ahmadimuslim.de

(۲) حضرت مسیح کے شکم اور سوال میں جب تعارض ہو
جس سے کلام الٰہی کا پاک ہونا ضروری ہے۔

(۳) یا حضرت مسیح نے سفر میں روٹی نہ لینے کا حکم منسوخ فرما دیا تو جواز نسخ ثابت ہوا جس کے عیسائی منکر رہا کرتے ہیں۔

(۴) اور بصورت عدم نسخ سفر میں روٹیوں کے ملنے پر مسیح کا خاموش ہونا ہلاکت آفریں مصلحت مبنی ہے۔

(۵) ایضاً بصورت عدم نسخ مسیح کا ہمراہ والی روٹیوں پر برکت چاہنی عدم تعمیل احکام پر جری بنانے کے مترادف ہے۔

(۶) نیز اس واقعہ کے پیش نظر عیسائیوں کو رسول کریم فداہ روحی کے ان واقعات پر تعجب و انکار کا کیا حق ہے؟ جن میں تھوڑے پانی سے ہزاروں کا سیراب ہونا یا تھوڑا کھانا ایک لشکر کو کافی ہونا مذکور ہے۔

(۷) پھر اس واقعہ کے لوقا، مرقس، متی، یوحنا سب میں مذکور ہونے کی حالت میں عیسائیوں کو اس اعتراض کا کیا حق رہا کہ قرآن کریم اپنے اس دستور میں غلط وار ہے کہ ایک قصہ کو کئی کئی سورتوں میں ذکر کرتا ہے۔ کیا ہم ما ھو جوابکم فھو جوابنا کے علاوہ یہ عرض کر سکتے ہیں کہ

این گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

(۸) نیز اس اعتراض کا بھی کوئی حق نہیں کہ قرآن کریم بعض واقعات میں انجیل کے موافق ہونے کے سبب انجیلوں کے سرقہ یا نقل کا نتیجہ ہے کیونکہ اناجیل اربعہ کے بھی بعض قصے باہم موافق ہیں۔ جیسا کہ خود یہ واقعہ ہے۔ تو کیا متاخر اناجیل کے مضامین پر متقدم کی نقل یا سرقہ کا الزام عائد ہوگا۔

یہ متعدد نتائج اس پورے واقعہ پر نظر ڈالنے کے بعد حاصل ہوتے ہیں۔ امید ہے کہ سلیم الطبع اور سعید روحیں اور بھی نتائج حاصل کر سکیں گی۔

قطعۂ تاریخ لفظی

سال شمس وسی اخبار اہلحدیث و مدح مدیر علام

(از قلم سیٹھ الحاج ابراہیم حسین صاحب۔ کمرشیل اسٹریٹ بنگلور سٹی)

شاعر بے مثال کا شاعرانہ خیال ہے۔ (مدیر)

اے ساقی پاس مرے پاک وصف کی مے لا ۔۔۔ ثنائی دبدبۂ علم دہر میں پھیلا

زہے مجدد دیں ناصر کتاب و سنن ۔۔۔ یُرَانُ عِنْدَهٗ عِلْمُہٗ یُفِیْضُہٗ سَیْلًا

خہے مناظر روشن دلیل ثاقب رائے ۔۔۔ یُغْنِیْ شَمْسُہٗ قَمَرًا وَّ قَمَرُہٗ لَیْلًا

ندیدہ چشم زمانہ چنوں خضر صورت ۔۔۔ حَمَاہُ رَبُّہٗ فَالْفَتْحُ نَالَہٗ نَیْلًا

مسیحا دم شمرش زندہ دل مبارک نفس ۔۔۔ مذیب داجل قدنی فکالہٗ کیلا

مدام مطمح نظرش اشاعت القرآن ۔۔۔ بہر زمان و مکاں۔ قمع بدعت شئی لا

مصیب شیر عریں ہمچوں حیدر کرار ۔۔۔ یَغِرُّ شَانِئُہٗ الْغِرُّ مُوْقِنًا وَیْلًا

عبید شرک نے چاہا شہید انہیں کر دیں ۔۔۔ ہجوم لا کے گئے لیکے بال اک نے لا

تھے جنی انسی شیاطیں ہر اک نبی کے عدو ۔۔۔ سند قرآں کی تیرے پاس بوالوفا ہے لا

صدو سی سال رہیں زندہ با کرامت آپ ۔۔۔ یَنَالُ مِنْہٗ اُنَاسٌ فُیُوْضَہٗ نَیْلًا

مدیر اہلحدیث آپ ہیں عجیب مثال ۔۔۔ اے حامد اجل الاخبار دہر میں پھیلا

مبارک ہووے سن سی وشش باہل حدیث ۔۔۔ یُغْنِیْ شَمْسُہٗ قَمَرًا وَّ قَمَرُہٗ لَیْلًا

الٰہی! بوالوفا علامۂ ثناء اللہ
ہے پاک ان کا محب اور اہل کیں میلا

جمع القرآن و الحدیث از مولانا سیف بنارسی۔ قرآن مجید اور حدیث شریف کی صحت پر جو اعتراض کرتے ہیں ان کا عالمانہ اور مدلل جواب۔ قیمت صرف ۶ ر ملنے کا پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

تبشیر البشر۔ رسول عربی کی بعثت کی تائید میں توراۃ انجیل کا حصر ... مع اصل عبارت کے۔ قیمت ۴ ر ملنے کا پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

تفسیر روح البیان۔ اردو۔ از مولانا ابراہیم صاحب (۱۲) سیالکوٹی۔ جلد عاشر۔ جلد ... ملنے کا پتہ: منیجر اہلحدیث

فتاویٰ

س ع۱} لڑکی کی عمر بوقت نکاح ۸ سال کی تھی اب تقریباً ۱۸ سال کی ہو گئی ہے۔ لڑکی پشاور میں تھی اور لڑکا جس کے ساتھ نکاح ہونا تھا بصرہ میں تھا لڑکی کے والد نے پشاور سے ڈاک کے ذریعہ بصرہ میں لڑکے کو اطلاع دیدی تھی کہ میں نے اپنی لڑکی کا نکاح تیرے ساتھ کر دیا ہے۔ لڑکے نے نکاح کا پیغام سُن کر بصرہ میں ایجاب وقبول پر کسی کو گواہ نہیں گردانا تھا اور نہ ہی بواپسی ڈاک لڑکی کے والد کو پشاور میں ایجاب کی اطلاع دی تھی کہ میں نے آپ کی لڑکی کو قبول کر لیا ہے۔ اب ارشاد ہو کہ کیا شرع شریف کی رو سے یہ نکاح جو بلا شہود اور بلا اطلاع ایجاب منعقد ہوا ہے درست ہے یا کہ غیر درست اور بصورت عدم جواز لڑکی نکاح ثانی پر مخیر ہے یا کہ نہیں۔ اگر ہے تو کس صورت سے طلاق لے گی یا بلا طلاق کسی دوسری جگہ نکاح کریگی۔ (سائل صوفی رحمت اللہ از نوشہرہ ککے زئیاں۔ سیالکوٹ)

ج ع۱} یہ نکاح جائز نہیں ہے کیونکہ مجلس واحد میں ایجاب قبول مع شاہدوں کے اس میں نہیں پایا جاتا۔ قرآن مجید میں حکم ہے۔ اَشْھِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْکُمْ۔ لہٰذا یہ عقد نکاح کچھ بھی نہیں ہے، بلکہ شریعت سے استہزاء ہے۔ اللہ اعلم!

س ع۲} زید کی شادی ہندہ سے ہوئی۔ تھوڑے عرصے بعد زید پاگل ہو گیا۔ کتنے دنوں تک تو بالکل غائب رہا۔ مگر اب دو چار مہینے ایک دوسری جگہ میں ہے۔ مکان پر نہیں ہے۔ مگر حالت بدستور بلکہ پہلے پاگل پن میں اضافہ ہی ہے۔ چار برس کا زمانہ ہوا پاگل ہوئے ہندہ ابھی نوجوان ہے زید سے کوئی اولاد نہیں ہوئی اب ہندہ کتنے عرصے تک صبر کرے۔ اب زید کا ایک خورد سگا بھائی موجود ہے۔ ابھی اس کی شادی نہیں ہوئی۔ زید کے والدین چاہتے ہیں کہ زید کے بھائی سے اسکا نکاح کر دیں اور ہندہ بھی راضی ہے اور اسکے ولی بھی اب سوال یہ ہے کہ زید کے والدین کس صورت سے نکاح کریں۔ جواب تحریر فرمائیں۔
(سائل رمضان میاں از ٹیٹا گڑھ۔ چوبیس پرگنہ)

ج ع۲} نکاح اول بذریعہ عدالت فسخ کرا دیں پھر نکاح ثانی کر سکتے ہیں۔ اگر عدالت تک رسائی مشکل ہو تو برادری کی پنچایت فسخ کر دے۔
(فتاویٰ نذیریہ ص۲۵۶ ج ۲)

س ع۳} زید زکوٰۃ نہیں دیتا۔ دریافت کرنے پر کہتا ہے کہ جو زیورات اس کے نزدیک ہیں اس کی عورت اس کو پہنا کرتی ہے۔ اسلئے استعمال میں آنے والے زیورات پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ کیا یہ سچ ہے؟ (ایک خریدار اہلحدیث از مدراس)

ج ع۳} میری ناقص تحقیق میں زیورات پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ اگر دے تو اچھا ہے۔

س ع۴} محمودہ کے تین لڑکے اور ایک لڑکی جن کی عمریں چھ سے بارہ سال تک ہیں۔ احمد کی زیر نگرانی ہیں۔ محمودہ کی کچھ جائداد اور تھوڑا زیور تھا جس کو محمودہ خود مرنے سے قبل ان بچوں کے نام تقسیم کر چکی ہے۔ جس کی آمدنی احمد ان بچوں کی نگرانی پر خرچ کرتا ہے اور زیور بچوں کو انکی شادی میں دیدیا جائیگا۔ احمد چاہتا ہے کہ اس زیور کی زکوٰۃ دی جائے کیونکہ ان بچوں کی آمدنی اتنی ہے کہ جس سے زکوٰۃ ادا ہو سکتی ہے۔ مگر زید کہتا ہے کہ احمد ان بچوں کا نگران اور ان کے مالوں کا محافظ ہے۔ علاوہ ازیں بچے چھوٹے ہیں جن پر کوئی چیز مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ فرض نہیں۔ اس لئے احمد کو ان زیوروں پر زکوٰۃ دینے کا حق نہیں۔ کیا زید کا کہنا ٹھیک ہے؟ جواب مدلل ہو۔ (سائل مذکور)

ج ع۴} جو لوگ یتیم کو غیر مکلف ہونے کی وجہ سے مامور بالزکوٰۃ نہیں سمجھتے میں ان کی دلیل کو راجح سمجھتا ہوں۔ زیور میں جن علماء کے نزدیک زکوٰۃ واجب نہیں میں ان سے متفق ہوں۔ سوال میں زیور کے متعلق دریافت کیا گیا ہے۔ اللہ اعلم!

س ع۵} ہندہ کا خاوند فوت ہو چکا ہے۔ اور اس نے دوسری جگہ شادی بکر سے کر لی۔ ہندہ کے پہلے خاوند کی دو لڑکیاں ہیں جو ہندہ کے پاس ہیں ہندہ ان کی شادی کرنا چاہتی ہے۔ ان لڑکیوں کی عمر اس وقت آٹھ دس سال کی ہے۔ کیا دینیہ کی ولائت کے حقدار اس پہلے خاوند کے پہلے بھائی وغیرہ (چچا تایا) ہیں یا بکر اب جس کے پاس وہ لڑکیاں ہیں۔ (محمد یوسف از بھوانی پور۔ کپور تھلہ)

ج ع۵} از روئے شریعت ہندہ کی لڑکیوں کے ولی پہلے خاوند کے بھائی یعنی لڑکیوں کے چچا تایا ہیں۔ ان کی اجازت سے نکاح ہونا چاہیئے۔

س ع۶} اگر قرآن کے بوسیدہ اوراق مدت سے ریزہ ریزہ ہو کر ادھر ادھر پراگندہ ہو کر باعث بے ادبی ہوں تو ان کی نسبت کیا عمل کیا جائے۔ اگر دبایا جاوے تو وہ بھی ہمیشہ کی بے ادبی ہے۔ اور اگر چاہ میں ڈالا جاوے تو وہ بھی جاوید بے ادبی ہے۔ اگر جلا دیا جاوے تو پھر بے ادبی ختم ہو سکتی ہے۔ اس واسطے کیا کیا جائے؟
(قاضی نور احمد پٹواری۔ ضلع سیالکوٹ)

ج ع۶} حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بوسیدہ اوراق جلا دیئے تھے۔ (بخاری)

س ع۷} دو شخصوں میں آپس میں بحث ہے ایک کہتا ہے کہ درود شریف باوضو پڑھو چاہے مصلے پر پڑھو چاہے چارپائی پر چاہے کرسی پر بیٹھ کر پڑھو۔ دوسرا کہتا ہے کہ صرف مصلے پر ہی پڑھنا چاہیے اگر چارپائی پر پڑھا تو درود شریف کہا جس پر بیٹھے (چارپائی) کے ساتھ ہی پڑھنے والے کو نکال دونگا۔ شریعت کا کیا حکم ہے؟
(خریدار اہلحدیث نمبر ۱۴۴۳۔ از جالندھر)

ج ع۷} درود شریف پڑھنے کے لئے وضو شرط نہیں۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما امرت بالوضوء للصلوٰۃ۔ فرمایا میں نماز کے لئے وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہوں۔ واللہ اعلم!

ahmadimuslim.de

متفرقات

رمضان شریف میں ناظرین کا فرض

مسلمان عموماً ماہ رمضان میں خیرات کیا کرتے ہیں اس لئے ہم ضروری مصارف ان کے سامنے رکھ دیتے ہیں

(۱) اہل حدیث کانفرنس دہلی سب سے اول ضروری مصرف ہے۔

(۲) پنجاب میں جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث۔ جس کے دفتر سیالکوٹ، امرتسر میں ہیں۔

(۳) دفتر اہلحدیث کا اشاعت فنڈ بھی مستحق ہے۔

(۴) دفتر اہلحدیث کا غریب فنڈ بھی حقدار ہے۔

یہ سارے فنڈز صرف اعیان اہل حدیث کی توجہ پر موقوف ہیں۔ امید ہے احباب خیر ان کی اعانت فرما کر ثواب حاصل کریں گے۔

سفر بریلی وغیرہ | حضرت مولانا ابوالوفاء مدظلہ العالی ۱۵۔ اکتوبر کو بریلی، بنارس اور مئو وغیرہ مقامات میں شریک مجالس ہوئے۔ جہاں گئے وہاں کے احباب بڑے تپاک سے سر کے زخم کا جو (حملہ قاتلانہ کے وقت لگا تھا) دیکھنے کا شوق ظاہر کرتے تھے۔ مولانا ان کے شوق کی خاطر زخم تو دکھاتے مگر ساتھ ہی ہر موقع پر یہ شعر موزوں پڑھتے ؎

لگے نہ نظر کہیں اس کے دست و بازو کو
یہ لوگ کیوں میرے زخم سر کو دیکھتے ہیں

(منظور محمد دفتر)

سال نو کا آغاز | الحمد للہ کہ اس پرچہ سے "اہلحدیث" کی پینتیسویں جلد شروع ہو رہی ہے۔ ناظرین دعا فرمائیں کہ حسب دستور سابق یہ جلد بھی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو۔

نامہ نگار صاحبان مطلع رہیں | مضمون نویس حضرات یاد رکھیں کہ کوئی مضمون بے حوالہ نہ لکھا کریں دفتر کو تلاش حوالہ میں تکلیف ہوتی ہے۔ اور بعض دفعہ بے حوالہ عبارت شائع ہو جاتی ہے جس سے مضمون کی اہمیت کم ہو جاتی ہے اور ناظرین اخبار کو بھی پریشانی ہوتی ہے۔ چنانچہ ۲۴۔ شعبان ۱۳۵۷ھ میں مولوی نور محمد صاحب مہانوی نے "قبرستان اور عبرت" میں ایک عبارت بے حوالہ لکھ دی ہے کہ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازہ کو دیکھ کر دعا مندرجہ ذیل پڑھے اس کو بیس ۲۰ نیکیاں ملیں گی۔ (دعا)

اللہ اکبر صدق اللہ ورسولہ ھذا ما وعدنا اللہ ورسولہ الخ

اس کا حوالہ دریافت کرنے کے لئے دہلی سے ایک کارڈ آیا ہے اور بڑی خفگی کے لہجہ میں حوالہ طلب کیا گیا ہے مولوی نور محمد صاحب اس کا حوالہ دیں اور آئندہ مولوی صاحب و دیگر حضرات مضمون لکھتے وقت اس امر کا خاص خیال رکھا کریں۔

حساب دوستاں | ماہ نومبر میں مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار ختم ہو جائے گی۔ لہٰذا جو اصحاب اخبار کی خریداری بدستور جاری رکھنا چاہیں وہ مہربانی فرما کر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بہت جلد اطلاع بھیجدیں۔ ورنہ ۲۔ دسمبر ۱۹۳۸ء کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا

۵۶ - ۷۷ - ۱۲۴ - ۹۱۵ - ۲۱۰۰ - ۲۱۰۱ -
۲۱۱۹ - ۲۱۶۸ - ۲۷۸۲ - ۴۸۵۲ - ۵۲۵۵ -
۵۶۸۸ - ۵۷۰۵ - ۷۴۲۰ - ۷۷۵۸ - ۸۶۷۵
۸۷۲۰ - ۸۷۴۰ - ۹۲۸۶ - ۹۵۱۱ - ۱۰۱۵۴ -
۱۰۳۵۱ - ۱۰۳۸۷ - ۱۰۴۶۸ - ۱۰۵۸۳ -
۱۰۷۱۱ - ۱۰۷۳۳ - ۱۰۸۰۴ - ۱۰۸۹۶ - ۱۱۰۳۰ -
۱۱۰۳۴ - ۱۱۰۴۸ - ۱۱۰۶۷ - ۱۱۰۹۳ - ۱۱۰۹۹ -
۱۱۱۶۷ - ۱۱۳۹۶۰ - ۱۱۵۲۰ - ۱۱۵۴۰ -
۱۱۶۶۷ - ۱۱۶۶۸ - ۱۱۶۷۴ - ۱۱۷۹۰ - ۱۱۸۷۷
۱۱۹۲۹ - ۱۱۹۷۰ - ۱۲۰۹۷ - ۱۲۱۰۰ - ۱۲۱۰۱ -
۱۲۱۰۷ - ۱۲۱۰۸ - ۱۲۱۱۰ - ۱۲۱۱۱ - ۱۲۱۱۷ -
۱۲۱۱۸ - ۱۲۱۱۹ - ۱۲۱۲۰ - ۱۲۱۲۴ - ۱۲۱۳۰ -
۱۲۲۵۷ - ۱۲۲۶۹ - ۱۲۲۷۰ - ۱۲۲۷۱ - ۱۲۲۷۲ -
۱۲۲۷۳ - ۱۲۲۷۴ - ۱۲۲۷۶ - ۱۲۲۸۱ - ۱۲۲۸۲ -
۱۲۲۸۴ - ۱۲۲۸۶ - ۱۲۲۸۷ - ۱۲۲۹۳ -
۱۲۳۰۹ - ۱۲۳۳۱ - ۱۲۳۳۲ - ۱۲۳۷۲ -

مہلت یافتگان | مندرجہ ذیل خریداروں کی مہلت ماہ نومبر میں ختم ہے۔ اگر ۳۰۔ نومبر تک قیمت بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوگی تو آئندہ اخبار بند کر دیا جائیگا

۱۵۵۲ - ۲۳۴۵ - ۳۹۰۴ - ۸۰۷۵ -
۸۳۷۲ - ۸۴۶۹ - ۹۵۵۷ - ۹۶۱۱ - ۹۹۹۱ -
۱۰۰۴۶ - ۱۰۷۴۶ - ۱۰۷۸۴ - ۱۱۲۳۳ - ۱۱۲۳۴
۱۱۲۵۶ - ۱۱۴۸۲ - ۱۱۶۳۸ - ۱۱۶۷۳ - ۱۱۶۸۲
۱۱۷۱۵ - ۱۱۷۵۲ - ۱۱۸۶۶ - ۱۱۸۷۳ - ۱۱۸۹۰
۱۱۹۴۴ - ۱۲۰۸۹ - ۱۲۲۵۸ - ۱۲۲۶۲ - ۲۳۴۷

غریب فنڈ | ۵۹ - ۴۴۹۹ - ۷۹۸۸ - ۱۱۱۴۷ -
۱۲۲۶۵ - ۱۲۲۷۸ - ۱۲۳۷۴ - ۱۲۳۸۰ -

ضرورت رشتہ | میرے ایک اہل حدیث دوست کی یتیم لڑکی قابل نکاح ہے۔ لڑکی خواندہ اور امور خانہ داری سے واقف ہے۔ ضرورت مند پتہ ذیل سے خط و کتابت کریں:۔

(مولوی) حاجی یونس خان۔ رئیس دتاؤلی
محلہ سرائے قطب۔ شہر علی گڈھ

درخواست معاونت | میرے بہنوئی حاجی عبدالاحد خان صاحب الہ آبادی ایک عرصہ سے علیل ہیں نیز بہت مقروض ہو گئے ہیں۔ ناظرین ان کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ اور اصحاب کرم اس مبارک ماہ میں مال زکوٰۃ سے ان کی امداد فرما کر توشۂ آخرت بنالیں پتہ یہ ہے:۔ حاجی عبدالاحد خان۔ احاطہ محمدی۔ محلہ کیڈ گنج۔ شہر الہ آباد"

(الملتمس۔ محمد ابوالقاسم بنارسی)

سفراء کرام توجہ فرمائیں | قصبہ مئو ناتھ بھنجن ضلع الہ آباد کی جماعت اہل حدیث بہت غریب ہے۔ نیز یہاں پر ایک مدرسہ قائم ہے۔ جس کا کل بار یہاں کی غریب انجمن اٹھاتی ہے۔ اس لئے سفراء کرام سے عرض ہے کہ یہاں کی جماعت کسی دوسری جگہ کی اعانت کرنے سے معذور ہے اور نہ کسی صاحب حاجت کی کچھ امداد کر سکتی ہے۔ (نسیم آثمی)

نتیجہ امتحان و جلسہ | مدرسہ دارالعلوم عربیہ شکراوہ کا ساتواں سالانہ جلسہ و امتحان مورخہ ۲۰-۲۱ شعبان کو ...

... ۔ امتحان مولانا شرف الدین صاحب دہلوی و مولانا محمد ... صاحب ...

ملکی مطلع

انگلستان کی ساکھ کو نقصان پہنچنے کا خطرہ

جب سے مسٹر چیمبر لین (وزیر اعظم برطانیہ) نے چیکوسلواکیہ کی قربانی دے کر جنگ کے دیوتا کو ٹال دیا ہے۔ ساری دنیا میں عموماً اور انگلستان میں خصوصاً چہ مے گوئیاں ہو رہی ہیں۔ معمولی لوگوں میں نہیں بلکہ بڑے بڑے اکابر میں۔ گذشتہ جنگ عظیم کے دنوں میں جو صاحب وزیر اعظم کے عہدے پر تھے آج انگلستان میں ان کی شخصیت سے بڑھ کر اور کون ہوگا؟ انہوں نے بھی مسٹر چیمبر لین کی اس روش پر سخت نکتہ چینی کی ہے۔ چنانچہ اس بارے میں ان کے الفاظ یہ ہیں:-

"لنڈن ۲۹۔ اکتوبر۔ مسٹر لائیڈ جارج سابق وزیر اعظم برطانیہ نے آج طویل مدت کے بعد مہر سکوت توڑی سٹی ٹیمپل ہال میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ معاہدہ میونک کے ذریعہ جنگ کو روکنے میں ہماری کامیابی باعث فخر نہیں ہو سکتی۔ بلکہ انتہائی شرم و ندامت کا باعث ہے۔ ہم نے ضمیر اور عزت کو فروخت کر کے امن خریدا ہے۔ ہم نے وسطی یورپ کی ایک چھوٹی سی آزاد جمہوریت کو یونین جیک اور ترنگے جھنڈوں میں لپیٹ کر ایک بے رحم ڈکٹیٹر کے سپرد کر دیا ہے۔ جس کے ہاتھ میں نہ جرمنوں کی آزادی محفوظ ہے اور نہ چیکوں کی۔ ابے سینیا۔ چین اور چیکوسلواکیہ کے واقعات پر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر لائیڈ جارج نے کہا کہ یہ تمام واقعات دراصل ایک ہی سیڑھی کے تین ڈنڈے ہیں۔ ہم بتدریج ذلت کی طرف تین درجے اُتر سے ہیں۔ کیا ہم ذلت کی اس راہ پر اسی طرح چلتے جائیں گے۔ تقریر کے خاتمہ پر مسٹر لائیڈ جارج نے کہا کہ ہم جنگ سے بچنے کی خواہ کتنی کوشش کریں۔ جنگ نہیں رُکیگی۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ جب جنگ ناگزیر ہو جائے تو ہمارا کوئی ساتھی نہ رہے۔ برطانیہ کی خارجہ حکمت عملی نے دنیا بھر کے ممالک کو ہم سے بدظن کر دیا ہے۔"

(پرتاپ لاہور۔ ۲۹۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث اس قسم کے واقعات میں ذمہ داروں اور غیر ذمہ داروں کا اختلاف ہؤا ہی کرتا ہے۔ تاریخ اسلام میں بھی اس قسم کے واقعات ملتے ہیں کہ ذمہ دار حضرات نے اندرونی حالت دیکھ کر کوئی کام کیا جو ظاہر بینوں کی نظروں میں کھٹکا تو فوراً انہوں نے اعتراضوں کی بوچھاڑ کر دی۔

حقیقت کے لحاظ سے مسٹر چیمبر لین کے اس فعل کی ہم تحسین کرتے ہیں اور نتیجہ کے لحاظ سے مسٹر لائیڈ جارج کی رائے کو بھی غلط نہیں کہہ سکتے۔

ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ مسٹر چیمبر لین کی جگہ اگر مسٹر لائیڈ جارج بھی ہوتے تو وہ بھی وہی کرتے جو اول الذکر نے کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کے واقعات کے متعلق شیخ سعدی کا یہ شعر بہت موزوں ہے ؎

قاضی ار با ما نشیند برفشاند دست را
محتسب گر مے خورد معذور دارد مست را

ہاں اس میں شک نہیں کہ حالات زمانہ کو ملحوظ رکھ کر مسٹر لائیڈ جارج کی یہ رائے کہ جنگ ضرور ہو کر رہیگی صحیح معلوم ہوتی ہے۔

اس جنگ کا نتیجہ کیا ہوگا۔ کئی قومیں اعلےٰ درجے سے اسفل درجے میں آئیں گی اور کئی اسفل سے اعلیٰ میں اور خداوندی ارشاد

تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ

بالکل صحیح ثابت ہوگا۔

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

فلسطین میں اصلاحی انقلاب ہونیوالا ہے

انشاء اللہ!

فلسطین میں عربوں، انگریزوں اور یہودیوں میں جو چپقلش جاری ہے۔ ہم اسکو عرصہ سے بڑے غور سے دیکھ اور سن رہے ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ چپقلش آئرلینڈ کی چپقلش کے مشابہ ہے۔ جس طرح وہاں آئے دن فسادات ہوتے رہتے تھے (جن کا نتیجہ آئرلینڈ کی آزادی کی صورت میں نکلا) اسی طرح فلسطین سے بھی روزانہ فسادات اور ان کو دبانے کے لئے حکومت کی طرف سے سخت گیری کی خبریں آ رہی ہیں۔

واقعات اور دلائل سے ثابت ہے کہ ایسے معاملات میں عیسائی مسلمانوں سے متفق ہو سکتے ہیں یہودیوں سے نہیں ہو سکتے۔ اس ہنگامہ کے متعلق ہمارا شروع سے خیال تھا کہ آخر کار حکومت کو اس معاملہ میں جھکنا پڑیگا۔ آج ہم اخبار "پرتاپ" سے ایک نوٹ نقل کرتے ہیں۔ جس سے ہمارے خیال کی صحت معلوم ہوگی:-

"لنڈن ۲۹۔ اکتوبر۔ معلوم ہؤا ہے کہ برطانوی کیبنٹ عنقریب تقسیم فلسطین کی پالیسی کو ترک کر دینے کا اعلان کر دے گی۔ فلسطین کے متعلق جو نئی سکیم تیار کی گئی ہے اس کے مطابق ملک کے آئین میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں کی جائیں گی۔

(۱) فلسطین میں لیجسلیٹو کونسل کی قائمی۔ اس کونسل میں عربوں، یہودیوں اور عیسائیوں کو بالترتیب ۸۔۴ اور ایک کے حساب سے نمائندگی حاصل ہوگی۔ (۲) عربوں اور یہودیوں کی اکثریت والے علاقوں میں خود مختاری دیدی جائیگی۔ (۳) یہودیوں کی برآمدیں کمی۔ (۴) عربوں سے وعدہ کیا جائیگا کہ چند سال کے بعد نئی اصلاحات نافذ کی جائیں گی۔

گورنمنٹ کے اس فیصلہ سے یہودی حلقوں میں بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ چنانچہ یہودیوں نے فیصلہ کے خلاف پروپیگنڈا کرنا شروع کر دیا ہے کیونکہ انہیں خطرہ ہے کہ گورنمنٹ بلحاظ سے

عرب کا چاند۔ رسول اکرم کی سوانح حیات ایک غیر مسلم کے قلم سے۔ قیمت ۱۲؎۔ پتہ:- منیجر اہلحدیث

اعلان پر مسلسل آمادگی پالیسی کو ترک کردیں۔ مانچسٹر میں تقریر کرتے ہوئے لیڈی ریڈنگ نے کہا کہ برطانیہ کا طرز عمل سخت احتقانہ ہوگا اگر اس نے فلسطین میں مسولینی کو اقتدار حاصل کرنے کا موقعہ دیا۔ کیونکہ فلسطین پر برطانیہ کے مشرقی اقتدار کا انحصار ہے۔ کرنل ویجوڈ نے اس جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے برطانوی حکومت کی خارجہ پالیسی کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ معاہدہ میونک کے بعد برطانیہ کی حکمت عملی یہ ہوگئی ہے کہ یہودیوں کو ہر ہٹلر اور مسولینی کے رحم پر چھوڑ دیا جائے۔ سیاسی حلقوں میں کمانڈر لاکر لیمپسن کے اس بیان نے اضطراب کی لہر دوڑا دی ہے کہ مسٹر چیمبرلین کو ایک مسودہ دستیاب ہوا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر ہٹلر اور مسولینی نہر سویز پر قبضہ کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ چنانچہ نوجوان عربوں میں اس مطلب کے پمفلٹ تقسیم کئے گئے ہیں کہ جنگ کی صورت میں ہر ہٹلر اور مسولینی نہر سویز پر مشترکہ قبضہ کرینگے۔ کرنل لیمپسن نے اس خدشہ کا اظہار کیا کہ ایک طاقت نہر سویز پر قبضہ کرنے کے لئے رومانیہ سے گٹھ جوڑ کر رہی ہے۔
دیگر مقررین نے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ مسٹر چیمبرلین نہر سویز پر برطانوی قبضہ کے استحکام کی طرف توجہ نہیں دے رہے ہیں" (پرتاپ ۲۸/۱۱ ۳۱)

"خادم کعبہ"

نے اپنے افترا آت اور بہتانات کے فیصلہ کے لئے تین منصف خود مقرر کئے تھے۔ خود ہی ان کے نام شائع کئے۔ جن کو میں نے منظور کیا۔ مگر اب وہ سامنے آنے سے جی چراتا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ جن منصفوں کو اس نے خود ہی مقرر کیا تھا اور میں نے ان کی صرف منظوری دی تھی وہ ان کو مجلس میں لائے اور فیصلہ کرائے مگر وہ ایسا نہیں کرتا تو کہتا ہے کہ فریقین کے دو دو سفیر منصفوں کے پاس جاکر ان سے وعظ کریں۔ یہ فرض مجھ پر نہیں کیونکہ وہ تینوں منصف اسی کے مقرر کردہ ہیں اس لئے اس کام کو سرانجام دینا اسی کا فرض ہے۔ اس سیدھی راہ کے جواب میں حسب عادت وہ جو چاہے کہے اس کے سمجھ دار ناظرین خود فیصلہ کرلیں گے۔
میں اپنے بیان پر پختگی سے قائم ہوں کہ خادم کعبہ نے میرے برخلاف بلکہ حج کمیٹی پنجاب کے برخلاف جو کچھ لکھا ہے وہ سب **جھوٹ، افترا اور بہتان** ہے۔ جس کا نتیجہ اسے بھگتنا پڑیگا۔ انشاء اللہ!

مسجد اہل حدیث دیوریا

کو تیار ہوئے تقریباً چالیس سال کا عرصہ ہوا جماعت کو غربت کے سبب تجدید و تعمیر مسجد کی اب تک استطاعت نہ ہوئی۔ مسجد ہر طرف سے شکستہ اور دیواریں شق ہوگئی ہیں۔ عام راستہ کا گندہ پانی صحن مسجد میں پہنچ جاتا ہے خصوصاً موسم برسات میں مسجد کی بڑی بے حرمتی ہوتی ہے۔ مقامی جماعت اہل حدیث خواہشمند ہے کہ اصحاب خیر اس دینی کام میں جلد از جلد امداد فرماکر ایک مسجد مرکزی جگہ میں تیار کرا دیتے۔ جس سے جماعت میں ترقی اور اشاعت توحید و سنت کی کافی امید ہے۔ معاونین اس کار خیر کا احکم الحاکمین کے یہاں بے حساب اجر و ثواب کے مستحق ہونگے۔ انشاء اللہ! ترسیل رقم چندہ کا پتہ:
جناب مولوی احمد مختار صاحب مہتمم مدرسہ محمدیہ قصبہ دیوریا ضلع گورکھ پور
(منجانب جماعت اہل حدیث دیوریا) عبد الشاکر عفی عنہ (?) کنڈھول

نتیجہ امتحان سالانہ دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ

طلبائے دار العلوم کا سالانہ امتحان ۱۶ شعبان سے شروع ہوکر ۲۲ شعبان کو ختم ہوا۔ ۱۱۵ طلبہ میں شریک امتحان ۹۸ ہوسکے۔ جن میں ۷۶ لڑکے کامیاب ہوئے اس سال مولوی محمد یونس صاحب اعظم گڈھی، مولوی عبد الرحیم صاحب گیاوی فارغ التحصیل ہوئے۔ ان میں اول الذکر درجہ اول میں کامیاب ہوئے۔ دونوں کی دستار بندی مدرسہ کے سالانہ جلسہ مذاکرہ علمیہ کے موقع پر ہوگی۔
سفراء کی روانگی: مدرسہ کے تین سفیر (حافظ عبد السمیع صاحب۔ مولوی عبد الغفور صاحب۔ حافظ قیام الدین صاحب) فراہمی چندہ کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ ان میں سے اول الذکر دانا پور، پٹنہ، آرہ، ڈومراؤں، قنوج وغیرہ کا دورہ کرینگے اور ثانی الذکر کلکتہ اور اس کے مضافات میں گئے ہیں۔ آخر الذکر سفیر مئو، بنارس کانپور وغیرہ ہوتے ہوئے دہلی پہنچیں گے۔ امید قوی ہے کہ ان مضافات کے اہل خیر حضرات مدرسہ کی اعانت میں فراخدلی سے حصہ لیں گے۔
(راقم۔ (ڈاکٹر) سید محمد فرید عفی عنہ۔ مہتمم)

امام زماں

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی طرف سے تبلیغ کا تیسرا نمبر چھپ چکا ہے جو عنقریب سرورق چھپنے کے بعد شائع ہوگا۔ ناظرین مطلع رہیں اس سلسلے کی مستقل خریداری منظور ہو تو سالانہ چندہ صرف ایک روپیہ ہے اس کے متعلق مندرجہ ذیل پتوں پر خط و کتابت کریں۔
(۱) مولانا محمد ابراہیم صاحب شہر سیالکوٹ محلہ میانہ پورہ دفتر جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب۔
(۲) عبد اللہ ثانی ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب ڈھاب کھٹیکاں امرتسر

سلسلہ برکات محمدیہ یہ سلسلہ نمبوار ہر ماہ سیالکوٹ سے شائع ہوتا ہے۔ اس کے متعلق خط و کتابت مولانا محمد ابراہیم سے سیالکوٹ میں کریں۔ اس کا چندہ سالانہ عہ ہے۔ یہ بھی مفید سلسلہ ہے۔

صوبہ بہار اہل حدیث کانفرنس کا اجلاس قائدین علماء کرام کے مشورہ کے مطابق رمضان شریف کے بعد ہوگا۔ انشاء اللہ!
(مرسلہ علی حسین سکرٹری انجمن اہل حدیث آرہ)

جریدہ ترجمان اہل حدیث آرہ سے زیادہ مدت مولانا عبد الوہاب صاحب آروی عنقریب شائع ہونے والا ہے جو سردست ماہوار ہوگا اور بہت جلد اسکو ہفتہ وار کردیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔ سالانہ چندہ دو روپیہ ہے

ahmadimuslim.de

مغل لائن سے سفرِ حج کیجئے

ہندوستانی حاجیوں کی تمام تکلیفوں کو دُور کرنے والی پہلی دیسی کمپنی

تیز رفتاری، آرام دہی، خوش سلوکی اور عمدہ خوراک اس

دیسی کمپنی اور اُس کے جہازوں کا طرۂ امتیاز ہے

امسال کے موسم حج کے لئے ہمارے جہازوں کا عارضی پروگرام حسب ذیل ہے

جہاز کا نام	بمبئی سے: اسلامی تاریخ	بمبئی سے: انگریزی تاریخ	کراچی سے: اسلامی تاریخ	کراچی سے: انگریزی تاریخ	کلکتہ سے: اسلامی تاریخ	کلکتہ سے: انگریزی تاریخ		
المدینہ	۱۴۔ رمضان المبارک	۸۔ نومبر ۱۹۳۸ء	۱۶۔ رمضان المبارک	۱۰۔ نومبر ۱۹۳۸ء	—	—		[illegible]
المدینہ	۱۰۔ شوال المکرم	۳۔ دسمبر ۱۹۳۸ء	۱۲۔ شوال المکرم	۵۔ دسمبر ۱۹۳۸ء	—	—		
الهند	—	—	—	—	۱۷۔ شوال المکرم	۱۰۔ دسمبر ۱۹۳۸ء	براہِ راست	
المدینہ	۳۰۔ شوال المکرم	۲۳۔ دسمبر ۱۹۳۸ء	—	—			براہِ راست	
الهند	—	—	۱۵۔ ذی قعدہ	۷۔ جنوری ۱۹۳۹ء			براہِ راست	
المدینہ	۱۴۔ ذی قعدہ	۶۔ جنوری ۱۹۳۹ء	۲۶۔ ذی قعدہ	۱۸۔ جنوری ۱۹۳۹ء				

مزید معلومات مندرجہ ذیل کسی پتہ سے دریافت فرمائیں۔

دی سندھیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی لمیٹڈ بلارڈ اسٹیٹ۔ بمبئی

نیپیئر روڈ۔ کراچی

۱۰۰۔ کلائیو اسٹریٹ۔ کلکتہ

مغل لائن

رعائتی اعلان بتقریب ماہ رمضان

تحقیق الکلام

مصنفہ مولانا محمد عبدالرحمٰن صاحب محدث مبارکپوری مرحوم (شارح ترمذی) بزبان اُردو۔ حصہ اول میں وجوب قراءۃ خلف الامام کے دلائل حقہ و براہین قاطعہ بہت بسط اور تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔ اور حصہ دوم میں مانعین کے دلائل عقلیہ و نقلیہ کے مدلل و مفصل جوابات دیئے گئے ہیں۔ خاصکر علماء دیوبند کی دلیل جدید کے چھ جواب و اذا قرئ القرآن کے گیارہ جواب۔ و اذا قرء فانصتوا کے چار جواب۔ مالی انازع القرآن کے پانچ جواب۔ من کان لہ امام کے دس جواب تحریر کئے گئے ہیں۔ از یکم رمضان تا ۱۵ شوال ۱۳۵۷ھ حصہ اول عہ کے بجائے ۱۲ر پر اور حصہ دوم عہ کے بجائے عہ پر روانہ کی جائیگی۔ محصول علاوہ۔

ملنے کا پتہ } حکیم ابوالفضل عبدالسمیع ناظم دواخانہ مفید عام۔ ڈاکخانہ مبارک پورہ معوفی پورہ۔ ضلع اعظم گڈھ (١٧)

رسالہ اہل الذکر بصورت ہفتہ وار

کی صرف دو سو خریدار فراہم ہونے پر اشاعت شروع ہوجائے گی۔ سالانہ قیمت چار روپیہ۔ مگر پہلے دو سو اصحاب جن کی درخواستیں قبل از اشاعت موصول ہوں صرف تین روپئے۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں یا وی پی کرنے کی اجازت دیں۔ مگر اس طرح عہ زائد خرچ ہونگے۔

پتہ:۔ مولوی محمد یوسف۔ دفتر اہل الذکر فیض آباد یوپی

حقیقت مرزائیت

مصنفہ مولوی عبدالکریم صاحب سابق مرزائی مبلغ۔ اس کتاب میں مصنف نے مرزائی تحریک کے اندرونی پہلو پر روشنی ڈال کر مرزائیت کی حقیقت ظاہر کی ہے قیمت ۶ر ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

شائقین و تجار کو خوشخبری

رمضان المبارک کے تحفے

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ مشہور ہندی عطریات۔ عطر مجموعہ عطر شمامۃ العنبر۔ عطر سوسن۔ عطر مشک حنا شاہجہانی گلاب روح خس عطر مجموعہ۔ عطر سہاگ۔ فی تولہ عہ۔ عہ۔ سے۔ للعہ۔ عہ۔ روغن گیسو دراز فی شیشی عہ۔

نوٹ:۔ جملہ ہر قسم کے عطریات و دیگر اشیاء بیوپارانہ نرخ سے منگائیے۔ فہرست مفت طلب کیجئے۔

پتہ:۔ اشرف علی محمد علی تاجر عطر حافظگری۔ قنوج۔ یوپی

سرمہ اکسیر العین

جالا، غبار، دھندلکا، نزولِ آب، ضعف بصارت، ککرے۔ دھند۔ جالا۔ غبار۔ دھندلکا۔ گندش پشمی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کرکے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے سینکڑوں لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پاچکے ہیں

مومیائی ۱ ۵

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی ہے [illegible]
ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے .... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جا سکتی۔ قیمت فی چھٹانک ۸/۔ آدھ پاؤ ۱۴/۔ پاؤ بھر ۱/۱۲ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ باہر والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔ (۱۸)

تازہ ترین شہادات

جناب سید عبد العلیم صاحب پشتر دمرہ۔ مجھ کو آپ کی مومیائی سے نہایت فائدہ ہوا ہے خدا آپکو اس کا اجر دیگا بہت اطمینان کی دوا ہے۔ آپ سے جو چار چھٹانک اور منگوائی تھی وہ میرے ملاقاتیوں نے لے لی۔ اب چار چھٹانک اور ارسال فرمائیں۔ (۱۰ ستمبر ۳۸ء)

جناب مرزا محمد ایوب بیگ صاحب مجبورا۔ اس سے پہلے دو مرتبہ آپ کے یہاں سے مومیائی منگا چکا ہوں۔ جو بفضلہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ براہ کرم آدھ پاؤ اور بھیجے تام بذریعہ وی پی پارسل روانہ فرما کر ممنون فرمائیں۔ (۲۲ ستمبر ۳۸ء)

مومیائی منگانے کا پتہ۔ حکیم محمد سردار خان
[illegible] میڈیسن ایجنسی امرتسر

خمیرہ بادام طیوری (رجسٹرڈ)

کمزور جسم اور ناتواں بدن میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ رگ و ریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے مسرت و شادمانی سے چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ امساک کے لئے موثر۔ طاقت مردی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ و زکام۔ سر کے چکر۔ دھڑکن۔ چلتے دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ خوفزدہ رہنا۔ معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا۔ کمر درد، نسیان و جریان کافور ہوتے ہیں۔

قیمت پاؤ پختہ تین روپے۔ آدھ سیر پانچ روپیہ آٹھ آنے۔ ایک سیر دس روپے۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔

لاہور ملنے کا پتہ:۔ منیجر دواخانہ پنجاب طبی بورڈ۔ بل روڈ۔ کوٹھی ۴۲

اس کے علاوہ تمام آرڈر ذیل کے پتہ پر آنے چاہئیں

منیجر دواخانہ مقصود عالم امرت سر (پنجاب)

بعدالت شیخ محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے۔ پی۔ سی۔ ایس۔ جج بہادر منتظم جائداد دیوالیاں گوجرانوالہ
نمبر مقدمہ ۲۸۔ سال ۱۹۳۷ء

رحمان ولد بوٹا قوم جٹ ساکن مونا مضافہ صلابت تحصیل حافظ آباد۔ دیوالیہ

بنام (۱) فرم سرداری لال درباری لال واقعہ ٹاہلی گورایہ تحصیل حافظ آباد۔ (۲) موتی رام ولد جواہر قوم کھتری ساکن مونا مضافہ صلابت تحصیل حافظ آباد
(۳) ولی محمد ولد اللہ بخش قوم علما ساکن ایضاً۔
(۴) حاجی ولد کریم قوم مسلی۔ ساکن ایضاً۔
(۵) محمد یار ولد حاکم قوم جٹ ساکن چک ۴۵ مورود ضلع ملتان

مقدمہ بالا میں رحمان سائل مذکورہ بالا جو بحکم مورخہ $\frac{8}{34}$ ۱۰ دیوالیہ قرار دیا گیا تھا۔ اب بحکم مورخہ $\frac{x}{38}$ ۱۲ تعلی طور پر ڈسچارج کیا گیا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا ہر خاص و عام اور خصوصاً جملہ قرضخواہان مذکورہ کو مطلع کیا جاتا ہے۔

بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ $\frac{\;}{38}$ ۲۴ جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

خوشخبری رمضان شریف

یہ کارخانہ ہر سال رمضان شریف میں رعایت کیا کرتا ہے بدستور سابق خریداران فائدہ اٹھائیں۔

احمر قانی مصدقہ حضرات اکابر علماء و حکماء و روسا وغیرہم۔ جن کے اسماء مع تصدیقات بارہا اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں۔ تازہ ترین شہادات۔ از جناب مولانا حافظ محمد حسین صاحب میرٹھی حال خطیب جامع مسجد اہل حدیث کولوٹولہ کلکتہ۔

"میرا پاؤں کے درد میں عرصے سے مبتلا تھا۔ آپنے آزمائش کے لئے جو روغن احمر قانی مرحمت کیا تھا اسکے استعمال سے درد موقوف ہو کر فائدہ نظر آیا۔ لہذا قیمتاً عنایت کریں۔"

یہ تیل باوجود خوشبودار ہونے کے اکثر امراض درد اعضاء ہر قسم۔ ورم۔ چوٹ۔ لقوہ۔ فالج۔ کنٹھیا۔ کھانسی دمہ۔ بخار۔ نمونیا۔ جھوکا ڈبہ الطفال۔ آنت اترنا۔ درد ورم خصیہ۔ جلد کے کٹے ہوئے زخموں وغیرہ میں اکسیر مجرب ہے۔ قیمت فی سیر پانچ روپے (صہ) رعایتی فی سیر تین روپے (سے) منگوانے کا پتہ منیجر روغن احمر قانی پوسٹ تیلی پاڑہ ضلع ہوگلی

سفرنامہ حجاز از [illegible] بہت ضروری ہے۔ جلد منگا لیں۔ [illegible]

ایک بہترین نئی ایجاد۔ دو اکسیروں کا بےنظیر مجموعہ

پیناسیا نمبر ۱ اور ۲

یعنی صرف دو ہی اکسیروں سے جملہ امراض کا مکمل علاج

خدا شاہد ہے کہ ان اکسیروں کے ذریعے آج تک مختلف امراض کے لاکھوں مریض شفا پا چکے ہیں۔ جس ڈاکٹر یا حکیم کے پاس یہ اکسیریں ہوں ان کو پھر اور کسی نسخوں کا تردد نہیں کرنا پڑیگا۔ جس عیال دار کے پاس یہ اکسیریں ہوں ان کو حتی الامکان کسی حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت نہ ہوگی۔ یہ اکسیریں امریکن ہومیوپیتھک ادویات سے ترکیب دے کر سفوف اور گولیوں کی شکل میں ان اشخاص کے لئے طیار کی گئی ہیں جو اکثر سفر یا ایسے مقامات میں رہتے ہیں جہاں حکیم و ڈاکٹر وقت پر نہ مل سکیں۔ یا ان غرباء نوازوں کے لئے جو خلق خدا کو فی سبیل اللہ ادویات تقسیم کرتے ہیں۔ غرضکہ ہر ایک کے لئے گویا بغل میں حکیم حاذق ہے۔ جس سے وقت پر پورے حکیم کا کام لے سکتے ہیں۔ بڑے بڑے نامی گرامی حکیموں اور ڈاکٹروں نے بھی اسے زبدۃ الحکمت مان لیا ہے کیونکہ اکثر طبابت پیشہ اصحاب اب انہی اکسیروں سے مریضوں کا علاج کرکے پانچ کے پچاسوں کما رہے ہیں خواہ کوئی بھی مرض ہو ان ہر دو اکسیروں کو بغیر کسی علامات اور تشخیص کے دو دو گھنٹے پر یکے بعد دیگرے یعنی صبح سے شام تک دونوں اکسیروں میں سے تین تین خوراکیں استعمال کرائی جاتی ہیں۔

نوٹ:۔ سفوف اور گولیوں کے فوائد میں کوئی فرق نہیں ہے۔

مقدار خوراک۔ سفوف کی ایک یا دو رتیاں اور ایک یا دو گولیاں ہیں۔

قیمت:۔ فی ہر دو شیشیاں وزنی ایک ایک اونس سفوف یا گولیاں مع محصول ڈاک وغیرہ۔ مبلغ ؎

پتہ:۔ ڈاکٹر ایس۔ اے۔ ماجد۔ مقام و ڈاک خانہ منیر ضلع پٹنہ

Dr. S. A. Majid

P.O. Maner (Dt. Patna)

ہندوستانی صندلی عطریات

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ

مشہور و معروف اسپیشل عطر ہزارہ و عطر روح افزا بلا رنگ فی تولہ عہ ۔ سے۔ صہ فی تولہ عہ۔ ۶۔ صہ اور جملہ ہر قسم کے نہایت بہترین عطریات خرید فرمائیے

فہرست مفت طلب فرمائیے۔

(منگوانے کا پتہ)

فرم شیخ امانت اللہ حاجی محمد مکادم تاجران عطر۔ قنوج۔ یوپی۔

طلائے اعظم

بُری صحبتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں بھی ہوں یہ طلا عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ نہیں لاتا دوران خون میں تحریک عضو میں تندہی و فربہی لاتا ہے۔ کام کاج میں مانع نہیں۔ قیمت عہ۔ محصول ڈاک ۸ر

المشتہر۔ منیجر پرنسپل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ

مفت۔ کتبخانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت منگوائیے

ہندوستان کا مجدد اعظم

اور

الفرقان کا مجدد الف ثانی نمبر

مسلمانان ہند کے مذہبی و سیاسی اختلافات کا ناطق فیصلہ

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات قدسی صفات پر سرزمین ہند جس قدر بھی ناز کرے کم ہے۔ آپ پیغمبر نہ تھے لیکن آپ کا انداز دعوت و اصلاح پیغمبرانہ تھا۔ آپ کے دور زندگی میں ہندوستان کے مذہبی و سیاسی حالات قریب قریب بالکل ویسے ہی تھے جن میں آج اسلامیان ہند گھرے ہوئے ہیں۔ ضرورت ہے کہ حضرت مجدد صاحب رح نے جس ربانی ہدایت اور انشراح صدر سے کام لیکر اُن نامساعد حالات کا مقابلہ کیا تھا آج بھی اُس روشنی راہ کو فراہم کرکے ملت اسلامیہ کا تحفظ اور شریعت البیضا کا احیاء کیا جائے

انہیں حالات کے پیش نظر ادارہ الفرقان نے مجدد نمبر شائع کیا جانا طے کر لیا ہے جو انشاء اللہ تقریباً ڈھائی سو صفحات پر نہایت آب و تاب کے ساتھ آخر رمضان المبارک میں شائع ہو جائے گا۔

ادارہ نہایت سرگرمی کے ساتھ اس کی تیاری میں مصروف ہے اور الحمد للہ کہ ملک کے اکابر علماء و مشائخ، مشاہیر اہل قلم و ارباب تحقیق کے بلند پایہ مقالات اور محققانہ مضامین کا غیر معمولی سرمایہ فراہم ہو چکا ہے۔ اور یقین ہے کہ یہ نمبر حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے حالات و کمالات ملفوظات و مقالات غرض آپ کی پوری زندگی کا نہایت آب دار و تابناک آئینہ ہوگا۔ جو حضرت مجدد رح کی تمام سوانح حیات سے بے نیاز بنا دیگا۔ اعلیٰ ایڈیشن کی قیمت عہ۔ معمولی ایڈیشن کی قیمت عمہ۔ مستقل خریداروں کو مفت دیا جائیگا۔ نئے خریداروں کو بھی مفت دیا جائیگا بشرطیکہ وہ چندہ خریداری رمضان ہی میں دفتر کو روانہ کر دیں چندہ سالانہ الفرقان اعلیٰ ایڈیشن تین روپے۔ معمولی ایڈیشن دو روپے مزید معلومات کے لئے الفرقان مجریہ ماہ رجب ملاحظہ فرمائیں جو ۲ر کا ٹکٹ پہنچنے پر دفتر سے بھیجا جاسکتا

منیجر الفرقان۔ بریلی۔ یو۔ پی

شمالی ہندوستان

میں کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اُردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

نمونۃً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں:-

تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر	[illegible]	زرقانی شرح مواہب اللدنیہ	[illegible]
زاد المعاد ابن قیم سفید	[illegible]	سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ	[illegible]
ترغیب و ترہیب سفید کاغذ	[illegible]	نسیم الریاض شرح شفا بر حاشیہ شرح شفا	
تاریخ ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ) ۹ حصے تیار ہیں		ملا علی مصری	[illegible]
قیمت فی حصہ	[illegible]	تفسیر فتح القدیر شوکانی	[illegible]

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جا سکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

منیجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اُردو بازار جامع مسجد دہلی

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت سوہڈی درگا پرشاد صاحب بی۔ایس۔سی

ایل۔ایل۔بی۔پی۔سی۔ایس

سب جج بہادر درجہ دوئم بٹالہ

نمبر مقدمہ ۳۵۳ سال ۱۹۳۸ء

نکا مل ولد گوکل چند ذات اگروال سکنہ بٹالہ منڈی بیرونی مدعی۔ **بنام** مسماۃ حسو بیوہ رمضان۔ مسماۃ رحمتے بیوہ رمضان۔ مسماۃ رحمتے۔ مسماۃ جیراں۔ مسماۃ ساوری۔ مسماۃ نجی۔ مسماۃ ظہوری۔ مسماۃ شوکراں۔ مسماۃ فاطاں بالغیں دختران رمضان۔ مسماۃ آمنہ۔ مسماۃ بی بی نابالغان دختران رمضان بولائت بشیر احمد برادر حقیقی خود ذات لوہار۔ سکنائے موضع ستکوہا تحصیل و ضلع گورداسپور۔ مدعا علیہم۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی مدعا علیہم مذکوران تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہم مذکوران جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم مذکوران تاریخ ۹ / ۱۱ / ۳۸ کو مقام بٹالہ حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۲۷ / ۱۰ / ۳۸ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت حاکم

عجیب الاثر فلیویا۔ امساک

(رجسٹری شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ہے۔ ۹۲۴)

ہذہ الاثر یک کی قسم بالکل درست ہے۔ بیکار ثابت کرنے والے کو یکصد روپیہ انعام۔ ایمان والوں کو یقین چاہئے تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہتا۔ ایک گولی کھا کر خواہ بوڑھا ہو یا جوان اس رات قضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ متقی، پرہیزگار عالم کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہے فی شیشی عہ/ پتہ۔ نظام برادرز ۲۵ فریدکوٹ شہر

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سلفی شمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:۔ مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی

حافظ محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

ہندوستانی صنعت

ملک کی ترقی چاہتے ہیں تو خوشخبری۔ ہمارے کارخانہ میں ایک عرصے سے موسم [illegible] قسم کے [illegible] موزہ۔ سوئٹر، پلوور، اونی سوتی تیار ہوتے ہیں اور علاوہ [illegible] دہلی و بیرونجات فروخت کئے جاتے ہیں۔ آپ بھی ایک مرتبہ منگوا کر آزمائش کریں مال بمقابلہ دیگر کارخانوں کے عمدہ اور نرخ میں کم ہوگا۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر انڈین مینوفیکچرنگ ہوس صدر بازار۔ دہلی

مخزن علاج

جس میں ہومیوپیتھک علاج کی تاریخ۔ اصول ایلوپیتھک اور ہومیوپیتھک کا مقابلہ۔ فارماکوپیا۔ علاج الامراض اور ضروری ہدایات مفصل طور پر درج ہیں۔ قیمت صرف چار روپیہ۔ محصول ڈاک علاوہ۔

منیجر سپلائم ہومیو فارمیسی۔ کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر

اہلحدیث امرتسر ... صاحب

بخدمت شریف جناب ...

جامعہ ...

تحقیق تراویح۔ احادیث نبویہ آٹھ رکعات تراویح کا ثبوت اور مخالفین کو جواب۔ قیمت فی نسخہ ۱ر (منیجر اہلحدیث امرتسر)

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

جلد ۳۶ — نمبر ۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

اخبار امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء — ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت

والیان ریاست و جاگیرداروں سے ... ۱۰ے

عام خریداران سے ... ۴ے

ششماہی ...

ممالک غیر سے سالانہ ... ۱۰ شلنگ

فی پرچہ ... ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۱ نومبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم۔ تہنیت نامہ اہلحدیث سال نو ... ص۱

انتخاب الاخبار ... ص۲

مسئلہ تقلید شخصی ... ص۳

کیا شاعری مانع نبوت نہیں (قادیانی مشن) ص۴

مرزا صاحب کی دو رنگی بابا نانک کے متعلق ص۶

... ص۸

تعلیم کی ضرورت ... ص۹

... ص۱۰

... کے ایک شبہ ... چند استدلالات ص۱۱

... ص۱۳

... ص۱۴

... ص۱۵

... ص۱۶

تہنیت نامہ اہلحدیث سال نو

(نتیجہ فکر جناب محمد عبد المنان صاحب قریشی۔ رام پور ضلع سہارنپور)

سال نو کا آ گیا کس شان سے اہلحدیث
مومنوں کو ہے یہ پیارا جان سے اہل حدیث

اک طرف ہیں کفر و بدعت شرک کی افواج سب
ہے مقابل میں کھڑا کس آن سے اہل حدیث

دوسرے اپنے بڑوں کے کرتے ہیں اقوال پیش
کرتا استدلال ہے قرآن سے اہل حدیث

دہریت سے ہے ملا کوئی کفر و شرک سے
قرب پیدا کرتا ہے ایمان سے اہل حدیث

دیوتاؤں سے طلب کرتا ہے کوئی پیر سے
مانگنا سمجھا ہے رحمان سے اہل حدیث

شرک و بدعت چھوڑ دو اللہ پر رکھو نظر
کہہ رہا ہے کیا ہر ترکان سے اہل حدیث

ندر کا ذن کا نہیں کا یاں نہیں ہے کوئی ذکر
رشتہ جھلاتا ہے پیران سے اہل حدیث

ہے چڑ اتا ہم سے شرک و کفر و کذب و افترا
دور کرتا ہے لعین شیطان سے اہل حدیث

دین کا سودا گر قریشی اسی کی معرفت
یہ کیا دیکھا نہیں نقصان سے اہل حدیث

[..] اخبار

— امرتسر شہر میں ۲ تا ۸ نومبر ۱۲۵ بچے پیدا ہوئے اور ۹۶ اموات واقع ہوئیں۔

— انجمن حمایت اسلام لاہور کا پنجاہ سالہ جشن جوبلی ۲۳ تا ۲۶ دسمبر اسلامیہ کالج لاہور میں منعقد ہوگا

— معاصر "پرتاپ" ۸۔ نومبر میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ موضع گکڑی پور ضلع میرٹھ میں ایک ہندو لڑکا پچھلے جنم کے حالات بتاتا ہے۔ جس کی تصدیق سرکردہ آریہ پنڈتوں نے کی ہے۔

— دہلی میں شو مندر کے جھگڑے کی وجہ سے دفعہ ۱۴۴ کی توسیع غیر معین عرصہ تک کردی گئی ہے

— کانپور میں فرقہ وارانہ کشیدگی کے متعلق حکام نے ایک سو اشخاص کو جن کے خلاف نقص امن کا اندیشہ تھا۔ گرفتار کر لیا ہے۔

— جاپانی افواج کینٹن کو فتح کرکے فرانسیسی علاقہ ہند چینی کے قریب پہنچ گئے ہیں۔

— لندن۔ لارڈ ریڈنگ نے اعلان کیا ہے کہ مشہور یہودی ایڈی کنٹر نے جرمنی اور آسٹریا سے ہجرت کرکے یہاں آنیوالے یہودیوں کے لئے جو ایک لاکھ پونڈ دیئے تھے۔ اس روپیہ سے یہودیوں کو فلسطین اور دیگر ممالک میں آباد ہونے میں امداد دیگئی

— بمبئی ۵۔ نومبر اندازہ لگایا گیا ہے کہ جب سے برطانیہ نے معیار طلائی ترک کیا ہے ۳۰۲ ارب ۲۱ لاکھ ۷۵ ہزار روپیہ کی مالیت کا سونا ہندوستان سے غیر ممالک کو بھیجا گیا ہے۔

— معلوم ہوا ہے کہ یوپی کے متعدد سرکاری و غیر سرکاری عہدیدار جھاڑو اور ٹوکرے لیکر دیہات میں گئے اور وہاں کے گلی کوچے صاف کئے۔

— وزیر اعظم برطانیہ نے مسولینی سے پھر ملاقات کرنے کے لئے تلخ پیام فروغ کر دیا ہے۔

۷۔ نومبر سے ۱۵ تک ہفتہ فلسطین منایا جائے

مولانا حفظ الرحمن صاحب ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ فلسطین دہلی نے حسب ذیل اپیل شائع کی ہے

"فلسطین کے حالات پہلے سے بہت زیادہ نازک ہو رہے ہیں اس لئے آل انڈیا مجلس تحفظ فلسطین عنقریب عملی قدم اٹھانے والی ہے پروگرام مرتب کرکے کام شروع کردیا جائیگا۔ قبل ازیں ایک مرتبہ پھر مسلمانان ہند کی توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اب فلسطین اور مسجد اقصیٰ کی حفاظت و حرمت کے لئے ہر طرح کی قربانی و [...] کو تیار ہو جائیں اور رمضان المبارک کے مقدس ماہ میں [...] تک ہفتہ فلسطین مناکر اپنی طاقت [...] متحد کرلیں۔ آل انڈیا مجلس تحفظ فلسطین کی شاخوں اور جمعیۃ علماء ہند [...]"

ضروری گذارش

جن خریدار اصحاب کی قیمت اخبار ماہ نومبر میں ختم ہے ان کے نمبر خریداری سابقہ پرچہ میں دیئے گئے ہیں۔ مہربانی فرماکر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلد از جلد ارسال کردیں۔ اگر مہلت یا انکار کی اطلاع ہو تو بھی بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیں۔ ورنہ ۱۰ دسمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

مدرسہ محمدیہ چھپرہ | گذشتہ سال جن حضرات نے مدرسہ محمدیہ چھپرہ کی اعانت معرفت مولوی خلیل سفیر مدرسہ کے کی تھی ان کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہوں۔ امسال پھر مولوی خلیل موصوف روانہ کئے جا رہے ہیں امید کرتا ہوں کہ بفضل خدا اصحاب کرم کی مہربانی سے مدرسہ امسال بھی فیضیاب ہوگا۔ اس میں شبہ نہیں کہ مدرسہ کی حالت زلزلہ کے بعد بہت خراب ہوگئی اور ادھر دو مہینوں سے تو بندی کرنا پڑا۔ لیکن اس وقت سے آج تک کسی نہ کسی طرح اس کا وجود قائم رہا۔ بہر حال پھر سامان ایسا ہوگیا ہے کہ مدرسہ باقاعدہ طریقہ پر تعلیمی شان کے ساتھ چلایا جائے۔ خدا کے فضل سے امید ہے کہ ۱۵ شوال سے مدرسہ شروع ہوجائیگا۔ [...] نے ایک مستقل [...] مکان کا بھی انتظام ہوگیا ہے۔ فقط والسلام۔ (مولوی) علی از چھپرہ۔

نمبر مقدمہ ۵۵۸ — فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمٰی خدا داد ولد وزیرا ذات راجپوت سکنہ مراں تحصیل شکرگڑھ۔ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۴ $\frac{11}{38}$ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جملہ مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

: بورڈ کی مہر :

نمبر مقدمہ ۵۸۱ — فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمٰی لال دین ولد جمیتا ذات گوجر سکنہ رنگڑہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۵ $\frac{11}{38}$ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جملہ مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ۔ ضلع گورداسپور۔

: بورڈ کی مہر :

سفرنامہ حجاز۔ از قاضی محمد سلیمان صاحب منصورپوری مرحوم۔ جو اصحاب حج کا عزم رکھتے ہیں انہیں چاہئے کہ کتاب مذکور منگوا کر اپنے ہمراہ رکھیں بہت [...] قیمت ۱۲ پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۷۔ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ

NATIONAL ... UNIVERSITY
کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ
DELHI

مسئلہ تقلید شخصی

بجواب الفقیہ امرتسر

"اہلحدیث" جب سے جاری ہوا ہے مسئلہ تقلید شخصی پر بہت سے اصحاب اس کے مخاطب رہے ہیں۔ ایک وقت گزرا ہے کہ اس مسئلہ میں مولانا مرتضیٰ حسن صاحب چاندپوری سے خطاب ہو رہا تھا جو کتاب کی صورت میں مطبوعہ مل سکتا ہے۔ پھر اس کے بعد مولوی عبدالعزیز آف گوجرانوالہ سے خطاب ہوتا رہا۔ یہ بھی مطبوعہ مل سکتا ہے۔ یہ دو تو اصحاب آپس میں ہم مشرب (دیوبندی) ہیں۔ آج ہمارا خطاب مولوی محمد شریف صاحب ساکن کوٹلی لوہاراں (ضلع سیالکوٹ) سے ہے جو پکے بریلوی اور پیر جماعت علی شاہ علی پوری کے مرید ہیں۔ ہم ان کے مضمون کی بھی وہی عزت کرتے ہیں جو دیگر علمائے مقلدین کے مضامین کی کرتے رہے ہیں۔ یعنی سارے کا سارا نقل کر کے ناظرین کے سامنے رکھ دیتے ہیں تاکہ ان کو حق و باطل میں تمیز کرنے کا ایک اچھا موقع مل جائے۔

ہمیں اس شریفی مضمون سے خاص دلچسپی ہے کیونکہ موصوف نے اس میں اصطلاحات منطقیہ سے بھی کام لیا ہے۔ اور جس مضمون میں منطقی اصطلاحات سے کام لیا گیا ہو وہ ہمارے لئے خصوصاً موجب مسرت اور باعث کشش ہوتا ہے کیونکہ علوم آلیہ میں سے علم منطق ہمارے نزدیک محبوب ترین علم ہے۔

مقام حیرت ہے کہ مسئلہ تقلید شخصی کو اہل تقلید دلیل سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ تقلید کی ماہیت ہی میں عدم علم داخل ہے اور بقول امام غزالی (قدس سرہ) تقلید علم کے کسی درجے میں نہیں۔ (المستصفیٰ للغزالی) پھر جس چیز کی ماہیت میں عدم علم داخل ہو اسکو علم سے ثابت کرنا حندان مفتقان اتی تفرق۔ خیر یہ ان کا طریق کار ہے وہ جس طرح چاہیں کریں۔

پیر جماعت علی شاہ علی پوری کو ان کے کسی مرید نے مقام گوآ علاقہ بمبئی سے چند سوال بھیجے۔ انہوں نے بغرض جواب مولوی محمد شریف صاحب کو بھجوا دیئے مولوی صاحب نے ان کے جوابات الفقیہ مورخہ ۲۱ اکتوبر میں درج کرائے۔ سوالات مع جوابات الفقیہ سے لے کر ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ ناظرین دونوں کو ساتھ ملا کر اس مضمون کو غور سے پڑھیں:-

"سوالات یہ ہیں۔"

مذاہب اربعہ و ائمہ اربعہ کا ثبوت قرآن و حدیث سے نہیں نہ اس کی ضرورت تھی نہ اب ہے۔

مذاہب اربعہ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں بھی نہ تھے۔

ایک دین کی بجائے چار بنانے کی کیا حاجت؟

دین مکمل ہو چکا پھر مذاہب اربعہ کو کیوں قائم کیا گیا؟

ہمارا دین اسلام ہے ہم مسلمان، پھر حنفی، شافعی کہلانا کیوں؟

ائمہ اربعہ نے اپنی تقلید کے لئے نہیں فرمایا۔

چار نمازیں چار مذاہب پر پڑھیں تو پانچویں نماز کس مذہب پر پڑھی جاوے؟

اس عقیدہ کے آدمی سے ملنا جلنا مجالست و مواکلت کا کیا حکم ہے؟

اسماء سائلین۔ قادر خان۔ عمر خان شیخ فقیر۔ شیخ آدم شیخ عثمان۔ شیخ یعقوب وغیرہم۔ از واسکوڈے گاما۔ علاقہ گوآ۔

الجواب و باللہ التوفیق

قرآن کریم میں اللہ جل شانہ ارشاد فرماتے ہیں۔ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا

کو تیرا سب (یا رسول اللہ) جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے پسند فرماتا ہے " اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ جس کو پسند فرمائے وہ مالک ہے۔ اس کے پسند فرمانے پر کسی کو اعتراض[سلہ] کا حق نہیں ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اپنے لاکھوں فرشتوں میں سے چار فرشتوں کو پسند فرمایا اور سب سے افضل بنایا جبرئیل علیہ السلام۔ میکائیل علیہ السلام۔ اسرافیل علیہ السلام عزرائیل علیہ السلام کوئی نہیں کہہ سکتا نہ کسی کو حق حاصل ہے کہ کہے اللہ تعالیٰ نے ان چاروں کو کیوں منتخب فرمایا۔ وہ مالک و مختار ہے۔ جسے چاہے پسند فرمائے۔ کسی کو چون وچرا کی گنجائش نہیں۔ لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ (پ ۱۷)

اسی طرح ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں میں سے حق تعالیٰ نے چار پیغمبروں کو اولوالعزم بنایا اور سب پر فضیلت[سلہ] دی۔ ابراہیم علیہ السلام۔ موسیٰ علیہ السلام۔ عیسیٰ علیہ السلام۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم۔ اس میں کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ایسا کیوں ہوا۔ اللہ تعالیٰ جیسے چاہے کرے جسے چاہے پسند کرے کسی کو اعتراض کا حق نہیں۔

اسی طرح اللہ تعالےٰ نے اپنے رسولوں پر کئی صحیفے نازل فرمائے۔ مگر چار ہی کتابوں کو سب پر فضیلت دی۔ تورات۔ زبور۔ انجیل۔ فرقان۔ اس میں بھی کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ایسا کیوں ہوا۔ وہ جسے چاہے پسند فرمائے۔

اسی طرح ہزارہا صحابہ میں سے اللہ تعالےٰ نے چار[سکہ] اصحاب کو ممتاز فرمایا اور سب پر فضیلت دی۔ ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ علی رضی اللہ عنہم۔ اس میں بھی کسی کو اعتراض کا حق نہیں سو وہ جو چاہے کرے۔ جسے چاہے عزت دے اور پسند کرے۔

اسی طرح سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے رواج دینے والے ہزارہا ارباب طریقت میں سے حق تعالیٰ نے چار ہی کو منتخب فرمایا۔ چار[سکہ] ہی سلسلے نقشبندی، قادری، چشتی، سہروردی پسند فرمائے اور دنیا کو ان چاروں سلسلوں میں منسلک فرمایا۔ اس میں بھی کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ایسا کیوں ہوا۔ اللہ جسے چاہے پسند فرمائے۔

اسی طرح ہزارہا مجتہدین شریعت میں سے اللہ تعالیٰ نے چار ہی کو پسند[سلہ] فرمایا اور دنیا کو ان چاروں کا ہی گرویدہ بنایا۔ امام اعظم و امام مالک و امام شافعی و امام احمد رضی اللہ عنہم۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ان چاروں کو اللہ نے کیوں مقبول[سکہ] فرمایا۔ یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے جسے چاہے عنایت کرے۔ تفسیر احمدی میں حضرت ملا جیون استاذ عالمگیر علیہما الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مذاہب اربعہ کا انحصار محض فضل الٰہی پر مبنی ہے۔ اللہ تعالےٰ جسے چاہے پسند کرے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب اللہ تعالےٰ کسی کو اپنا محبوب بناتا ہے تو پہلے آسمانوں پر اس کی محبوبیت کا چرچا ہوتا ہے۔ پھر زمین میں اس کی قبولیت عامہ ہو جاتی ہے۔ حق تعالےٰ کی طرف سے یہ ندا ہوتی ہے کہ میں فلاں شخص کو دوست رکھتا ہوں تم بھی اسے دوست رکھو۔ پھر ہر ایک کے دل میں اس کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔

پس مذاہب اربعہ اگر خدا کے نزدیک مقبول و محبوب نہ ہوتے تو دنیا میں ان کی قبولیت نہ ہوتی۔ قرآن شریف میں بھی اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے: اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا۔ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے عمل اچھے کئے اللہ تعالےٰ ان کی دوستی اور محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دیتا ہے[سکہ]۔

جاننا چاہئے کہ شروع شروع حدیثوں کے لکھنے کا رواج نہ تھا۔ زبانی روایتیں بیان کیا کرتے تھے۔ وضاعین نے موقعہ پا کر حدیثیں وضع کرنی شروع کیں اور کئی حدیثیں منگھڑت بنا کر رواج دیں۔ اس وقت صحیح، ضعیف، موضوع حدیث کا امتیاز مشکل ہو گیا۔ لوگوں نے اسنادیں بھی گھڑنی شروع کیں تو اور مشکل پیدا ہو گئی

سلہ بے شک اعتراض نہیں جسے چاہے بادشاہ بنائے جسے چاہے وزیر۔ بادشاہ مومن ہو یا کافر۔ ہمارا کوئی حق نہیں کہ اس پر اعتراض کریں۔ وَاللّٰہُ یُؤْتِیْ مُلْکَہٗ مَنْ یَّشَاءُ۔ مگر یہ صیغہ تکوینی ہے۔ تشریعی حدود تک اس کا اثر لازمی نہیں۔ (اہلحدیث)

سلہ بے شک چار کو اولوالعزم بنا کر فضیلت دی مگر افضل اور مطاع ایک ہی کو قرار دیا۔ جن کا ارشاد ہے وَلَوْ کَانَ مُوْسٰی حَیًّا لَمَا وَسِعَہٗ اِلَّا اتِّبَاعِیْ۔ یعنی اگر موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو ان کو میری تابعداری کے سوا چارہ نہ تھا۔ (اہلحدیث)

سکہ چار اصحاب کو خلافت پر ممتاز فرمایا۔ ورنہ رتبہ میں اور بھی ان کے مساوی ہیں۔ ابوعبیدہ امین الامت کسی طرح کم نہیں۔ عشرہ بشرہ کی فضیلت تو مشہور ہے۔ حافظ ابن حزم محدث کا قول تو یہ ہے امت میں سب سے افضل ازواج مطہرات ہیں۔ پس آپ کا یہ جملہ متنازعہ فیہ ہے۔ بعد ثبوت آپ کے دعوے کا مثبت نہیں۔ (اہلحدیث)

سکہ ان سلسلوں میں آپ نے مجددی سلسلہ کیوں چھوڑ دیا اور چودہ خانوادے بھی بھول گئے۔ (اہلحدیث)

سلہ یہ بھی ٹھیک نہیں۔ صحیح ترمذی اور شروح حدیث میں دیکھئے کہ کتنے ائمہ مذاہب ملتے ہیں۔ (اہلحدیث)

سکہ بے شک ائمہ اربعہ رح مقبولان خدا سے ہیں مگر کیا سارے صحابہ کرام (ابوہریرہ رض۔ ابن عباس رض۔ حضرت عائشہ رض اور خلفائے اربعہ رض) مقبولان الٰہی میں سے نہیں؟ مقبول ہونا اور بات ہے اور مطاع بالتقلید ہونا اور بات ہے۔ پس ائمہ اربعہ رح کے مقبول خدا ہونے سے ان کی تقلید کا ثبوت دینا دعویٰ اور دلیل میں تقریب تام نہیں پیدا کرتا۔ (اہلحدیث)

سکہ بے شک دوستی اور محبت پیدا کر دیتا ہے مگر اس دوستی اور محبت کے حقدار سب سے زیادہ صحابہ کرام ہیں پھر کیا ان کے بھی مذاہب مروج ہیں یا ان کی بھی تقلید کی جاتی ہے۔ ذرا اپنی کتب اصول کو دیکھئے جہاں لکھا ہے "تقلید الصحابی لیس بواجب" (اہلحدیث)

معیار حق۔ مسئلہ تقلید کی تردید میں مشہور کتاب ہے (از مولانا نذیر حسین محدث دہلوی رح) قیمت [illegible] (منیجر اہلحدیث)

اس لئے اُس زمانہ کے لوگوں نے بالاتفاق ائمہ اربعہ کو منتخب کیا کہ ان ائمہ کی تحقیق پر عمل کیا جاوے۔ تاکہ ہر ایک کو نئے سرے تحقیق کرنے کی ضرورت نہ رہے۔ لہذا اجماع امت سے ائمہ اربعہ کی تقلید متعین ہوئی اور ان سے علیحدگی سوادِ اعظم سے علیحدگی قرار پائی۔ اور سوادِ اعظم سے الگ ہونے کو سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے من شذ شذ فی النار فرمایا کہ جو الگ ہوا وہ دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ ——— یہ کہنا کہ دین ایک ہے۔ اس کے چار دین کیا کئے؟ سراسر غلط فہمی ہے۔ کیونکہ دین چاروں کا ایک ہی ہے۔ یہ اعتراض دین اور مذہب کے نہ سمجھنے سے پیدا ہوتا ہے۔ دین تو اسلام ہے اور مذہب طریق عمل کا نام ہے۔ اسلام ایک جنس ہے اس کے تحت میں کئی انواع ہیں۔ حنفی شافعی مالکی، حنبلی، شیعہ، خارجی، مرجیہ وغیرہم۔ جیسے حیوان ایک جنس ہے جسکے تحت میں

۸ۃ تنقید حدیث کے لئے ائمہ اربعہ کو کس نے منتخب کیا اور انہوں نے تنقید کے کیا اصول بتائے؟ ان سب باتوں کا ثبوت بہم پہنچانا آپ کے ذمے ہے۔ ان چاروں اماموں نے اصول تنقید جو بنائے تھے ان کو آپ روشنی میں لائے ہوتے تو ہم بھی غور کرتے۔

مولوی صاحب! میدان مناظرہ اور خانقاہ ارادت دو مقام الگ الگ ہیں۔ خانقاہ ارادت میں بے دلیل بات مریدوں پر اثر کر جاتی ہے جہاں سوال کرنا مرادف کفر ہوتا ہے۔ یقین نہ ہو تو اپنے پیرو مرشد پیر جماعت علی شاہ کے وعظ میں آپ کبھی سوال کر کے دیکھ لیں۔

(اہلحدیث)

۹ۃ یہی نمبر سارے مضمون کی جان ہے کہ اجماع امت سے ائمہ اربعہ کی تقلید متعین ہو گئی ہے تاپ نے توحسب عادت صرف زبانی دعویٰ کر کے مضمون کو ختم کر دیا۔ مگر ہم آپ کو بے دلیل جواب دینا نہیں چاہتے بلکہ مع حوالہ جواب عرض کرتے ہیں۔ اور آپ کو بزور انتباہ کرتے ہیں کہ غلط فی مضمون لکھتے ہوئے یقین کر لیا کیجئے کہ علمائے اہلحدیث خصوصًا اخبار اہلحدیث ابھی زندہ ہے۔ جس کا قول ہے ؎

سنبھل کے رکھیو قدم دشتِ خار میں مجنوں!
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

ہم آپ کے دعوے کے خلاف ایک مستند تحریر پیش کرتے ہیں۔ غور سے سنئے!

درالمختار (شامی) کا محترم مصنف لکھتا ہے:۔

لیس علی الانسان التزام مذھب معین

(مطبوعہ مصر جلد اول ص۵۲)

یعنی ائمہ اربعہ میں سے کوئی مذہب بھی انسان پر لازم نہیں ہے۔

مصنف موصوف آگے چل کر جلد سوم میں لکھتے ہیں:۔

اما التزامه فلم یثبت من السمع اعتبارہ ملزمًا۔ (ص۱۹۲)

بتائیے اگر اجماع سے یہ مسئلہ ثابت ہوتا تو یہ حضرات کیوں اسکو غیر ثابت کہتے۔ حیرانی ہے یہاں تو مولوی صاحب اجماع کے مدعی بنتے ہیں مگر ذرا آگے چل کر سوادِ اعظم کی آڑ لیتے ہیں۔ اجماع اور سوادِ اعظم دونو مفہوم باہم مخالف بلکہ متناقض ہیں۔ آپ کی کتب اصول میں یہ ذکر تو ہے کہ اجماع حجت ہے مگر اکثریت کو حجت کسی نے نہیں کہا۔ مثال کے طور پر میں ایک دو مسئلے آپ کے سامنے رکھتا ہوں:۔

(۱) بتائیے وجوب وتر کے مسئلہ میں امام ابوحنیفہ رحمہ کے ساتھ اور کوئی ہے؟

(۲) قضائے قاضی کے ظاہر و باطن میں نافذ ہونے میں بھی امام صاحب کے ساتھ کوئی ہے؟

کیا ان مسائل میں آپ سوادِ اعظم کی پیروی کریں گے؟

(دیدہ باید) (اہلحدیث)

۱۰ۃ یہ نمبر خاص اہل علم کے قابل توجہ ہے آپ اسلام کو بمنزلہ جنس کے کہتے ہیں اور مذاہب اربعہ کو انواع۔

مولوی صاحب سنئے! جنس بحیثیت جنسیت ماہیت متقررہ نہیں ہوتی جب تک اسکے ساتھ فصل مقوم نہ ملے کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حیوان بحیثیت حیوان کہیں متحقق نہیں جب تک اس کے ساتھ فصول متحقق نہ ہوں۔ پس اگر اسلام ایک جنس ہے تو وہ حنفیت اور شافعیت سے پہلے متحقق تھا یا نہیں؟ اگر تھا اور یقینًا تھا تو اسلام جنس نہ ہوا۔ اگر نہیں تھا تو اسلام الشریعہ سے شروع ہوا آنحضرت صلعم [illegible]

ماننا پڑیگا کہ خلافت راشدہ بلکہ ولادت ائمہ اربعہ بھی اسلام سے پہلے کی ہے کیونکہ ان اوقات میں حنفیت شافعیت وغیرہ نہ تھی۔

ایک اور طرح سے | سچ تو یہ ہے کہ علم منطق کے استعمال سے ہمیں خاص لذت آتی ہے۔ اس لئے جی نہیں چاہتا کہ اس منطقی بحث کو چھوڑدیں۔ کیونکہ بقول عرفی ؎

لذیذ بود حکایت دراز تر گفتم
چنانکہ حرف عصا گفت موسےٰ اندر طور

پس عرض یہ ہے کہ جنس کی تعریف اہل منطق کے نزدیک یہ ہے:۔

هو المقول على الكثيرة المختلفة الحقائق۔

اور نوع کی تعریف یہ ہے:۔

هو المقول على الكثيرة المتفقة الحقائق۔

پھر جنس اور نوع دونو ایک کیسے ہوئیں جبکہ ان دونو کی تعریفات متباین ہیں۔ وجوہ مذکورہ کو ملحوظ رکھ کر بتائیے کہ آپ نے سائل کے سوال کو پختہ کر دیا ہے یا جواب دیا۔

واضح ترین طریق سے | اہل منطق کی بستی میں بطور خدمت گار رہنے والے بھی جانتے ہیں کہ جو فصل نوع کے لئے مقوم ہوگا وہ جنس کے لئے مقسم ہوگا۔ مثلاً حیوان (جنس) کے ساتھ فصل (ناطق وغیرہ) مل کر انواع بنانے کی وجہ سے مقوم ہونگے تو جنس کے لئے مقسم کہلائینگے۔ جن کی وجہ سے جنس متعدد اشکال میں تقسیم ہو جائے گی۔ فافهم فانه غير دقيق۔

اس کے دفعیہ کے لئے آپ کا یہ کہنا کہ دین تقسیم ہو تو نماز، حج، روزے تقسیم ہوتے۔ ایسا قول ہے کہ منطقی سن کر مسکرا اٹھیں گے اور بے ساختہ کہیں گا ؎

تو آشنائے حقیقت نۂ خطا اینجاست

کئی انواع ہیں۔ انسان۔ بقر۔ غنم ابل۔ وغیرہ۔

"پس انسان کو صرف حیوان کہنا اگرچہ انسان بھی حیوان ہے۔ دوسرے انواع سے ممتاز نہیں کرتا۔ تاوقتیکہ اُسے ناطق نہ کہا جائے۔ اسی طرح حنفی اگرچہ مسلمان ہے۔ لیکن اس کو صرف مسلمان کہنا دوسرے انواع (شافعی مالکی۔ حنبلی وغیرہم) سے ممتاز نہیں کرتا۔ تاوقتیکہ اُسے حنفی نہ کہا جائے۔ پس حنفی شافعی کہلانا اس لئے ہے کہ دوسرے انواع سے ممتاز ہو جسطرح سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ پھر بھی کوئی صدیقی، کوئی فاروقی۔ کوئی عثمانی، کوئی علوی کہلاتا ہے۔ اسی طرح مسلمان اپنے مقتداء اور پیشوا کے نام سے حنفی، شافعی، نقشبندی، قادری کہلاتا ہے۔

اگر بقول معترض دین کے چار حصے کئے ہوتے تو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ احکام بھی تقسیم کرکے بقدر حصہ ہر ایک ادا کرتا۔ یعنی نمازیں پانچ ہیں تو ایک مذہب کے لئے سوا نماز آتی حالانکہ سب پانچ ہی پڑھتے ہیں۔ اسی طرح تیس روزے بھی چار پر تقسیم کرتے۔ مگر ایسا نہیں کیا گیا۔ چاروں مذاہب میں تیس ہی روزے ہیں۔ اسی طرح زکوٰۃ و حج کے بھی چار حصے نہیں کئے گئے۔ ظہر کی نماز میں چار رکعت فرض ہیں۔ اگر دین کو چار حصے کیا جاتا تو ایک ایک رکعت نماز ظہر کی ہر ایک مذہب کو حصے میں آتی حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ چار رکعت فرض ظہر ہر مذہب میں ہے۔ لہٰذا یہ قول سراسر غلط ہے کہ دین کے چار حصے کرکے چار دین بنا لئے گئے ہیں۔"

(الفقیہ امرتسر ص۲-۳۔ ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۸ء) (باقی آئندہ)

کیا اچھا ہوتا کہ اگر آپ مضمون لکھ کر مدرسہ دیوبند کے کسی استاد کو دکھا لیتے۔ پھر آپ ایک اور مزیدار بات لکھتے ہیں کہ

حنفی اگرچہ مسلمان ہے لیکن اس کو صرف مسلمان کہنا دوسرے انواع سے ممتاز نہیں کرتا تاوقتیکہ اُسے حنفی نہ کہا جائے۔

یہ کلام بھی اصول منطق کے خلاف ہے۔ ہم عرض کرچکے ہیں کہ جنس لابشرط شئی جنسیت کے درجے میں متقرر نہیں ہوتی جب تک فصل مقوم اس کے ساتھ مل کر اُسے نوع نہ بنا دے پھر حنفی کو قبل حنفیت مسلمان کہنا گویا فصل مقوم کے بغیر جنس کو متقرر ماننا ہے جو دابِ اصلیین کے خلاف ہے۔

مولانا! ماھکذا یا سعد تورد الابل

مولوی صاحب!! آپ تو اس سوال کا جواب دیجئے بیٹھے تھے کہ ایک دین سے چار دین کیسے بنا دیئے؟

کیا آپ کا یہ کلام سائل کا جواب ہے یا اس کی تائید ہے؟ ہم تو اس کو سائل کی تائید جانتے ہیں کیونکہ جنس (حیوان لابشرط شئی) مرتبہ جنسیت میں بے شک واحد ہے مگر مرتبہ انواع میں ضرور متعدد ہو جاتی ہے۔

آپ نے حنفیت۔ شافعیت وغیرہ کو نوعیت کا مرتبہ دیکر کسی بزرگ کے شعر کو کیسا صادق ٹھیرایا ہے ؎

دین حق را چار مذہب ساختند
رخنہ در دین نبی انداختند

میں اس موقع پر علمائے مقلدین کو جو علم معقول کے زیور سے آراستہ ہیں ببانگ دہل یہ عرض پہنچاتا ہوں کہ وہ اپنے خداداد علم منطق کو ملحوظ رکھ کر جواب دیں کہ حیوان کی جملہ انواع کو متعدد انواع کہا جاتا ہے یا ایک ہی نوع۔ (باقی) (اہلحدیث)

قادیانی مشن

کیا شاعری مانع نبوت نہیں؟

مرزا صاحب قادیانی چونکہ فی الجملہ شاعر بھی تھے۔ چنانچہ آپ کا ایک شعر یہ ہے ؎

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں ہے مطلب
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

ادھر آیت قرآنی آنحضرت (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے حق میں وارد ہے۔ مَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ (الآیہ) ہم نے اس نبی کو شاعری نہیں سکھائی اور نہ اسے لائق ہے۔

اس لئے مرزا صاحب کے مخالف مسلمانوں کی طرف سے مرزا جی کی نبوت پر منجملہ دیگر اعتراضات کے یہ اعتراض بھی ہوتا ہے کہ آپ شاعر ہیں اور شاعری نبوت محمدیہ کے منافی ہے۔ اس کے جواب میں الفضل ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ شاعری منافیٔ نبوت نہیں۔ اور دلیل یہ دی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی زبور اشعار کی شکل میں ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ جواب صحیح نہیں۔ کیونکہ مرزا صاحب کی نبوت کی حقیقت نہ سمجھنے پر مبنی ہے۔

سنو! اور غور سے سنو!! مرزا صاحب مستقل نبی ہونے کے مدعی نہ تھے۔ بلکہ بروزی نبی یعنی بروز محمد علیہ السلام ہونے کے مدعی تھے۔ چنانچہ آپ کا ایک شعر یہ بھی ہے ؎

آدمم نیز احمد مختار — دربرم جامہ ہمہ ابرار

یعنی آپ کا نام آسمان پر بقول ان کے محمد ہے اور آپ محمد ثانی ہونے کے مدعی ہیں۔ "تریاق القلوب" میں لکھتے ہیں:۔

ریل، تار (وغیرہ) نے آنحضرت کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ جب تشریف لائے تھے تو ہم سے آپ کے دین کی خدمت نہیں کی تھی اب آپ تشریف لائیے ہم خدمت کے لئے طیار ہیں۔ آپ نے فرمایا میں پنجاب میں مرزا غلام احمد کی شکل میں آؤنگا۔ (ملخصاً طبع دوم)

اس سے بھی معلوم ہوا کہ آپ بروز محمد ہیں۔ پس جو وصف اس ذات ستودہ صفات میں نہ تھا (بلکہ اسے لائق بھی نہ تھا) جس کے بروز ہو کر آپ

فتاویٰ ثنائیہ ہر سوال کا جواب قرآن و حدیث سے دیا گیا ہے (۲۴) ... ملنے کا پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

آئے ہیں وہ آپ میں بھی ہرگز نہ ہونا چاہئے۔ کسی کل کے خاص فرد میں اگر ایک وصف معدوم ہو تو اس کے عکس میں بھی نہ ہونا چاہئے۔ کسی حسین آدمی کا فوٹو بدنما نہیں ہو سکتا، کسی بدصورت کا خوشنما نہیں ہوگا۔
پس کسی حسین آدمی کی صورت سیاہ دکھائی جائے اور دیکھنے والا اس سے انکار کرے اور انکار کی وجہ یہ بیان کرے کہ یہ شکل حسین کی نہیں کیونکہ یہ سیاہ رنگت والی ہے۔ جواب میں مجیب کہے کہ کیا دنیا میں انسان سیاہ رنگ کے نہیں ہوتے۔ ایسے مجیب کو کہا جائیگا کہ آپ پہلے یہ معلوم کرنے کی لیاقت حاصل کیجئے کہ:- عقل بڑی یا بھینس؟

پس کل کے افراد میں سے کسی فرد کا مخصوص بصفۃ خاصۃ ہونا اور کسی دوسرے فرد کا اسکی نقیض سے متصف ہونا امر ممکن ہی نہیں بلکہ واقع ہے۔ مرزا صاحب مستقل نبوت کا دعویٰ کرتے تو ان پر یہ اعتراض وارد نہ ہوتا لیکن وہ مستقل نبوت کی بجائے بروزی نبوت کے مدعی ہیں۔ اس لئے اپنی اصل کے خلاف نہیں ہو سکتے۔
پس آپ کی نبوت کے بطلان کے لئے بڑی دلیل آپ کی شاعری ہے اور شاعری بھی ماشاء اللہ وہ شاعری جس کے حق میں کہا جاتا ہے ؎

ہر کہ را در جہاں فلک زدہ
کار او شاعری و رمالی است

مرزا صاحب کی دو رُخی بابا نانک کے متعلق

(از قلم مولوی عبدالرؤف صاحب ساکن جھنڈے نگر بستی)

مرزا صاحب کی عادت تھی کہ اگر کوئی بات کسی کے موافق کسی جگہ لکھ گئے ہیں تو اولاً تو اسی کتاب کے چند صفحات کے بعد اس کے برعکس لکھ جاتے تھے جیسا کہ نور القرآن حصہ دوم میں ایک جگہ عیسیٰؑ کی قبر کو کشمیر میں بتلایا اور بڑا زور دیا۔ دوسری جگہ بلاد شام میں ہونے پر پورا زور خرچ کر دیا۔ اسی قسم کی ایک مثال چشمہ معرفت میں ملتی ہے کہ ایک جگہ اناجیل کو معتبر کہہ کر عیسائیوں کو موافق بنایا۔ دوسری جگہ اناجیل کو محرف بتلا کر تضاد فی الکلام کا نمونہ دکھایا تیسری مثال ہم آج "سرمہ چشم آریہ" سے پیش کرتے ہیں ایک جگہ لکھا ہے:-

"باوا نانک صاحب تو سب پرانوں کو وید کی طرح ایشر کرت ہی یعنی خدا کا کلام ہی جانتے ہیں جیسا کہ وہ اپنے گرنتھ میں لکھتے ہیں۔" (صفحہ)

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بابا نانک وید کو کلام الٰہی جانتے تھے۔ اس کے برعکس دوسری جگہ یوں لکھتے ہیں:-

"بابا نانک کے چیلوں کو ہم بطور خاص نصیحت کرتے ہیں کہ تمہارے گرو صاحب نے جا بجا وید سے مخالفت کی ہے اور جہاں تک ان کی علمی حیثیت تھی وہ عقائد اسلام کو پسند کرتے تھے۔ چنانچہ باوا نانک تناسخ کے قائل نہیں اور قدامت روح کے قائل نہیں۔" (صفحہ ۱۳۴)

اس حوالہ سے مرزا صاحب نے باوا نانک کے متعلق یہ ظاہر کیا ہے کہ وہ وید کو کلام الٰہی نہیں سمجھتے تھے اور نہ وید کے اصل الاصول مسائل تناسخ اور قدامت روح کے قائل تھے۔
اب ناظرین با انصاف سوچیں کہ مرزا صاحب کی تصانیف پر پورا عبور نہ رکھنے والا ان کی تحریر پر کسی طرح مطمئن ہو سکتا ہے بلکہ پورا عبور رکھنے والا بھی آخر کیا فیصلہ کرے کہ مرزا صاحب کے متضاد کلاموں میں سے کونسا قول سچا ہے اور کونسا غلط۔
مرزا صاحب کی متضاد تحریروں سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے کسی قول سے کسی شخص کا

استدلال درست نہیں ہو سکتا۔ بقول شاعر ؎

معشوق ما بمذہب ہر کس برابر است
با ما شراب خوردہ بزاہد نماز کرد

اہلحدیث مرزا صاحب کے تضادات اور تناقضات کا نمونہ دیکھنا ہو تو ہماری کتاب "تعلیمات مرزا" دیکھئے قیمت ۶/ پتہ:- (منیجر اہلحدیث امرتسر)

شیعہ اور معتزلہ اکثر مسائل میں متفق ہیں

(از قلم مولوی عبدالغنی صاحب ناظم ساکن جھیور (توالی)

مضمون ہذا کے مطالعہ سے پہلے "اہلحدیث" مورخہ ۳۰ ستمبر ۳۸ء کے صفحہ ۷ سے مضمون "شیعہ ہیں یا معتزلہ" پڑھ کر سلسلہ ملالیں۔
(مدیر)

اخبار "اہلحدیث" مورخہ ۳۰ ستمبر ۳۸ء کے صفحہ ۷ پر ایک مضمون بعنوان "یہ شیعہ ہیں یا معتزلہ" مولوی عبدالرحیم صاحب ساکن ریاست بہاول پور کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے دو تحریروں کی بنا پر دو سوال کئے ہیں۔ جن کے جواب اسی مضمون کے ساتھ "اہلحدیث" کی طرف سے مختصر طور پر لکھے جا چکے ہیں۔ لیکن وہ جواب بہت مختصر اور ناکافی ہیں۔ اس لئے یہ خاکسار ان سوالوں کے جواب عرض کرتا ہے۔ بمنہ وکرمہ۔

پہلا سوال (کیا) مذہب شیعہ بھی معتزلہ کی ایک شاخ ہے؟ اس بارہ میں رہبری مطلوب ہے (اخبار مذکور صفحہ ۷۔ کالم ۱ سطر ۲۹)

جواب ہاں جناب۔ شیعہ اور معتزلہ بہت سے مسائل میں متفق اور متحد الخیال ہیں۔ چنانچہ کتاب "اسلام اور عقلیت" میں لکھا ہے کہ:-
"معتزلوں کے بڑے اصول چار تھے۔ توحید، عدل، وعدہ و وعید، عقل۔" (کتاب مذکور صفحہ)
بعینہ یہی اصول شیعوں کی کتابوں میں بھی درج ہیں اور

ahmadimuslim.de

ان کے سوا وہ امامت کے بھی قائل ہیں۔

" معتزلے تعدد قدما اور شرک کی بنا پر قرآن کو بھی قدیم نہیں سمجھتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ قرآن اور کتابوں کی طرح حرفوں اور آوازوں سے مرکب ہے۔ اور کتابوں کی طرح پڑھا جاتا ہے اور کتابوں کی طرح لکھا جاتا ہے۔ اس لئے اور کتابوں کی طرح محدث اور مخلوق ہے "

(کتاب مذکور ص۳۳)

بعینہ یہی عقیدہ شیعوں کا ہے۔ جیسا کہ تفسیر عمدۃ البیان کے حوالہ سے آپ نے خود لکھا ہے۔ (دیکھو اخبار اہلحدیث ۹/۲۸ ۔ ۳۰ ص۳)

(معتزلے) رؤیت (باریتعالےٰ) کی نسبت کہتے تھے کہ باریتعالےٰ جہت۔ مکان۔ صورت۔ جسم۔ تحیز۔ انتقال۔ زوال۔ تغیر۔ تاثر وغیرہ سب باتوں سے منزہ ہے۔ اس لئے وہ دار القرار میں نہیں دکھائی دیگا " (اسلام اور عقلیت ص۱۳۸)

بالکل یہی عقیدہ شیعہ صاحبان کا ہے۔ جیسا کہ ان کی کتاب اصول کافی کے حصہ کتاب التوحید میں مستقل طور پر ایک باب ہی بعنوان "باب فی ابطال الرؤیة" درج ہے۔ اگر آپ چاہیں تو وہ باب مطالعہ فرمالیں۔ وہ کتاب التوحید کا نواں باب ہے۔

الغرض بہت سے ایسے اصولی مسائل ہیں جن میں شیعہ اور معتزلہ متفق اور متحد ہیں۔

دوسرا سوال عرض یہ ہے کہ اس عجیب مصحف فاطمہ کی حقیقت کیا ہے یا محض شیعہ کا خیال ہے؟

(اہلحدیث ۹/۲۸ ۔ ۳۰ ص۳ کالم ۲ سطر ۲۱ و ۲۲)

جواب مصحف فاطمہ کی حقیقت صرف اسی قدر ہے کہ وہ محض ایک خیالی افسانہ ہے۔ جو شیعوں کی کتابوں میں مرقوم ہے۔ اس کا وجود تو دنیا میں موجود ہی نہیں ورنہ کوئی نہ کوئی شیعہ تو اس کی تلاوت یا زیارت سے مستفید ہوا ہی ہوتا۔ شیعوں کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے کسی محدث اور کسی راوی نے آج تک وہ مصحف نہیں دیکھا۔ صرف اپنے اماموں سے سنا ہے کہ وہ ان کے پاس تھا۔

مجیب اہلحدیث کا یہ تحریر فرمانا کہ :۔

" شیعہ سنی بالاتفاق یہی قرآن مروجہ پڑھتے ہیں، اسی کو کتاب اللہ سمجھتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اسی کو سو گز لمبے کپڑے یا کاغذ پر لکھ لے تو اس کو اختیار ہے اس سے قرآن کی حقیقت نہیں بدلیگی "

(اہلحدیث ۹/۲۸ ۔ ۳۰ ص۳ کالم ۳)

سائل کے سوال کا جواب نہیں ہے۔ یہ تو صحیح ہے کہ "شیعہ سنی بالاتفاق یہی مروجہ قرآن پڑھتے ہیں" کیونکہ شیعوں کے پاس اس موجودہ قرآن کے سوا کوئی دوسرا قرآن موجود نہیں ہے۔ لیکن یہ ہرگز صحیح نہیں کہ شیعہ اسی قرآن کو کامل اور صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ شیعوں کا عقیدہ یہ ہے کہ موجودہ قرآن محرف و مبدل اور ناقص و نامکمل ہے۔ جیسا کہ اصول کافی میں اس کی صراحت ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ کسی دوسری فرصت میں اس پر کچھ لکھا جائیگا ——— یہ تو صحیح ہے کہ اگر کوئی شخص اسی (قرآن) کو سو گز لمبے کپڑے یا کاغذ پر لکھ لے تو اس کو اختیار ہے۔ اس سے قرآن کی حقیقت نہیں بدلیگی لیکن یہ بالکل غلط ہے کہ مصحف فاطمہ (جس کا ذکر شیعوں کی کتابوں میں پایا جاتا ہے) یا جامعہ میں یہی موجودہ قرآن لکھا ہوا ہے۔ بلکہ اصول کافی میں تو صاف طور پر یہ تحریر ہے کہ مصحف فاطمہ میں اس قرآن کا ایک حرف بھی نہیں ہے۔ چنانچہ وہ تحریر یہ ہے :۔

ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ وَ اِنَّ عِنْدَنَا لَمُصْحَفُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ ۔ وَ مَا يُدْرِيْهِمْ مَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ ۔ قَالَ قُلْتُ وَ مَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ قَالَ مُصْحَفٌ فِيْهِ مِثْلُ قُرْاٰنِكُمْ هٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ۔ وَاللّٰهِ مَا فِيْهِ مِنْ قُرْاٰنِكُمْ حَرْفٌ وَّاحِدٌ ۔

(ترجمہ) پھر ایک ساعت (امام صاحب) چپ ہوگئے۔ پھر (امام صاحب نے) فرمایا۔ ہمارے پاس مصحف فاطمہ (بھی) ہے۔ اور مخالف نہیں جانتے کہ مصحف فاطمہ کیا ہے؟ (راوی نے) کہا۔ میں نے پوچھا مصحف فاطمہ کیا ہے۔ (امام صاحب نے) کہا۔ (وہ ایک) مصحف ہے۔

جس میں تمہارے قرآن سے تین گنا (زیادتی) ہے۔ خدا کی قسم۔ اس میں تمہارے قرآن سے ایک حرف بھی نہیں ہے۔ (صافی شرح اصول کافی۔ کتاب الحجۃ جزء سوم۔ باب چہلم ص۱۸۱)

مجیب صاحب نے لکھا ہے کہ :۔

" روائت مذکورہ (جس کا ذکر سائل نے اپنے مضمون میں کیا ہے) ہم نے نہ کسی سنی کتاب میں دیکھی ہے اور نہ شیعی کتاب میں۔ غالباً عجائبات شیعہ میں ہوگی " (اہلحدیث ۹/۲۸ ۔ ۳۰ ص۳ کالم ۲)

روائت مذکورہ سنیوں کی کتابوں میں نہ ہو تو نہ ہو شیعوں کی کتابوں میں تو موجود ہے۔ اور سائل کا نقل کیا ہوا حوالہ صحیح ہے۔ لیکن مجیب صاحب نے وہ حوالہ دیکھنے کی زحمت گوارا نہیں فرمائی۔ لہذا خاکسار وہ روائت بلفظہ تحریر کئے دیتا ہے۔ وہو ہذا :۔

قال قلت وما مصحف فاطمة عليها السلام

قال ان الله لما قبض نبيه عليه السلام دخل على فاطمه عليها السلام من وفاته من الحزن مالا يعلمه الا الله عز وجل فارسل اليها ملكا تسلى عنها و يحدث ثمها فشكت ذلك الى امير المؤمنين عليه السلام فقال لها اذا احست بذلك وسمعت الصوت قولى لى فاعلمته بذلك فجعل امير المؤمنين يكتب كل ما سمع حتى اثبت من ذلك مصحفا قال ثم قال اما انه ليس فيه شئى فى الحلال والحرام ولكن فيه علم ما يكون۔

(صافی شرح اصول کافی۔ کتاب الحجۃ۔ جزء سوم۔ باب چہلم۔ ص۱۸۱)

اس کا ترجمہ صاحب صافی نے فارسی میں یہ کیا ہے :

راوی گفت۔ گفتم وچیست مصحف فاطمہ علیہا السلام وگفت بدرستیکہ اللہ تعالےٰ وقتیکہ گرفت از ایں دنیا پیغمبر خود را علیہ السلام۔ داخل شد فاطمہ علیہا السلام بسبب وفات او واز اندوہ گرانی گرانی بقدرے کہ نے داند آں را مگر اللہ عز وجل پس فرستاد اللہ عز وجل بسوئے او فرشتہ را

اخبار اہلحدیث ... (۲۸) ...

و سے آمد در حدیث بجم این باب گفتن فرشتہ جبرئیل بود تا ساکن کند غم او را۔ و گفتگو کند با او پس دریافت کرد فاطمہ آں را بسوئے امیرالمؤمنین علیہ السلام بایں معنی کہ ہیچ کس نگفت سوائے امیرالمؤمنین علیہ السلام۔ پس امیرالمؤمنین علیہ السلام گفت فاطمہ را وقتیکہ خبردار شوی بآمدن فرشتہ وبشنوی آواز را۔ مگر مرا۔ پس اعلام کرد او را بآمدن فرشتہ وشنیدن آواز۔ پس شروع کرد امیرالمؤمنین مے نوشت ہرچہ را کہ مے شنید تا آنکہ نوشت ازاں کتابے۔ راوی گفت بعد ازاں امام علیہ السلام گفت۔ آگاہ باش بدرستیکہ شان اینست دراں مصحف چیزے از مسائل حلال و حرام نیست ولیکن درآں علم حوادث۔

(صافی حوالہ مذکور صفحہ ۱۸۲ مطبعہ نولکشور لکھنؤ)

اس عربی عبارت اور فارسی ترجمہ کا مطلب وہی ہے جو مولوی عبدالرحیم صاحب نے اہلحدیث مورخہ ۳۰ $\frac{9}{28}$ صفحہ ۸ کالم ۲ میں لکھا ہے۔ فقط والسلام!

(فقیر محمد عبدالغنی ناظم)

تنظیم کی ضرورت

(از قلم مولوی عبدالعزیز صاحب ساکن کوٹلی لہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ)

میرے معزز اہل حدیث بھائیو! کسی قوم میں پاک اور پوتر جذبات کا ترقی پانا اس کی روحانی زندگی کی دلیل ہوتی ہے۔ جب وہ پاک جذبات خواص سے بڑھ کر عوام کے دماغوں میں موجزن ہونے لگیں تو جان لینا چاہئے کہ اس قوم کی منزل ارتقاء قریب ہے۔ آج جماعت اہل حدیث میں یہ نیک جذبہ ترقی پذیر ہے ہر طرف تنظیم کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے احباب خواہاں ہیں کہ کوئی ایسا بہادر مرد خدا اٹھے جو کم از کم جماعت اہل حدیث کو ایک سلک میں منسلک کر کے انکے بکھرے ہوئے شیرازہ کو متحد و متفق کر دے۔ بظاہر طریق تنظیم بالکل آسان نظر آتا ہے۔ مگر ہم دیکھ رہے ہیں کہ احباب تنظیم کا حقیقی مفہوم سمجھنے سے قاصر ہیں تنظیم کے راستے میں ہماری خامیاں روڑا بن کر اٹک رہی ہیں۔ ہماری بے حسی و بے دلی سے تنظیم کا خواب تشنہ و تعبیر رہتا ہوا نظر آتا ہے۔ جب تک ہمارے دلوں میں سچا مذہبی درد، دماغوں میں صحیح قومی مفاد اور ایمانوں میں اسلاف کی سی روشنی نہ ہو واعتصموا بحبل اللہ جمیعا کا مکمل نقشہ پیدا نہ ہو رحماء بینھم کے سانچے میں نہ ڈھل جائیں۔ لا یخافون لومۃ لائم ملامت کا خیال ہرگز نہ کریں قوم کا ہر فرد درد دل اور جوش اخوت رکھتا ہو اتحاد و اتفاق کا دلدادہ، محبت و اخلاص کا شیدائی ہر ممکن قربانی کے لئے تیار ہو جائے بنیان مرصوص بن کر اپنے تمام جماعتی بکھیڑے تنازعے دور کر کے اپنے اپنے ناموس پر مرمٹنے کے خیال باطلہ کو چھوڑ کر ابتغاء لوجہ اللہ جل مجدہ و تعالیٰ کی رضامندی کے لئے دین حق کی اشاعت نہ کریں۔ تب تک ہم بام عروج اور معراج ترقی کے زینے پر صف آراء نہیں ہو سکتے۔ حضور علیہ السلام کا اسوۂ حسنہ (نیک نمونہ) موجود ہے۔ زمین و آسمان ٹل جائیں، دریا خشک ہو جائیں، چاند و سورج ہاتھ پر کیوں نہ رکھ دیں لیکن ہمارا پیارا نبی صلے اللہ علیہ وسلم ذرہ بھر بھی اپنے فرض میں جنبش نہ لانے پائے۔ استقلال میں بڑی سے بڑی طاقت لغزش نہ ڈال سکے متزلزل نہ کر سکے۔ پس اے ناموس رسول کی خاطر دنیا بھر کے مصائب جھیلنے والے نوجوانو! اپنے آقا و ہادی، پیشوا علیہ السلام کے نمونہ کو چھوڑ کر تم کیوں کم ہمتی اور اپنی کمزوری دکھا رہے ہو۔ اے جماعت اہل حدیث مذہب حقہ کے نونہالو! اٹھو کمر ہمت باندھ لو آج سے تہیہ کر لو کہ ہم نے ہر ممکن صورت سے جماعتی نظام کرنا ہے۔ جب تک ہر ایک اہل حدیث بڈھا ہو یا جوان امیر ہو یا غریب، عورت ہو یا مرد سب کے سب تبلیغ و اشاعت کرنا، اغیار کے کانوں تک صدائے حقانی پہنچا دینا اپنا فرض منصبی نہ سمجھ لیں گے تب تک خیرات کے مصداق بننا اور کہلوانا صحیح نہیں۔

سب سے پہلے ہمارے علماء کرام خدا کے لئے اپنی اندرونی چپقلش ذاتی عداوت کو ترک کر دیں۔ اپنی نمائش، زیبائش، وجاہت و عزت کے لئے جماعت میں تقسیم نہ ڈالیں۔ چونکہ سب سے زیادہ ذمہ داری بجائے علماء کرام پر ہی عائد ہوتی ہے۔ علماء و اکابر قوم جماعت کے لئے شفیق باپ کی طرح ہیں جو اپنے عیش و آرام پر اپنی اولاد کے عیش و آرام کو ترجیح دیتا ہے اگر ہمارے اکابر و اصاغر اپنے اپنے فرائض کو محسوس کریں تو ایک اشارے پر مسئلہ تنظیم حل ہو سکتا ہے۔ جب افراد کو اخوت کی لڑی میں پرو دیا جائے تفریق کے مرض کو اپنے ذہن سے نکال دیا جائے ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنا کر جماعت میں پھوٹ نہ ڈالی جائے۔ باہمی جنگ و جدال، لڑائی و فساد کو کسی اور ٹائم پر ملتوی فرما دیں۔ آج ضرورت ہے کہ آپ اپنے مذہبی خادموں کی خدمت کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں اور بحکم

من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ

ان کی سعی مشکور سمجھیں۔

اور سب سے بڑی بات جو ہمارے اجتماع اور تنظیم کا بنیادی پتھر ہو سکتا ہے وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا سنہری مقولہ ہے:-

اذا احسن الناس فاحسن معھم واذا اساؤا فاجتنب اساتھم۔

جب لوگ اچھا کام کریں تو ان سے مل جاؤ اور جب برا کریں تو انکی برائی سے ہٹ جایا کرو۔

مسلمانوں میں عموماً اور اہل حدیث میں خصوصاً یہ عادت دائر سائر ہے کہ اختلافی امور کی وجہ سے اتفاقیات کو بھی برائی کی ٹوکری میں ڈال دیتے ہیں۔ ہمارے رہبر اور لیڈر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قول پر عمل کریں سب کام ٹھیک ہو سکتے ہیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ جو جماعتی تنظیم

ahmadimuslim.de

قرآن مجید اور بارش

(مرسلہ مولوی صالح بن سلیمان صاحب پٹیل۔ سامرودی)

پرچہ اہلحدیث" یکم جمادی الاولی ۱۳۶۵ھ مطابق یکم جولائی ۱۹۴۶ء میں ایک مضمون مولوی نور محمد صاحب میاں وی جبلی کا صفحہ پر بہ سرخی "قرآن کریم اور بارش" نظر سے گزرا۔ قبل ازیں ایک مضمون بسرخی "بارش کا نزول کہاں سے ہے" از قلم مولوی عبد الرؤف صاحب جھنڈے نگری اسی پرچہ اہلحدیث مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۴۶ء مطابق ۱۵ ذی الحج صفحہ ۱ میں نظر سے گزرا تھا "بارش کا فلسفہ" ہر دو مولوی صاحبان نے ایک ہی سانچے میں ڈھالا ہے۔ گو طرز بیان ہر واحد کا جداگانہ ہے مطمح نظر ہر دو حذو النعل بالنعل ہے۔ ہر دو مولانا صاحبان کا مقصود یہ ہے کہ بارش آسمان سے نہیں برستی بلکہ ابخرات الارض ہوا کے ذریعہ بلندی کی جانب پرواز ہوتے ہیں وہی بارش ہو کر برستے ہیں یہ ابخرات کرہ ہوا میں پہنچ کر متکاثف ہو کر سحاب بن جاتے ہیں پھر یہ سحاب حسب ضرورت جگہ بجگہ برساتے ہیں۔ اسمیں شک نہیں کہ یہ خیال حکماء یونان کا ضرور ہے۔ جسے ایک جماعت معتزلہ نے بھی اور نیچریوں نے بھی اسکے سامنے سر تسلیم خم کیا ہے۔ میں ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ یہ اعتقاد اہلسنت والجماعت خاصکر اہل حدیثوں کا ہرگز ہرگز نہیں۔ یہ اعتقاد صریح نصوص ربانی کے خلاف ہے۔ صاوی علی الجلالین صفحہ ۲۲۸ ج ۱ میں وانزل من السماء ماء کے تحت لکھا ہے:۔

ماء ھو من الجنة ینزل بمقدار علی السحاب وھو کالغربال ثم یساق حیث شاء اللہ علی مختار اھل السنة وقالت المعتزلة ان السحاب له خراطیم کالابل فینزل فیشرب من البحر المالح مقدار ما یرید فتنعقد فی الجو فتنسفه الریاح فیمطر ثم ساق حیث شاء اللہ

یعنی اہلسنت کا مسلک ہے کہ پانی جنت سے بقدر اندازہ بادلوں پر اترتا ہے۔ بادل چھلنی کی طرح ہیں اللہ میاں جہاں چاہتے ہیں پہنچائے دیتے ہیں۔ معتزلہ کہتے ہیں کہ ابر اتر کر دریائے شور سے پانی لے کر اوپر ہو جاتے ہیں۔ وہاں آب شیریں ہو کر برستا ہے کشاف زمخشری صفحہ ۳۳۷ ج ۱ میں ہے:۔

وفیه ان السحاب من السماء ینحدر منها یاخذ ماء لا کزعم من یزعم انه یاخذہ من البحر المالح ویؤیدہ قوله تعالیٰ وینزل من السماء من جبال فیها من برد۔

ابر آسمان سے ہی اترتے ہیں اور وہیں سے پانی بھی لیتے ہیں۔ ایسا نہیں ہے جس طرح کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ دریائے شور سے لیتے ہیں۔ خداوندی ارشاد وینزل من السماء من جبال فیها من برد۔ یعنی آسمان میں اولوں کے پہاڑ ہیں اس سے آتا رہتا ہے۔ خازن مع المعالم صفحہ ۳۲ ج ۱ میں اوکصیب کے تحت ہے:۔

وانما ذکر اللہ تعالیٰ السماء وان کان المطر لا ینزل الا منها یرد علی من زعم ان المطر ینعقد من ابخرة الارض فابطل مذھب الحکماء بقوله من السماء یعلم ان المطر لیس من ابخرة الارض کما زعم الحکماء

اللہ میاں نے بارش کو آسمان سے کہا اگرچہ بارش آسمان ہی سے اترتی ہے محض حکماء کے مذہب کی تردید مقصود ہے وہ کہتے ہیں کہ ابخرات الارض اوپر کو چڑھ کر بارش ہو کر گرتے ہیں معلوم ہوا کہ بارش ابخرات الارض کا نتیجہ نہیں جیسا کہ حکماء کا خیال ہے۔

امام رازی امام المتکلمین اپنی تفسیر صفحہ ۱۹۵ ج ۱ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

السوال الخامس قوله من السماء ما الفائدۃ فیه والصیب لا یکون الا من السماء الجواب من وجهین۔

پانچواں سوال قول باری تعالیٰ پر وارد ہوتا ہے کہ من السماء کیوں کہا اس میں کیا فائدہ ہے حالانکہ صیب (بارش) تو آسمان ہی سے ہوتی ہے۔ اس کے دو طریق سے جواب ہیں فرماتے ہیں بعد جواب اول:۔ الثانی من الناس من قال المطر من ارتفاع ابخرة رطبة من الارض الی الھواء فتنعقد ھناك من شدۃ برد الھواء ثم ینزل مرۃ اخری فذالك ھو المطر ثم ان اللہ سبحانه وتعالیٰ ابطل ذالك المذھب ھھنا بان بین ان ذالك الصیب ینزل من السماء وکذا قوله وانزلنا من السماء ماء طھورا وقوله وینزل من السماء من جبال فیها من برد

دوسرا طریق جواب کا یہ ہے لوگوں کا خیال ہے ابخرات تازہ ہوا کے ذریعہ کرہ ہوا کی طرف پرواز کر کے منجمد ہو جاتے ہیں پھر بتدریج اترتے ہیں۔ یہی بارش ہے۔ اللہ میاں نے اس مذہب کے باطل کرنے کی بنا پر یہ ارشاد فرمایا ہے اور بیان کیا کہ مینہ آسمان سے اترتا ہے۔ اسیطرح فرمان ایزدی وانزلنا من السماء ماء طھورا اور ینزل من السماء من جبال فیها من برد

ایضاً صفحہ ۱۶۲ میں ہے السوال الثالث قوله وانزلنا من السماء ماء یقتضی نزول المطر من السماء ولیس الامر کذلك فان الامطار انما یتولد من الابخرۃ ترتفع من الارض وتصعد الی الطبقة الباردۃ من الھواء فتجتمع ھناك بسبب البرد وتنزل بعد اجتماعها وذلك ھو المطر والجواب من وجوہ۔

تیسرا سوال فرمان الٰہی کا مقتضی یہ ہے کہ بارش کا نزول آسمان سے ہے حالانکہ یہ اس طرح نہیں بلکہ بارش کے متعلق کہا جاتا ہے کہ زمین سے ابخرات کرہ ہوا تک پرواز کرتے ہیں شدت برودت کی بنا پر وہ ابخرات منجمد ہو جاتے ہیں اکٹھے ہو جاتے ہیں پھر نیچے اترتا ہے وہی بارش کہلاتا ہے۔ اس کے کئی ایک طرق سے جواب ہیں؛ اول وثانی وجوہات کے ترجمہ

بعد فرماتے ہیں :-

وثالثها ان قول الله هو الصدق وقد اخبر انه تعالى ينزل المطر من السماء فاذا علمنا انه مع ذالك ينزل من السحاب الى الارض

تیسری وجہ جواب کی یہ ہے کہ خدا کا فرمان سچ ہے اوس نے خبر دی کہ بارش آسمان سے اترتی ہے۔

بیضاوی زیر آئت انزلنا من السماء ماء لکھتے ہیں

ومن الاولى للابتداء سواء اريد بالسماء السحاب فان ما علاك سماء او الفلك فان المطر يبتدأ من السماء الى السحاب ومنه الى الارض على ما دلت عليه الظواهر

تفسیر فتح القدیر شوکانی ص۷۷ جلد ۴ میں ہے :-

الحاصل ان من فى من السماء لابتداء الغاية بلا خلاف الخ

پہلا من ابتدائیہ ہے بلا خلاف خواہ سماء سے ابر مراد لیں یا آسمان اس لئے کہ بارش کی ابتدا آسمان ہی سے ہے ابر کی طرف اور پھر اس سے زمین کی طرف ظواہر نصوص اس پر دال ہیں۔

تفسیر مظہری ص۱۵ ج ۷ میں ہے :-

وانزلنا من السماء ماء فان المطر ينزل من السماء الى السحاب ومنه الى الارض

ص۱۳ میں ہے :-

لكن الظواهر دالة على ان المطر من السماء

ظواہر نصوص اسی پر دلالت کرتی ہیں کہ بارش آسمان سے ابر پر اور ابر سے زمین پر اترتا ہے۔

نصوص شرعیہ بہت کچھ ہیں ملاحظہ ہو وانزلنا من السماء ماء سورہ بقر آیت ۲۲ انعام ۹۹ رعد ۱۷ ابراہیم ۳۲ نحل ۱۰ و ۶۵ طہ ۵۳ حج ۶۳ فاطر ۲۷ زمر ۲۱ کما انزلناہ من السماء سورہ یونس آئت ۲۴ کہف ۴۵ وما انزل الله من السماء من ماء سورہ بقر آئت ۱۶۴ وینزل عليكم من السماء ماء سورہ انفال آئت ۱۱ فانزلنا من السماء ماء سورہ مومنون آئت ۱۸ فاخرجنا لقمان ۱۰ حجر ۲۲ وانزل لكم من السماء ماء

سورہ نحل آئت ۱۰ من تنزل من السماء ماء سورہ عنکبوت آئت ۶۳ وينزل من السماء ماء سورہ روم آئت ۲۴ والذى نزل من السماء ماء سورہ زخرف آئت ۱۱ ونزلنا من السماء ماء سورہ ق آئت ۹ الم تر ان الله يزجى سحابا ثم يؤلف بينه ثم يجعله ركاما فترى الودق يخرج من خلاله وينزل من السماء من جبال فيها من برد سورہ نور آئت ۴۳ وارسلنا الرياح لواقح فانزلنا من السماء ماء حجر آئت ۲۲ تفسیر جامع البیان سورہ نبا زیر آئت والمعصرات هى او هى السموات فان الماء ينزل من السماء الى السحاب كما صح عن ابن عباس وغيره فالسموات يحملن السحاب على العصر

جامع البیان کے مصنف کے منہیہ (اپنے حاشیہ) میں ہے :- وعن الحسن وقتادة ان المراد منها السموات فالمراد من قولنا كما صح عن ابن عباس انه صح عنه ان المطر من السماء ياتى الى السحاب لان تفسير المعصرات بالسماء وهو قول ابن عباس

ابن عباس رض سے جو صحیح وارد ہے وہ یہ ہے کہ بارش آسمان سے ابر کی طرف آتا ہے۔

الجوائز والصلاۃ نواب صاحب بھوپالی ص۲۲۹ میں ہے :- عن ابن عباس قال ان الله عز وجل يبعث الريح تحمل الماء من السماء ثم تاتى به من السحاب تدر كما تدر اللقحة اخرجه ابو الشيخ فى العظمة

ابن جریر ص۱۵ جز ۱۴ میں ابن مسعود سے ہے فى قوله وارسلنا الرياح لواقح قال يرسل الرياح فتحمل الماء من السماء ثم تمرى السحاب فتدر كما تدر اللقحة

ابن عباس و ابن مسعود رضی اللہ عنہما دونوں یہی فرماتے ہیں کہ ہوا پانی کو آسمان سے اٹھا کر ابر کو پہنچاتی ہے پھر ابر برستا ہے۔

جامع البیان ص۲۲۱ ج ۵ میں اسکو بہت سے سلف کا مسلک بتلایا ہے۔

عن كعب الاحبار السحاب غربال المطر لولا السحاب حين ينزل الماء من السماء لافسد ما يقع عليه من الارض رواه عبد الله ابن عباس ذكره الخطيب البغدادى بسنده كما فى التفسير الاحكام القرطبى ص۱۲ ج ۲ واخرجه

۴۴ حضرت ابن عباس کعب احبار سے نقل کرتے ہیں کہ ابر آسمان کی چھلنی ہے اگر ابر نہ ہو نزول باراں کے وقت تو زمین میں جہاں بھی پڑے برباد ہو جاوے بلا ابر پانی طوفان نوح کے وقت البتہ برسا ہے۔

اللہ میاں نے فرمایا ہے :-

ففتحنا ابواب السماء بماء منهمر

تفسیر ابن کثیر ص۲۶۴ ج ۹ میں ہے :-

قال ابن جريج عن ابن عباس ففتحنا ابواب السماء بماء منهمر كثير لم تمطر السماء قبل ذالك اليوم ولا بعده الا من السحاب فتحت ابواب السماء بالماء من غير سحاب ذالك اليوم۔

آئت ففتحنا کی تفسیر میں فرماتے ہیں اوس دن سے پہلے اور بعد پانی نہیں برسا بجز بذریعہ ابر کے طوفان کے وقت تو آسمان کے دروازے بالکل کھول دیئے گئے اور بلا ابر ہی پانی برسایا نیز اسیطرح در منثور و فتح القدیر للامام الشوکانی میں بھی ہے۔

اخرج الطبرانى فى الاوسط عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال انما الصيب من هٰهنا واشار بيده الى السماء

طبرانی اوسط میں حضرت ابوہریرہ رض سے مروی ہے۔ حضور نے فرمایا بارش اس جگہ سے ہوتی ہے پھر آپ نے آسمان کی طرف اشارہ کیا آپ کا آسمان کی طرف اشارہ کرنا اور فرمانا کہ یہاں سے آتا ہے صاف واضح کر رہا ہے کہ باران ابخرات الارض سے ہرگز نہیں حکماء یونانیین کی آراء کو تسلیم کرنا اتباع نبوی نہیں۔ جن خیالات کی خداوند کریم تردید فرما دیں اور ہم پھر انہی اپنی رٹ لگانے جائیں واہ اہل توحید عزفہ حقہ

مقدس رسول - آریوں کے ایک زہریلے رسالے کا (۲۱) جواب از مولانا ثناء اللہ صاحب - قیمت ۸ر (منیجر)

اہل حدیث بلکہ علماء اہل سنت والجماعت سے نہیں۔
ایسے خیالات کو ٹھیک تو کیا ہوا بھی لگنے دینا جرم ہے
میرے عزیز اہل حدیثو! یاد رکھو۔ کہ ابر کی تکوین
ہوا سے نہیں بارش ابخرات الارض کا نتیجہ نہیں۔ یہ
خیالات جماعت اہل حدیث کے اعتقادات سے کوسوں
دور ہیں۔ سائنس اور فلاسفہ کے ہاتھوں میں لواء اسلام
ہرگز خدا نے نہیں دیا اور نہ ہی یہ قابل حمل لواء اسلام
ہیں۔ اگر کسی اہل سنت نے لکھا بھی تو وہ محض سائنس
والوں کی تقلید کی بنا پر۔ خداوند ان سے درگزر کرے
اصل بات یہی ہے کہ بارش حقیقت میں آسمان سے ہے
جو بوساطت ابر برسائی جاتی ہے۔ آسمان میں پانی کی
کمی نہیں کہ اللہ میاں کو بحر ارض اور ابخرات ارض سے
پانی لینے کی ضرورت واقع ہو۔

سنن ابی داؤد وغیرہ میں ان فی السماء بحراً موجاً
ہے بلکہ عرش معلیٰ ہی پانی پر ہے۔

خداوند کریم ایسے عقائد سے جماعت حقہ اہل حدیث
بلکہ کل مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ مجھے امید ہے کہ ہردو
مولوی صاحبان اپنے اپنے خیال کو واپس فرمائیں گے
اذلا معاداۃ لاحد مع الحق بل یدار مع الحق
حیثما دار واللہ الموفق۔

(وانا الراجی رحمۃ ربہ ابو عبد الکبیر محمد عبد الجلیل
السامرودی کان اللہ لہٗ) ۱۲۔ جمادی الاولیٰ ؁ھ

اہلحدیث | یہ مضمون معلومات کے لحاظ سے درج
کیا گیا ہے۔ ورنہ اصل مسئلہ تو بالکل صاف ہے۔
ہم نے شملہ وغیرہ پہاڑوں پر دیکھا ہے کہ بادل اٹھے
خوب برسے مگر اوپر کے پہاڑ پر بوند نہیں گری۔
نیچے نیچے سب کچھ ہی ہو گیا۔ مشاہدہ کے خلاف
کسی کی رائے یا خیال پر اعتقاد کرنا گویا مخالفوں کو
ہنسی کا موقع دینا ہے۔ جن بزرگوں نے اس راز کو
سمجھا ہے وہ (السماء) کے معنے بادل کے کرتے ہیں۔

مسیح کے ایک مشہور واقعہ سے چند استدلالات

(از قلم مولوی عبد الرؤف صاحب از جھنڈا نگر ضلع بستی)

واقعہ بحوالہ متی اس طرح ہے کہ :-
مسیحؑ کو راستہ میں ایک جگہ بھوک لگی۔ دور سے
ایک انجیر کے درخت کو دیکھا اور اس خیال سے
کہ شاید اس میں کھانے کے لئے پھل مل جاوے
درخت کے پاس پہنچے لیکن اس میں سوا پتوں کے
اور کچھ بھی نہیں ملا اور بقول انجیل مرقس وہ انجیر کا
موسم ہی نہ تھا تب مسیح نے درخت سے کہا آئندہ
تجھ میں کبھی پھل نہ لگے یہ کہنا ہی تھا کہ انجیر کا
درخت اسی دم سوکھ گیا۔ (متی ۲۱/۱۲) (مرقس ۱۱/۱۲)

اول مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ مسیح انسان تھے اور بنا بریں
اور رسولوں کی طرح صفات بشریت و خواص بشریہ
سے متصف تھے۔ قرآن کریم نے ان کے کھانے پینے
بھوک لگنے و دفع جوع کی خواہش وغیرہ کو ان کی الوہیت
کی تردید میں بیان فرمایا ہے۔

دوسرا مسئلہ۔ حالت اضطرار میں غیر کی مملوکہ شئے
کا کھانا جو حرام ہے جائز ہے سد جوع کے لئے (بھوک
روکنا)

تیسرا مسئلہ۔ عالم الغیب نہیں تھے ورنہ پہلے ہی
معلوم کر لیتے کہ اس میں پھل نہیں ہے اور وہاں تک
جانے کی تکلیف اٹھانی ہی نہ پڑتی۔

چوتھا مسئلہ۔ مسیحؑ بالکل رحمدل ہی نہیں تھے
جیسا کہ عیسائی ایک گال پر مار کھانے کے بعد دوسرے
گال کے پیش کرنے کی تعلیم بیان کرتے ہیں۔ کیونکہ آپ
نے درخت تک پر غصہ کا اظہار فرمایا اور مورد عتاب
بنایا ہے۔

پانچواں مسئلہ۔ بلا وجہ سزا دینے کا ثبوت بھی اس سے
ثابت ہوتا ہے کیونکہ درخت بہرحال بے قصور تھا۔

چھٹا مسئلہ :- بد دعا کرنے کا ثبوت بھی حاصل ہوا جو آپ نے
بے ضرر درخت پر کی۔

ساتواں مسئلہ :- درختوں کا بد دعا سے متاثر ہونا ثابت ہوا
جو استن[1] حنانہ کے تاثر کی ایک نظیر ہے۔

امید ہے کہ سعید روحیں اور بھی لطیف نکات حاصل
کر لیں گی اور موقع ضرورت پر الزامی دلائل میں اسکات خصم
کے لئے کار آمد بنا سکیں گی۔

(تصانیف حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری)

تقابل ثلاثہ۔ اس میں توریت، انجیل اور قرآن کا مقابلہ کر کے بتلایا گیا ہے کہ احکامات قرآنی بہر نوع مکمل ہیں اور تمام ضروریات انسانی کے لئے کافی ووافی ہیں۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ اس کا طرز تحریر بالکل انوکھا ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت عہ کی بجائے ۱۲ر

توحید و تثلیث۔ تثلیث کا عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ رد کرتے ہوئے توحید اسلامی کو دلائل اور براہین کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۲ر

جوابات نصاریٰ۔ اس کتاب میں نے مسیحیوں کی تین مشہور کتب کا جواب دیا گیا ہے۔ جن میں انہوں نے اسلام پر اعتراضات کئے ہیں۔ جواب مفصل و مدلل ہے۔ مسیحی صاحبان آج تک اس کا جواب الجواب نہیں دے سکے۔ قیمت صرف ۸ر۔ ہر سہ کتب منگوانے کا پتہ :- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر۔

ناظرین اہلحدیث خط و کتابت کرتے وقت
چٹ خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔
نائب مدیر۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

---

[1] درخت کا تنہ تھا جس کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگا کر خطبہ پڑھا کرتے تھے۔ جب منبر تیار ہوا اور آپ نے ستون چھوڑ کر منبر پر خطبہ دینا شروع کیا تو ستون سے رونے کی آواز آئی۔ راقم مضمون کا اس طرف اشارہ ہے۔ (اہلحدیث)

دیدار تھیہ پرکاش۔ ویدوں کو غیر الہامی دلائل و براہین سے ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۰ر منیجر اہلحدیث

فتاویٰ

س ۸ } فجر کی نماز فرض کا جماعت کا وقت ہوگیا ہو تو امام سنتیں پڑھ کر نماز کے لئے کھڑا ہووے یا بغیر سنت پڑھے فرض پڑھا لے اور بعد میں سنت پڑھے۔
(سیٹھ حاجی ولی محمد جیون بھائی از راجکوٹ)

ج ۸ } پہلے دو رکعت سنت پڑھے پھر جماعت کرائے۔ اگر سائل کا یہ مطلب ہے کہ نماز کا وقت بہت تنگ ہوگیا۔ اتنا کہ فرض ہی پڑھے جائیں تو بے شک پہلے فرض پڑھے بعد سنتیں پڑھے۔

س ۹ } مغرب کی فرض نماز میں جماعت کے ساتھ فقط ایک رکعت ملے اور پھر دو رکعت باقی رہی تو پھر دوسری رکعت میں التحیات پڑھنا ہوگا یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۹ } امام کے ساتھ مل کر مقتدی نے جو رکعت ادا کی ہے یہ اس کی پہلی رکعت ہے اس لئے دوسری رکعت پڑھ کر تشہد (التحیات) پڑھے۔ اگر پہلی میں نہ پڑھے دوسری رکعت پڑھ کر تشہد پڑھے تو یہ بھی جائز ہے۔ دونوں مذہب سلف سے چلے آئے ہیں۔

س ۱۰ } نماز ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء ساتھ جمع کرکے پڑھے تو سنت نفل پڑھے یا چھوڑ دے۔

ج ۱۰ } جمع صلوتین کی صورت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صرف فرض پڑھا کرتے تھے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ لم یسبح بینھما یعنی نمازوں کے جمع کرنے میں نوافل سنتیں نہیں پڑھیں۔

س ۱۱ } فجر کی نماز کے لئے کوئی شخص گھر سے سنت پڑھ کر مسجد میں آیا۔ اور اذان کا وقت ہوگیا تھا علی الاتفاق دیر سے ہوئی۔ اب وہ شخص پھر سنت پڑھے یا وہی کافی ہے۔ کوئی شخص گھر سے سنت پڑھ کر آیا مگر تکبیر کو دیر ہے تو وہ شخص خالی بیٹھا رہے یا دو رکعت پھر پڑھے۔ (سائل مذکور)

ج ۱۱ } جو سنتیں وہ پڑھ چکا ہے وہ کافی ہیں اور پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اور فجر کی سنتیں پڑھ کر بجز فرضوں کے اور کوئی نفل نہ پڑھے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ صبح ہو جانے کے بعد سوا دو رکعت سنتوں کے کوئی نماز نہیں ہے۔

س ۱۲ } ایک محلہ میں (خانگی ناراضگی کے باعث) دو فریق رہتے ہیں۔ سابقہ منہدم شدہ مسجد کو از سر نو بنانے کا اہتمام اہل محلہ نے کیا۔ ایک فریق کا سرگردہ دوسرے فریق کے ایک فرد سے کوئی امداد قبول نہیں کرتا۔ بلکہ جس شخص سے مسجد کے لئے اینٹیں خریدی گئیں اس کو جب فریق ثانی کے ایک فرد نے اینٹوں کی رقم اپنی طرف سے دینی چاہی تو اُس نے واپس کردی کہ مجھے آپ کے فلاں محلہ دار نے روک دیا ہے کہ فلاں شخص سے کوئی رقم نہ لینا۔ کیا ایسی مسجد جس کی تیاری میں خانگی مخالفت کے باعث کسی شخص کی امدادی رقم واپس کردی جائے۔ مسجد کے حکم میں رہتی ہے اور اس میں نماز پڑھنا جائز ہے؟
(بوستان ہیڈ ماسٹر از سرائے صالح)

ج ۱۲ } مسجد زمین کا نام ہے۔ دیواریں اور اینٹیں آرام کے لئے ہیں۔ اصل مسجد تو زمین ہے۔ تفسیر عزیزی آیت و اذ یرفع ابراھیم القواعد ملاحظہ کریں۔

س ۱۳ } وہ امام مسجد جو فریق اول کی تائید کرتا ہے اور اہل محلہ میں اتحاد کی بجائے اختلاف بڑھانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کی امامت جائز ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۳ } امام صاحب کے متعلق ہم کوئی فتویٰ نہیں دے سکتے جب تک ان کا بیان نہ پہنچے۔ اللہ اعلم

س ۱۴ } اگر دس یا پندرہ یا بیس سیر دودھ یا شربت یا گھی گرم شدہ میں ناپاکی پڑ جائے تو کیا سب خراب تصور ہوگا یا کیسے کیا جائے۔ قرآن و حدیث سے جواب دیا جاوے۔ (الہٰی بخش خریدار اہلحدیث)

ج ۱۴ } حدیث شریف میں آیا ہے اگر گھی گرم میں چوہا پڑ جائے تو اس کے نزدیک نہ جاؤ۔ چنانچہ حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں:-
وان کان مائعا فلا تقربوہ (ابوداؤد)
اگر پگھلا ہوا (گھی ہو) تو اس کے نزدیک نہ جاؤ۔ یہی حکم دودھ اور شربت کا ہے۔

س ۱۵ } آنحضرت صلعم نے اونٹوں کا پیشاب لوگوں کو پلایا تھا۔ کیا حرام چیز میں شفا ہے؟

ج ۱۵ } حدیث شریف میں ذکر آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اونٹوں کا پیشاب اور دودھ پینے کے لئے فرمایا تھا جنکو استسقاء ہوگیا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ماکول اللحم جانور (جس کا گوشت حلال ہے) اس کا پیشاب بھی حرام نہیں۔ بوقت ضرورت اس کا استعمال جائز ہے۔ ائمہ حنفیہ میں سے امام محمدؒ کا بھی یہی مذہب ہے۔ حرام چیز میں شفا نہیں۔ لا شفاء فی الحرام۔

س ۱۶ } اس جگہ کے لوگ آنحضرت صلعم کا سایہ تصور نہیں کرتے۔ قرآن و حدیث سے اُن کے سایہ کا ثبوت دو۔ (سائل مذکور)

ج ۱۶ } یہ بات یونہی بے ثبوت مشہور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔ جو کوئی بیان کرے اس سے اس کا ثبوت طلب کیجئے۔ اگر مل جائے تو ہمیں بھی اطلاع دیجئے۔ اللہ اعلم!

س ۱۷ } ہم لوگوں کو انتیسویں کا چاند نظر نہ آیا اس لئے شعبان کی تیس گنتی پوری کرکے چہار شنبہ کو روزہ رکھا۔ بعد قرب و جوار سے مثلاً دس میل سے لیکر چالیس میل تک کی خبریں موصول ہوئیں کہ چاند پیر کو دیکھ کر منگل کو روزہ تھا اس وقت معتبر شہادت نہ ملنے کے باعث عمل نہ کیا۔ بعد میں معتبر شہادتیں موصول ہوئیں۔ اب یہاں کے چند صاحب فرماتے ہیں کہ قرب و جوار کی شہادت پر عمل کرنا ہوگا ورنہ طاق راتوں میں ردو بدل ہو جائیگا۔ آپ فرمائیں کہ ہم لوگ کس حساب پر طاق راتوں میں عبادت کریں۔ اور کیا روزہ بھی قضا رکھنا ہوگا؟
(محمد عبداللہ از علیا نگرم۔ ضلع ویزاگپٹم)

ج ۱۷ } اگر قرب و جوار سے معتبر شہادتیں مل جائیں کہ چاند دیکھا گیا ہے تو آپ اسی حساب سے شمار رکھیں اور بعد میں ایک روزہ قضا کریں۔ بہت دور کی شہادت آپ کے لئے حجت نہیں۔ اللہ اعلم!

متفرقات

شکریہ معاونین | گذشتہ اخباری سال کے اختتام پر ناظرین و معاونین اہلحدیث سے اپیل کی گئی تھی کہ اس کی اشاعت بڑھانے میں کوشش کریں۔ چنانچہ مندرجہ ذیل حضرات نے شروع سال سے ایک ایک نیا خریدار بنایا ہے۔

جناب ڈاکٹر نبی محمد خان صاحب۔ جناب مولوی عبدالعزیز صاحب اہل حدیث۔ جناب شیخ محمد ابراہیم صاحب۔ جناب حکیم عبدالرحیم صاحب ۲ خریدار۔

ادارہ اہلحدیث جملہ اصحاب کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ نیز دیگر خریداران و بہی خواہان سے توقع رکھتا ہے کہ وہ بھی "اہلحدیث" کی اشاعت کو بڑھانے میں ضرور کوشش کرتے رہیں گے۔

قابل امداد بیوہ | مسماۃ فاطمہ بیوہ مولوی محمد الدین مرحوم ساکن شہر گجرات محلہ نور پور اراثیاں مشرقی قابل امداد ہے۔ احباب خیر اس کی امداد فرمائیں۔

مدرسہ عربیہ دارالتعلیم | مبارک پور ضلع اعظم گڈھ (جس کی بنا مولانا عبدالرحمٰن صاحب مبارک پوری نے ڈالی تھی) کی طرف سے منشی محمد عمر صاحب رکن مدرسہ بطور سفیر کلکتہ وغیرہ کی طرف بھیجا گیا ہے۔ اہل خیر حضرات ان کی اعانت فرمائیں۔ (حاجی امانت اللہ ناظم و مہتمم مدرسہ عربیہ دارالتعلیم مبارک پور ضلع اعظم گڈھ)

(عہ داخل اشاعت فنڈ)

استدعا برائے حج | راقم کو عرصہ سے زیارت بیت اللہ کا از حد شوق ہے۔ کوئی صاحب خیر بطور ملازم خاکسار کو ساتھ لے جائیں تو عند اللہ ماجور ہونگے۔

(سید عبدالغفار رضوی معرفت سید احمد حسین رضوی مترجم چیفکورٹ لکھنؤ)

ضرورت ملازمت | خاکسار دینی مدرسہ میں ابتدائی تعلیم بخوبی دے سکتا ہے۔ امامت، خطابت یا سفارت کا کام بھی کر سکتا ہے۔ کسی مسجد میں امام یا خطیب یا کسی انجمن کو مبلغ یا سفیر کی ضرورت ہو تو مجھ سے خط و کتابت کریں۔

(مولوی عبداللہ موضع کلس ڈاکخانہ قصور ضلع لاہور)

مقدمہ موقف اہل حدیث | فیض آباد کے لئے آج تک صرف عہ روپیہ کی امداد آئی ہے۔ اخراجات بہت ہیں۔ اہل حدیث مخیر حضرات توجہ فرمائیں۔

راقم مرزا مولوی محمد یوسف دفتر اہل الذکر فیض آباد۔ یوپی

ملک ابویحیٰی امام خان صاحب | نوشہروی جہاں کہیں ہوں مجھے اطلاع دیں۔ (ایم محمد خان گوندل ضلع گجرات)

"اہلحدیث" کے وی پی

سابقہ پرچہ میں مندرجہ ذیل خریداروں کے نام وی پی بھیجا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب نے واپس کر دیا تو بعد واپسی بغیر قیمت وصول کئے اخبار جاری نہیں رہیگا۔

۲۱۱۳ - ۲۷۰۶ - ۳۷۷۲ - ۴۱۲۰ - ۵۶۵۸ - ۵۶۷۲ - ۶۶۳۰ - ۶۸۸۰ - ۶۹۰۳ - ۷۰۵۸ - ۸۱۱۵ - ۸۱۶۶ - ۸۶۶۳ - ۹۳۵۸ - ۹۶۴۵ - ۹۶۵۰ - ۹۸۵۴ - ۱۰۰۸۲ - ۱۰۴۰۸ - ۱۰۴۲۷ - ۱۰۷۴۹ - ۱۰۷۷۲ - ۱۰۷۷۸ - ۱۰۷۸۲ - ۱۱۱۰۲ - ۱۱۴۴۹ - ۱۱۷۱۰ - ۱۱۷۵۳ - ۱۱۷۷۹ - ۱۱۹۴۹ - ۱۱۹۵۵ - ۱۲۲۴۵ - ۱۲۲۴۸ - ۱۲۲۵۲ - ۱۲۲۵۵ - ۱۲۲۵۶ - ۱۲۲۶۱ - ۱۲۲۶۳ - ۱۲۲۶۶ - ۱۲۲۶۷ - ۱۲۳۵۴ - ۱۲۳۵۸ - ۱۲۳۶۹۔

درخواست برائے اہلحدیث | خاکسار کو اخبار اہلحدیث کے مطالعہ کا از حد شوق ہے۔ مگر مفلسی کی وجہ سے قیمت تو درکنار غریب فنڈ سے بھی نہیں لے سکتا۔ اصحاب خیر میں سے کوئی صاحب راقم کے نام ایک سال کے لئے اخبار جاری کرا دیں۔ راقم ولی محمد لوہار مقام مونگ بواسطہ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات۔

جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام | شہر انبالہ کے معتمد عمومی سید غلام بھیک صاحب نیرنگ جملہ اہل خیر حضرات سے اپیل کرتے ہیں کہ رمضان المبارک میں صدقات و خیرات ادا کرتے وقت جمعیۃ ہذا کو بھی یاد رکھیں۔

کانفرنس اہل حدیث | کے لئے از جناب خلیل الرحمٰن صاحب اجمیر ۶۔ حکیم اللہ بخش صاحب پنجابی سلیجر آسام عہ

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب | کے لئے از حکیم اللہ بخش صاحب مذکور عہ۔

مدرسہ مدینہ منورہ | کے لئے از شیخ محمود محمد ابراہیم صاحب جھاجھا عہ۔ جناب کفایت اللہ خان صاحب بریلی عہ۔ حکیم اللہ بخش صاحب عہ۔

مدرسہ مکہ معظمہ | کے لئے شیخ محمود محمد ابراہیم صاحب و جناب کفایت اللہ خان صاحب مذکورین عہ عہ روپیہ۔

غریب فنڈ | کے لئے اس ہفتہ کوئی رقم نہیں آئی۔ حالانکہ آپ حضرات کو معلوم ہے کہ سائلین کی تعداد کس قدر ہے۔ اگر رمضان المبارک میں بھی ان کے نام اخبار جاری نہ ہو سکا تو پھر کب ہوگا۔ پس مخیر حضرات و ارباب ذوق سے امید ہے کہ وہ اس فنڈ کی حتی الامکان امداد جلد فرمانے سے دریغ نہیں فرمائینگے۔

دعائے صحت | (۱) میرے والد مولوی عبدالعزیز تین ماہ سے درد گھٹنہ و نقرس میں مبتلا ہیں۔ (راقم عبدالحق از کوٹلی) (۲) میرے والد ۳۲ سال سے دمہ میں مبتلا ہیں۔ راقم ابوظفر متعلم مدرسہ دارالحدیث گوالیار (۳) راقم عرصہ سے ایک مرض میں پھنسا ہوا ہے۔ باوجود علاج کے صحت نہیں ہوئی۔ محمد زکریا از کھیڑہ ضلع فیروزپور۔ (۴) میں بھی ایک خطرناک علالت کا شکار ہوں۔ علاج معالجہ سے کوئی افاقہ نہیں ہوتا۔ محمد عبدالمجید مالندور ضلع سنتھال پرگنہ۔

ناظرین جملہ حضرات کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ اللھم اشفھم بشفائک وداوھم بدوائک

مصباح التوحید | جس میں مسئلہ توحید کو پوری وضاحت سے پیش کیا گیا ہے۔ صرف ار کا ٹکٹ بھیجکر مفت حاصل کریں۔ پتہ۔ قریشی محمد ابراہیم ایس وی شہر

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

یورپ میں کھلبلی

جب سے وزیر اعظم برطانیہ اور وزیر اعظم فرانس نے چیکوسلواکیہ کی قربانی دیکر جرمن کے ڈکٹیٹر سے صلح کی ہے یورپ میں کھلبلی پڑگئی ہے۔

واقعات بھی کچھ ایسے ہی پیدا ہوگئے ہیں۔ چاروں طرف سے ان دونو ملکوں کی وزارتوں پر حملے ہو رہے ہیں۔ ان سب کا مطلب اور مفہوم ایک ہی ہے کہ برطانیہ اور فرانس نے چیکوسلواکیہ سے بے وفائی کی ہے۔ جرمن بھیڑیے کی ریس میں دوسرے ممالک نے بھی دانت دکھانے شروع کر دیئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پولینڈ نے اپنا حصہ لے لیا اور ہنگری نے اپنا۔ یورپین ممالک کے حق میں ڈاکٹر اقبال مرحوم کا یہ شعر ہمیں رہ رہ کر یاد آتا ہے جو اپنے معنی میں کیسا صحیح ہے اور اس کی تعبیر کیسی معقول ہے ؎

جز ازیں بیش ندانم کہ کفن دزدے چند
بہر تقسیم قبور انجمنے ساختہ اند

علم غیب تو خدا کو ہے مگر واقعات کی شہادت سے یہ کہنے میں ہم باک نہیں سمجھتے کہ تھوڑے عرصے تک یہ خبر سننے میں آجائیگی کہ حکومت چیکوسلواکیہ جرمن سلطنت کے ساتھ ملحق ہوگئی۔ وجہ یہ کہ اسکو اپنا مستقل وجود بحال رکھنے کی قوت نہیں اور کسی بڑی سلطنت کے وعدے پر بھروسہ نہیں رہا۔ ورنہ تہدید لگنے پر جرمن بھیڑیا اسے کھا جائیگا۔ چنانچہ اس کا یہ مطالبہ کہ چیکوسلواکیہ کا پریزیڈنٹ اس کے حسب منشا رکھا جائے اسکے ارادے کا اظہار کر رہا ہے۔ ادھر تو چیکوسلواکیہ اور وسط یورپ کے چھوٹے چھوٹے ممالک اس امر کو بخوبی سمجھ گئے ہیں کہ جرمن کے منہ تو [illegible] ان کی خیر نہیں [illegible]

چھوٹی چھوٹی سلطنتیں جرمن ڈکٹیٹر کے اشارے پر چل کر اپنا استقلال کھو بیٹھیں گی اور جرمن سلطنت کافی مضبوط ہو کر اپنے رقیبوں کے واسطے خطرے کا باعث بنے گی۔ یہی معنی ہیں اس آیہ کریمہ کے:-

تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ

کانگرسی حکومتیں

کانگرسی حکومتوں کو برسر اقتدار آئے ابھی جمعہ جمعہ آٹھ روز بھی نہیں ہوئے کہ شکایتوں کے دفتر کھل گئے ہیں۔ ہم نے یوپی میں جا کر مسلمانوں کی زبانی بڑی شکایت یہ سنی کہ کانگرس کی روش اُردو زبان کے خلاف ہے نیت کا حال خدا کو معلوم ہے مگر اس میں شک نہیں یہ اختلاف اس اختلاف کے مشابہ ہے جو نواب محسن الملک مرحوم کے زمانے میں ہندی اور اُردو کے نام سے پیدا ہوا تھا۔

گاندھی جی اور ان کی پارٹی اس کوشش میں ہیں کہ ملک میں ایک ایسی زبان جاری کی جائے جس کا نام تو "ہندوستانی" ہو مگر اس میں سنسکرت کے مخصوص الفاظ داخل کئے جائیں۔ جس کا فائدہ بقول ان کے یہ ہوگا کہ ایسی زبان بنگال، گجرات، مہاراشٹر اور مدراس وغیرہ صوبوں میں اچھی طرح سمجھی جائے گی۔ تاہم وہ اس بات کو کھلے لفظوں میں ظاہر کرتے ہیں کہ عربی، فارسی کے مروجہ الفاظ کو خارج نہیں کیا جائیگا بلکہ ان کو بحال رکھ کر مذکورہ صوبوں میں زیر استعمال سنسکرت الفاظ کو بھی جدید "ہندوستانی" زبان میں جگہ دی جائے گی۔

ہم اس بات کے سمجھنے سے قاصر ہیں کہ اس متوقع نئی زبان کو اُردو زبان کا قائم مقام قرار دیں جو سارے ملک میں بآسانی بولی اور سمجھی جاتی ہے۔

ہم اس دعوے کے ثبوت میں دو اخبار پیش کرتے ہیں جو دونو ایک ہی شخص کے زیر اہتمام نکلتے ہیں۔ ان دونوں کی زبان اُردو کہلاتی ہے۔ مگر ان دونوں میں اتنا فرق ہے کہ بغیر فرقہ وارانہ امتیاز کے ہی ملک کا ہر ایک [illegible] نہیں سمجھ سکیگا اور دوسرے کو مڈل پاس بھی سمجھ لیگا۔ ان اخباروں کے نام "پرتاپ" اور "پرکاش" ہیں۔ دونوں اخبار اُردو زبان میں ہیں۔ دہلی کے باشندے جو ہندی اور ناگری سے ناواقف ہیں (ہندو ہوں یا مسلمان) "پرتاپ" کو سمجھ لیں گے "پرکاش" کو بخوبی نہیں سمجھ سکتے۔ مثال میں ہم ایک فقرہ پیش کرتے ہیں جسکو "پرتاپ" کی زبان میں یوں ادا کیا جاتا ہے:-

"آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں"

لیکن "پرکاش" کی زبان میں یوں بولا جائیگا:-

"آپ کی سیوا میں نویدن ہے"

اس کے علاوہ اخبار "پرکاش" سے ایک فقرہ نقل کر کے ناظرین کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو "پرکاش" لکھتا ہے:-

> آریہ جگت میں سنتھاؤں کے خلاف ایک آواز سنائی دیتی ہے وچارشیل آریہ بھانو بھاؤ انوبھو کرتے ہیں کہ آریہ سماج کی سنتھائیں اُنتی کا ایک سادھن بننے کی بجائے اسکے راستہ میں ایک بھاری رکاوٹ بن رہی ہیں۔ (پرکاش ۶- نومبر ۳۸ء)

ناظرین! ہمارا خیال ہے کہ مرقومہ فقرے کو مسلمان تو الگ رہے پنجاب کے عام ہندو بھی نہیں سمجھ سکتے۔ کانگرس کی تحریک سے جو "ہندوستانی" زبان بنیگی اس کی مثال "پرکاش" کی انشاء میں مل سکتی ہے جس کا نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ فقرہ بھی ہماری سمجھ میں نہیں آیا اگرچہ مولانا ابو الکلام آزاد اسکی تائید کرتے ہیں کہ

> جدید ہندوستانی میں سے عربی فارسی کے مروجہ الفاظ نکالے نہیں جائینگے۔ بلکہ ان کے ساتھ ہی سنسکرت کے مزید الفاظ داخل کئے جائیں گے۔

آپ شوق سے ایسا کریں مگر ہم اتنا پوچھتے ہیں کہ کیا بھی سرکاری مدارس میں پڑھ دالی جائیگی کا مضمون کس زبان میں ادا کیا جائیگا۔ [illegible] سنسکرت کے [illegible] الفاظ بھرتی کئے جائینگے [illegible] عربی فارسی کے مروجہ الفاظ جو [illegible]

وہ اپنی جگہ پر بحال رہینگے یا نکال دیئے جائینگے۔ اگر جدید الفاظ نے جگہ پالی تو پرانے الفاظ نکل گئے۔ اگر پرانے الفاظ بحال رہے تو نئے سنسکرت الفاظ کو جگہ نہ ملی۔ اس لئے ہماری رائے ہے کہ کانگرس زبان کی الجھن میں نہ پڑے بلکہ اسکو اپنی رفتار پر چھوڑ دے جس زبان میں ترقی کرنے کی قابلیت ہوگی وہ خود ہی ترقی کرلے گی۔ کانگرس کم سے کم دس برس تک خاموش رہے ورنہ خطرہ ہے کہ نتیجہ وہی نکلیگا جو عیسائیوں کی بائیبل میں لکھا ہے کہ شروع دنیا میں بنی آدم نے ایک بہت اونچا مینار بنایا۔ خدا نے فرشتوں سے کہا کہ یہ تو اتفاق کرکے سب کچھ کرلیں گے آؤ ان کی زبان میں اختلاف ڈال دیں تاکہ متفق نہ ہوسکیں۔

زبانوں کا اختلاف انجام کار مقاصد کا اختلاف ہوکر موجب تفریق بن جاتا ہے۔ اور اس پر یہ مصرع صادق آتا ہے۔ ؎

شوخ من ترکی و من ترکی نمے دانم

مدرسہ مصباح القرآن والسنہ کھنڈیلہ راجپوتانہ کا
سالانہ جلسہ

ناظرین! یہ مدرسہ عرصہ بیس سال سے علاقہ راجپوتانہ کھنڈیلہ میں دینی خدمت کر رہا ہے۔ علاقہ ہذا میں صرف یہی ایک واحد مرکزی درسگاہ ہے جو ہر سال طلباء پنجاب و میوات و بنگال و پورب و علاقہ راجپوتانہ وغیرہ کو علوم دینی کی تعلیم دیتی ہے اور جس نے آج تک بفضلہ تعالیٰ قوم سے چندہ کے لئے دست دراز نہیں کیا۔ مقامی جماعت اہل حدیث کھنڈیلہ ہی اپنی سرمایہ داری سے اسکی مالی امداد کرتی رہی اور انشاء اللہ کرتی رہے گی۔ خیر احباب کارکن جماعت نے مدرسہ کا بار اپنے ذمے رکھا ہے۔ مدرسے کے صدر مدرس مولانا ابو محمد عبدالجبار صاحب محدث کھنڈیلوی ہیں جو تقریباً بائیس ۲۲ سال سے قرآن و حدیث کا درس دیتے رہے ہیں۔ مسائل کتب حدیث و دیگر فنون کی تعلیم ... طلباء کی تعداد ... کے قریب تھی۔ طلباء کے طعام ... انتظام

اب تک مدرسہ کی کوئی مستقل عمارت نہ تھی مگر عرصہ تین سال سے کئی ہزار کی لاگت کی پختہ عالیشان عمارت تعمیر کرائی گئی ہے۔ جس میں متعدد درسگاہیں ہیں۔ طلباء کی رہائش کے لئے بہترین کمرے ہیں۔ جو طلباء و شائقین علم تفسیر و حدیث آنا چاہیں وہ شوال کی ۸-۱۰ تاریخ تک آجائیں۔ بشرطیکہ ان کی ابتدائی تعلیم صرف و نحو وغیرہ مکمل ہو۔ کھنڈیلہ ایک مشہور جگہ ہے آب و ہوا نہایت خوشگوار ہے اور دہلی سے قریب ہے۔ وہ طلباء جو دہلی سے آنا چاہتے ہوں اُن کے لئے مدرسہ کی جانب سے بہت آسانی کردی گئی ہے وہ یہ کہ صدر بازار بارہ ٹوٹی حاجی اللہ دین گوٹہ والے کے کمرہ پر آجائیں وہاں سے اُن کو آمد و رفت کا کرایہ مل سکیگا اور مدرسے کے تفصیلی حالات معلوم ہوسکیں گے۔ امسال مدرسہ کا سالانہ اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عبدالجبار صاحب صدر مدرس پُر رونق ہوا۔ مقررین نے اپنی خوش بیانی سے علمی فضائل و مدرسہ کی کارگذاری کو بیان کیا۔ اتفاق سے مولانا حافظ عبداللہ صاحب بنارسی برادر خورد مولانا ابوالقاسم صاحب سیف بنارسی بھی موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ اس چشمہ علمی کو تادیر قائم رکھے اور اس کے معاونین کی مدد فرمائے آمین!

معائنہ} بعض احباب کی فرمائش سے مجھے قصبہ کھنڈیلہ آنا پڑا۔ یہاں پہنچکر مدرسہ مصباح القرآن والسنہ کی عمارت دیکھی جو کہ نہایت ہی مستحکم و دلکش خوبصورت تقریباً تیرہ ہزار روپے کی لاگت سے بانیان مدرسہ نے تیار کرائی ہے۔ مولانا عبدالجبار صاحب جو کہ ایک کہنہ مشق قابل و متبحر عالم ہیں مدرسے کے مدرس اول ہیں۔ میں نے مدرسہ کا سالانہ امتحان لیا۔ طلباء نے نہایت ہی مستعدی سے تفسیر و حدیث و اصول حدیث صرف و نحو وغیرہ میں امتحانات دیئے اور تقریباً کل کے کل کامیاب ہوئے اور فائز المرام ہوئے۔ امسال دو طالب علم مدرسے سے فارغ التحصیل ہوئے اصحاب کی دستار بندی جلسہ عام میں ہوئی اور مدرسہ کی سندیں دی گئیں۔ ماشاء اللہ یہ مدرسہ راجپوتانہ میں جماعت اہل حدیث کے لئے باعث فخر ہے۔ محمد یونس ... مدرس اول مدرسہ حضرت میاں صاحب ...

پھاٹک حبش خان دہلی۔ ۱۵ شعبان ...

المعلن:- حکیم ابو محمد عبدالستار سند یافتہ طبیہ کالج لاہور۔ پنجاب۔ (۵ر داخل اشاعت فنڈ)

جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

معزز ناظرین! جامعہ کی اقامت گاہوں میں مستطیع طلبہ کے ساتھ غیر مستطیع طلبہ کے رہنے سہنے کا انتظام بھی ہے۔ ہمارے ہاں غیر مستطیع بچے عموماً یتیم و لاوارث مگر ہونہار ہوتے ہیں۔ لیکن جامعہ ان کی کفالت بالکل اسی طرح کرتی ہے جس طرح مستطیع طلبہ کی کی جاتی ہے۔ آپ ان اصحاب میں سے ہیں جو بفضلہ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ جہاں آپ اور یتیم خانوں اور طلبہ کی اعانت فرماتے ہیں وہاں کچھ حصہ جامعہ کے نادار طلبہ کے لئے بھی مخصوص فرماکر ہمیں موقع دیجئے کہ ہم اپنے اس نئے طرز پر غیر مستطیع طلبہ کی تربیت کرسکیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کے اس مصرف سے بہت سے ٹوٹے ہوئے دلوں کی تسکین ہوگی اور بہت سی اجڑی ہوئی زندگیاں سنور جائینگی۔ زندگیوں کا سنوارنا سب سے بڑی خدمت ہے

خادم:- ذاکر حسین ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی (برلن) شیخ الجامعہ۔ دہلی

اہل خیر حضرات کی خدمت میں دو مسکینوں کی التجا

ہم دونوں میں سے ایک کی نظر حمائل شریف مترجم و محشی مع فوائد امرتسری قیمتی مبلغ للعہ بلا جلد اور مبلغ ... مجلد اور دوسرے کی نظر غرائب القرآن مترجمہ ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی مرحوم جسکے ایک صفحہ پر متن کلام مجید ہے۔ مقابل کے صفحہ پر ترجمہ اور حاشیہ پر جلی لغات عربی ہے۔ تقطیع ۲۲×۲۹ ۲ صفحہ قیمتی مبلغ ... بلا جلد اور ... مجلد علاوہ محصول ڈاک پر بھی ہوئی ہے۔ عرصہ سے ہم دونوں کو ان کے خریدنے کی تمنا اور آرزو ہے۔ ہمارا ہر کوشش میں ہے مگر کامیابی نصیب ... آخر مجبور ہوکر آپ حضرات کو تکلیف دیتے ہیں کوئی صاحب ... لوگوں کو لے دیں آپ ... احسان ...

راقمان ... عبدالملک ... عبدالحکیم صاحب ... اینگلو عربک سکول ...

ahmadimuslim.de

[illegible]

عجیب خیر رعایت
ایک قرآن شریف پانچ ترجمہ والا مفت

صرف رمضان المبارک تک اکٹھے پانچ قرآن مجید کے خریداروں کو ایک جلد مفت دیجاوے گی

جو

حضور نظام کا پسندیدہ پانچ ترجمہ والا شاہانہ قرآن مجید

جرمنی کے بہترین سفید کاغذ پر بہت اعلیٰ چھپا ہے

تہائی ہدیہ

اس سے پہلے پختہ ہدیہ تیس روپے تھا۔ مگر اب صرف دس روپیہ بغیر جلد علاوہ محصولڈاک۔ یہ وہی قرآن شریف ہے جسکو اعلیٰحضرت حضور نظام نے دوران قیام دہلی میں نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس کی تفسیر کی وجہ سے اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمایا۔ کیونکہ اس کی تفسیر علامہ مولانا حاجی شاہ احمد حسن صاحب قبلہ محدث نور اللہ مرقدہ کی جانکاہ محنت سے تیار ہوئی تھی اور کتابی صورت میں ایک روپے پارہ کے حساب سے اسی سال میں ہدیہ ہو گئی۔ اب وہ نایاب ہے۔

اس قرآن شریف کے حاشیہ اور ضمیموں میں پوری احسن التفاسیر ہے تیس روپے کی تو فقط اسکے حاشیہ پر تفسیر ہی تفسیر ہے اور تفسیر بھی وہ نایاب ہے جو آج آپ لینا چاہیں تو کسی ہدیہ پر بھی کسی جگہ سے نہیں مل سکتی۔

تمام ہندوستان کے علمائے کرام اور بزرگان دین کا متفقہ فیصلہ ہے کہ ہندوستان تو ہندوستان اسلامی دنیا میں بھی کسی جگہ اتنی خوبیوں کے ساتھ ایسا قرآن مجید اس سے پہلے کبھی طبع نہیں ہوا۔ اس کی ایک سطر کا نمونہ آپ کے پیش نظر ہے اسمیں حسب ذیل پانچ ترجمے ہیں۔ پہلا ترجمہ از جناب مولانا شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی۔ دوسرا ترجمہ۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اور تیسرا ترجمہ اردو لفظی حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی۔ چوتھا ترجمہ اردو بامحاورہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب اور پانچواں ترجمہ حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب محدث تھانوی مدظلہ۔ علاوہ ازیں اور خصوصیات کے جن کا تذکرہ اس مختصر اشتہار میں نہیں ہو سکتا۔ سب سے بڑی اور قیمتی چیز اس قرآن مجید کی کامل احسن التفاسیر ہے۔ اور یہ ایسی چیز عالم کی ہے جس کے نام سے ہندوستان کا ہر فرد واقف ہے۔ اپنی سلاست بیان و اسلوب کے لحاظ سے ایسی بے بہا چیز ہے کہ کوئی اس سے بہتر دوسری تفسیر نہیں ہے۔

ہدیہ جلد چرمی قسم اعلیٰ بحالہ مطلا سنہری بارہ روپے (۱۲) قسم خاص سنہری جلد پختہ ہدیہ [illegible] علاوہ محصول ڈاک

(نوٹ) [illegible] کے ہمراہ پانچ روپیہ پیشگی ضرور ارسال کریں۔

[illegible]

(ان کو ضرور ملاحظہ فرماویں)

سینکڑوں تصدیقوں میں چند کا خلاصہ

مفتی کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند

"منشی شفیع الدین صاحب مالک اقبال پرنٹنگ ورکس نے قرآن مجید طبع کرایا ہے۔ جس میں پانچ مستند ترجمے ہیں اسکے ساتھ ہی حاشیہ پر کامل اردو میں تفسیر مسمی باحسن التفاسیر چھاپ دی گئی ہے۔ یہ تفسیر مولانا احمد حسن صاحب دہلوی کی بہترین تالیفات میں سے ہے۔ یہ کلام مجید بہت سی خوبیوں کا مجموعہ ہے اور بہت سے جواہرات کا خزینہ ہے۔ میری رائے ہے کہ کسی مسلمان کا گھر اس سے خالی نہ رہے"

مولوی عبد الرحیم صاحب مفتی اعلیٰ ریاست الور

"منشی محمد شفیع الدین صاحب مالک اقبال پرنٹنگ ورکس دہلی کو جو شمس العلماء مولوی ذکاء اللہ صاحب پروفیسر یونیورسٹی الہ آباد کے بھانجے اور خان بہادر شمس العلماء مولوی حاجی محمد ضیاء الدین خان صاحب ایل۔ ایل۔ ڈی پروفیسر پنجاب کے بھتیجے ہیں۔ مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے اسلامی دنیا کے لئے ایک ایسا تحفہ مرتب کیا ہے جو آج تک نہیں ہوا تھا اس میں پانچ مستند ترجمے اور اردو کی کامل تفسیر ہے۔ اسکے علاوہ بہت سی خوبیوں کا مجموعہ ہے اور بہت سے جواہرات کا خزینہ ہے۔ میں ہر مسلمان کو یہی رائے دونگا کہ اس کی ایک جلد ضرور منگا کر پڑھے"

مولوی محمد ابراہیم صاحب دہلوی مصنف احسن المواعظ وغیرہ

"فی الحقیقت نہایت کامیاب اور کارآمد تفسیر ہے احسن التفاسیر قرآن مجید کے مطالب کو نہایت عام فہم اور سلیس و سہل طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اہل اسلام اسے خریدیں کہ تھوڑے سے ہدیہ میں جنت الفردوس لئی جا رہی ہے"

مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی مفسر تفسیر حقانی

"مسلمانوں کو احسن التفاسیر کا مطالعہ بہت مفید ہے اور اس کی اشاعت موجب اجر عظیم ہے"

مولوی سید عبد السلام صاحب دہلوی نبیرہ مولوی سید نذیر حسین صاحب دہلوی

"یہ تفسیر ہفت [illegible] پیش نظر رہتی ہے واقعی یہ قابل قدر چیز ہے"

مولوی سید ابو الحسن صاحب دہلوی

"احسن التفاسیر قابل قدر و قابل دید ہے۔ میں [illegible] ہر مسلمان [illegible] نہایت [illegible]"

[illegible]

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ۝

قرآن شریف معریٰ کلاں — اس قرآن مجید کا طول و عرض ۱۳×۱۰ انچ ہے۔ بسلسلہ نمبر ۹ کے نام سے مشہور ہے۔ اس قدر روشن حروف اور صاف جلی قلم کہ پڑھتے ہی کمزور نظر والے اصحاب بھی بغیر عینک کے اچھی طرح اور بے تکلف تلاوت کر سکتے ہیں۔ حروف الگ الگ زیر زبر سب قاعدہ سے اپنے اپنے مقام پر لگے ہوئے ہیں۔ کاغذ نہایت دبیز اور سفید ہر پارہ علیحدہ علیحدہ ہے۔ صحت بھی نہایت عمدہ ہے۔ غرضیکہ معریٰ کلاں میں اس سے بہتر دوسرا قرآن شریف آپ کو نہیں مل سکتا۔ [illegible] مضبوط ہے۔ ہدیہ رعایتی تین روپیہ آٹھ آنہ (۸/۳) محصولڈاک ایک جلد پر دو روپے چار آنہ (۴/۲) لگتا ہے۔ نوٹ:۔ اکٹھی پانچ جلد کے لئے نصف ریلوے محصول معاف۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ

کہہ وہ اللہ ایک ہے اللہ بے احتیاج ہے نہیں جنا اُس نے

موضح القرآن کہ ترجمہ مدّ حضرت کی قسم میں پڑا۔ ایک بار حضرت نے ترجیح کیا سب قریش کو پکار کر۔ اس سے تعجب پیدا کہ سب لوگوں کو ناحق پکارتا ہے اور اس کی [illegible]

قرآن شریف مترجم — اس قرآن مجید کا کاغذ نہایت ہی موٹا اور مضبوط۔ لکھائی چھپائی بہترین۔ حروف نہایت روشن ہیں۔ جس میں ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا اور حاشیہ پر تفسیر موضح القرآن کا اقتباس [illegible] صاحب محدث دہلوی کا ہے۔ جس کے پڑھنے اور دیکھنے کے بعد اول تو قرآن مجید کے پڑھنے کا لطف آتا ہے۔ دوسرے عربی کا ترجمہ خود کرنے کی قابلیت پیدا ہوتی ہے۔ یہ خصوصیت اسی ترجمہ میں ہے۔ شروع میں تمام قرآن مجید کی فہرست مضامین اور حضور کی مختصر سوانح عمری بھی درج ہے۔ تقطیع ۲۹×۲۱ ہے صفحہ طول ۱۳ انچ و عرض ۱۱ انچ ہے۔ [illegible] کے نام سے مشہور ہے۔ ہدیہ رعایتی کاغذ سفید مجلد پانچ روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ کاغذ معریٰ رنگین نہایت خوشنما مجلد سات روپے علاوہ محصول ڈاک۔ ایک جلد پر محصول ڈاک [illegible] لگتا ہے۔ نوٹ:۔ (اکٹھی) زیادہ جلدوں کی خریداری پر آپ کو محصول میں کفایت ہوگی۔

ترجمہ فارسی
ت [illegible]
سے اے فرزندان [illegible]
یاد کنید آن نعمت مرا
[illegible]
بر شما دادہ ام

تفسیر موضح القرآن
و اقرت [illegible]
[illegible]

وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ

اور یہ کہ طرف اسی کے پھر جانے والے ہیں۔ اے بنی اسرائیل یاد کرو نعمت میری۔ وہ جو انعام کی ہے اوپر

قرآن مجید نمبر ۴ — قرآن مجید مطبع مصطفائی دہلی کا شہرہ تمام ہندوستان بلکہ تمام دنیا میں ہے جس کا ثانی آج تک طبع نہیں ہوا۔ حالانکہ اس قرآن پاک کی نقل بھی متعدد مطابع نے کی مگر اصل اصل اور نقل نقل ہی ہے۔ [illegible] بخط حافظ [illegible] شاہی [illegible] زمانہ استاد کل کے دست مبارک کا لکھا ہوا ہے اور ان کے [illegible] صاحب کے اہتمام خاص سے طبع ہوا ہے۔ (دوم) تمام [illegible] سب کو یکساں فائدہ پہنچتا ہے۔ (سوم) اُردو ترجمہ جس میں تحت اللفظ شاہ رفیع الدین صاحب [illegible] حاشیہ پر شاہ ولی اللہ صاحب کا اور فوائد شاہ عبد القادر رحمۃ اللہ کے۔ (چہارم) تمام بسم اللہ شریف بخط طغریٰ [illegible] جس کو [illegible] صاحب موصوف کی [illegible] ہے۔ [illegible] سب خوبیوں کے صحت میں بھی [illegible] کوشش کی گئی ہے۔ کاغذ سفید چکنا اور ان خوبیوں پر ایک خوبی مستزاد ہے کہ ہدیہ نہایت قلیل کہ امیر و غریب یکساں فائدہ اٹھا سکیں۔ ہدیہ رعایتی [illegible] چکنا حاشیہ دار جلد طغریٰ [illegible] روپے۔ محصولڈاک [illegible] سائز ۱۳×۱۱ انچ ہے۔

ahmadimuslim.de

مومیائی

معصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔
ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ
کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے جن لوگوں
کو کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ....
کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ
کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے
تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد
عورت بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔
ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں
استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں
کی جا سکتی۔ قیمت فی چھٹانک ۶ؔ/۔ آدھ پاؤ ۱۲ؔ/ (۳۶)
پاؤ بھر ۱۹ؔ/ مع محصولڈاک۔ ممالک غیر سے محصولڈاک
علیحدہ ہو گا۔ بیرونجات والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں
کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ ترین شہادات

جناب سید عبدالعلیم صاحب پنشنر دموہ۔ مجھ کو آپ کی
مومیائی سے نہایت فائدہ ہوا ہے۔ خدا آپکو اسکا اجر دیگا
بہت اطمینان کی دوا ہے۔ آپ سے جو چار چھٹانک اور
منگوائی تھی وہ میرے ملاقاتیوں نے لے لی۔ اب چار چھٹانک
اور ارسال فرمائیں۔ (۱۰ ستمبر ۱۹۳۶ء)
جناب مرزا محمد ایوب بیگ صاحب مجھوڑا۔ میں نے
قبل دو مرتبہ آپ کے یہاں سے مومیائی منگا چکا ہوں
جو نہایت مفید ثابت ہوئی۔ براہ کرم آدھ پاؤ اور
میرے نام [illegible] روانہ فرما کر ممنون فرمائیں۔
(مہر جستم)
مومیائی منگوانے کا پتہ۔ حکیم سردار خان
پنجاب فطرتی میڈیکل ایجنسی امرتسر

خوشخبری رمضان شریف

یہ کارخانہ ہر سال رمضان شریف میں رعایت کیا کرتا ہے
بدستور سابق خریداران فائدہ اٹھائیں۔

احمر قانی حضرات اہل علماء و حکماء و رؤساء وغیرہم
جن کے اسماء مع تصدیقات بارہا [illegible] میں شائع
ہو چکے ہیں۔ تازہ ترین شہادات از جناب مولانا
حافظ محمد حسین صاحب [illegible] حال خطیب جامع مسجد
اہل حدیث کو [illegible]۔

"میں پاؤں کے درد [illegible] عرصے سے مبتلا تھا۔ آپکے
آئیوڈیشن کے [illegible] احمر قانی مرحمت کیا تھا اسکے
استعمال سے درد [illegible] ہو کر فائدہ نظر آیا۔ لہذا
قیمتاً عنایت کریں۔"

یہ تیل باوجود خوشبودار ہونے کے اکثر امراض
درد اعضاء [illegible]۔ ورم چوٹ۔ لقوہ۔ فالج۔ گنٹھیا۔
کھانسی۔ دمہ [illegible]۔ نمونیا۔ جھوٹا ڈبہ اطفال۔ دانت
اترنا۔ درد و [illegible]۔ جلے دسکتے ہوئے زخموں وغیرہ
میں اکسیر و مجرب ہے۔ قیمت فی سیر پانچ روپے (ﷲ)
پتہ:۔ منیجر روغن احمر قانی پوسٹ تلینی پارہ ضلع ہوگلی

طلائے اعظم ۱۲؍

ہمیشہ محنتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں پیدا
ہوں یہ طلا عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب
ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلہ وغیرہ نہیں
ہوتا۔ دوران خون میں تحریک عضو میں تندیپ [illegible] آتا
ہے۔ کام کاج میں [illegible] ہیں قیمت فی [illegible]
المشتہر منیجر رشپل ڈسپنسری دھوبی پیالہ

تمام دنیا میں بے مثل ۱۲؍

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت
اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہتی ہے

پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

شائقین و تجار کو خوشخبری

رمضان المبارک کے تحفے

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ مشہور و معروف عطریات
عطر مہدی۔ عطر شمامۃ العنبر۔ عطر سوسن۔ عطر [illegible]
شاہجہانی گلاب۔ روح خس۔ عطر مجموعہ۔ عطر سہاگ فی تولہ
[illegible]۔ روغن گیسودرازی شیشی [illegible]
نوٹ۔ مجلد قیم کے عطریات و دیگر اشیاء [illegible]
منگائیے۔ فہرست مفت طلب کیجئے۔
پتہ:۔ اشرف علی محمد علی تاجر عطر جات [illegible]

تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو [illegible] کا طریقہ
کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی اکسیر [illegible] کے استعمال سے
معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی [illegible]
محصول ڈاک [illegible]۔ نمونہ [illegible]
منیجر اکسیر [illegible] ایجنسی۔ [illegible] امرتسر

پنڈت از دیات اور ہندوستان

اس کتاب میں انگلینڈ، جرمنی، فرانس، امریکہ اور
ہندوستان کی تین سو مشہور و معروف ادویات کے
نسخہ جات لکھے ہیں۔ ضرور منگوائیں۔ قیمت [illegible]
[illegible]۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

خمیرہ بادام طیوری (رجسٹرڈ)

خمیرہ جسم عمدہ ناتواں بدن میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ رگ و ریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے سستی و خستہ جانی سے چہرہ کھنچا ہوا ہے۔ امساک کے لئے مرد طاقت مردمی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ و زکام سر کے چکر۔ دھڑکن۔ چلتے دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ خوفزدہ رہنا معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا۔ کمزوری نسیان خ بیماریاں کافور ہوتے ہیں۔

قیمت فی پاؤ [illegible] روپیہ آدھ آنہ ایک سیر دس روپے۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ:- منیجر دواخانہ پنجاب بلی بورڈ۔ بل روڈ۔ کوٹھی ۔

اس کے علاوہ تمام آرڈر ذیل کے پتہ پر آنے چاہئیں:-

مہتمم دواخانہ مقصود عالم امرت سر (پنجاب)

نمبر مقدمہ ۵۹۱ قادم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی ناظر دا [illegible] ذات دھوبا ساکن شاہ پور چھجوڑہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ ہذا ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۲/۱۱/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جانب مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ۔ ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت منگوائیں

رعائتی اعلان بتقریب ماہ رمضان

تحقیق الکلام

مصنفہ مولانا محمد عبدالرحمٰن صاحب محدث مبارکپوری مرحوم (شارح ترمذی) بزبان اردو۔ حصہ اول میں وجوب قراۃ خلف الامام کے دلائل حقہ و براہین قاطعہ بہت بسط اور تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔ اور حصہ دوم میں مانعین کے دلائل عقلیہ و نقلیہ کے مدلل و مفصل جوابات دیئے گئے ہیں۔ تمام علماء دیوبند کی دلیل جدید کے چھ جواب و آثار قرءۃ القرآن کے گیارہ جواب۔ و [illegible] کے چار جواب۔ مآلی انازع القرآن کے پانچ جواب من کان له امام کے دس جواب تحریر کئے گئے ہیں۔ از یکم رمضان تا ۱۵ شوال ۱۳۵۴ھ حصہ اول عہ کے بجائے ۱۲ پر اور حصہ دوم عہ کے بجائے عہ پر روانہ کی جائے گی۔ محصول علاوہ۔

ملنے کا پتہ:- حکیم ابو الفضل عبدالسمیع ناظم دواخانہ مفید عام ڈاکخانہ مبارکپور معرفی پورہ۔ ضلع اعظم گڑھ

(۳۷)

عجیب الاثر فلیویا۔ امساک

(رجسٹری شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ۱۹۳۴ء)

دوا لاشریک کی قسم بالکل درست ہے۔ بیکار ثابت کرنے والے کو یکصد روپیہ انعام۔ ایمان والوں کو یقین چاہئے تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہتا۔ یک گولی کھانے سے خواہ بڈھا ہو یا جوان اس بات تقاضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ متقی پرہیزگار عالم کی زیبائش [illegible] ہوتی ہے۔ [illegible]

پتہ:- [illegible] (پنجاب)

ہندوستانی صنعت

[illegible] جاننے والوں کو خوشخبری۔ ہمارے کارخانہ میں [illegible] موسم سرما میں نیبان ہر قسم اور موسم گرما میں عمدہ [illegible] اونی سوتی تیار ہوتے ہیں اور عمدہ قسم کی فروش دہلی و بیرونجات فروخت کئے جاتے ہیں۔

آپ بھی ایک مرتبہ منگوا کر آزمائش کریں۔ مال بمقابلہ دیگر کارخانوں کے عمدہ اور نرخ میں کم ہوگا۔

پتہ:- منیجر ہندوستان [illegible] ہوزری [illegible] بازار دہلی

مخزن علاج

[illegible] کی تاریخ۔ اصول [illegible] علاج الامراض [illegible] ہیں۔

قیمت صرف چار روپیہ محصول ڈاک علاوہ۔

منیجر [illegible] کٹڑہ کرم سنگھ امرت سر

ثنائی برقی پریس امرتسر

مطبع ہذا میں ہر قسم کی سادہ اور رنگدار چھپائی کا کام نہایت اعلیٰ، گاہک کے حسب منشا اور جلد کیا جاتا ہے۔ ایک دفعہ آزمائش کریں۔

منیجر ثنائی برقی پریس امرتسر

نمبر مقدمہ ۵۸۸ قادم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی جال [illegible] ولد جیا ذات [illegible] ساکن [illegible] تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ ہذا ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ [illegible] کی سماعت کے لئے یوم [illegible] مقرر کیا ہے لہذا جانب مذکور کے جملہ قرضخواہ [illegible] تاریخ مقررہ پر بورڈ کے [illegible]

دستخط چیئرمین [illegible] شکرگڑھ۔

بورڈ کی مہر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

جلد ۳۶ — نمبر ۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳- نومبر ۱۹۰۳ء — ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عہ
رؤسا و جاگیرداروں سے "	ہے
عام خریداران سے "	صہ
" " ششماہی	۲؍
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - -	۲؍

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولنا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

(۴۱)

امرتسر ۲۴- رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۸- نومبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

صد شکر خدا ہے مہہ رمضاں نظر آیا - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
مسئلہ تقلید شخصی (۲) - - - - ص۳
قادیانی مشن (مسیح اسرائیلی اور مسیح محمدی) ص۵
گورنمنٹ برطانیہ پر مرزا صاحب کا حملہ - ص۹
فضائل سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم - ص۸
لیلۃ القدر یا لیلۃ المبارک - - - ص۸
فتاویٰ - - - - - ص۱۳
متفرقات ص۱۵ - ملکی مطلع - - - ص۱۵
اشتہارات - - - - - ص۱۷

مأتہ ثنائیہ یعنی صد احادیث نبویہ۔ مع اردو ترجمہ معانی قیمت ۴ر۔ پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

صد شکر خدا ہے مہہ رمضاں نظر آیا

(از نتیجۂ فکر حافظ محمد اسماعیل صاحب شمیم شگری شولاپوری)

صد شکر خدا ہے مہہ رمضاں نظر آیا
مسجد میں ہر اک حافظ قرآں نظر آیا

اَلشَّہرُ رَمَضَانَ الَّذِی دیتا ہے گواہی
نازل ہوا اس ماہ میں قرآں نظر آیا

کم ہوتے ہیں اس ماہ میں عصیان و خطائیں
زنجیروں میں جکڑا ہوا شیطاں نظر آیا

اس ماہ میں ہے دین کی کیا لوٹ عزیزو
غافل جو ہوا اس سے پشیماں نظر آیا

بدبخت شکم بندہ نے رمضان کو کھویا
انسانوں میں وہ اک ہمہ حیواں نظر آیا

ہر سال تو آتا ہی رہیگا مہہ رمضاں
قائم نہ یہاں پر کوئی انساں نظر آیا

صائم کیلئے حشر کے دن بہر شفاعت
خود ڈھونڈتا اسکو مہہ رمضاں نظر آیا

مفتوح نہیں ہوگا یہ دروازہ کسی پر
صائم کے لئے وا - دریاں نظر آیا

کیونکر نہ شمیم اب تری مقبول دعا ہو
روزہ ترا کفارۂ عصیاں نظر آیا

سلہ یہ نظم شروع رمضان المبارک میں درج ہونے کے لائق تھی مگر نظر سے اوجھل رہنے کے باعث تاخیر سے شائع ہو رہی ہے (مس یس)

سفرنامہ حجاز۔ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم۔ عازمین حج کو چاہئے کہ اس کتاب کو اپنے پاس رکھیں۔ تاکہ آپ کو رستہ میں کسی قسم کی دشواری پیش نہ آئے

خواجہ حسن نظامی کی کتاب ... امرتسر سے شائع ہوئی

انتخاب الاخبار

—— بلدیہ امرتسر کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۶ تا ۲ نومبر ۲۳۱ بچے پیدا ہوئے۔ اور ۱۰۸ اموات واقع ہوئیں۔

—— لاہور پنجاب اسمبلی کا سرمائی اجلاس نئے اسمبلی چیمبر میں جو حال ہی میں ۱۲ لاکھ روپیہ کی لاگت سے بنا ہے۔ ۱۰ نومبر سے شروع ہے۔ گورنر پنجاب نے اسمبلی ہال کی رسم افتتاح ادا کی۔

—— ۱۲ نومبر کو ۷۷ اپ کوئٹہ ایکسپریس جلو (ضلع لاہور) سٹیشن سے گزر رہی تھی کہ انجن جو پوری رفتار سے جا رہا تھا گاڑی سے علیحدہ ہو گیا۔ ایکسپرس کے پانچ ڈبے جن میں پھل تھے گر کر چکنا چور ہو گئے پچھلے ڈبوں میں سواریاں تھیں جو بالکل محفوظ رہیں چند گھنٹے امرتسر لاہور کے درمیان آمد و رفت بند رہی

—— نئی دہلی۔ قحط زدہ علاقوں کی امداد کے لئے ریلیف فنڈ سے مختلف صوبوں میں ایک لاکھ ۶۵ ہزار روپیہ تقسیم کیا جائیگا۔ جن میں سے صرف پنجاب کو چالیس ہزار روپیہ ملے گا۔

—— حکومت صوبہ یو پی پٹواریوں کی آسامیوں کو اڑا دینے پر غور کر رہی ہے۔

—— راجہ نریندر ناتھ ایم۔ ایل۔ اے پنجاب اسمبلی سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ آپ کا استعفیٰ منظور کر لیا گیا ہے

—— امرتسر۔ ڈاکٹر سیف الدین کچلو کی طرف سے جو شیخ محمد صادق ایم۔ ایل۔ اے کے خلاف عذرداری دائر ہے۔ ۱۲ نومبر کو چند گواہوں کی شہادتیں ہوئیں۔

—— ۱۰۔ نومبر کو غازی مصطفےٰ کمال پاشا صدر جمہوریہ ترکیہ انتقال فرما گئے۔ آپ کی تدفین مورخہ ۱۷ نومبر کو عمل میں لائی جائیگی۔ امرتسر میں ۱۱۔ نومبر کو مسلمانوں نے مکمل ہڑتال کی۔ ہندوستان کے تمام شہروں میں تعزیتی جلسے ہوئے۔ پنجاب اسمبلی نے بھی ۱۱۔ نومبر کو اپنا اجلاس ملتوی رکھا۔ مرحوم کے بعد جنرل عصمت پاشا صدر منتخب ہو گئے ہیں۔ انہوں نے صدارت کے فرائض سنبھال لئے ہیں۔

—— لندن۔ سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ حالات پیش نظر پارلیمنٹ برطانیہ کے نئے انتخابات ہونگے۔

—— افواہ مشہور ہے کہ ڈیوک آف ونڈسر انگلستان میں ہی رہائش اختیار کرینگے۔

—— جرمنی اور اٹلی میں نئے قانون کے مطابق ۳۰ نومبر کے بعد یہودی وکیل وکالت نہیں کر سکیں گے

—— پشاور سرحد گورنمنٹ نے ۲۵۔ اخبارات کے ڈیکلریشن بلا ضمانت منظور کر لئے ہیں۔

—— صدر آل انڈیا نیشنل کانگرس نے اعلان کیا ہے کہ ۱۹۔ نومبر کو "کمال ڈے" منایا جائے۔ اور مسلم لیگ نے ۱۸۔ نومبر کو منانے کا اعلان کیا ہے۔

یاد رکھئے

۲۰ دسمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

کس کو؟

جس خریدار کی قیمت ماہ نومبر میں ختم ہے۔ جسکی اطلاع بذریعہ اہلحدیث ۴ دی جا چکی ہے۔ مگر یکم دسمبر تک جن حضرات کی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع وصول ہو جائیگی ان کے نام اخبار بدستور جاری رہے گا۔

آپ بھی اپنا نمبر خریداری چٹ نمبر سے ملاحظہ کر کے حساب دوستاں سے مقابلہ کر لیں۔ ایسا نہ ہو کہ بے خبری میں وی پی واپس کر دیں۔ (مینیجر)

—— حیدر آباد دکن میں مقامی پولیس نے ۱۱ ستیہ آگرہیوں کو گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا۔

—— الہ آباد ۱۴۔ نومبر مسز وجے لکشمی پنڈت (ہمشیرہ پنڈت جواہر لال نہرو) جو یورپ بغرض علاج گئی ہوئی تھیں۔ تشریف لے آئیں۔ آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔ صحت میں کوئی نمایاں فرق نہیں ہے۔

جنتری ۱۹۳۹ء مفت حاصل کریں

نئے سال کی جنتری ارکانلت (؟) بھیجکر پتہ ذیل سے مفت حاصل کریں

منیجر سبلائم ہومیوپیتھک فارمیسی کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر

دو علماء اہل حدیث کی علالت

مولوی عبد التواب غزنوی مقیم گنور ضلع بدایوں۔ اور مولوی محمد یوسف شمس فیض آبادی سخت علیل ہیں۔ غزنوی صاحب پتھری کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ فیض آبادی مرض جگر میں۔ حالت نازک ہے۔ ناظرین اپنے ان بزرگ بھائیوں کے لئے دعا اور دوا کا خیال رکھیں۔ خدا ان کو صحت عاجلہ بخشے۔

معذرت بعض وجوہات کی بنا پر سابقہ پرچہ میں چند تجارتی اشتہارات شائع نہیں ہو سکے۔ پرچہ ہذا میں بھی غالباً چند ایک مشتہر شائع نہیں ہو سکے۔ مشتہر صاحبان ہمیں معذور جانتے ہوئے کسی قسم کا گلہ نہ فرمائیں۔ (مینیجر اہلحدیث)

ضرورت کتب خاکسار غریب اہل حدیث ہے تفسیر واضح البیان[1] اور الارشاد الی سبیل الرشاد کا ازحد شائق ہے۔ قیمتاً خرید نہیں سکتا۔ اصحاب خیر رمضان المبارک میں فی سبیل اللہ مجھے ہر دو کتب دفتر اہلحدیث امرتسر سے خرید دیں (سائل عبد الباری معرفت محمد یعقوب نئی آبادی۔ بردوکان لکڑی۔ قرول باغ۔ دہلی۔

اہل حدیث کانفرنس از عبد الحی صاحب کریم پور للعہ۔ حافظ محمد یعقوب صاحب شاہ گنج معہ۔ بابو عبد الغنی صاحب کھیوڑہ للعہ۔

مدرسہ دار الحدیث مکہ مکرمہ عبد الحی صاحب مذکور للعہ۔ حافظ محمد یعقوب صاحب للعہ۔

مدرسہ مدینہ منورہ از عبد الحی صاحب مذکور للعہ۔ از حافظ محمد یعقوب صاحب مذکور ۶۔

غریب فنڈ میں از فتوی فنڈ ۱۴۔ از عبد الحی صاحب مذکور ۔ حافظ محمد یعقوب صاحب شاہ گنج عہ۔ بابو عبد الغنی صاحب مذکور عہ۔ ایک اللہ کا بندہ عہ۔ سابقہ عہ۔ جملہ ۔ (تفصیل آئندہ)

[1] تفسیر واضح البیان کی قیمت ہے اور الارشاد کی ہے۔ محصول ڈاک علیحدہ۔ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

معاونین اہل حدیث کانفرنس عید الفطر کے موقعہ پر عید آنہ فنڈ کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۴- رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ

مسئلہ تقلید شخصی

بجواب "الفقیہ" امرتسر

(۲)

گذشتہ پرچے میں اس سلسلے کی ایک قسط درج ہو چکی ہے۔ آج دوسری قسط بھی اسی عزت کے ساتھ درج کی جاتی ہے۔ یعنی سارا مضمون نقل کیا جاتا ہے۔ مگر پہلے گذشتہ قسط کا خلاصہ سن لیجئے جو یہ ہے کہ مولوی محمد شریف ساکن کوٹلی لہاراں نے بجواب سائل تسلیم کر لیا کہ مذاہب اربعہ تقلیدیہ کی وجہ سے ایک دین اسلام چار انواع میں منقسم ہو گیا۔ جس کی وجہ سے آیہ کریمہ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا کی صریح خلاف ورزی ہوئی جو نہ ہونی چاہئے تھی۔ اب ناظرین مولوی صاحب کا باقی بیان سنیں۔ آپ فرماتے ہیں:-

"البتہ بعض مسائل ایسے ہیں جو صریح قرآن و حدیث میں نہیں ملتے۔ یا آئت اور حدیث میں دو معنوں کا احتمال ہے۔ تو اُس وقت مجتہدین کی تقلید کے سوا چارہ نہیں۔ جو مسئلہ قرآن و حدیث میں صراحۃً نہ ملے تو مجتہد کا استنباط یا قیاس مانا جاتا ہے[1]۔ اس میں غیر مجتہد کو مجتہد کی تقلید لازم ہوتی ہے"

[1] اس قسم کی باتیں سُن کر ہم مسکرا دیتے ہیں اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ ایسی باتیں وہی لوگ کرتے ہیں جو اپنی عمر کا کچھ حصہ علوم شرعیہ کی تحصیل میں صرف نہیں کرتے۔

ہاں صاحب! جن آیات اور احادیث میں دو دو معانی کا احتمال ہے آپ اپنے احباب و اقران کی مدد سے ان کی فہرست مرتب کریں اور بتائیں کہ سب سے پہلے بڑے امام (ابو حنیفہ صاحبؒ) نے ان کے متعلق کیا فرمایا ہے تاکہ ہم بھی ان دو احتمال والی حدیثوں کو ایک معنی پر متعین کر کے ان کی تقلید کا مسئلہ سمجھیں۔ اب آپ لوگوں کے کرنے کے لئے یہی ایک کام رہ گیا ہے اس کے سوا باقی باتوں کا وقت گزر چکا ہے۔

ہم علیٰ وجہ البصیرت کہتے ہیں اور دکھا سکتے ہیں کہ کتب حدیث کی شروح اور قرآن مجید کی تفاسیر انہی لوگوں کی تصنیف کی ہوئی ہیں جن کو آپ لوگ مجتہد نہیں مانتے۔ امام بخاریؒ اور آپ کی صحیح کے شارحین شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ حافظ ابن قیم تا حضرت شاہ ولی اللہ صاحب (قدس اللہ اسرارہم) کو ہم اس مطلب کے لئے پیش کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔

البتہ آپ کی خاطر آپ ہی کے خاندان میں سے ایک دو بزرگوں کو پیش کرتے ہیں جن کو آپ لوگ مجتہد نہیں جانتے۔ (کیونکہ اجتہاد آپ کے نزدیک کسی غیر معلوم الکیفیت مرتبے کا نام ہے) مگر اسکے باوجود ان کی تطبیقات اور توجیہات کو بعد قرن پیش کیا کرتے ہیں۔ ان بزرگوں سے ہماری مراد امام طحاوی اور صاحب ہدایہ وغیرہما ہیں۔ امام طحاوی کی تو کتاب ہی کا نام شرح معانی الآثار ہے اور ہدایہ پر تو گویا حنفی مذہب کا دارومدار ہے۔

مولوی صاحب! آپ بتائیں کہ ان کتابوں میں احادیث مشکلہ کی جو تشریح کی گئی ہے وہ ان بزرگوں کی اپنی محنت و کاوش کا نتیجہ ہے یا امام صاحب کے صریح اقوال سے ماخوذ ہے۔

مختصر یہ ہے کہ آپ کا فرض ہے کہ آپ احادیث مشکلہ کی تشریحات پر مشتمل کوئی مفصل کتاب پیش کریں جو ائمہ اربعہ خصوصاً امام ابو حنیفہ کی تصنیف کردہ ہو مگر اس کو پیش کرنے سے پہلے مولانا شبلی مصنف سیرۃ النعمان

اہل حدیث کا مذہب۔ دیگر فرقوں کے مسائل پر تنقیدی نظر۔ قیمت [illegible] پتہ۔ دفتر اہلحدیث۔

اسی طرح اگر آیت یا حدیث محتمل المعانی ہو تو ایک معنی متعین کرنے کیلئے مجتہد کی تقلید کی جاتی ہے۔ اور یہ تقلید عین ایمان ہے قرآن و حدیث میں اس کا ثبوت موجود ہے چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آیا ہے۔ جب اُن کو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو فرمایا کہ تُو کس طرح فیصلہ کریگا؟ انہوں نے عرض کی کہ کتاب اللہ پر فیصلہ کروں گا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تو سنت میں بھی نہ پائے تو اُس نے عرض کی اجتہد برائی۔ میں اپنی رائے سے اجتہاد کرونگا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے رسول کو توفیق دی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قاضی بنا کر بھیجا۔ تو اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ تُو جو فیصلہ کرے لوگ اُس کو نہ مانیں بلکہ لوگوں پر قاضی کا فیصلہ ماننا لازم ہے اور یہ بھی آپ نے نہیں فرمایا کہ جو مسئلہ قرآن حدیث میں نہ ملے۔ میں موجود ہوں کسی آدمی کو بھیج کر مجھ سے دریافت کرلینا۔ اپنے اجتہاد سے فیصلہ نہ کرنا۔ بلکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے اجتہاد سے فیصلہ کرنے کو آپ نے پسند فرمایا۔ جس سے معلوم ہوا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مجتہدین کو اجتہاد کی اجازت تھی

پر اُن کے اجتہادی مسئلہ کو مان لینا لوگوں پر لازم تھا اور یہی ہمارا مقصود ہے مثال کے طور پر دیکھو۔ حدیث میں آیا ہے۔ لا صلوٰۃ لمن لم یقرء بام القرآن۔ جو الحمد نہ پڑھے اس کی نماز نہیں۔ اس حدیث کے دو معنے ہو سکتے ہیں۔ ایک نفی کمال کہ اس کی نماز کامل نہیں۔ جیسے حدیث لا صلوٰۃ بحضرۃ طعام میں اور لا صلوٰۃ لجار المسجد الا فی المسجد میں اور لا ایمان لمن لا امانۃ لہ میں نفی کمال ہے۔ دوسرے نفی ذات۔ کہ نماز ہوتی ہی نہیں۔ اب ان دو معنوں میں سے ہم کس طرح سمجھ سکتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد کیا ہے اور کونسا معنے صحیح ہے۔ یہاں ایک مجتہد کی تقلید کی جائیگی۔ وہ جن معنوں کو صحیح لیگا مانا جائے گا۔ چنانچہ حنفیہ نے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کو افضل سمجھ کر اُن کی تقلید کی۔ اور اُن کے بیان کردہ معنوں کو صحیح مانا۔ یعنی نفی کمال کو صحیح سمجھا۔ اور شافعیہ نے امام شافعی رحمہ اللہ پر حسن ظن کرکے ان کی تقلید کی۔ اور ان کے بیان کئے ہوئے معنے کو صحیح جانا۔ دونوں نے حدیث پر عمل کیا۔ لیکن بواسطہ تقلید مجتہد جس سے معلوم ہوا کہ بجز تقلید حدیث پر عمل ہو نہیں سکتا۔" (باقی) (الفقیہ ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء)

کا یہ قول بھی سامنے رکھ لیں کہ

حق یہ ہے کہ آج امام ابوحنیفہؒ صاحب کی تصنیف کا ایک ورق بھی دنیا میں کہیں نہیں ہے۔

الحاصل آپ احادیث مشکلہ کی تشریحات اپنے امام کی تصنیف میں پیش کریں۔ اسکے بعد ہمیں حق ہوگا کہ ان تشریحات کو اپنے علم سے بھی جانچیں پھر جو جانب ہمیں پسند آئیگی اُسے اختیار کرلیں گے۔ آپ ہمارے اس قول کی سند اور مثال طلب کرینگے تو ہم آپ کو موطا امام محمدؒ پڑھنے کا مشورہ دینگے۔ جس میں بہت جگہ امام محمدؒ (شاگرد امام ابوحنیفہؒ) امام صاحب کے خلاف ترجیحات کو ترجیح دیتے ہیں اور اس مخالفت کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔

ہدایہ میں بھی کئی ایک جگہ امام صاحب کے اقوال کو چھوڑ کر صاحبین (امام محمد اور امام ابو یوسف) کے اقوال کو ترجیح دی گئی ہے۔ یہ ایسی باتیں ہیں جو کسی ادنیٰ طالب علم سے بھی مخفی نہیں۔ مزید تفصیل کے لئے ہمارا رسالہ "اجتہاد و تقلید" ملاحظہ ہو۔

مولانا! ہم آپ کی احادیث مشکلہ کی تشریحات کی فہرست دیکھنے کے لئے چشم براہ ہیں جہاں تک ہوسکے آپ بہت جلد اسکو شائع کردیں تاکہ گفتگو آگے چل سکے

نشانہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی
رُکے ہے ہاتھ ابھی ہے رگِ گلو باقی

(اہلحدیث)

سلہ بے شک مجتہد کا کام استنباط کرنا ہے مگر ساتھ ہی اسکے اصول مسلمہ المجتہد یصیب و یخطی کو بھی ملحوظ رکھیں۔ یعنی کبھی حق بجانب ہوتا ہے اور کبھی غلطی کرجاتا ہے۔ اس اصول کا بڑا ثبوت امام ابوحنیفہؒ کے شاگردوں کے طرز عمل سے ملتا ہے۔ جن کی بابت علماء کا قول ہے انہما خالفانی ثلثی مذہبہ

(مقدمہ شرح وقایہ لکھنوی)

یعنی امام محمدؒ اور امام ابو یوسفؒ (شاگردان امام ابوحنیفہ) نے اپنے استاد کے دو تہائی مذہب میں اختلاف کیا۔ کیا یہ تقلید ہوئی یا ترک تقلید؟ (اہلحدیث)

سلہ اس کا جواب نمبر ۱ میں مفصل آچکا ہے ہاں ہم قرآن کی وہ آیات اور وہ احادیث سننا چاہتے ہیں۔ جن سے بقول آپ کے تقلید کا عین ایمان ہونا ثابت ہوتا ہے۔ (اہلحدیث)

سلہ یہ حدیث مسئلہ تقلید میں صرف ذکر کی جاتی ہے مگر افسوس ہے کہ اسکے معنی سمجھنے کی کوشش نہیں کیجاتی ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب اپنے ناظرین تک عموماً اور مدعیان تقلید شخصی تک خصوصاً پہنچادیں۔ پس وہ غور سے سنیں۔ یہ حدیث محکمہ قضا کے متعلق ہے۔ چنانچہ آپ نے بھی لکھا ہے کہ معاذؓ کو آنحضرت صلعم نے قاضی بنا کر بھیجا (بالفاظ دیگر جج یا مجسٹریٹ) سب جانتے ہیں کہ جج ہر مقدمہ میں اجتہاد کیا کرتا ہے اور اپیل کا محکمہ اس کے اجتہاد کی جانچ پڑتال کرتا ہے۔ بسا اوقات جج کا فیصلہ محکمہ اپیل میں جاکر ٹوٹ جاتا ہے اور یہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے۔ قاضی کا اجتہاد کرنا اور اس میں غلطی کرجانا ایسا بدیہی امر ہے کہ کوئی اس سے انکار نہیں کرسکتا۔

زمانہ رسالت اور عہد خلافت میں بھی اس کا ثبوت ملتا ہے کہ ماتحت قاضیوں کی اپیلیں اعلیٰ حاکموں کے پاس ہوتی تھیں اور بسا اوقات ان کے فیصلے مسترد بھی ہو جاتے تھے۔ چنانچہ یہی سسٹم آج ہمارے زمانے میں بھی پایا جاتا ہے اسکو تقلید سے کیا تعلق! ہم دیکھتے ہیں کہ سب جج کے فیصلے کی اپیل کی جاتی ہے ڈسٹرکٹ

ahmadimuslim.de

قادیانی مشن

مسیح اسرائیلی اور مسیح محمدی

مرزائی جماعت اپنے تبلیغی ہتھکنڈوں میں ایسی ماہر ہے کہ کہ ہر طرح سے ناواقفوں کو دھوکا دے جاتی ہے۔ دائیں سے بہ بائیں سے، آگے سے پیچھے سے غرض ہر طرف سے اس کے حملے جاری رہتے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ ان دھوکہ بازیوں میں ان کو قرآن و حدیث کی مخالفت کی تو کچھ پرواہ نہیں۔ خود مرزا صاحب کے اقوال کی بھی مخالفت کر جاتے ہیں۔

"الفضل" ۱۸۔ ستمبر ۳۵ء میں ایک مضمون نکلا تھا جو نظر سے اوجھل ہونے کے باعث آج (۱۰ اکتوبر کو) دیکھنے میں آیا۔ جس میں ایک مضمون اس عنوان سے شائع ہوا ہے:۔ 'مسیح موسوی اور مسیح محمدی کا انکار کرنے والے'۔ مضمون کا خلاصہ خود مضمون نگار کے الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

"دو ہزار سال گزرنے کو آئے ہیں کہ یہود خدا کے سچے مسیح کو جو اس وقت ان کے پاس آیا تھا۔ جھٹلا کر کسی فرضی مسیح کی آمد کا بے سود انتظار کر رہے ہیں۔ وہ اپنی عبادت گاہوں میں جاتے ہیں۔ اور گڑگڑا کر خدا تعالے سے دعائیں کرتے ہیں کہ اے ہمارے خداوند خدا جلد مسیح کو بھیج تا ہم نجات پائیں مگر وہ نہیں جانتے کہ جس نے آنا تھا وہ تو آچکا اب کسی اور کی انتظار بے سود ہے۔ موجودہ زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ نے اپنی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح ثانی کو امت محمدیہ میں مبعوث فرمایا۔ تاکہ اس کی مخلوق جو اس کے آستانہ سے دور پڑی ہے مسیح موعود کے ذریعہ اس کے آستانہ پر آکر نجات حاصل کرے مگر افسوس کہ لوگوں نے یہود کی حالت سے عبرت حاصل نہ کی۔ خدا کے مسیح پاک کو جھٹلایا اور آسمان سے کسی فرضی مسیح کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں کاش وہ سمجھیں کہ جس نے آنا تھا وہ تو آچکا۔ اب کسی اور کا آسمان سے انتظار بالکل بے سود اور باطل ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) فرماتے ہیں

سرکو پیٹو آسماں سے اب کوئی آتا نہیں
عمر دنیا کو بھی اب تو ہو گئے ہفتم ہزار

نیز فرماتے ہیں۔

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا"

(الفضل قادیان ۵ ۱۸۔ ستمبر ۱۹۳۵ء)

اہلحدیث ہم یہاں پر علم اصول اور علم معانی کا ایک قاعدہ بتاتے ہیں جو سب اہل علم کا متفقہ ہے:۔ "امکان حقیقت مجاز اختیار کرنے سے مانع ہے" جسکو اصطلاحاً ان لفظوں میں بتایا جاتا ہے:۔ علامة المجاز استحالة الحقیقت۔ یہ قاعدہ اہل علم میں ایسا متفقہ ہے کہ ایک فرد بھی اس کا منکر نہیں۔ ہم مثال میں اس کی توضیح کرتے ہیں:۔

کوئی شخص کہے رأیت اسداً (میں نے شیر دیکھا) جب تک کوئی قرینہ اس بات کا نہ ہو کہ یہاں شیر درندہ مراد نہیں ہے بہادر آدمی مراد نہیں لیا جائیگا بلکہ درندہ ہی مراد ہوگا۔

اب ہم اصل مسئلے پر نظر کرتے ہیں۔ خود اس قاعدے سے نہ صرف مضمون نگار کی تردید ہوتی ہے بلکہ قادیانی مباحث سب کے سب اس طرح اُڑ جاتے ہیں جس طرح بم کے گولے سے زمین کی مٹی۔ حدیثوں میں آیا ہے مسیح موعود صاحب شان و شوکت و صاحب سیاست ہوگا۔ یعنی نظام حکومت اسکے ہاتھ میں ہوگا۔ یہ حدیثوں کے حقیقی معنی ہیں۔ اس حقیقت کے بعد مرزا صاحب کا کلام سنئے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانے میں کوئی ایسا مسیح بھی آجائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں۔ کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا درویشی اور غربت کے

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۴)

جج کے ہاں منظور نہ ہو تو ہائی کورٹ (عدالت عالیہ) تک پہنچتی ہے۔ اسیطرح اسلامی حکومت کا قانون تھا۔

مولانا! آپ اپنے علم وفضل کو ملحوظ رکھ کر یہ بتائیے کہ قطع نظر امام صاحب کی تقلید کے ان احادیث کے دو معانی میں سے کونسے معنے آپ کے نزدیک صحیح ہیں۔ اگر آپ نے اپنی علمی تحقیق سے وہی معنی صحیح سمجھے ہیں جو بقول آپ کے امام صاحب نے کئے ہیں تو آپ مقلد نہ رہے کیونکہ آپ کا علم امام صاحب کے علم سے موافق ہو گیا۔ اس کو تقلید نہیں کہتے۔ دیکھو کتب اصول فقہ (جمع الجوامع)

اگر آپ کی تحقیق امام صاحب کے بیان کردہ مطلب کے خلاف ہے مگر آپ پھر بھی امام صاحب کے قول کو صحیح سمجھتے ہیں۔ جس کی غلطی کی شہادت آپ کا علم دیتا ہے تو معاف فرمائیے آپ مقلد تو ہیں مگر صاحب دیانت نہیں۔ کیونکہ یہ بات دیانت کے خلاف ہے کہ آپ ایک بات کو غلط سمجھ کر بھی کسی کے لحاظ سے اس کو قبول کریں۔ قرآن خداوندی پر غور کیجئے۔ ارشاد ہے:۔

اِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى

(جب بولو سچ بولو چاہے کوئی تمہارا قریبی ہو)

بہر حال مسئلہ تقلید شخصی نے ہمارے مخاطبوں کو اس حد تک پریشان کر رکھا ہے جس کا نقشہ کسی شاعر نے اس شعر میں دکھایا ہے

مصیبت میں پڑا ہے سینے والا چاک داماں کا
جو یہ ٹانکا تو وہ ادھڑا جو وہ ٹانکا تو یہ ادھڑا

(اہلحدیث)

(باقی)

بنا ہی میں آیا ہے اور جبکہ یہ حال ہے تو پھر علماء کے لئے اشکال (مشکل) ہی کیا ہے۔ ممکن ہے کہ کسی وقت ان کی یہ مراد بھی پوری ہو جائے۔ (ازالہ اوہام طبع اول ص۲۰۳)

اہلحدیث | با انصاف ناظرین ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں کہ جبکہ حدیثوں کی حقیقت کا امکان ہے اور اس کے مطابق کسی وقت مسیح موعود کا ان علامات ظاہریہ کے ساتھ آنا ممکن ہے تو ہم مجازی مسیح موعود کیوں مراد لیں۔ جو علم اصول بلکہ علم زبان کے بھی خلاف ہے۔

مرزائی ممبرو! | علم و فضل کے دعویدارو، علماء اسلام کو جاہل کہنے والو۔ بتاؤ حقیقت ممکنہ کے ہوتے ہوئے مجازی معنی مراد لینے والے کون ہوتے ہیں؟ ہم اپنے لفظوں میں اس کا جواب نہیں دیتے بلکہ قادیان کے خلیفہ اول حکیم نور الدین کے الفاظ میں بتاتے ہیں کہ

"بلاقرینہ حقیقت کو چھوڑنے والے منافق ملحد اور بدعتی ہوتے ہیں۔"

(مضمون نور الدین ملحقہ بہ ازالہ اوہام ص۸ طبع اول)

پس علم اصول اور تصریحات مرزا سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود کو ظاہری صورت میں دیکھنے کا انتظار کرنیوالے اہل حق ہیں۔ اور مجازی معنی مراد لینے والے بقول حکیم نور الدین صاحب ایسے اور ویسے ہیں۔

قادیانی ممبرو! | ؎

آپ ہی اپنے ذرہ جور و ستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

گورنمنٹ برطانیہ پر مرزا صاحب کا حملہ

(از قلم مولوی عبدالرؤف صاحب از جھنڈا نگر بستی)

مشہور ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی گورنمنٹ برطانیہ کے بہت بڑی حد تک شکر گذار واقع ہوئے ہیں۔ حتیٰ کہ بقول خود مرزا صاحب نے گورنمنٹ کی احسان شناسی و شکر گذاری میں پچاس الماریاں بھرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ اور مرزا صاحب اپنے اس مخصوص رویہ پر محل اعتراض بھی ہوئے جس کا آج تک اتباع مرزا کو رہ رہ کر احساس ہوتا ہے۔ چنانچہ مشہور مرزائی ڈاکٹر بشارت احمد صاحب پیغام صلح ۳۰ جولائی ۱۹۳۸ء میں ایک مضمون شائع کراتے ہیں۔ جس کو پڑھتے ہی یہ شعر زبان پر آجاتا ہے ؎

اس نقش پا کے سجدہ نے یاں تک کیا ذلیل
میں کوچہ رقیب میں بھی سر کے بل چلا

ناظرین آپ کا مضمون ملاحظہ فرماویں :-

"گورنمنٹ برطانیہ کی احسان شناسی و مدح جو مرزا صاحب نے کی ہے وہ کچھ جائے اعتراض نہیں۔ بڑے بڑے ذی علم اہل قلم مشاہیر لوگوں نے گورنمنٹ برطانیہ کی تعریف میں رطب اللسانی کی ہے۔ چنانچہ علامہ اقبال مرحوم بھی اپنی گورنمنٹ کی شان میں لکھ گئے ہیں ؎

ہنگامہ وغا میں مرا سر قبول ہو
اہل وفا کی نذر محقر قبول ہو

(حوالہ مذکور)

مطلب ڈاکٹر صاحب کا یہ ہے کہ جب علامہ اقبال اپنی اس شکر گذاری کے باوجود مورد اعتراض نہیں تو مرزا صاحب کیوں ہوں۔ ناظرین کوچہ رقیب میں سر کے بل چلنے کا اس سے بھی اچھا کیا کوئی نمونہ مل سکتا ہے؟

لیکن ہم تو اس جگہ اسی بات کے درپے ہیں کہ مرزا صاحب نے اپنے عام دستور کے مطابق اس بارہ خاص میں بھی خوب خوب گل کھلایا ہے اور اپنی عیسائی گورنمنٹ پر نہایت بدترین حملہ کیا ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب اپنی کتاب "نور القرآن" میں لکھتے ہیں :-

"غرض عیسائیوں کی دولتیں درحقیقت اسی سجدہ کی وجہ سے ہیں جو انہوں نے شیاطین کو کیا۔ اور ظاہر ہے کہ شیطانی وعدہ کے موافق سجدہ کے بعد عیسائیوں کو دنیا کی دولتیں دی گئیں۔" (نور القرآن حصہ دوم حاشیہ ص۴۵)

ناظرین! ہم آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ گورنمنٹ برطانیہ جو عیسائی سلطنت ہے اور نہایت دولت مند حکومت ہے۔ کیا مرزا صاحب کی تصریح کے مطابق شیطان کی موعودہ حکومت نہیں قرار پائی؟ اور جبکہ برطانیہ شیطانی وعدہ والی سلطنت قرار پائی تو کیا اس سے بھی بدترین حملہ کی مثال دنیا میں کوئی پیش کی جا سکتی ہے؟ پس کہاں گورنمنٹ کو محسن کہنا اور کہاں گورنمنٹ کو شیطانی سلطنت بتلانا۔

بالآخر ہم اتباع مرزا کو عموماً اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو خصوصاً یہ تسلی و مژدہ بخش حوالہ دکھا کر عرض کرتے ہیں کہ وہ ایسے موقع پر کوچہ رقیب میں جانے کی بجائے مرزا صاحب کا منقولہ بالا حوالہ دکھا کر بکلی اعتراضات کا استیصال کر دیا کریں۔ کیوں ڈاکٹر صاحب؟ صحیح ہے نا۔ ع

نہ رہے بانس نہ بجے بانسری

اہلحدیث | ڈاکٹر اقبال اور مرزا صاحب میں آسمان زمین کا فرق ہے۔ مرزا صاحب مسیح موعود، مہدی مسعود بلکہ محمد ثانی بشکل مرزا بلکہ بمنزلہ ابن اللہ بلکہ کرشن اوتار گوپال بھی جن کے مقابلے میں ڈاکٹر اقبال جیسے شاعر کا قول پیش کرنا اور ڈاکٹر صاحب کے قول سے مرزا جی کی صفائی پیش کرنا ہمارے خیال میں مرزا جی کی توہین کرنا ہے۔ لیکن غرض بُری بلا ہے۔ بقول ؎

آنکہ شیراں را کند روباہ مزاج
احتیاج است احتیاج و احتیاج

ڈاکٹر بشارت احمد غرض کے ماتحت ایسی باتیں بھی کہہ جاتے ہیں جن کو وہ خود بھی صحیح نہ سمجھتے ہوں۔ مثلاً مرزا صاحب کی منکوحہ آسمانی جن کا نام نامی محمدی بیگم ہے ڈاکٹر صاحب نے اس سے مراد مسمات مذکورہ نہیں لی بلکہ وہ محمدی جماعت (نو مسلم) جو انگلستان میں اصلی یا فرضی تیار ہوئی ہے مراد بتائی ہے یعنی نکاح اصلی

الہامات مرزا - مرزا صاحب کے مشہور الہامات (۳۷۴) کی تردید۔ قیمت ۹ / ملنے کا پتہ - منیجر اہلحدیث

مطلب یہ ... صاحب ... ہمی ... ممبری جماعت ... (ذیل علمی ...)

... نامہ نگار ... سے کہ ... ذیل ... کتاب است

فضائل سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم

قرآن وحدیث کی روشنی میں

(نوشتہ مولوی عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری)

اس میں شک نہیں کہ جس خدانے اپنے حبیب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ہے۔ اس کی شان کو جیسا وہ جانتا اور بیان کرسکتا ہے کوئی دوسرا نہیں کرسکتا۔ اس لئے ہمیں ضرورت ہے کہ فضائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدائے قدوس کی پاک کلام قرآن مجید اور اس کی تشریح احادیث رسولؐ میں تلاش کریں۔ ان سے باہر ہمیں مارے مارے پھرنے کی ضرورت نہیں جو صفات ان میں مذکور ہونگی وہی صحیح اور درست ہونگی۔ اس کے سوا جو مدح ہے وہ اس قابل ہے کہ اس کو مدح دیکھا جائے بلکہ بجا ہے کہ کسی حد تک اس کو توہین قرار دیا جائے۔ انہی معنی کو ملحوظ رکھ کر سید ولد آدم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا تھا لا تطروني الحديث مجھے عیسائیوں کی طرح حد سے نہ بڑھانا۔ یعنی میری فضیلت اس طرح بیان نہ کرنا جس طرح عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی ظاہر کی۔

یہ اصول مستنبط از حدیث رسول علیہ السلام بھی ہمارے سامنے ہے اور اخبار الصدیق سیالکوٹ کا وہ پرچہ بھی پیش نظر ہے۔ جس میں فضائل سید المرسلین کے عنوان سے ایک مضمون لکھا گیا ہے۔ مضمون نویس پیر علی پوری وجاہت علی شاہ صاحب کے صاحبزادے ہیں۔ صاحبزادہ صاحب اگر فضائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، اصول صحیح کے ماتحت بیان کرتے تو کسی شخص کو جو ... کی گنجائش نہ ہوتی مگر افسوس ہے کہ انہوں نے ایسا نہیں کیا بلکہ ادھر ادھر کی باتیں بہت لکھی ہیں۔ معلوم نہیں کہ قرآن جیسی جامع اور احادیث نبویہ جیسی مکمل چیز کے بعد بیرونجات سے کیوں امداد طلب کی جاتی ہے۔ بہرحال ہم ان باتوں کی طرف توجہ نہیں کریں گے جو حشو وزوائد ہیں اور روایتی طور پر پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔

مضمون نگار صاحب اپنے طور پر جو کچھ بھی عوام کو ہدایات دے گئے ہیں ان سے توہمیں مطلب نہیں وہ جانیں اور ان کے مریدین۔ غضب یہ ڈھایا کہ جو لکھ دیا ہے :-

"صحابہ اس کی خوشی مناتے تھے۔ یہ ذکر خیر سناتے تھے شیرینیں کھلاتے تھے۔ خاص اہتمام کے ساتھ اس خاص دن کی عید مناتے تھے۔ ذکر ولادت سنت ہے۔ حاکم اور ابن حبان عبد اللہ بن عباس سے ناقل ہے کہ خود سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ولادت کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا :- ہم آدم علیہ السلام کے ساتھ جنت میں تھے، نوح علیہ السلام کے ہمراہ کشتی میں اور ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ آگ میں تھے۔ ہمیں خدا نے پاک نفوس میں منتقل فرمایا۔ نبیوں نے ہم پر ایمان لایا۔ ہماری بشارت توریت میں ہماری شہادت انجیل میں۔ ہمیں سے زمین روشن ہوئی ہے فلک منور ہیں۔ ہم ہی دعائے خلیل ہیں ہم ہی نوید مسیحا ہیں۔ ہماری والدہ کے جسم سے نور خارج ہوا جس سے انہیں ملک شام کی عمارتیں تک دکھائی دیں۔ تو یہ حدیث طویل ہے ... "

سیالکوٹ ... بابت ... صاحبزادہ صاحب نے حدیث کا حوالہ نہیں دیا مگر ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ مضمون نویس کا فرض ہے کہ اس کی سند معہ حوالہ کتاب پیش کریں۔ پھر دیکھیں کہ آپ کی خانہ ساز روایات کے پرخچے فضائے آسمانی میں کیسے اڑتے ہیں۔

سنئے صاحب! یہ صحافتی دنیا ہے جہاں بے دلیل بات نہیں سنی جاسکتی۔ حلقہ مریدین نہیں کہ جو کچھ آپ کہہ دیجئے وہ صم بکم ہوکر سرہلا دیجئے۔

اس حدیث کے علاوہ تین روایتیں اور نقل کی ہیں مگر خدا کی شان سند ایک کی بھی نہیں لکھی اور کیوں لکھتے جبکہ حق وصداقت اسی امر میں پنہاں تھی۔ اور صاحبزادہ صاحب کو وہ منظور نہیں۔

خلاصہ مطلب ان روایات کا یہ ہے۔ جو نمبروار درج ہے :-

(۱) عبد الرحمن بن عوف کی ماں کہتی ہے۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ولادت کے وقت ہاتھوں پر اٹھایا۔ آپ روئے۔ غیبی آواز آئی رحمك الله (پھر) ایک نور سارے افق میں پھیلا۔ جس میں مجھے روم وشام کے محل نظر آنے لگے اور آپ غائب ہوگئے اور ایک آواز آئی کہ مغرب مشرق میں آپکو گشت کراؤ۔

(۲) ابودرداء صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عامر بن ربیعہ انصاری کے گھر سے گزرے وہ اپنے بچوں کو ولادت (پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم) کے واقعات سکھلا رہا تھا اور کہتا تھا وہ آج ہی کا دن تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خوش ہوکر فرمایا تمہارے لئے رحمت کے دروازے کھلے ہیں اور بخشش ہے اور جو تمہارے جیسا کام کرے گا اس کی نجات ہے۔

(۳) حضرت عباس رضی اللہ عنہ یہی کام (تعلیم وقائع ولادت) کر رہے تھے۔ آنحضرتؐ تشریف لائے اور خوشی سے فرمایا تمہارے لئے میری شفاعت حلال ہوگئی"۔

سنئے صاحب! ہم ڈنکے کی چوٹ سے اعلان کرتے ہیں کہ آپ کی پیش کردہ دیگر روایات کی ... نہیں ...

ملک سے بوجوہ سند تحریر پیش کرو۔ پھر دیکھو حق کس طرح عیاں ہوکر چمکتا ہے۔
علی پور والو! حق کے متلاشی بنو۔ حق پوشی کرکے کبھی فلاح نہ پاسکو گے۔ آخر ایک دن سچے دربار میں پیش ہونا ہے۔ اس وقت یہی تحریر سامنے پیش کیا جائے گا۔ اقرأ کتابک کفیٰ بنفسک الیوم علیک حسیبا۔

(باقی آئندہ)

مذاکرہ علمیہ

لیلۃ القدر یا لیلۃ المبارکہ

(از قلم مولوی ابو البشارت امیر احمد صاحب سہسوانی نزیل جبلپور)

(۱) آیہ کریمہ شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن
(۲) سورہ دخان کی آیہ کریمہ انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ
(۳) آیہ کریمہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر۔

(۱) ان تینوں آیات بینات میں قرآن مجید کی ابتداء منزل کے تین مواقع بتائے گئے ہیں۔ (۲) یا تینوں میں ایک ہی وقت کا ذکر و اشارہ ہے۔ (۳) کیا ان تینوں آیتوں میں تعارض و تناقض ہے۔ (۴) کیا لیلہ مبارکہ کا نصف شعبان میں ہونا کسی صحیح حدیث سے ثابت ہے (۵) کیا لیلہ مبارکہ اور لیلۃ القدر دونوں ایک ہیں یا دو علیحدہ علیحدہ۔ احادیث صحیحہ اور مفسرین معتبرین متقین و شراح حدیث کی تحقیق سے ان سوالات کا حل ہونا چاہئے۔

از روئے تحقیق محدثین ربانی و مفسرین حقانی اضافاً یہ ثابت ہے کہ تینوں آیتوں میں ایک ہی وقت مراد ہے۔ اور ان میں کسی قسم کا تعارض تناقض نہیں اور نہ تین وقت مراد ہیں۔ اور نہ لیلہ مبارکہ کا لیلہ نصف شعبان میں ہونا کسی صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

(۱) دیکھئے تفسیر لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ خازن ج ۱ ص۱۳۱ مطبوعہ مصر میں ہے قال ابن عباس انزل القرآن جملۃ واحدۃ من اللوح المحفوظ فی لیلۃ القدر من شھر رمضان فوضع فی بیت العزۃ فی سماء الدنیا ثم نزل بہ جبریل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نجوما فی ثلاث و عشرین سنۃ فذلک قولہ فلا اقسم بمواقع النجوم وروی ابو داؤد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال انزلت صحف ابراھیم فی ثلث لیال مضین من رمضان وفی روایۃ فی اول لیلۃ من رمضان وانزلت توراۃ موسیٰ فی ست لیال مضین من رمضان وانزل انجیل عیسیٰ فی ثلاث عشرۃ لیلۃ مضت من رمضان وانزل زبور داؤد فی ثمان عشرۃ لیلۃ مضت من رمضان وانزل الفرقان علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی الرابعۃ والعشرین لست بقین بعدھا فعلی ھذا یکون ابتداء نزول القرآن علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی شھر رمضان وھو قول ابن اسحق وابی سلیمان الدمشقی انتہی۔

(۲) دیکھئے تفسیر معالم التنزیل جلد مذکور صفحہ مذکور عن ابن عباس انہ سئل عن قولہ عز وجل شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن وقولہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر وقولہ انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ وقد نزل فی سائر الشھور وقال عز وجل وقرآنا فرقناہ فقال انزل القرآن جملۃ واحدۃ من اللوح المحفوظ فی لیلۃ القدر من شھر رمضان الی بیت العزۃ فی السماء الدنیا ثم نزل بہ جبریل علیہ السلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نجوما فی ثلاث وعشرین فذلک قولہ تعالیٰ فلا اقسم بمواقع النجوم قال داؤد بن ابی ھند قلت للشعبی شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن اما کان ینزل فی سائر الشھور قال بلی ولکن کان جبریل علیہ السلام یعارض محمدا صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان ما انزل اللہ الیہ فیحکم اللہ ما یشاء وینسیہ ما یشاء وروی عن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انزلت صحف ابراھیم فی ثلاث لیال مضین من رمضان ویروی فی اول لیلۃ من رمضان وانزلت توراۃ موسیٰ فی ست لیال مضین من رمضان وانزل الانجیل علی عیسیٰ فی ثلاث عشرۃ مضت من رمضان وانزل الزبور علی داؤد فی ثمان عشرۃ لیلۃ مضت من رمضان وانزل القرآن علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی الرابعۃ والعشرین من شھر رمضان لست بقین بعدھا انتہی۔

(۳) اور دیکھئے تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان جلد اول ص۲۳۲ مؤلفہ نواب صدیق الحسن خان رح میں ہے اللہ پاک نے اس آیت پاک میں ماہ رمضان کی مدح کی نہ کسی اور مہینے کی۔ سب مہینوں میں اس مہینہ کو واسطے اتارنے قرآن شریف کے پسند کیا۔ حدیث میں آیا ہے کہ یہ مہینہ وہ ہے جس میں اللہ کی کتابیں پیغمبروں پر اترا کرتی تھیں۔ امام احمد نے واثلہ بن الاسقع سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ صحیفے ابراہیم علیہ السلام کے پہلی رات رمضان کے اترے۔ توراۃ چھٹی رمضان کو اتری۔ انجیل تیرھویں رمضان کو۔ قرآن چوبیسویں رمضان کو نازل ہوا۔ حدیث جابر میں یوں آیا ہے کہ زبور بارھویں رمضان کو، انجیل اٹھارھویں کو اتری باقی مثل متقدم (حدیث کے) اس کو ابن مردویہ نے روایت کیا ہے۔ یہ سارے صحف و دیگر کتب جس کسی نبی پر اتریں ایک بارگی ہی اتریں۔ مگر قرآن سو سب کا سب تو ایک دفعہ آسمان دنیا پر طرف بیت العزت کے اترا یہ ماجرا ماہ رمضان شب قدر میں ہوا کما قال تعالیٰ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر وقال انا انزلناہ

(۲۴۸) الآثار المرفوعہ ... (ایڈیٹر)

فی لیلۃ مبارکۃ ۔ پھر تھوڑا تھوڑا الگ الگ مطابق واقعات و حادثات اترتا رہا ۔ اسیطرح کئی طرق سے ابن عباس سے مروی ہے۔ یہی مطلب ہے اس آیت کا وقال الذین کفروا لولا نزل علیہ القران جملۃ واحدۃ کذلک لنثبت بہ فؤادک ورتلناہ ترتیلا ولا یاتونک بمثل الا جئناک بالحق واحسن تفسیرا غرض جب مشرکین کوئی جھگڑا لاتے تو اللہ ان کا جواب دیتا وقتًا فوقتًا نازل ہوتا رہا۔ انتہی ۔

اور دیکھئے تفسیر ترجمان القرآن جلد ۱۲ صفحہ ۳۶

ف ۱۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اللہ پاک خبر دیتا ہے کہ اوس نے قرآن عظیم کو لیلۃ مبارکہ میں نازل فرمایا یعنی بابرکت شب قدر ہے ۔ کما قال عز وجل انا انزلنہ فی لیلۃ القدر اور نزول قرآن شریف کا شہر رمضان میں ہوا ۔ کما قال تبارک وتعالیٰ شہر رمضان الذی انزل فیہ القران اور حدیثیں جو اس باب میں نازل ہوئی ہیں ہم نے ان کو سورہ بقرہ میں ایسے طور سے ذکر کیا ہے کہ یہاں ان کے مکرر ذکر کرنے سے غنا حاصل ہے ۔ اور جس شخص نے یہ کہا کہ وہ رات شب نصف شعبان ہے جیسا کہ عکرمہ سے مروی ہے تو بیشک اس نے بعد بعید کیا ۔ کیونکہ قرآن شریف نے اس پر نص کی ہے کہ وہ رمضان میں ہے ۔ اور وہ حدیث جو کہ عثمان بن محمد بن مغیرہ بن اخنس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ۔ آجال (عمریں) قطع کی جاتی ہیں شعبان سے شعبان تک یہاں تک کہ بے شک مرد البتہ نکاح کرتا ہے اور اسکے واسطے بچہ پیدا کیا جاتا ہے حالانکہ اس کا نام مردوں میں نکل چکتا ہے ۔ سو یہ حدیث مرسل ہے ۔ ایسی حدیثوں سے نصوص کا معارضہ نہیں کیا جاتا ہے ۔ انا کنا منذرین کا یہ مطلب ہے کہ ہم اعلام کرنیوالے ہیں لوگوں کو وہ شے جو انکو نفع و ضرر دیتی ہے شرعًا تاکہ اللہ کی حجت اپنے بندوں پر قائم ہو جائے ۔ فیہا یفرق کل امر حکیم کے یہ معنی ہیں کہ سال بھر کا کام شب قدر میں جدا کیا جاتا ہے لوح محفوظ سے طرف

لکھنے والوں کے اور جو اجلیں اور رزقیاں خلق کی اس سال میں ہوتی ہیں اور جو کچھ کام اس میں ہوتا ہے آخر سال تک ۔ اور اسی طرح حضرت ابن عمر و مجاہد و ابو مالک و ضحاک اور بہت سے سلف سے مروی ہے انتہی اور دیکھئے تفسیر مذکور صفحہ ۳۶ سطر ۱ ۔ لیلہ مبارک میں اختلاف ہے قول اول یہ ہے کہ مراد لیلۃ القدر ہے ۔ قتادہ و ابن زید اور اکثر مفسرین اسی کے قائل ہیں دلیلیں اس قول کی یہ ہیں ۔ اول اللہ پاک نے فرمایا ہے انا انزلنہ فی لیلۃ القدر ۔ پس انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ واجب ہے کہ یہ وہی رات ہے جو کہ مسمی بلیلۃ القدر ہے ۔ تاکہ تناقض لازم نہ آئے ۔ دوسری اللہ پاک نے فرمایا ہے ۔ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن پس اس جگہ جو یہ فرمایا انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ سو واجب ہے کہ یہ لیلۃ مبارکہ رمضان میں ہو ۔ تو اب ثابت ہوا کہ وہ لیلۃ القدر ہے ۔ تیسری اللہ پاک نے لیلۃ القدر کی صفت میں فرمایا ہے تنزل الملائکۃ والروح فیہا باذن ربہم من کل امر اور یہاں (سورہ دخان میں) فرمایا فیہا یفرق کل امر حکیم اور اس جگہ فرمایا رحمۃ من ربک اور لیلۃ القدر میں فرمایا سلام ۔ اور جب اوصاف باہم متقارب ہوئے تو اس بات کا قائل ہونا واجب ہوا کہ ان دونوں میں ایک رات وہی دوسری ہے ۔ چوتھی محمد بن جریر طبری نے اپنی تفسیر میں قتادہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے رمضان کی اول رات میں نازل ہوئے ۔ اور توریت رمضان کی چھٹی رات میں اور زبور اس کی بارھویں رات میں اور قرآن شریف اوس کی چوبیسویں رات میں نازل ہوا اور لیلہ مبارکہ لیلۃ القدر ہے ۔ پانچویں لیلۃ القدر کا جو یہ نام رکھا گیا سو اسی لئے کہ اس کی قدر و بندگی اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظیم ہے اور یہ بات معلوم ہے کہ اس کی قدر و بزرگی نفس زمان کے سبب سے نہیں ہے اسلئے کہ زمانہ تو ذات و صفات میں ایک شے ہے پس یہ ممتنع ہے کہ لذاتہ بعض زمانہ بعض سے اشرف ہو ۔ تو اب یہ بات ثابت ہو گئی کہ زمانہ کی تشریف و قدر اس سبب سے ہے کہ اوس میں کچھ ایسے

شریف امور حاصل ہوئے کہ ان کی بڑی قدر ہے ۔ اور یہ بھی معلوم ہے کہ دین کا منصب دنیا کے منصب سے عظیم تر ہے اور دین میں سب چیزوں سے بڑھ کر عظیم و شریف از راہ شعب کے قرآن شریف ہے ۔ اس لئے کہ اسی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ثابت ہوئی اور اسی سے حق و باطل میں فرق ظاہر ہوا ۔ جسطرح کہ اللہ پاک نے اس کی صفت میں فرمایا ہے ومہیمنا علیہ ۔ اور اسی سے سعادت والوں کے درجے اور شقاوت والوں کے درکے ہوئے ۔ پس اس تقریر کی بنا پر کوئی شے نہیں ہے مگر قرآن شریف اس سے اعظم ہے قدر میں اور اعلیٰ ہے ذکر میں اور بزرگ تر ہے منصب میں ۔ اور جب اس پر اتفاق کیا ہے کہ لیلۃ القدر وہی ہے جو رمضان میں واقع ہوئی تو ہم نے جان لیا کہ قرآن شریف اسی رات میں نازل کیا گیا ۔ یہ دلائل واضح و ظاہر ہیں ۔ دوسرا قول یہ ہے کہ لیلہ مبارکہ شب برات ہے یعنی شب نصف شعبان عکرمہ اور ایک گروہ اسی کا قائل ہے اس قول والوں کے یہ دلائل ہیں ۔ اول یہ ہے کہ اس رات کے چار نام ہیں ۔ لیلہ مبارکہ ۔ لیلۃ البراءۃ ۔ لیلۃ الصک ۔ لیلۃ الرحمۃ ۔ دوسری یہ کہ پانچ خصلتوں کے ساتھ مختص ہے ۔ پہلی خصلت تو یہ آیت ہے فیہا یفرق کل امر حکیم ۔ دوسری یہ ہے کہ اس میں عبادت کی فضیلت ہے زمخشری (جس کا معتزلی ہونا اور اسکی روایت کا موضوع ہونا رسالہ محدث دہلی ماہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں ثابت کر دیا گیا ہے) نے روایت کیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی پڑھے اس رات میں سو رکعتیں تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سو فرشتے بھیجے ۔ تیس تو اس کو جنت کی بشارت دیں اور تیس عذاب نار سے اوس کو امن دیں اور تیس اوس سے دنیا کی آفات رفع کریں ۔ اور دس شیطان کے کید اوس سے دفع کریں ۔ تیسری نزول رحمت ہے ۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک اللہ رحم کرتا ہے میری امت پر اس رات میں بعدد بنی کلب کے بکریوں کے بالوں کے ۔ چوتھی یہ کہ اس میں مغفرت حاصل ہوتی ہے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

بے شک اللہ مغفرت فرماتا ہے سارے مسلمانوں کی اس رات میں مگر کاہن و ساحر اور ہمیشہ پینے والا شراب کا اور نافرمان ماں باپ کا اور اصرار کرنے والا زنا پر۔

پانچویں یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس رات میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام شفاعت عطا فرمائی ہے آپ کی امت میں۔ زمخشری نے کہا اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے شعبان کی تیرھویں رات میں اپنی امت کے حق میں سوال کیا تو اس میں سے آپ کو تہائی دی گئی پھر آپ نے چودھویں رات سوال کیا تو دو تہائی عطا کی گئی۔ پھر پندرھویں رات سوال کیا تو ساری دیدی گئی الا من شرد عن اللہ شرود البعیر یعنی وہ شخص جو اللہ سے بدکا مثل بدکنے اونٹ کے کذا ذکر الخطیب علی نقلہ الجمل۔ بالجملہ نووی رح نے شرح مسلم کے باب صوم التطوع میں کہا ہے کہ قول شب نصف شعبان کا خطا ہے۔ صواب یہ ہے کہ لیلہ مبارکہ لیلۃ القدر ہے اور اسی کے علماء قائل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ انا انزلنٰہ فی لیلۃ مبارکۃ وقال تعالیٰ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر۔ پس دوسری آئت بیان ہے پہلی آئت کا۔ لیلۃ القدر اس لئے نام رکھا ہے کہ اللہ پاک اس میں مقدر کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے اپنے امر سے اوس کی مثل تک سال آیندہ سے مثلاً امر موت و اجل و رزق یہاں تک کہ بیت اللہ کے حاجی لکھے جاتے ہیں مع اپنے ناموں کے اور باپ دادوں کے ناموں کے اور یہ ان فرشتوں کو سپرد کیا جاتا ہے جو کہ امور کی تدبیر کرتے ہیں یعنی حضرت اسرافیل و حضرت میکائیل و حضرت عزرائیل و حضرت جبرئیل علیہم الصلوٰۃ والصلوٰۃ۔ یہ قول سعید بن جبیر کا ہے۔

اور دیکھئے تفسیر مذکور جلد مذکور ص۳۰۹ سطر۔ فتح البیان (مؤلفہ نواب مرحوم) میں ہے کہ حق وہی ہے جس طرف جمہور گئے ہیں کہ لیلہ مبارکہ وہی لیلۃ القدر ہے۔ شب نصف شعبان نہیں۔ اس واسطے کہ اللہ پاک نے یہاں تو اوس کو مجمل رکھا ہے اور سورہ بقرہ میں اسکو باین قول بیان فرمایا ہے شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن اور سورہ قدر میں باین قول انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر

پس اب بعد اس بیان واضح کے وہ شئے باقی نہ رہی جو کہ موجب خلاف ہو اور نہ وہ جو مقتضی اشتباہ کی ہو۔ رہی یہ حدیث جو ابن زنجویہ و دیلمی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روائت کی ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقطع الآجال من شعبان الی شعبان الی آخرہ کما تقدم واخرجہ ابن ابی الدنیا وابن جریر عن عثمان بن محمد۔ سو یہ مرسل ہے۔ اسکے ساتھ حجت قائم نہیں ہوتی ہے اور نہ ایسی حدیث کے ساتھ صرائح قرآن شریف کا معارضہ کیا جاتا ہے۔ اور اس باب میں جو مروی ہے سو وہ مرسل ہے یا غیر صحیح۔

صاحب درمنثور نے اسکو وارد کیا ہے اور جو شب نصف شعبان کی فضیلت میں وارد ہؤا ہے اسکو بھی لائے ہیں سو یہ سب اس کو مستلزم نہیں ہے کہ وہ لیلہ مبارکہ میں مراد ہے یعنی اس کی فضیلت بجائے خود ثابت ہی ہؤا کرے اس سے کیا ہوتا ہے۔ یہ لازم نہیں آتا ہے کہ لیلہ مبارکہ سے وہی مراد ٹھیری واللہ اعلم! غرضیکہ اللہ پاک نے قرآن شریف کو لیلۃ القدر میں نازل فرمایا قتادہ کہتے ہیں کہ سارا قرآن لیلۃ القدر میں نازل کیا گیا۔ ام الکتاب یعنی لوح محفوظ سے طرف بیت العزت کے سمای دنیا میں۔ پھر اللہ پاک نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا راتوں اور دنوں میں اندر تئیس برس کے انواع و اقسام وقائع و حوادث میں حالاً فحالاً۔ اسکی تحقیق سورہ بقرہ میں بزیر تفسیر شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن گزر چکی ہے۔ مقاتل کہتے ہیں کہ لوح محفوظ سے ہر لیلۃ القدر میں وحی سے اوس مقدار پر نازل ہوتا تھا کہ جس کو جبرئیل علیہ السلام سال بھر میں لیکر نازل ہوتے اوس کی مثل سال آیندہ تک۔ کسی نے کہا کہ ابتدائے نزول قرآن لیلۃ القدر میں تھی۔ حدیث ابن عباس نے فرمایا کہ قرآن شریف لیلۃ القدر میں نازل کیا گیا اور جبرئیل علیہ السلام اوس کو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے ٹکڑے ٹکڑے کر کے واسطے جواب لوگوں کے بالجملہ اللہ پاک نے اس رات کا یہ وصف کیا کہ وہ مبارک ہے اس لئے کہ اس میں قرآن نازل ہؤا اور وہ دین و دنیا کے مصالح پر مشتمل ہے اور اسواسطے

کہ اس میں ملائکہ و روح نازل ہوتے ہیں جس طرح کہ انشاء اللہ تعالیٰ سورہ قدر میں آجائیگا۔ انتہی۔

مذکورہ بالا تفاسیر سے تینوں آئتوں کی تطبیق اور لیلہ مبارکہ اور لیلۃ القدر کا ایک چیز ہونا اور اس کا ماہ رمضان میں ہونا۔ اور لیلہ نصف شعبان میں نہ ہونا حدیثوں اور اقوال صحابہ و مفسرین سے اچھی طرح واضح ہوگیا

(۴) اب ان احادیث کا حال سنئے جن کی رو سے لیلہ مبارکہ لیلہ نصف شعبان میں قرار دی جاتی ہے۔ کئی حدیثوں کا حال تو نواب صاحب کی تفسیر سے اوپر گزر چکا۔ باقی اور حدیثیں ہیں۔

(۱) حدیث حضرت علی والی۔ جس کا موضوع ہونا رسالہ محدث دہلی مورخہ نومبر ۱۹۳۸ء ص۱۲ میں اچھی طرح مدلل طریق سے ثابت ہو چکا ہے۔ لہٰذا اس کے اعادہ کی یہاں ضرورت نہیں اور اسی حدیث کو امام منذری نے "الترغیب والترہیب" ص۱۸۱ باب فی صوم شعبان میں بلفظ روی عن علی روائت کیا ہے۔ اور امام موصوف نے مقدمہ کتاب میں اصطلاحات کا ذکر کرتے ہوئے روی کا لفظ روایات موضوع و مناکیر کیلئے مقرر کیا ہے۔

(۲) دوسری حدیث "الترغیب والترہیب" ص۱۸۱ باب فی صوم شعبان عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل فصلی فاطال السجود حتی ظننت انہ قبض فلما رأیت ذلک قمت حتی حرکت ابھامہ فتحرک فرجعت فسمعتہ یقول فی سجودہ اعوذ بعفوک من عقابک واعوذ برضاک من سخطک واعوذ بک منک الیک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک فلما رفع راسہ من السجود و فرغ من صلاتہ قال یا عائشۃ او یا حمیرا اظننت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد خاس بک قلت لا واللہ یا رسول اللہ ولکنی ظننت انک قبضت لطول سجودک فقال اتدری ای لیلۃ ھذہ قلت اللہ و رسولہ اعلم قال ھذہ لیلۃ النصف من شعبان ان اللہ عز و جل یطلع علی عبادہ فی لیلۃ النصف من شعبان فیغفر للمستغفرین و یرحم المسترحمین

تاریخ الخلفاء۔ جس میں خلفاء راشدین اور دیگر خلفاء کے حالات تحریر کئے ہیں۔ قیمت ۱۲ ۔ پتہ۔ دفتر اہلحدیث

ahmadimuslim.de

یؤخر اهل الحقد کما هم رواہ البیہقی من طریق العلاء بن الحرث وقال هذا مرسل جید یعنی ان العلاء لم یسمع من عائشة. اس سے معلوم ہوا کہ یہ روایت مرسل ہے کیونکہ علاء بن الحرث (راوی) نے حضرت عائشہ رض سے نہیں سنا۔ لہذا یہ حدیث مرسل ضعیف لائق احتجاج نہیں۔

(س) اور اسی حدیث کو امام منذری نے کتاب مذکور باب الترہیب من التہاجر ص۲۸۹ میں اس طرح روایت کیا ہے:-

وروی عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوضع عنه ثوبیه ثم لم یستتم ان قام فلبسهما فاخذتنی غیرة شدیدة ظننت انه یاتی بعض صویحباتی فخرجت اتبعه فادرکته بالبقیع بقیع الغرقد قد یستغفر للمومنین والمومنات والشهداء فقلت بابی وامی انت فی حاجة ربك وانا فی حاجة الدنیا فانصرفت فدخلت حجرتی ولی نفس عال ولحقنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما هذا النفس یا عائشة فقلت بابی وامی اتیتنی فوضعت منك ثوبیك ثم لم یستتم ان قمت فلبستهما فاخذتنی غیرة شدیدة ظننت انك تاتی بعض صویحباتی حتی رایتك بالبقیع تصنع ما تصنع فقال یا عائشة اکنت تخافین ان یحیف اللہ علیك ورسوله اتانی جبرئیل علیه السلام فقال هذه لیلة النصف من شعبان ولله فیها عتقاء من النار بعدد شعور غنم بنی کلب لا ینظر اللہ فیها الی مشرك ولا الی مشاحن ولا الی قاطع رحم ولا الی مسبل ولا الی عاق لوالدیه ولا الی مدمن خمر قال ثم وضع عنه ثوبیه فقال لی یا عائشة تاذنین لی فی قیام هذه اللیلة قلت نعم بابی وامی فقام فسجد لیلا طویلا حتی ظننت انه قد قبض فقمت التمسه ووضعت یدی علی باطن قدمیه فتحرك ففرحت وسمعته یقول فی سجوده اعوذ بعفوك من عقابك واعوذ برضاك من سخطك واعوذ بك منك جل وجهك لا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك فلما اصبح ذکرتهن له فقال یا عائشة تعلمیهن فقلت نعم فقال تعلمیهن وعلمیهن فان جبریل علیه السلام علمنیهن وامرنی ان اردد هن فی السجود رواه البیہقی۔ امام منذری کا اس حدیث کو رُوِیَ کے لفظ سے لکھنا اس سے ثابت ہوا کہ یہ روایت موضوع ومناکیر میں سے ہے۔

حدیث ملکہ۔ جامع ترمذی مطبوعہ مطبع عالی نول کشور ۱۲۹۵ھ ص۱۶۳ میں ہے۔ باب ماجاء فی لیلة النصف من شعبان حدثنا احمد بن منیع نا یزید بن هارون نا الحجاج بن ارطاة عن یحیی بن ابی کثیر عن عروة عن عائشة قالت فقدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلة فخرجت فاذا هو بالبقیع فقال کنت تخافین ان یحیف اللہ علیك ورسوله قلت یا رسول اللہ ظننت انك اتیت بعض نسائك فقال ان اللہ تبارك وتعالی ینزل لیلة النصف من شعبان الی سماء الدنیا فیغفر لاکثر من عدد شعر غنم کلب وفی الباب عن ابی بکر الصدیق قال ابو عیسی حدیث عائشة لا نعرفه الا من هذا الوجه من حدیث الحجاج وسمعت محمد یقول هذا الحدیث وقال یحیی بن ابی کثیر لم یسمع من عروة قال محمد والحجاج لم یسمع من یحیی بن ابی کثیر انتهی۔ اس حدیث کو امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ کی یہ روایت حجاج کے طریق سے ہم کو پہنچی ہے۔ اور میں نے سنا ہے محمد (امام بخاری) سے وہ اس حدیث کو ضعیف کہتے تھے اور کہا (بخاری نے) یحیی بن ابی کثیر نے عروہ سے نہیں سنا۔ کہا محمد (بخاری) نے اور حجاج (راوی) نے بھی یحیی بن ابی کثیر سے نہیں سنا۔

اب ہم ثابت کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے اپنے بندوں کی نئی نئی ضرورتوں اور ان کی کم عمروں پر نظر فرماتے ہوئے بندوں کو ایک سال تک منتظر نہیں رکھا بلکہ نہایت کرم سے ہر روز ایک خاص وقت پر اہل رحمت نے بندوں کو مستفید فرمانے کے لئے ہر روز نصف شب کے بعد نزول اجلال فرماتا ہے۔ دیکھئے مشکوٰۃ باب التحریض علی قیام اللیل ص۱۰۱

عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ینزل ربنا تبارك وتعالی کل لیلة الی سماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر یقول من یدعونی فاستجیب له من یسالنی فاعطیه من یستغفرنی فاغفر له متفق علیه وفی روایة لمسلم ثم یبسط یدیه ویقول من یقرض غیر عدوم ولا ظلوم حتی ینفجر الفجر۔ اور صحیح مسلم میں ہے عن جابر قال سمعت النبی صلی اللہ علیه وسلم یقول ان فی اللیل لساعة لا یوافقها رجل مسلم یسال اللہ فیها خیرا من امر الدنیا والآخرة الا اعطاه ایاه وذلك کل لیلة۔ ان حدیثوں سے ثابت ہو گیا کہ اللہ رب العزت عز اسمہ نصف شب کے بعد نزول اجلال فرماتا ہے تو اس اعتبار سے ہر روز وہ وقت شب براءۃ ہے۔ نہ سال بھر تک کا انتظار اور نہ نصف شعبان والی روایتوں کو حسن بعیدہ قرار دینے کی زحمت گوارا کرنا۔

آیئے اب ہم آپ کو حضرت عائشہؓ والی حدیث سے جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کا قبرستان تشریف لے جانے کا اصل واقعہ سنائیں کہ یہ قصہ نصف شب شعبان میں تھا یا کس وقت۔ غور سے پڑھئے۔ صحیح مسلم ج۱ ص۳۱۳

حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی ویحیی بن ایوب وقتیبة بن سعید قال یحیی بن یحیی انا وقال الآخران نا اسمعیل بن جعفر عن شریك وهو ابن ابی نمر عن عطاء بن یسار عن عائشة انها قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کلما کان لیلتها من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یخرج من آخر اللیل الی البقیع فیقول السلام علیکم دار قوم مومنین واتاکم ما توعدون غدا مؤجلون وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون اللهم اغفر لاهل بقیع الغرقد۔

اس حدیث میں لفظ کلما اور یخرج قابل غور ہے

کائنات روحانی - قرآن حکیم کا انسان کی روحانی (۱۸) ضروریات کو پورا کرنے کا ثبوت - قیمت ۸ر (مینیجر)

ان دونوں لفظوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معتادانہ تہجد میں قبرستان تشریف لے جانا واضح الفاظ سے ثابت ہوگیا۔ جس میں کسی مہینہ کی تخصیص نہیں۔

اور آنجناب کے اسی طریقہ مستمرہ کو ایک خاص واقعہ کے ساتھ ذکر فرماتی ہیں۔ پھر پڑھئے صحیح مسلم اسی صفحہ پر حدیث مذکور کے بعد دوسری حدیث جو دو سندوں سے مذکور ہے :-

عن محمد بن قیس قال قالت عائشة الا احدثکم عنی وعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلنا بلی قال قالت لما کانت لیلتی التی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہا عندی انقلب فوضع رداءہ وخلع نعلیہ فوضعہما عند رجلیہ وبسط طرف ازارہ علی فراشہ فاضطجع فلم یلبث الاریث ما ظن ان قد رقدت فاخذ رداءہ رویدا وانتعل رویدا وفتح الباب رویدا فخرج ثم اجافہ رویدا فجعلت درعی فی راسی واختمرت وتقنعت ازاری ثم انطلقت علی اثرہ حتی جاء البقیع فقام فاطال القیام ثم رفع یدیہ ثلاث مرات ثم انحرف فانحرفت فاسرع فاسرعت فہرول فہرولت فاحضر فاحضرت فسبقتہ فدخلت فلیس الا ان اضطجعت فدخل فقال ما لک یا عائش حشیا رابیة قالت قلت لا شیء قال لتخبرینی او لیخبرنی اللطیف الخبیر قالت قلت یا رسول اللہ بابی وامی فاخبرتہ قال فانت السواد الذی رایت امامی قلت نعم فلہدنی فی صدری لہدة اوجعتنی ثم قال اظننت ان یحیف اللہ علیک ورسولہ قالت مہما یکتم الناس یعلمہ اللہ نعم قال فان جبریل علیہ السلام اتانی حین رایت فنادانی فاخفاہ منک فاجبتہ فاخفیتہ منک ولم یدخل علیک وقد وضعت ثیابک وظننت ان قد رقدت فکرہت ان اوقظک وخشیت ان تستوحشی فقال ان ربک یامرک ان تاتی اہل البقیع فتستغفر لہم قالت قلت کیف اقول لہم یا رسول اللہ قال قولی السلام علی اہل الدیار

من المؤمنین والمسلمین ویرحم اللہ المستقدمین منا والمستاخرین وانا ان شاء اللہ بکم للاحقون

ان دونوں روائتوں میں تناقض نہیں۔ حدیث اول میں جناب رسالت مآب کے روزمرہ معمول کا ذکر ہے جو کلما الخ یخرج صیغہ مضارع سے ظاہر ہے اور دوسری میں خاص واقعہ طرز عجیب سے مذکور ہے کہ اسکو حضرت عائشہ سے مصلحتاً پوشیدہ رکھنا تھا تاکہ گھبرائیں نہیں۔

ان صحیح حدیثوں کی موجودگی میں ضعاف ومناکیر روائتوں کو حسن لغیرہ قرار دیکر اور فضائل اعمال کیلئے ان کو جائز رکھنا اور ان سے نصوص قرآنی کا معارضہ کرتے ہوئے لیلہ مبارکہ نصف شب شعبان میں قرار دینا اور اس شب میں نمازیں پڑھنا اور قبرستان جانا سخت زیادتی اور بے انصافی ہے۔

علماء کرام بالخصوص علماء محدثین کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس تحقیق میں بغور ملاحظہ کرکے اس رسم قبیح شب براءة کو مٹانے کی کوشش کرکے بندگان خدا کی اصلاح فرمائینگے۔ وما ارید الا الاصلاح ما استطعت۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

اہلحدیث | یہ مضمون تشنۂ تحقیق ہے۔ اہل علم اسپر قلم اٹھا سکتے ہیں۔

نتیجہ امتحان مدرسہ اہلحدیث باڑی

حسب دستور شعبان میں جناب مولوی محمد عبداللہ صاحب سفیر آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس دہلی نے امتحان مدرسہ اہلحدیث باڑی لیا۔ بفضلہ تعالی نتیجہ بہت ہی اچھا رہا۔ ۹۸ لڑکوں سے کل ۶ فیل۔ باقی پاس ہوئے۔ ممتحن موصوف نے معائنہ بک میں مدرسہ کی تعریف بہت اچھے لفظوں میں لکھی ہے۔ مدرسہ ہذا پوری ترقی اور کوشش سے ہندوستان میں نام حاصل کرچکا ہے۔ مگر مالی حالت تسلی بخش نہیں۔ اس لئے امسال علاوہ مولوی عبدالمعبود صاحب کے دوسرے مولوی ابوبکر صاحب کو بھی بغرض حصول امداد باہر بھیجا گیا ہے۔ امید ہے کہ ناظرین براہ راست بذریعہ منی آرڈر یا بواسطہ سفیران مدرسہ ہذا کے مدرسہ کی مالی امداد فرماکر شکریہ کا موقع دینگے۔

نوٹ:۔ بیرونی طلباء جن کا طعام قیام بذمہ مدرسہ ہے بذریعہ درخواست اجازت لے کر داخل ہوسکتے ہیں۔ داخلہ ۶۔ شوال سے اخیر ذیقعدہ تک رہیگا۔ خط وکتابت بنام مولوی عبدالمجید صاحب نائب سکرٹری مدرسہ محمدیہ باڑی ریاست دھول پور ہونی چاہئے۔ **المشتہر**:۔ خان محمد سکرٹری مدرسہ محمدیہ باڑی۔ ریاست دھول پور۔

(عہ برائے اشاعت فنڈ وصول) ۱

ضروری اعلان

دارالعلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ رمضان المبارک کی تعطیل کے سلسلہ میں ۲۵۔ شعبان کو بند ہوا۔ اور انشاء اللہ حسب دستور دس شوال کو کھلیگا۔ دارالعلوم اپنی تعلیم وتربیت اور رہائشی خوبیوں کی وجہ سے ہندوستان میں کافی شہرت حاصل کرچکا ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہاں تقریباً ہندوستان کے ہر صوبہ کے لڑکے تعلیم پارہے ہیں۔ شائقین علوم دینیہ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ داخلکی اجازت جلد سے جلد مہتمم کے نام روانہ کریں۔ درجہ عالم کے طلباء کے لئے جاگیر کی جگہ بھی خالی ہے۔ تمام درخواستیں بسرپرستی مدرس اول یا کسی مستند عالم کی وساطت سے آنی چاہئیں درخواست میں یہ ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ اب تک کس مدرسہ میں اور کہاں تک تعلیم حاصل کی ہے۔

(ڈاکٹر) سید محمد فرید مہتمم دارالعلوم احمدیہ سلفیہ لہریاسرائے۔ دربھنگہ

جمع القرآن والحدیث۔ مصنفہ مولانا سیف بنارسی۔ قرآن مجید اور حدیث شریف کے جمع، ترتیب ہونے کا ذکر اور وحی الہی ہونے کا ثبوت۔ اور معترضین کے شکوک کا جواب۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلے قیمت صرف ۸/ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

حمائل شریف مترجم۔ ترجمہ شاہ رفیع الدین (۵۲) ... (دفتر اہلحدیث)

فتاویٰ

س ۱۸ } زید نے اپنی لڑکی کی شادی بکر سے کردی۔ جس کو عرصہ سات سال کا ہوتا ہے۔ وہ لڑکی اپنے شوہر سے ہمیشہ ناخوش رہی اور کبھی اُس کے یہاں مستقل طریقے سے نہ رہی۔ اور ہمیشہ رات کو پوشیدہ بھاگتی رہی۔ اب بغیر طلاق اور خلع کرائے ہوئے اُسکے والدین اور چند آدمیوں نے دوسرے سے عقد کردیا۔ اب وہ نکاح ثانی جائز ہوا یا ناجائز۔ اور بصورت ناجائز اس کو کیا کرنا چاہئے۔ اور جو لوگ شریک عقد تھے اُن پر شرعی کیا حکم ہے۔ اور اگر اُس کا شوہر طلاق نہ دے تو کیا کیا جائے۔ (خریدار اہلحدیث نمبر ۱۲۳۵۵)

ج ۱۸ } جب تک نکاح اول فسخ نہ کرایا جائے یا طلاق نہ ہو دوسرا نکاح جائز نہیں۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:۔ والمحصنات من النساء یعنی خاوند والی عورتیں بھی تم (مسلمانوں) پر حرام ہیں جو شخص جان بوجھ کر خاوند والی عورت کا نکاح دوسری جگہ کرتا ہے وہ حرام کو حلال کرتا ہے۔ جو کفر ہے۔ نکاح میں شرکت کرنے والے جب تک اپنا بیان نہ دیں ہم ان کے متعلق کوئی فتویٰ نہیں دے سکتے۔ اللہ اعلم!

س ۱۹ } زید کا دعویٰ ہے کہ کوئی شخص ہندو ہو یا عیسائی، سکھ ہو یا یہودی غرض کسی مذہب کا آدمی ہو اور وہ اپنے مذہب پر پختہ رہے۔ نماز نہ پڑھے روزہ نہ رکھے، غرضیکہ اسلام کی کوئی بات بھی نہ مانتا ہو مگر اتنا کہہ دے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سچے نبی ہیں تو اس کی نجات لازمی ہے اور میں اس کا ذمہ لیتا ہوں۔ کیا یہ عقیدہ از روئے قرآن و حدیث صحیح ہے؟

(۲) نیز زید کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ نماز روزہ، زکوٰۃ وغیرہ نجات کے لئے نہیں بلکہ درجات کے لئے ہیں۔ لہٰذا شریعت کا کیا حکم ہے؟

(عبدالرحیم خریدار اہلحدیث ۱۱۸۸۸)

ج ۱۹ } عقیدہ مندرجہ ملہ و ملہ صحیح نہیں۔ توحید باری و رسالت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ کی تصدیق کے بعد اسلام کے کسی حکم کا بھی انکار کرنیوالا کافر ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے:۔

بنی الاسلام علی خمس شهادة ان لا اله الا الله و ان محمدا رسول الله واقام الصلوٰة وايتاء الزكوٰة وحج البيت وصوم رمضان

(بخاری مسلم) یعنی اسلام کی بناء پانچ چیزوں پر ہے خُدا کی وحدانیت کی شہادت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی۔ نماز پڑھنا۔ زکوٰۃ دینا۔ حج کرنا۔ ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔

س ۲۰ } جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہ کو حکم دیا کہ جاؤ لوگوں میں اعلان کردو کہ جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہا جنت میں داخل ہوگیا تو بعد حضرت عمرؓ کے کہنے سے آپ نے حضرت ابوہریرہ کو منع کردیا۔ اب سائل کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی رائے سے حکم دیا تھا یا وحی الہٰی کے ذریعے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۰ } نبی کوئی حکم شرعی اپنی رائے سے نہیں دیتا۔ یہ حکم بھی وحی الہٰی سے تھا۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:۔ وما ينطق عن الهوىٰ ان هو الا وحي يوحىٰ الآیہ

س ۲۱ } زید کی عمر چھ ماہ اور ہندہ کی عمر اڑھائی سال۔ جب ان کا والد بکر شروع سال ۱۹۱۹ء میں فوت ہوگیا۔ بالغ ہونے تک ہر دو نے وراثت بکر پر پرورش پاتے رہے۔ ۱۹۲۱ء کو ہندہ کی شادی کردی۔ بموجب رواج پارچات زیور بطریقہ جہیز دیا۔ بعد ازاں ہندہ ۱۹۲۱ء سے ۱۹۳۱ء تک اپنے خاوند کے گھر پر تمام اخراجات خرچ خوراک حاصل کرتی رہی۔ ۱۹۳۱ء سے ۱۹۳۵ء تک زید نے ہندہ کو وارث شرعی قرار دے کر ثلث حصہ اس کو دیدیا۔ قابل دریافت یہ امر ہے کہ زید نے جو ۱۹۲۱ء و ۱۹۳۱ء کے درمیان اُس کو حصہ شرعی کے مطابق جائداد والد بکر سے حصہ نہیں دیا۔ اس عرصہ میں زید نے جائداد بھی پیدا کی۔ آیا زید اُس جائداد میں سے بھی ہندہ کو ثلث حصہ دے یا بکر ہی کی جائداد سے جو چھوڑ مرا تھا۔ یا ہندہ اتنے عرصہ کی آمدنی مع جائداد پیدا کردہ معاف کردے یا والد کی جائداد سے پورا حصہ لے لے۔

(خلیفہ عبدالواحد خریدار اہلحدیث نمبر ۱۲۳۷۴)

ج ۲۱ } ہندہ اسی دن سے وارث ہے جس دن اس کا والد فوت ہوا۔ اس لئے زید کو چاہئے کہ اس روز کے حساب سے جو ترکہ والد چھوڑ گیا تھا۔ اس میں سے تیسرا حصہ ہندہ کو دے۔ مثلاً زید و ہندہ کا والد تین ہزار روپیہ چھوڑ گیا تھا اور شوقی پر کوئی قرضہ نہ تھا اور نہ ہی اس نے وصیت کی تھی تو ہندہ ایک ہزار روپے کی وارث ہے۔ جب کبھی زید ہندہ کو ایک ہزار روپیہ دے گا۔ اگر زمین و مکان ہے تو ان کی آمدنی مطابق حصہ ہندہ کے اتنے سالوں کی دی جاویگی، یا ہندہ معاف کرے یا زید ادا کرے۔ اللہ اعلم!

نوٹ:۔ فتاویٰ اسی قدر تھے۔

مدرسہ عربیہ اہلحدیث سائل کوٹ

(۵۳) جمیع برادران اہلحدیث کی خدمت بابرکت میں جماعت اہل حدیث سائل کوٹ ایک پُرزور اپیل کرتی ہے کہ مولانا محمد عبدالقادر صاحب سیکا کولی نے ہم کو شرک و بدعت سے ہٹا کر توحید کی راہ دکھائی۔ چنانچہ رفع یدین کرنے و آمین پکارنے کی وجہ سے مسجد سے باہر کردیئے گئے۔ خداوند کریم نے ہمیں صبر جمیل عطا کیا تھا۔ جب ہم نے مسجد اہل حدیث کی عمارت قائم کردی مگر ابھی تک گارے اور چونے کا کام باقی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ تعلیم دینی مدرسہ قائم کیا گیا جو آٹھ سال سے اب تک معمولی حالت میں تھا مگر گذشتہ سال سے مولوی سید محی الدین صاحب حیدری علم حدیث مسلم تک صرف و نحو اول سے آخر تک کی تعلیم دے رہے ہیں۔ اسلئے ہم جمیع احباب اہلحدیث سے عموماً اور راجندری، اسحاق پٹم، وریجا گرم کے احباب سے خصوصاً مؤدبانہ التماس کرتے ہیں کہ اس کار خیر میں مدد فرما کر ہماری ہمت کو بڑھائیں۔ کیونکہ مدرسہ کا ماہانہ خرچ پچاس روپے سے زیادہ ہے۔ یہ خیال رہے کہ یہ مدرسہ بالکل کفرستان میں واقع ہے جہاں مسلمان

۴ احکام اسلام سے پورے واقف نہیں ...

متفرقات

معاونین اہلحدیث کوشش کرکے اس کی خریداری بڑھائیں۔ سال گذشتہ میں بھی بجائے سبقت کمی پوری ہونے کے مزید کمی واقع ہوئی ہے۔ اگر معاونین کرام نے فوری توجہ نہ فرمائی تو مزید کمی ہونے کا خطرہ ہے۔

حملہ آور سنٹرل جیل میں امسال امرتسر کا عرس جلسہ ۲۳ تا ۲۶۔ اکتوبر کو ہوا تھا۔ اس میں مولانا صاحب کے حملہ آور قمر بیگ کے والد نے کہا تھا کہ وہابیوں نے میرے بیٹے کو بڑے جیل میں بھجوا دیا جہاں سخت تکلیف ہے۔ یہ سن کر ہم نے سپرنٹنڈنٹ بورسٹل (چھوٹا جیل) لاہور سے دریافت کیا کہ اس کی اصلیت کیا ہے؟ جواب آیا کہ قمر بیگ ۱۰۔ نومبر کو سنٹرل جیل میں تبدیل کر دیا گیا۔ ——— اصل وجہ اس کی یہ ہے کہ چھوٹا جیل ۲۲ سال تک کے لڑکوں کے لئے ہے جہاں بہت کچھ تخفیف ہے۔ اس سے اوپر سنٹرل جیل ہے۔ قمر بیگ نے اسی فائدے کے لئے اپنی عمر ۲۰ سال بتائی تھی مجسٹریٹ نے بھی اس کو ۲۰ سالہ لکھ دیا۔ لیکن اس کے ایک گواہ صفائی نے کہا تھا کہ اسکی لڑکی ۴ سال کی ہے۔ اس بیان کی بنا پر قمر بیگ کو ۲۲ سال عمر سے متجاوز جان کر سنٹرل جیل میں بھیجا گیا۔ خدا اس کو ہدایت کرے۔ (محرر دفتر اہلحدیث)

پنڈت آتما نند کہاں ہیں؟ پنڈت آتما نند صاحب جو اپنے آپ کو بانی ستیہ دھرم ظاہر کیا کرتے ہیں آج کل ان کی خبر نہیں آتی کہ وہ کہاں ہیں۔ ناظرین اخبار میں سے کسی صاحب کو علم ہو تو پتہ دیں۔ یا پنڈت صاحب خود اخبار پڑھیں تو اپنا پتہ لکھیں۔ کیونکہ دفتر ہذا میں ان کی کتابوں کا حساب ہے جس کی ادائیگی ضروری ہے۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

مقدمہ شرق پور کا فیصلہ قصبہ شرق پور ضلع شیخوپورہ میں مولوی محمد شفیع صاحب امام مسجد اور ان کے چند ہمراہیوں کو مسجد سے کتبہ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کے منہدم کرنے کی وجہ سے ماتحت عدالتوں نے ۶۰ سو روپیہ جرمانہ کیا۔ ہائیکورٹ میں اپیل دائر کی تھی۔ ۹ کو فاضل جسٹس نے جرمانہ میں تخفیف کرکے صرف چالیس ۴۰ روپے رکھا۔

میاں عبد العزیز صاحب اور میاں محمود صاحب بیرسٹران لاہور نے نہایت محنت سے پیروی کی۔ نیز جماعت اہل حدیث نے بھی اخلاقی و مالی امداد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

(راقم:۔ علی حسن از شرق پور)

اعلان مدرسہ تعلیم الاسلام موضع گلہ بہاراں ضلع سیالکوٹ ۱۴ سال سے جاری ہے۔ صحیح مسلم شریف تفسیر جلالین۔ مشکوٰۃ المصابیح۔ بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام۔ صرف۔ نحو۔ فارسی گلستان وغیرہ۔ ترجمہ قرآن مجید کی تعلیم دی جاتی ہے۔ تقریباً ۲۰۔ ۲۵ طلباء ہیں جن میں ۹ بیرونی ہیں باقی مقامی تعلیم دینی حاصل کرتے ہیں۔ اگر کوئی طالب علم داخل مدرسہ ہونا چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ ۵ شوال تک خط و کتابت کرے اور ساتھ ہی اپنا تعلیمی نصاب بھی لکھے۔ طلباء کے طعام و قیام کا انتظام بذمہ انجمن ہوگا۔ نیز انجمن کی طرف سے قبل ازیں گیارہ جلسے تبلیغی ہو چکے ہیں۔ اب عنقریب بارھواں جلسہ ہونے والا ہے۔ ہمارے گرد و نواح میں اکثر دیہات مرزائیوں کے ہیں۔ اسلئے وہاں ایسے تبلیغی امور کا ہونا ضروری ہے۔ یہ محض حکیم محمد اسحٰق صاحب کی کوشش جمیلہ کا نتیجہ ہے جو اپنی اور مدرس کی تنخواہ کے علاوہ جلسہ کے اخراجات کے بھی متحمل ہیں (ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء) دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کی کوشش کو بارآور فرمائے اور یہ فیض تا ابد جاری رہے۔

نوٹ:۔ مولانا حافظ محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل مدرس بھی مدرسہ ہذا میں تعلیم دیتے ہیں۔

المعلن:۔ ابو عبد الرحمٰن اسمٰعیل مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام گلہ بہاراں۔ ڈاکخانہ بدو ملہی ضلع سیالکوٹ۔ (۸ر داخل اشاعت فنڈ)

تجاویز جلسہ طلباء تبت دہلی (۱) جمعیۃ تمرین البیان دار السلطنت دہلی کا یہ عظیم الشان اجلاس ناظرین کو ایک ضروری امر کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہے کہ تبت خورد ایک پہاڑی علاقہ اور گورنمنٹ کشمیر کے زیر حکومت شیعوں کے زیر ریاست ہے۔ جس میں شیعہ اپنی اکثریت کی وجہ سے سنیوں کے درپے آزار رہتے ہیں۔ ایسی صورت میں فرض شناس حضرات سے پُرزور اپیل ہے کہ ان مہلک جرائم سے اپنے بھائیوں کو بچانے کی تدابیر اختیار کریں اور تبت میں ایک مرکزی مدرسہ قائم کیا جائے جس کے ذریعہ تبلیغ اسلام اور درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھ کر ہزارہا انسانوں کو گمراہی کے راستہ سے بچایا جائے۔

(۲) فخر جماعت اہل حدیث مولانا ثناء اللہ صاحب زید مجدہ کی ذات گرامی پر "خادم کعبہ" لاہور نے قسم قسم کے اتہامات تراشے ہیں جو بالکل بے بنیاد و بے اصل ہیں یہ عظیم الشان اجتماع مدیر مذکور کی اس حرکت پر اظہار غم و غصہ کرتے ہوئے درخواست کرتا ہے کہ مدیر مذکور اس قسم کے بہتانات و اتہامات سے کلیتی اور اجتناب اختیار کرے۔

(۳) طلباء تبت دہلی کا یہ عظیم الشان اجلاس آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کو واحد ادارہ اور فعال اور باقی کو قوال تسلیم کرتے ہوئے ارکان کانفرنس کا عموماً اور جناب حافظ شیخ عبد اللہ صاحب فنانشل سکرٹری کا خصوصاً تہ دل سے شکر گزار ہے جنہوں نے تبت میں چند مدارس قائم کئے اور مخلوق خدا کو تاریکی سے نکال کر روشنی میں کھڑا کیا اور تبت سے افسان گمراہی سے بچ گئے۔

اب آخر میں ہماری دعا ہے کہ رب کعبہ کانفرنس کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے اور اہل حدیثوں کو یکجا جمع ہو کر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین ثم آمین!

عبد القادر سکرٹری انجمن تمرین البیان

مسجد اہل حدیث۔ موری دروازہ دہلی

اشاعت فنڈ از جناب عبد الحی صاحب کریم پور ۶۔ حافظ محمد یعقوب شاہ گنج ۶۔ بابو عبد الغنی صاحب کھیوڑہ ۳۔ میزان تا ۱۲ جولائی ۱۰۰۰-۱۹۱ روپے

لے اس قسم کے کئی رزولیوشن مختلف انجمنوں سے ہمیں پاس ہو کر آئے تھے مگر وہ شائع نہیں کئے گئے۔ یہ تجویز محض طلباء کی حوصلہ افزائی کیلئے درج کی گئی ہے۔ (ایڈیٹر)

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب۔ مصنفہ پنڈت آتما نند صاحب۔ ویدوں کو غیر الہامی ثابت کیا ہے۔ قیمت ۱۰ر (دفتر)

نوٹ:۔ بقیہ متفرقات صفحہ ملاحظہ فرمائیں

ملکی مطلع

دنیائے اسلام میں ماتم عام

کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

اس ہفتے ترکی سے ایک ایسی وحشت اثر خبر آئی ہے جس نے دنیائے اسلام کو پریشان کر دیا ہے۔ یعنی مصطفٰے کمال پاشا صدر جمہوریہ ترکیہ کے انتقال کی خبر سننے میں آئی۔

حکومت ترکیہ کے تاجداروں میں سے تین تاجدار خاص شہرت و عزت کے مالک ہوئے ہیں۔ ان میں سے پہلے سلطان عثمان خان ہیں۔ جن کے نام پر ترکی سلطنت، سلطنت عثمانیہ کے نام سے مشہور ہوئی۔ دوسرے تاجدار سلطان محمد خان فاتح قسطنطنیہ ہیں جنہوں نے بحکم حدیث دنیا ہی میں جنت کی خوشخبری پائی۔ تیسرے غازی مصطفٰے کمال پاشا ہیں۔ جنہوں نے قریب المرگ سلطنت عثمانیہ کو گویا دوبارہ زندہ کیا مرحوم کے انتقال سے کل دنیا کے مسلمانوں کو بڑا صدمہ ہؤا۔ کیونکہ آپ کی جنگی قابلیت اور انتظامی لیاقت مسلّم تھی۔ ابھی چند روز ہوئے کہ مرحوم نے اعلان کیا تھا کہ ترکی سلطنت اپنے مغصوبہ علاقے واپس لے گی۔ خدا کرے ان کی یہ خواہش عملی جامہ پہنے۔

اس موقع پر ہمیں شیخ سعدی مرحوم کی ایک حکائت یاد آتی ہے۔ جو انہوں نے بوستان میں لکھی ہے کہ ایک شخص قبرستان میں جا رہا تھا اسکے پاؤں تلے کسی مردہ انسان کی کھوپڑی آگئی جس نے گویا بزبان حال کہا کہ اے بندۂ خدا ذرہ سنبھل کر چل میں اپنے زمانہ میں بادشاہ تھی میرا ارادہ تھا کہ کرمان علاقہ ایران فتح کروں مگر اس سے پہلے ہی مجھے موت آگئی اور مجھے کرموں نے کھا لیا۔

اس قسم کی حکایات اگرچہ غیر واقعی ہوتی ہیں۔ مگر ان سے عبرت کا مقصد خوب حاصل ہو جاتا ہے۔

ایک عربی شاعر کہتا ہے ؎

ما کل ما یتمنی المرأ یدرکہٗ
تجری الریاح بما لا تشتھی السفنُ

یعنی انسان ہمیشہ اپنی آرزوئیں حاصل نہیں کر سکتا جیسے بعض دفعہ ہوائیں کشتیوں کی مخالف سمت میں چلتی ہیں یہی حال غازی مصطفٰے کمال کا ہؤا کہ وہ اپنی زندگی میں اصل مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ مرحوم بڑے اولو العزم، بہادر جرنیل اور محب وطن تھے۔

ان اوصاف کے اظہار کے بعد ہم یہ کہنے سے بھی نہیں رک سکتے کہ مرحوم کو دین و مذہب سے دلچسپی نہ تھی۔ انہوں نے عورتوں کو حکماً بے نقاب کرایا۔ عربی رسم الخط کی بجائے اپنے ملک میں لاطینی رسم الخط جاری کیا۔ یورپ کے تمدن کو ہر طرح ترقی دی۔ ہم ان کے انتقال کے صدمے کے باعث اس تفصیل میں جانا نہیں چاہتے۔ بلکہ اس کی بجائے خدا کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ ان کی غلطیاں معاف کرے۔

عیدگاہ اہل حدیث امرتسر میں احناف اور اہل حدیث نے مرحوم کا جنازہ غائب پڑھا۔ اور مولوی عبداللہ ثانی ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب نے امامت کرائی۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ

فلسطین کی تقسیم

مشابہ تثلیث

دنیائے اسلام میں دوسرا اندوہناک واقعہ فلسطین کی تقسیم کا معاملہ ہے جو مسلمانان دنیا کے دلوں میں ناسور کا سا زخم بن رہا ہے۔ آج کل فلسطین کی حالت یہ ہے کہ عرب بے دریغ مارے جاتے ہیں مارشل لا جاری ہے کئی گاؤں تباہ و برباد ہو چکے ہیں مگر اس میں بھی شک نہیں کہ عرب بھی نچلے نہیں بیٹھے پنجاب میں ایک حکائت مشہور ہے کہ ایک ماہر فن کے شاگرد نے پوچھا کہ استاد! بگلے کا شکار کیسے کیا جائے استاد نے کہا کہ اس کے سر پر موم رکھ دی جائے اور یہ پگھل کر اس کی آنکھوں میں پڑیگی۔ جس سے اس کی آنکھیں بند ہو جائیں گی اور وہ اُڑ نہیں سکیگا اس وقت اس کو آسانی سے شکار کیا جا سکتا ہے۔

برطانوی حکومت کا یہی طریقہ ہے کہ وہ ماہر فن کی طرح کام کرتی ہے۔ واقعات سب اسکے سامنے ہیں مگر وہ فلسطین میں کمیشن پر کمیشن بھیج رہی ہے۔ ہندوستان کے ساتھ بھی یہی ہؤا۔ کئی ایک گول میز کانفرنسیں ہوئیں۔ فلسطین کے ساتھ بھی یہی ہو رہا ہے۔ گذشتہ سال جولائی میں حکومت نے ایک کمیشن بھیجا تھا جس نے تقسیم فلسطین کی تجویز پیش کی مگر عربوں نے اس کا بائیکاٹ کیا اور تقسیم کے خلاف پورے زور سے آواز اٹھائی۔ آخر حکومت نے مزید غور و خوض کے لئے امسال مارچ میں ایک اور کمیشن بھیجا۔ فلسطینی عربوں نے اسے بھی (غیر مفید جان کر) مکمل بائیکاٹ کیا چنانچہ رپورٹ میں لکھا ہے کہ کوئی عرب کمیشن کے سامنے پیش نہیں ہؤا۔ یہ دوسرا کمیشن کوئی متفقہ رپورٹ پیش نہیں کر سکا۔ تاہم ممبروں کی اکثریت نے جو سفارشات کی ہیں حکومت برطانیہ نے انہیں غیر تسلی بخش جان کر اعلان کیا ہے کہ عنقریب لندن میں ایک گول میز کانفرنس منعقد کی جائے گی۔ جس میں فلسطین کے عرب، یہودی اور عراق وغیرہ کے نمائندے شریک ہونگے مگر اعراب فلسطین کے لئے یہ شرط رکھی ہے کہ جن لوگوں نے فلسطینی ہنگامے میں کسی نہ کسی رنگ میں حصہ لیا ہے انکو گول میز میں شرکت کی اجازت نہ ہوگی۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے فلسطین کے مفتی اعظم کو خارج کیا گیا ہے

اُدھر فلسطین کے عربوں نے فیصلہ کیا ہے کہ مفتی صاحب کی اجازت کے بغیر کوئی عرب گول میز کانفرنس میں شرکت نہ کرے۔

کہتے ہیں علم تاریخ علل و اسباب بتانے میں معلم اول ہے۔ اس لئے ہم اپنے ناقص علم کے مطابق تاریخ کی دو مثالیں پیش کرتے ہیں۔ ایک مثال تقسیم بنگال کی ہے۔ جب انگریزی حکومت نے ۱۹۰۵ء

(۵۵)

ahmadimuslim.de

وہ چھ الگانہ صوبوں میں تقسیم کردیا تو بنگالیوں نے اس تقسیم کے خلاف آواز اٹھائی۔ مگر حکومت انکار پر مصر رہی کہ یہ تقسیم منسوخ نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ قادیانی نبی نے بھی گورنمنٹ کی تائید میں اعلان کردیا کہ تقسیم بنگال ہرگز منسوخ نہ ہوگی۔ مگر بنگالیوں نے اپنی جدوجہد جاری رکھی۔ حتیٰ کہ کامیاب ہوگئے۔ جب جارج پنجم آنجہانی دہلی دربار میں تشریف لائے تو آپ نے خود تقسیم بنگال کی منسوخی کا اعلان کیا۔

دوسری مثال آئرلینڈ کی ہے۔ جس کا حال بالکل فلسطین کے مشابہ تھا۔ وہاں پر بھی سختی پر سختی ہوتی رہی مگر وہ لوگ آزادی کی جدوجہد میں برابر لگے رہے۔ آخر کار حکومت برطانیہ نے آئرش لوگوں کے مطالبات منظور کرکے آئرلینڈ کو آزاد کردیا۔ جو آج فری سٹیٹس کے نام سے مشہور ہے۔

ان تاریخی واقعات کی روشنی میں فلسطین کا مستقبل بھی ہمیں روشن نظر آتا ہے۔ گو موجودہ وقت میں ان کو سخت تکلیف ہے۔ چونکہ وہ لوگ عرب ہیں۔ اس لئے عربی زبان کے اس شعر کا مطلب بخوبی جانتے ہیں[1]

اذا اشتدت بك البلویٰ
ففکر فی الم نشرح
فعسر بین یسرین
اذا فکرته فافرح[1]

"خادم کعبہ"

"اہلحدیث" مورخہ ۲۰ نومبر میں "خادم کعبہ" کی نزاع کی انتہا یہاں تک پہنچی تھی جو میں نے لکھا تھا کہ وہ اپنے نامزد کردہ منصفوں سے دریافت کرکے مجھے اطلاع بھیجے۔ خادم نے اپنے پرچہ مورخہ ۲۵/۱۲ میں اس بات کا انکار نہیں کیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے پیش کردہ منصفوں سے دریافت کرچکا ہوگا اب وہ صرف ایک بات کی بار بار رٹ لگاتا ہے کہ کھلے میدان میں آجاؤ، گول باغ میں آجاؤ، فلاں میدان میں آجاؤ۔ مگر ہماری پیش کردہ بات نہ وہ نقل کرتا ہے نہ جواب دیتا ہے۔ سنو! چونکہ اس گفتگو کے لئے تین اشخاص بطور منصف ہونگے اس لئے انکی حاضری ضروری ہے۔ لہٰذا ان تینوں کا متفقہ حکمنامہ میرے نام بھجواؤ کہ فلاں تاریخ اتنے بجے فلاں مقام پر آجاؤ تاکہ فریقین کے بیانات سُن کر فیصلہ کیا جائے۔ میں ان کے مقرر کردہ مقام پر پہنچ جاؤنگا۔ انشاءاللہ

ناظرین! یہ ایسا انصاف کا راستہ ہے جس سے کوئی شخص انکار نہ کریگا۔ دیکھیں "خادم کعبہ" اس سیدھی بات کی بابت کیا کہتا ہے۔

ہاں خادم کعبہ" تو رپورٹ جج کمیٹی کی بابت فیصلہ چاہتا ہے مگر میں اس کے علاوہ اس کا ہر ایک افترا اور اتہام پیش کرونگا۔

تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

پنجاب میں چمڑے کی صنعت کی گنجائش

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ہندوستان ہر سال غیر ممالک سے ۶۵ لاکھ روپے کا چرمی سامان منگواتا ہے۔ اور پنجاب چمڑے کی چیزوں پر اپنی آبادی کے لحاظ سے دیگر صوبجات کے مقابلہ میں فی کس نسبتہ زیادہ روپیہ خرچ کرتا ہے۔ اگر پنجاب میں چمڑے کا سامان تیار کیا جائے تو معمولی سی کوشش سے غیر ملکی مال کی مانگ ایک بڑی حد تک کم ہوجائیگی۔

پنجاب میں چمڑے کی صنعت وحرفت کی گنجائش کے متعلق سرکاری تحقیق سے یہ امور واضح ہوتے ہیں۔

درمیانے درجہ اور امیر طبقہ کے لوگ اب چمڑے کے سامان کو عیش وعشرت کے سامان میں شمار نہیں کرتے اور یہ بات واضح ہے کہ لوگ چرمی اشیاء کو دیگر اشیاء کے استعمال پر ترجیح دینے لگے ہیں۔ یہ امر واقعہ ہے کہ لوگ ضرورت اور آرائش کیلئے اب چمڑے کے استعمال سے واقف ہوچکے ہیں اور اب چمڑے کے سامان کی مانگ بہت بڑھ گئی ہے۔

پنجاب اور ہندوستان کے دیگر حصوں میں صنعت و حرفت میں دلچسپی لینے والے لوگوں اور چھوٹے سرمایہ داروں نے عام لوگوں کے اس مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے کافی سرگرمی کا اظہار کیا ہے اور انہوں نے اعلیٰ قسم کے جوتے اور چمڑے کا دیگر سامان تیار کرنے کے لئے اچھے کارخانے قائم کردئیے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ وہ ہر سال لاکھوں روپے کا سامان تیار کرلیتے ہیں لیکن اس سے ملک کی ضرورت پوری نہیں ہوتی۔ اور چمڑے کی چیزیں بہت زیادہ مقدار میں دیگر ممالک سے منگائی جاتی ہیں۔ ان کارخانوں کے علاوہ پنجاب میں بہت غریب اور اَن پڑھ کاریگر رہتے ہیں جو معمولی قسم کے بُوٹ، بکس اور دیگر چیزیں تیار کرتے ہیں۔ یہ چیزیں ہاتھوں سے اور بھدے طریقہ سے بنائی جاتی ہیں۔ اور چونکہ اُن پر کافی محنت نہیں کی جاتی اس لئے وہ شکل وصورت میں بھی بھدی ہوتی ہیں کاریگروں کو منڈیوں کی ضروریات کا علم نہیں ہوتا اور وہ تبدیل شدہ فیشن کے مطابق سامان تیار نہیں کرسکتے۔ ان وجوہ سے مقامی خرید وفروخت کے باوجود چمڑے کی صنعت وحرفت کو فروغ نہیں ہوسکتا۔

پنجاب گورنمنٹ نے روزگار کا نیا وسیلہ بہم پہنچانے اور چمڑے کی مصنوعات کے لئے ٹریننگ (تربیت) دینے کی غرض سے حال ہی میں قصور میں چمڑے کی صنعت وحرفت کے لئے ایک سکول جاری کیا ہے۔ جہاں جدید معیار کے مطابق تعلیم یافتہ لوگوں اور کاریگروں کو کتابی اور عملی تعلیم دی جائیگی۔ تعلیمی نصاب کی میعاد تین سال ہوگی ٭

پنجاب طبی کانفرنس کی ہفت سالہ رپورٹ ماہ نومبر میں مرتب ہوجائیگی جس میں علاوہ رپورٹ کانفرنس کے اطباء کرام کے حالات مطب، مجربات شائع ہونگے۔ آپ سے بھی التماس ہے کہ آپ پہلی فرصت میں اپنے علاوہ دو تین مجربات خاص قلمبند کرکے بھیجیں جن کی ترتیب مندرجہ ذیل عنوانات پر مشتمل ہو۔ ... اسم گرامی ...

[1] جب تمہیں تکلیف پہنچے تو سورہ الم نشرح پر غور کرو کہ اس میں ایک سختی کے ساتھ دو آسانیاں بیان کی گئی ہیں اس پر غور کرکے تم خوش ہو جاؤ گے۔

شمالی ہندوستان

میں کتب خانہ رشیدیہ دہلی واحد کتب خانہ ہے۔ جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

نمونۃً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں۔

تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر	عـــہ	زرقانی شرح مواہب اللدنیہ	ســـہ
زاد المعاد۔ ابن قیم سفید	ــــہ	سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ	ــــہ
ترغیب و ترہیب سفید کاغذ	ــــہ	نسیم الریاض شرح شفا برحاشیہ شرح شفا	ــــہ
تاریخ ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ) ۹ حصے تیار ہیں		ملا علی مصری	ــــہ
قیمت فی حصہ	ــــہ	تفسیر فتح القدیر شوکانی	ســـہ

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جا سکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

منیجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اردو بازار جامع مسجد دہلی۔

ایک بہترین نئی ایجاد۔ دو اکسیروں کا بینظیر مجموعہ

پھنا سیا نمبر ۱ اور ۲

یعنی صرف دو ہی اکسیروں سے جملہ امراض کا مکمل علاج

خدا شاہد ہے کہ ان اکسیروں کے ذریعے آجتک مختلف امراض کے لاکھوں مریض شفا پا چکے ہیں۔ جس ڈاکٹر یا حکیم کے پاس یہ اکسیریں ہوں انکو پھر اور کسی نسخوں کا تردد نہیں کرنا پڑیگا۔ جس عیالدار کے پاس یہ اکسیریں ہوں انکو حتی الامکان کسی حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت نہ ہوگی۔ یہ اکسیریں امریکن ہومیوپیتھک ادویات سے ترکیب دیکر سفوف اور گولیوں کی شکل میں ان اشخاص کے لئے تیار کی گئی ہیں جو اکثر سفر یا ایسے مقامات میں رہتے ہیں جہاں حکیم و ڈاکٹر وقت پر نہ مل سکیں۔ یا ان غربا نوازوں کے لئے جو خلق خدا کو فی سبیل اللہ ادویات تقسیم کرتے ہیں۔ غرضیکہ ہر ایک کے لئے گویا بغل میں حکیم حاذق ہے جس سے وقت پر پورے حکیم کا کام لے سکتے ہیں۔ بڑے بڑے نامی گرامی حکیموں اور ڈاکٹروں نے بھی اسے زبدۃ الحکمت مان لیا ہے۔ کیونکہ اکثر طبابت پیشہ اصحاب اب انہی اکسیروں سے مریضوں کا علاج کرکے پانچ کے پچاسوں کما رہے ہیں۔ خواہ کوئی بھی مرض ہو ان ہر دو اکسیروں کو بغیر کسی علامات اور تشخیص کے دو دو گھنٹے پر یکے بادیگرے یعنی صبح سے شام تک دونوں اکسیروں میں سے تین تین خوراکیں استعمال کرائی جاتی ہیں۔ نوٹ :۔ سفوف اور گولیوں کے فوائد میں کوئی فرق نہیں ہے۔

مقدار خوراک :۔ سفوف کی ایک یا دو رتیاں اور ایک یا دو گولیاں ہیں۔

قیمت :۔ فی ہر دو شیشیاں عندی ایک ایک اونس سفوف یا گولیاں مع محصول ڈاک وغیرہ مبلغ سعہ

پتہ :۔ ڈاکٹر ایس۔ اے۔ ماجد۔ مقام و ڈاک خانہ منیر ضلع پٹنہ

Dr. S. A. Majid. P.O. Muner (Dt. Patna)

رسالہ اہل الذکر بصورت ہفتہ وار

کی صرف دو سو خریدار فراہم ہونے پر اشاعت شروع ہو جائے گی۔ سالانہ قیمت چار روپیہ۔ مگر پہلے دو سو اصحاب جن کی درخواستیں قبل از اشاعت موصول ہوں۔ صرف تین روپے۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجئے یا وی پی کرنے کی اجازت دیں۔ مگر اس طرح ۵ زائد خرچ ہونگے۔

پتہ :۔ مولوی محمد یوسف۔ دفتر اہل الذکر فیض آباد یوپی

سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دھند۔ جالا، غبار۔ ڈھلک۔ خارش۔ سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کرکے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بینظیر ہے۔ ہزارہا لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت اس کا استعمال ہونیوالی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں فی شیشی عہ

پتہ :۔ کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم سٹریٹ امرتسر

ہندوستانی صندلی عطریات

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ

مشہور و معروف اسپیشل عطر ہزارہ و عطر روح افزا بلا رنگ فی تولہ عہ۔ ــــہ۔ ــــہ فی تولہ ــــہ۔ ــــہ۔

اور جملہ ہر قسم کے نہایت بہترین عطریات خرید فرمائیے فہرست مفت طلب فرمائیے۔

فرم شیخ امانت اللہ حاجی محمد مکارم

تاجران عطر۔ قنوج۔ یوپی

بے روزگاروں کے لئے

کتاب "استاد مددگار" میں انسانی زندگی میں عام استعمال ہونے والی چیزوں کے بنانے کی ترکیبیں اور اکثر جدید مصنوعات کے نسخہ جات بتائے گئے ہیں۔

قیمت عہ ملنے کا پتہ :۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

نمبر مقدمہ ۵۵۶ — فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی نمرانا ولد وزیر ذات راجپوت سکنہ مرال تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکر گڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۲ ۱۱/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جانے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ

شکر گڑھ۔ ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

نمبر مقدمہ ۵۶۱ — فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی ناظر ولد کیمون ذات دھوبا سکنہ شاہ پور چھوڑہ تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکر گڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۲ ۱۱/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جانے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ

شکر گڑھ۔ ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

نمبر مقدمہ ۵۸۱ — فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی لال دین ولد جھینا ذات گوجر سکنہ رنگڑ تحصیل شکر گڑھ۔ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکر گڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۵ ۱۱/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جانے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ

شکر گڑھ۔ ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

نمبر مقدمہ ۵۸۸ — فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی جلال دین ولد جیوا ذات گوجر سکنہ اکومنڈا تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکر گڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۲ ۱۱/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جانے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ

شکر گڑھ۔ ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

طلائے اعظم

بُری صحبتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں بھی ہوں یہ طلاء عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلہ وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضو میں تندہی وفربہی لاتا ہے۔ کام کاج میں حارج نہیں قیمت ۶ر۔ محصول ڈاک ۸ر۔ المشتہر:۔ مینیجر پرنسپل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ

رعائتی اعلان بتقریب ماہ رمضان

تحقیق الکلام

مصنفہ مولانا محمد عبدالرحمٰن صاحب محدث مبارکپوری مرحوم (شارح ترمذی) بزبان اردو۔ حصہ اول میں وجوب قراۃ خلف الامام کے دلائل حقہ و براہین قاطعہ بہت بسط اور تفصیل سے لکھے گئے ہیں اور حصہ دوم میں مانعین کے دلائل عقلیہ ونقلیہ کے مدلل و مفصل جوابات دیئے گئے ہیں خاصکر علماء دیوبند کی دلیل جدید کے چھ جواب و اذا قری القران کے گیارہ جواب۔ و اذا قرا فانصتوا کے چار جواب۔ مالی انازع القران کے پانچ جواب۔ من کان له امام کے دس جواب تحریر کئے گئے ہیں۔

از یکم رمضان تا ۱۵ شوال ۱۳۵۵ھ حصہ اول عہ کے بجائے ۱۲ر پر اور حصہ دوم عہ کی بجائے عہ پر روانہ کی جائے گی۔ محصول علاوہ۔

ملنے کا پتہ:۔ حکیم ابوالفضل عبدالسمیع ناظم دواخانہ مفید عام ڈاکخانہ مبارک پور۔ صوفی پورہ۔ ضلع اعظم گڈھ

شائقین وتجار کو خوشخبری

رمضان المبارک کے تحفے

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ مشہور صندلی عطریات عطر مصری۔ عطر شمامۃ العنبر۔ عطر سوسن۔ عطر مشک حنا۔ شاہجہانی گلاب۔ روح خس۔ عطر مجموعہ۔ عطر سہاگ فی تولہ عہ۔ ... روغن گیسو دراز فی شیشی عہ۔

نوٹ:۔ جملہ ہر قسم کے عطریات و دیگر اشیاء بیوپاری نرخ سے منگائیے۔ فہرست مفت طلب کیجئے۔

پتہ:۔ اشرف علی محمد علی تاجر عطر حنا فیکٹری قنوج یوپی۔

ثنائی برقی پریس امرتسر

پریس ہذا میں ہر قسم کی سادہ اور رنگدار چھپائی کا کام گاہک کے حسب منشا اور حسب وعدہ کیا جاتا ہے۔ آپ ایک دفعہ تجربہ کر کے دیکھیں۔

پتہ:۔ مینیجر ثنائی برقی پریس امرتسر

ahmadimuslim.de

وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِہِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَکُمْ اِنَّمَا نَحْنُ ۱۴/۲

اور جب اکیلے ہوتے ہیں طرف سرداروں اپنے کے کہتے ہیں تحقیق ہم ساتھ تمہارے ہیں سوائے اس کے نہیں ہم

ف یعنی اللہ تعالیٰ نے نبی سے دین اسلام روشن کیا اور خلق نے اس میں راہ پائی اور

قرآن مجید نمبر ۱۲/۲

خوشخط ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب اور حاشیہ پر فوائد موضح القرآن مولانا شاہ عبدالقادر صاحب درج کئے ہیں۔ اس کا طول و عرض ۱۱×۷ انچ ہے۔ ہر صفحہ کی سطریں خوشنما رنگ ہے جس کی وجہ سے نہایت خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ بچوں اور بڑوں کے واسطے نہایت موزوں ہے۔ سفید کاغذ پر چھپا ہے۔ کاغذ سفید دبیز۔ ہدیہ مجلد تین روپے (سے) محصول ڈاک عہ

ایک بھی غلطی نکالنے پر تیس روپے انعام

دہلی کا سب سے بہتر صحت نما ۲۷ مہری قرآن شریف

۲۷ عالموں کی ایک جماعت کا صحت کیا ہوا۔ جن کی آخر میں مہریں لگی ہوئی ہیں۔ نہایت صحیح بہت سستا اور مع مقدمہ ترغیب القرآن و اختلاف قرأت ہے۔ صحت نما ۲۷ مہری قرآن شریف کے پڑھانے والے استادوں کے لئے آدھی محنت رہ گئی ہے بچے خوشی سے پڑھتے ہیں۔ کیونکہ زیر زبر تمام اعراب قرینے سے لگے ہوئے ہیں۔ صرف قاعدہ پڑھ لینے کے بعد بچے اور عورتیں اس قرآن مجید کو آسانی سے صحیح اور جلدی سے جلد پڑھ سکتے ہیں۔ ہدیہ مجلد پارچہ فی جلد عہ۔ دس جلد آٹھ روپے۔ پچیس جلد انیس ۱۹ روپیہ۔ ہدیہ مجلد چرمی نفرئی کار قسم اعلیٰ فی جلد ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ دس جلدیں تیرہ ۱۳ روپے۔ پچیس جلدیں اکتیس روپے علاوہ محصول ڈاک۔ (محصول ڈاک ایک جلد پر گیارہ آنہ لگتے ہیں)

نوٹ:۔ جو صاحب اکٹھی پچیس جلدیں منگائینگے ان کو محصول میں بہت کفایت ہوگی۔ چونکہ بذریعہ ریل مال روانہ کیا جائیگا۔ ریل سے محصول زیادہ سے زیادہ تقریباً ۲ر لگیں گے۔ ریل کے ذریعہ کوئی پارسل اس وقت تک روانہ نہیں کیا جائیگا جب تک کچھ رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہو جائے۔ نوٹ:۔ صحت نما ۲۷ مہری پورے قرآن مجید کے علیحدہ علیحدہ تین پارے بھی مجلد ہمارے یہاں ملتے ہیں۔ مجلد تیس پاروں کا ہدیہ علاوہ محصول ڈاک تین روپیہ۔

صحت نما ۲۷ مہری مصری جیبی کارڈ سائز حمائل شریف مع اختلاف قرأۃ مقدمہ ترغیب القرآن

جس میں آداب قرآن مجید۔ فضائل قرآن مجید۔ احادیث اور فضائل قرآن مجید مختصر اور قرآنی مختصر ضروری مسائل قرآن مجید کی سورتوں کے تعویذات اور تعبیر خواب ترکیب فالنامہ قرآن مجید وغیرہ درج ہیں جس کی صحت ۲۷ حافظوں نے بڑی محنت اور جانفشانی سے کی ہے۔ جن کی اخیر میں مہریں اور دستخط ہیں۔ نہایت خوشخط ہے چھپائی اور لکھائی عکسی چھاپے سے بہترین قابل دید ہے۔ باوجود چھوٹی تقطیع ہونے کے خط نہایت جلی ہے۔ کمزور نظر والے اصحاب بھی مثل قرآن مجید کے تلاوت فرما سکتے ہیں۔ کاغذ سفید ولائتی نہایت مضبوط ہے جیب میں آسانی سے رکھ سکتے ہیں۔ ہدیہ رعائتی فی جلد نفرئی کار۔ جس کی جزبندی کی سلائی مضبوط ہے فی جلد عہ محصول ۸ر۔ دو جلد حمائلوں کا محصول ۸ر تین حمائل شریف کا محصول ۱۰ر ۵ جلدوں کا محصول ۱۴ر کم از کم دس جلدیں جو صاحب منگائیں گے ان سے محصول ڈاک نہیں لیا جائیگا۔

متوسط معجز نما دو ترجمہ والا قرآن مجید ۱/۲

اول ترجمہ اردو حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا لفظی ہے۔ دوسرا ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے۔ حاشیہ پر کئی تفسیروں کا خلاصہ ہے۔ شروع میں ایک زبردست دیباچہ ہے جو نہایت ہی کارآمد چیز ہے۔ لکھائی چھپائی بہترین ہے۔ سائز ۶×۹ انچ۔ ہدیہ رعائتی مجلد نفرئی کار دو روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

قرآن مجید مصری ۱/۲

یہ مصری قرآن مجید۔ جس کا طول و عرض ۱۱×۸ انچ ہے۔ اس قدر صاف خوشخط اور حروف علیحدہ علیحدہ نہایت صحت والا زبر زیر وغیرہ سب قاعدے سے لگے ہوئے ہیں۔ قلم اس قدر واضح ہے کہ بچے، عورتیں اور کم نظر والے بھی آسانی سے پڑھ لیتے ہیں۔ پارہ پارہ علیحدہ ہے۔ ہر منزل میں جلیں بھی بنی ہوئی ہیں۔ کاغذ نہایت سفید۔ عمدہ لکھائی چھپائی بہترین ہے۔ ہدیہ مجلد رعائتی فی جلد ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) اور محصول ڈاک ۸ر۔ عہ کے نام سے مشہور ہے۔

قرآن مجید دو ترجمہ والا جلی قلم ۱۴/۲

اس قرآن مجید میں دو ترجمے ہیں۔ اول ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا۔ دوسرا ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا اور حاشیہ پر کئی تفاسیر کا خلاصہ ہے۔ شروع میں ایک بڑا مقدمہ ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ ہر پارہ علیحدہ علیحدہ ہے۔ اور ہر پارہ نقش و نگار سے آراستہ ہے۔ صحت بھی نہایت عمدہ کی ہوئی ہے۔ ہدیہ رعائتی جلد نفرئی کار تین روپے (سے) محصول ڈاک عہ۔

خوشخط اور صحیح متوسط قرآن مجید لفظی ترجمہ والا

ترجمہ لفظی مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا۔ حاشیہ پر اردو تفسیر موضح القرآن کا خلاصہ مولانا شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی۔ حروف اتنے صاف ہیں کہ بچے بھی اور عورتیں آسانی سے تلاوت کر سکتی ہیں۔ تقطیع نہایت ہی موزوں ۶×۹ انچ ہے۔ مجلد مصری کاغذ۔ قسم اعلیٰ تین روپیہ آٹھ آنہ۔ محصول ڈاک عہ۔

(ہر قسم کے قرآن مجید و کتب ملنے کا پتہ)

سید محمد شفیع الدین اینڈ سنز تاجران کتب مالک اقبال پرنٹنگ ورکس

دریبہ کلاں دہلی سے منگائیے۔

ahmadimuslim.de

بعدالت جناب شیخ محمد ابراہیم صاحب سب جج بہادر درجہ اول گوجرانوالہ باختیارات گارڈین

نمبر مقدمہ ۲۶ سال ۱۹۳۸ء

بمقدمہ درخواست سماعیل ولد احمد قوم جٹ کھرل ساکن چینی چوارہ تحصیل حافظ آباد - سائل

بنام (۱) مسمات عالی زوجہ سدلو سکنہ بھوئیہ تحصیل حافظ آباد۔ (۲) مسمات نظیری زوجہ باگیر قوم جٹ ساکن چک ۴۶ تحصیل شاہدرہ۔ (۳) مسمات دولاں زوجہ بالو جٹ ساکن چک ۱۳۲ سرگودھا۔ مسئول علیہم

مقدمہ مندرجہ بالا عنوان میں سماعیل مذکورہ بالا نے درخواست برائے تقرری گارڈین مسمات رسولاں نابالغہ عدالت ہذا میں گزرانی ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا ہر خاص و عام اور خصوصاً مسئول علیہم کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ ۲۵ ۱۱/۳۸ حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی وجوابدہی کریں۔

بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۱/۳۸ جاری ہوا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم

ہفتہ وار حمایت اسلام میں کیا ہوتا ہے؟

مسائل حاضرہ پر عالمانہ تنقید

تاریخ اسلام اور تمدنی ضروریات پر مفید مضامین،

معلومات عامہ

دنیا کی ہفت روزہ ڈائری (نہایت اچھے اور دلچسپ انداز میں)

مفید اور قومی نظمیں

نئے انتظامات کے ماتحت حمایت اسلام پہلے سے ہزار گنا بہتر ہے نمونہ کے لئے ہم کو لکھیئے اور ہمارے بیان کی صداقت کا امتحان کیجئے

سالانہ چندہ صرف تین روپے پیشگی — ممالک غیر سے چار روپے ۸ر

مینجر حمایت اسلام - لاہور

خمیرہ بادام طیوری (رجسٹرڈ)

کمزور جسم اور ناتوان بدن میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ رگ وریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے۔ مسرت و شادمانی سے چہرہ کھل اٹھتا ہے جو سالک کے لئے موثر طاقت مردمی ... اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ زکام۔ سر کے ... چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا آ جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ خوفزدہ رہنا۔ معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا۔ کمر درد۔ نسیان وجریان کافور ہوتے ہیں۔

قیمت پاؤ پختہ تین روپے۔ آدھ سیر پانچ روپیہ آٹھ آنے ایک سیر دس روپے۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔

لاہور ملنے کا پتہ:- مینجر دواخانہ پنجاب طبی بورڈ بل روڈ۔ کوٹھی ۱۰

اس کے علاوہ تمام آرڈر ذیل کے پتہ پر آنے چاہئیں:-

مینجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر (پنجاب)

(۶۰)

خوشخبری رمضان شریف (۳۶)

یہ کارخانہ ہر سال رمضان شریف میں رعایت کیا کرتا ہے بدستور سابق خریداران فائدہ اٹھائیں۔

احمر قانی حضرت اکابر علماء و حکماء و رؤسا وغیرہم۔ جن کے اسماء مع تصدیقات بارہا اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں۔ تازہ ترین شہادات ازجناب مولانا حافظ محمد حسین صاحب میرٹھی حال خطیب جامع مسجد اہلحدیث کولوٹولہ کلکتہ۔

"میں پاؤں کے درد میں عرصے سے مبتلا تھا۔ آپ نے آزمائش کے لئے جو روغن احمر قانی مرحمت کیا تھا اس کے استعمال سے درد موقوف ہو کر فائدہ نظر آیا۔ لہٰذا قیمتاً عنایت کریں"

یہ تیل باوجود خوشبودار ہونے کے اکثر امراض، درد اعضاء ہر قسم۔ ورم۔ چوٹ۔ لقوہ۔ فالج۔ گنٹھیا۔ کھانسی دمہ۔ بخار۔ نمونیا۔ پھوڑا۔ ڈبہ الطفال۔ آنت اترنا۔ ورد ودورم خصیہ۔ جلے اور کٹے ہوئے زخموں وغیرہ میں اکسیر و مجرب ہے۔ قیمت فی سیر پانچ روپے (۵ر)

پتہ:- مینجر روغن احمر قانی پوسٹ تیلی پاڑہ ضلع ہوگلی

عر ۹

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم ... اردو کا ہدیہ چار روپیہ

... تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دو بے نظیر کتابوں کی کیفیت ... میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:- مولانا عبدالغفور ...

حافظ محمد ایوب ...

مالکان کارخانہ ...

ہر قسم کے قرآن مجید اور حمائلیں

منگوانے کا پتہ

مینجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

مخزن علاج

... تاریخ ... اصول ایلوپیتھک ... علاج الامراض

... طور پر مندرج ہیں۔

... ڈاک علاوہ

... کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر

مہر ذیل نمبر ۲۵۲

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ — یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۱

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اخبار **اہلحدیث** امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت زر

والیان ریاست سے سالانہ	عـہ
رؤسا وجاگیرداروں سے ″	ـے
عام خریداران سے ″	ـہ
″ ″ ششماہی	۳؎
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - -	۲؎

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲ شوال المکرم ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۵ نومبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

عید مبارک

خطاب بہ خدا

مرقومہ محمد جعفر صاحب سلیم پرتاب گڈھی (زیبائی)

اگر حسن حقیقی کی میسر دید ہو جائے
مرا تاریک دل آئینۂ توحید ہو جائے

جہاں تاریک سا معلوم ہوتا ہے نگاہوں کو
ترے جلوے نظر آئیں تو میری عید ہو جائے

برائے نام ہی تم وعدۂ دیدار اب کرلو
دل مایوس کو بھی عید کی امید ہو جائے

تمہارا مہرباں ہونا ہے میرے واسطے سب کچھ
جو تم چاہو تو روز عید میری عید ہو جائے

شعائیں تیرے جلووں کی اگر مہمان ہو جائیں
پڑے جو داغ دل میں غیرت خورشید ہو جائے

مری آنکھوں کو بھی ہے جلوہ ہائے طور کی حسرت
نگاہ شوق پر ایسا نہ ہو تنقید ہو جائے

سر محشر مجھے یہ آرزو ہی کھینچ لائی ہے
یہی ارمان ہے دل میں تمہاری دید ہو جائے

سلیم اس طور سے روداد وحشت لکھ محبت میں
کہ ہر قصہ فسانے کی ترے تمہید ہو جائے

فہرست مضامین

نظم (عید مبارک۔ خطاب بہ خدا) - - - ص۱

انتخاب الاخبار - - - - ص۲

مسئلہ تقلید شخصی (۳) بجواب الفقیہ۔ ص۳

مسیح قادیان۔ خلیفہ قادیان اور حضرت مسیح۔ ص۴

قادیانی چیلنج متعلقہ تفسیر نویسی کی حقیقت۔ ص۵

فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم - ص۶

مسلمانوں کو خدائی نوٹس - - - ص۸

اسلام اور دولت سعودیہ عربیہ - - ص۹

فتاویٰ ص۱۳ - متفرقات - - - ص۱۴

ملکی مطلع ص۱۵ - اشتہارات - - - ص۱۶–۲۰

مائۃ ثنائیہ یعنی صد احادیث نبویہ مع اردو ترجمہ قیمت مع محصول ۴؍ ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

تردید افترا ایک اخبار میں کسی غرض فاسد کے ماتحت یہ لکھا گیا ہے کہ میں (ابوالوفاء) نے پیر جماعت علی شاہ علیپوری اور مرزا محمود احمد قادیانی کی طرح فتویٰ دیا تھا کہ ترکوں سے جنگ کرنا جائز ہے۔

یہ محض جھوٹ اور افترا ہے۔

لعن اللہ من افتری ومن افترٰی

—— امرتسر شہر میں ۳ تا ۱۰ نومبر ۱۶۹ بچے پیدا ہوئے اور ۹۳ اموات واقع ہوئیں۔

—— ادارہ معارف اسلامیہ لاہور کے سالانہ اجلاس میں جو ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو منعقد ہوگا صدارت کے لئے سر شاہ محمد سلیمان صاحب جج فیڈرل کورٹ لاہور تشریف لا رہے ہیں۔

—— نئی دہلی۔ مرکزی حکومت کو اخراجات میں کفائتی تدبیروں سے ایک کروڑ ۱۱ لاکھ روپیہ کی بچت ہوئی ہے۔

—— لاہور۔ پنجاب اسمبلی میں مارکٹنگ بل زیر بحث ہے۔ سودھی ہرنام سنگھ نے اس بل میں ایک نئی دفعہ ایزاد کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ پنجاب میں اجناس کے نرخ مقرر کئے جائیں۔ کم و بیش فروخت کرنے والا چھ ماہ قید یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ کا مستحق ہوگا۔

—— لاہور مشہور و معروف ہندو لیڈر مہاتما ہنسراج طویل علالت کے بعد مر گئے۔

—— ڈسٹرکٹ بورڈ امرتسر نے فیصلہ کیا ہے کہ ضلع امرتسر کے دیہاتی باشندوں سے ایکس رے کی فیس دس روپے کی بجائے پانچ روپے لی جائے۔

—— پنڈت جواہر لال نہرو سفر یورپ سے واپس ہندوستان آ گئے ہیں۔

—— لندن۔ ہاؤس آف کامنز نے کثرت آراء سے فیصلہ کیا ہے کہ تجربہ کے طور پر پھانسی کی سزا پانچسال کے لئے منسوخ کر دی جائے۔

—— شنگھائی کی ایک اطلاع ہے کہ جاپانی ہوائی جہاز چین کے شہر شنسی پر بمباری کر رہے ہیں۔ جن سے چالیس شہری ہلاک ہوئے ہیں۔

—— ایک مراغرساں نے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ جرمنی کی طرف سے روس پر حملہ کرنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

—— لندن کی خبر ہے کہ چیکوسلواکیہ پر قبضہ کرنے کے بعد جرمنی کے ایجنٹ یوگوسلاویہ پر نظر جما رہے ہیں کیونکہ یوگوسلاویہ کے جن علاقوں میں جرمن لوگوں کی اقلیت ہے وہاں نازی زبردست پروپگنڈا کر رہے ہیں۔

ناظرین اخبار اہلحدیث

کو

عید الفطر

مبارک ہو

(ادارہ)

—— استنبول کی اطلاع ہے کہ غازی مصطفیٰ کمال پاشا کو ۲۱۔ نومبر کو دفن کیا جائیگا۔ اس رسم کی ادائگی کے لئے حکومت ترکی نے ۱۵ لاکھ روپے منظور کئے ہیں۔

—— نائجیریا کے نوجوان گورنر نائجیریا سے مطالبہ کرتے ہیں کہ نائجیریا کو کسی حالت میں بھی جرمنی کے حوالے نہ کیا جاوے۔

—— لندن۔ ملک معظم جارج ششم کی پھوپھی یعنی ملکہ ناروے کا انتقال ہو گیا۔

—— شاہ فاروق والی مصر کے ہاں شہزادی تولد ہوئی ہے۔

—— حکومت فرانس نے حبشہ پر اطالیہ کا قبضہ تسلیم کر لیا ہے۔

—— لندن۔ ۱۹ نومبر۔ لندن میں جو فلسطین کانفرنس ہو رہی ہے۔ چونکہ اس میں فلسطین کے مفتی اعظم کو مدعو نہیں کیا گیا۔ اس لئے اس کی کامیابی کی کوئی امید نہیں کی جا سکتی۔

—— بیروت۔ ۲۰۔ نومبر۔ نمائندہ "امرت بازار پترکا" سے ایک ملاقات کے دوران میں فلسطین کے مفتی اعظم نے گول میز کانفرنس کے انعقاد کی تجویز اور فلسطین کی سکیم مسترد کئے جانے کا خیر مقدم کیا۔ آپ نے کہا کہ یہودی اور عربوں کی کانفرنس تلخی کو کم کرنے کا موجب ہوگی۔ لیکن عرب نمائندے آزادانہ طور پر منتخب ہونے چاہئیں۔ کیونکہ کوئی خاص عرب لیڈر اس بغاوت کے لئے ذمہ دار نہیں ہے۔

—— برلن ۱۹۔ نومبر۔ حکومت جرمنی نے اپنے سفیر ہرڈیکوف کو حال ہی میں امریکہ سے واپس بلا لیا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ افواہ عام گرم ہوئی ہے کہ سفیر مذکور واپس امریکہ نہ جائے گا۔

—— لندن ۱۹۔ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کے سابق وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کو پھر کیبنٹ میں لیا جا رہا ہے۔ آپ کو وزیر نوآبادیات کی اسامی پیش کی گئی ہے۔

—— پنجاب میں امسال بارش بہت کم ہوئی ہے کسان ہر روز آسمان کی طرف دیکھتے ہیں۔ ناظرین بارش کے لئے بخلوص دل دعا کریں۔

آخری اطلاع

جن خریداروں کی قیمت ماہ نومبر میں ختم ہے اور یکم دسمبر تک وصول نہ ہوگی یا ان کی طرف سے انکار یا مہلت کی اطلاع نہ پہنچے گی۔ ان کے نام

آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

ناظرین نوٹ کریں۔

مہلت یافتگاں کی طرف سے قیمت بذریعہ منی آرڈر ہی وصول ہونی چاہئے۔ ورنہ ۲ دسمبر کا پرچہ ان کے نام نہیں بھیجا جائے گا۔

(مینیجر اہلحدیث)

فاتح مصر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی سوانح (۴۲) حیات۔ قابل دید ہے۔ قیمت عمر۔ مجلد عہ۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

یکم شوال المکرم ۱۳۵۷ھ

مسئلہ تقلید شخصی

بجواب "الفقیہ" امرتسر

(۳)

ناظرین گذشتہ دو نمبروں کو ملحوظ رکھ کر تیسرا نمبر بھی بغور ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں شک نہیں کہ اس مضمون میں ہمارے معزز مخاطب نے تقلید کو ثابت کرنے کے لئے انتہائی زور لگایا ہے۔ رہا یہ سوال کہ وہ اس میں کامیاب بھی ہوئے ہیں یا نہیں۔ ایک الگ بات ہے۔ ؎

شکست و فتح تو قسمت سے ہے ولے اے میرؔ ۔ مقابلہ تو دلِ ناتواں نے خوب کیا

مولوی محمد شریف صاحب مقلد کے مضمون کا باقی حصہ درج ذیل ہے :-

"اسی طرح حنفیہ شافعیہ کا اختلاف ہے۔ اور وہ دونوں حق پر ہیں۔ لیکن یہ نہیں کہہ سکتے کہ ایک نماز ایک مذہب پر پڑھے۔ دوسری دوسرے مذہب پر۔ یہ ہرگز جائز نہیں۔ٰؔ؎۱۵ یہ تو دین میں ایک کھیل ہے۔ عاقل بالغ کو چاہئے کہ سوچ سمجھ کر جس مذہب کو اعلیٰ و افضل سمجھے ؎۱۶ اُسے اختیار کرے۔ پھر اُسی پر ہمیشہ عامل رہے البتہ اگر ایک مذہب اختیار کر لینے کے بعد اُسے دوسرا مذہب افضل و اعلیٰ ثابت ہو تو ہمیشہ کے لئے دوسرے مذہب پر ہو جائے ؎۱۷۔ یہ نہیں کہ ایک مسئلہ ایک مذہب کا

؎۱۵ ہمیں اس بات کا افسوس ہے کہ ہمارے عجلت مآب مسئلہ تقلید شخصی میں اپنے سلف کے اقوال کو بھول جاتے ہیں۔ خدا جانے ان کو اپنے مخالف سمجھتے ہیں یا ان سے ناواقف ہوتے ہیں۔ مسئلہ تقلید شخصی جیسا ضروری حکم (جو حدِ فاصل ہے دو فرقوں کے درمیان) اور ثبوت اس کا زبانی۔ ایں چہ بوالعجبی است۔

اب میں مولوی صاحب کے برخلاف ایک معتبر حوالہ پیش کرتا ہوں جو یہ ہے :-

لیصلی یوماً علیٰ مذھب و اراد ان یصلی یوماً آخر علیٰ غیرہ فلا یمنع منہ۔

(ردّ المختار مصری جلد اول صفحہ ۵۰)

یعنی کوئی شخص ایک دن حنفی بن کر نماز پڑھے اور دوسرے دن شافعی بن کر (علیٰ القیاس تیسرے دن مالکی بن کر) تو اسے روکا نہ جائے بتائیے یہ فتویٰ آپ کے اس قول کے خلاف ہے یا نہیں؟

مولانا! مسئلہ تقلید یا کوئی اور اختلافی مسئلہ لکھتے ہوئے یہ خیال دل سے نکال دیا کرو کہ علمائے اہلِ حدیث کتب فقہ سے واقف نہیں ہیں۔ اس لئے آپ جو چاہیں کہہ جائیں۔

واقعہ عجیب مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی (المعروف میاں صاحب) قدس اللہ سرہٗ جب حج کو تشریف لے گئے تو مخالفین نے حاکم وقت کے پاس شکایت کی کہ یہ شخص کتب فقہ کی توہین کیا کرتا ہے۔ آپ نے جواب میں حاکم وقت کو فرمایا میں خود کتب فقہ پڑھاتا ہوں۔ ہدایہ وغیرہ کے چند مشکل مقامات بتاتا ہوں آپ فقہائے شہر کو بلائیں میں ان کے سامنے یہ مقامات پیش کر کے حل کراؤنگا۔ مکہ شریف کا حاکم چونکہ حقیقت سمجھ گیا تھا اس لئے اس نے یہ مقابلہ تو نہ کرایا مگر میاں صاحب کو بعزت احترام رخصت کر کے بحفاظت تمام مدینہ شریف تک پہنچا دیا۔ (جزاہ اللہ!)

اعلان عام آج جتنے مسائل شرکیہ بدعیہ جماعت اہلِ حدیث اور بریلوی احناف میں مختلف فیہ بن رہے ہیں

ahmadimuslim.de

اور دوسرا مسئلہ دوسرے مذہب کا۔ اس طرح تو ایک پانچواں مذہب پیدا ہو جائیگا۔ جس پر سلف صالحین میں سے کوئی نہ ملیگا۔ مثلاً امام صاحب کا مذہب ہے کہ قے یا خون یا نکسیر جاری ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن امام شافعی کے نزدیک نہیں ٹوٹتا۔ ایک شخص نے وضو کیا۔ پھر خون نکلا یا نکسیر جاری ہوئی۔ اُس نے مذہب شافعی رحمہ اللہ کے مطابق دوبارہ وضو نہیں کیا۔ اس لئے کہ ان کے نزدیک قے اور نکسیر اور خون نکلنا نواقض وضو سے نہیں۔ پھر اس نے نماز پڑھی۔ اس میں امام کے پیچھے سورت فاتحہ نہ پڑھی۔ تو یہ نماز کسی مذہب میں نہ ہوئی۔ شافعیہ کے نزدیک اس لئے کہ اس نے فاتحہ خلف الامام نہیں پڑھا۔ اور حنفیہ کے نزدیک اس لئے نہیں کہ اس کا وضو نہیں۔ تو لامحالہ ایک مذہب کا اختیار لازم ہوگا۔ اسی طرح امام شافعی رحمہ اللہ کا مذہب ہے کہ مس ذکر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک نہیں ٹوٹتا۔ ایک شخص وضو کر کے ذکر کو ہاتھ لگاتا ہے۔ اور اس لئے کہ امام صاحب کے نزدیک وضو نہیں ٹوٹتا۔ دوبارہ وضو نہیں کرتا۔ پھر نماز پڑھتا ہے۔ اس میں فاتحہ خلف الامام پڑھتا ہے۔ تو یہ نماز بھی دونوں مذہبوں میں نہ ہوئی۔ حنفیہ کے نزدیک اس لئے کہ فاتحہ خلف الامام اُن کے نزدیک مکروہ تحریمہ ہے اور شافعیہ کے نزدیک اس لئے کہ وہ بے وضو ہے۔ تو لازم ہوا کہ ایک ہی مذہب اختیار کرے؟

(الفقیہ امرتسر ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء) (باقی)

قادیانی مشن

مسیح قادیان۔ خلیفہ قادیان

اور

حضرت مسیح علیہ السلام

میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے اپنے خطبہ جمعہ میں جو "الفضل" ۱۱۔ نومبر میں شائع ہوا ہے۔ اِدھر اُدھر کی چند باتیں کرتے ہوئے مندرجہ ذیل عقیدے کا اظہار کیا ہے:- "سابق انبیاء علیہم السلام کی تباعت کا نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ کیا

ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ فقہ حنفیہ اور اصول فقہ حنفیہ کے پیش نظر اہل حدیث کی جانب غالب ہے۔ جسے انکار ہو وہ آزمالے اور سن رکھے ؎

أنا سلمة ابن الاكوع ✦ اليوم يوم الرضع

(اہلحدیث)

۱۶ مقلد کو کسی امام کی فضیلت کا علم کیونکر ہو سکتا ہے جس حال میں کہ وہ مقلد ہے۔ اس بیچارے کی حیثیت تو ایسی ہے جسے ہم اپنے لفظوں میں بیان نہیں کر سکتے۔ البتہ آپ کی اجازت سے صاحب مسلم الثبوت کے الفاظ پیش کئے دیتے ہیں جو اصول فقہ کے بڑے مستند عالم ہیں۔ آپ اجماع کی بحث میں فرماتے ہیں:-

لا عبرة للكافر والمقلد (فی الاجماع)

یعنی مسئلہ اجماع میں کافر اور مقلد کی رائے کا کوئی اعتبار نہیں۔

پھر ایسا بے حیثیت شخص کسی عالم یا امام کو افضل سمجھے تو اس کی کیا وقعت ہو سکتی ہے۔ آپ کی مزید تشفی کیلئے ہم اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کے الفاظ میں ایک اور حوالہ پیش کرتا ہوں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں

المقلد کالاعمیٰ۔ (اعلام)

اس کا ترجمہ آپ خود ہی کر لیجئے۔ ؎

ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اس امر میں سخت متحیر ہیں کہ مقلد اپنے امام کو کیسے افضل سمجھ سکتا ہے جبکہ اسمیں شناخت کی لیاقت ہی نہیں ہے۔ وللتفصیل مقام آخر۔ (اہلحدیث)

۱۸ آپ نے اس دعوے کی کوئی دلیل نہیں دی میں آپ کو ایک عظیم واقعہ کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ حنفی مذہب کے رکن اعلیٰ امام ابو یوسف حمام سے غسل کر کے نکلے تو اطلاع ملی کہ حمام سے مُردہ چوہا نکلا ہے حنفی مذہب کے مطابق یہ غسل جائز نہ تھا۔ آپ نے کمال فراخدلی سے فرمایا۔ آج ہم امام مدینہ کے مذہب پر عمل کرتے ہیں۔ امام مدینہ (امام مالک کے مذہب کی رو سے یہ پانی ناپاک نہ تھا) بتائیے اس غسل کے بعد جو نمازیں امام ابو یوسف نے پڑھی ہونگی وہ جائز ہوئیں یا نہیں

مولانا! میدان مناظرہ میں ایسی کچی باتیں کرنا آپ جیسے بالغوں کا کام نہیں ؎

سنبھل کے رکھیو قدم میکدہ میں شیخ صاحب!
یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں

آپ کے مخاطب اہل حدیث یا بالفاظ دیگر غیر مقلد ہیں جن کا دعویٰ ہے کہ ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک معین شخص کی تقلید فرض واجب نہیں ہے۔ ساتھ ہی آپ کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ آپ کے مخاطبوں کا اعتقاد استدلال کے متعلق یہ ہے ؎

آنچہ نہ قال است نہ قال الرسول
فضل بود فضل مخواں اے فضول

ایسے گروہ کے سامنے اگر آپ ایسی بے سر وپا باتیں کرینگے جیسے اس مضمون میں کی ہیں تو آپ ان کے منہ سے یہ شعر سنیں گے ؎

گر ز شفقت خبرے ہست بگو اے واعظ!
ورنہ خاموش کہ ایں شور وفغاں چیزے نیست

(اہلحدیث)

۱۹ ایک ہی مذہب اختیار کرے۔ کیا قرآن کے حکم سے یا حدیث کے حکم سے یا کسی امام کے حکم سے یا محض آپ کے فرمانے سے۔ قرآن وحدیث اور اقوال ائمہ میں تو آپ کے اس فتوے کا ثبوت نہیں ملتا۔ البتہ آپ زبانی لسانی ضرور یہ نصیحت کرتے ہیں۔ سو اس کے جواب میں یہ شعر عرض ہے ؎

ناصحا! اتنا تو دل میں تو سمجھ لینے کہ ہم
لاکھ ناداں ہیں کیا تجھ سے بھی ناداں ہونگے

(اہلحدیث) (باقی)

اہلحدیث کا مذہب۔ از مولانا ثناء اللہ صاحب [illegible]

ahmadimuslim.de

دنیا میں کوئی بھی نبی ایسا گزرا ہے جو ناکام ہوا ہو۔ تاریخ سے کوئی ایک نبی بھی ایسا ثابت نہیں کیا جاسکتا جو اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوا۔ دعویٰ نبوت کرنے کے بعد ناکام وہی رہا ہوگا جس نے جھوٹا دعویٰ کیا ہو۔ سچا دعویٰ نبوت کرنے والا کبھی ناکام نہیں ہوا؛

(الفضل ۱۱۔ نومبر ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث اس کے مقابلہ میں مسیح قادیان کا کلام بھی قابل ذکر ہے۔ آپ لکھتے ہیں: حضرت مسیح جسمانی بیماروں کو اس عمل (مسمریزم) کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کی کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کاروائیوں کا نمبر ایسا کم درجے کا رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے۔" (ازالہ اوہام طبع اول ص ۳۱۱)

ناظرین! باپ کی عبارت کے ساتھ بیٹے کی عبارت کو سامنے رکھ کر جو نتیجہ نکلتا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح روح اللہ وجیہًا فی الدنیا والآخرۃ ان دونوں (باپ بیٹا) کے نزدیک (معاذ اللہ) جھوٹے نبی تھے۔

یہ ہے اس طائفہ غالیہ کا عقیدہ۔

ہم اہل اسلام کا اجماعی عقیدہ ہے جس کی شہادت قرآن مجید دیتا ہے کہ مومن مسلمان وہی ہے جو کل انبیاء علیہم السلام کی تصدیق کرے۔ مگر ان دونوں (باپ بیٹے) کا عقیدہ جو حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں ثابت ہوتا ہے وہ اکیلا ہی قائل کی تکفیر کے لئے کافی ہے۔ خدا جانے حضرت مسیحؑ سے ان کو کیا رقابت ہے کہ جب بولیں گے صراحۃً یا مفہوم کی صورت میں ان کے خلاف ہی بولیں گے۔ چنانچہ بڑے میاں کا یہ شعر دافع البلاء میں مرقوم ہے ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

فتح ربانی۔ حیات مسیح پر مباحثہ۔ مابین مولانا ثناء اللہ و مرزائی مناظر۔ قیمت ۲؍ پتہ: اہلحدیث امرتسر

قادیانی چیلنج متعلقہ تفسیر نویسی کی حقیقت

(نوشتہ منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری)

قادیانی اصحاب کا قدیمی شیوہ ہے کہ وہ ہزارہا انسانوں کی موجودگی میں چاروں شانے چت گرنے کے باوجود اکڑ کر یہی کہتے ہیں کہ

"ہمارا گرنا کیا معنے کشتی ہی نہیں ہوئی۔"

اور اگر چاروں طرف کی لعنت و ملامت سے مرعوب و شرمندہ ہو کر اقرار بھی کریں گے تو فتح اپنی ہی ظاہر کریں گے ان کے اعلیٰ حضرت بھی تمام عمر اسی روش پر گامزن رہے کوئی ایک دو نہیں دس بیس بار چھوڑ ہزار دفعہ مرزا جی کی کسی بات کی مکمل و مدلل، معقول و مسکت تردید کر دیتے مرزا صاحب بار بار اپنی اسی دلیل کو دہراتے جاتے تھے وہ بھی اس شان میں کہ

"آج تک ہماری اس بات کو رد کرنے کی کسی کو جرأت ہی نہیں پڑی۔"

"اہلحدیث" کے ناظرین پر واضح ہے کہ قادیان سے جب کبھی مقابلہ جوئی کی صدا بلند ہوئی تو "اہلحدیث" نے فوراً سے پہلے لبیک کہا۔ مگر خدا جانے اہلحدیث کی آواز میں کونسا کذب سوز جادو بھرا ہے کہ اس کے بلند ہوتے ہی قادیانی گروہ اموات غیر احیاء کا بھوپ بھر لیتا ہے۔

منجملہ بیسیوں امور متنازعہ کے تفسیر نویسی کے معاملہ کو ہی دیکھ لیجئے۔ قادیان سے ہر سال دو سال بعد علماء اسلام کے نام تفسیر نویسی میں مقابلہ کا چیلنج شائع ہوتا ہے۔ مگر جب ادھر سے آمادگی کا اعلان سنتے ہیں وہیں اپنے اسلاف کے نقش قدم پر عمل کرتے ہوئے یجعلون اصابعھم فی اٰذانھم کا مصداق بن جاتے ہیں۔ چھ سات ماہ بعد پھر ھل من مبارز کے نعرے لگاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

گذشتہ واقعات کا مختصر نقشہ

۱۹۲۵ء۔ قادیانی اخبار "الفضل" نے اعلان کیا کہ کوئی ہے جو ہمارے خلیفہ کے بالمقابل تفسیر نویسی کے جوہر دکھا سکے؟ اس کے جواب میں ادھر سے جب آمادگی کا اظہار ہوا تو قادیانی صاحبان ۔۔۔۔ جھاگ کی طرح بیٹھ گئے۔

اس کے بعد ۱۹۳۱ء میں بولے۔ اور ہزاروں کے مجمع میں بہزار فخر و مباہات بڑی آن بان کے ساتھ بولے (الفضل ۲۴؍ مارچ ۱۹۳۱ء ص ۱۵)

مولانا فاتح قادیان نے اس کے جواب میں بلا کسی بے جا تعلی کے سادہ الفاظ میں شریفانہ نوٹ لکھا کہ

"پہلے بھی خلیفہ قادیان نے (کئی دفعہ) چیلنج دیا اور (ہر بار) ہم نے لکھا کہ (بسم اللہ تشریف لائیے) بالمقابل تفسیر لکھئے۔ جواب میں (قادیانیوں کی طرف سے) آج تک ہاں نہ پہنچی بلکہ انکار کر گئے گذشتہ را صلوٰۃ۔ اب بھی۔ ہماری طرف سے کوئی شرط نہیں۔ سادہ قرآن، کاغذ، قلم دوات لے کر الگ الگ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھنا ہوگا تفسیر اور معارف کے لئے ضروری ہوگا کہ علوم عربیہ کے ماتحت ہوں۔ بس۔" (اہلحدیث ۳ ہمی ۱۹۳۱ء)

میاں محمود احمد صاحب نے اس پر یہ جواب لکھا کہ

"میری طرف سے یہ چیلنج نہیں کہ میں بڑا عالم ہوں۔[1] میرا یہ دعویٰ نہیں کہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب سے زیادہ عربی جانتا ہوں۔[2]"

ناظرین غور فرمائیں۔ جو شخص علوم عربیہ سے کورا ہوگا وہ قرآن پاک کی تفسیر کیا خاک کریگا۔ ہاں اپنے والد صاحب کی طرح الحمد للہ بمعنی غلام احمد مالک یوم الدین سمجھے قادیانی خلافت کا دھانہ بنا دے تو ہو سکتا ہے۔ سائیں بلھے شاہ نے سچ فرمایا ہے؎

"باجھوں علموں کرے فقیری کافر مرے دیوانہ ہو۔"

اس کے علاوہ خلیفہ صاحب نے اپنے دیگر مضامین میں جو گل کھلائے وہ ان کی علمیت کا واضح ثبوت ہیں چنانچہ انہوں نے لکھا:۔

---

[1] الفضل ۳۱۔ جنوری ۱۹۳۱ء

[2] الفضل ۲۴۔ مارچ ۱۹۳۱ء

اوّل تو میں تفسیر اُردو زبان میں کروں گا۔ عربی دانی کا میرا دعویٰ نہیں۔ دوم عربی اور اُردو تفاسیر میدان مقابلہ میں اپنے پاس رکھ کر تفسیر لکھونگا۔ کلید قرآن بھی ساتھ رکھونگا اس پر مزید یہ کہ تفسیر بھی وہ کرونگا جو میرے ابا جان اپنی کتابوں میں درج کر گئے ہیں۔ اپنی طرف سے نہیں لکھونگا۔ وغیرہ وغیرہ۔

مولانا مدظلہ نے لکھا کہ میاں عقل سے بات کرو۔ تفسیر دانی کا دعویٰ کرتے ہو اور بوقت مقابلہ اپنے باوا صاحب کی تحریفات (دمشق بمعنے قادیان وغیرہ) کے ناقل کی حیثیت اختیار کرتے ہو۔ گستاخی معاف "والد کی تفسیر کو اپنی بتانا آریوں کے مشہور مسئلہ کے مشابہ ہے"

سنو صاحب! اگر تمہیں علوم قرآنیہ سے ذرہ بھر بھی مس ہے تو باتیں بنا کر وقت ضائع نہ کرو۔ میں تمہیں ہر طرح کی سہولت دینے کو تیار ہوں۔ تم کہتے ہو میں عربی کا بڑا عالم نہیں ہوں۔ چلو تمہیں اجازت ہے کہ اُردو ہی میں لکھ لینا۔ تم تفسیرات ساتھ رکھنا چاہتے ہو۔ جاؤ رکھ لینا۔ کلید قرآن رکھنے کی بھی اجازت ہے اور ؎

اگر اب بھی نہ تم سمجھے تو پھر تم سے خدا سمجھے

(مرقع قادیانی بابت جنوری ۱۹۳۰ء صہ ۲۲)

اس تحریر کے بعد قادیانیوں پر کچھ ایسی اوس پڑی کہ گذشتہ سات سال بالکل امن وامان سے گزر گئے ہم قادیانی بزرگوں کی اس خلاف معمول خاموشی کو انکی شرافت اور عادت پر محمول کرکے اندازہ لگا بیٹھے تھے کہ اب قادیانی اصحاب راہ راست پر آتے جا رہے ہیں مگر ناگہاں اخبار الفضل یکم اکتوبر ۱۹۳۶ء کے ایک مضمون نے ہمیں اپنی رائے تبدیل کرنے پر مجبور کردیا۔ آہ ؎

رہا ٹیڑھا مثال مرنے گیسو
کبھی مرزائی کو سیدھا نہ پایا

ناظرین۔ سابقہ واقعات کو ملحوظ رکھ کر قادیانی الفاظ پڑھیں۔ اخبار مذکور لکھتا ہے کہ

"آپ (خلیفہ قادیان) نے بارہا غیر احمدی علماء اور غیر مبائعین (لاہوری احمدیوں) کو چیلنج دیا ہے کہ ...... آؤ میرے مقابلہ میں کسی سورت یا رکوع یا آیت کی تفسیر لکھو۔ مگر کوئی ان میں سے مقابلہ کے لئے نہ اٹھا"

ناظرین ان سطور کو پڑھ کر قادیانی ادا کی داد دیں۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے کیا ہی سچ فرمایا ہے :۔

"جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے کون اس کو روکتا ہے" (اعجاز احمدی صہ)

مرزائیو! ان چالوں سے کب تک اپنے ہمنواؤں کو اندھیر میں رکھ سکو گے۔ سنو! وہ دن دُور نہیں جبکہ حسب فرمان الٰہی یوم تبلی السرائر جھوٹ بولنے والوں کے منہ بند ہو جائیں گے۔ فاتقوا اللہ۔ ثم اتقوا اللہ۔

بالآخر مجھے حضرت مولانا فاتح قادیان کی ذات بابرکات سے پوری امید ہے کہ آپ اب کی دفعہ بھی مثل سابق قادیانی غلط بیانیوں کو طشت ازبام کرنے کے لئے قادیانی چیلنج کی کھلے الفاظ میں منظوری دیتے ہوئے خلیفہ قادیان کو میدان میں نکلنے کے لئے مجبور کر دیجئے۔ واللہ الموفق۔

مدیر | بے شک بٹالہ کی جامع مسجد میں آجائیں ؎

یہیں میداں ہیں یہیں چوگاں ہیں یہیں گو ہے

فضائل سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم

قرآن وحدیث کی روشنی میں

(از قلم مولوی محمد عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری)

(۲)

گذشتہ ہفتے اس مضمون کی ایک قسط درج ہو چکی ہے۔ آج دوسری قسط ملاحظہ فرمائیں۔ سیالکوٹ سے بریلوی احناف کا ایک رسالہ شائع ہوتا ہے جس میں امور شرکیہ وبدعیہ کی خوب تائید وترویج ہوتی ہے۔ اس کی اصلاح کے لئے نامہ نگار صاحب نے یہ مضمون لکھا ہے۔ (مدیر)

آنحضرت کی حاضری ہر جگہ | بریلوی عقائد میں سے ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ ہر محفل میلاد میں تشریف لاتے ہیں اور اسی واسطے وہ لوگ مجلس میں بیٹھے بیٹھے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور اس عقیدہ کو وہ فضائل سید الانبیاء میں شمار کرتے ہیں چنانچہ صاحبزادہ علی پوری اس عقیدہ پر ایک حدیث پیش کرتے ہیں۔ یعنی بزعم خود عقیدہ مذکورہ کا ثبوت حدیث سے دیتے ہیں۔ مشہودنی الارض ضمنی سرخی لکھ کر تحریر فرماتے ہیں :۔

"ترمذی واحمد وبیہقی عبد اللہ بن عباس سے ناقل ہے کہ میں نے ایک دن دوپہر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ جسم مبارک گرم آلود۔ موئے مبارک پراگندہ اور دست مبارک میں خون بھرا شیشہ۔ عرض کیا میرے ماں باپ تصدق خیر تو ہے۔ ارشاد فرمایا ھذا دم الحسین و اصحابہ لم ازل التقطہ منذ الیوم۔ صبح سے حسین علیہ السلام اور اس کے ساتھیوں کا خون جمع کر رہا تھا)

آپ جب کربلا جا آسکتے ہیں تو غریب ہندوستان شرف قدمبوسی سے کیوں محروم ہے؟"

(انوار الصوفیہ بابت جولائی ۱۹۳۶ء صہ)

سبحان اللہ! دعویٰ اتنا بڑا اور استدلال خواب سے جناب والا خوابیں ظنیات کا آخری مرحلہ ہیں۔ نبی برحق کی خواب کے سوا تمام خوابیں مشکوک ہوتی ہیں۔ نیز خواب ایک واقعہ ہے۔ واقعہ بھی ظنی۔ جس کا ظاہر اور ہوتا ہے باطن کچھ اور۔ قرآن مجید دیکھئے ... میں

ahmadimuslim.de

سات گائیں دیکھی جاتی ہیں مگر مراد اس سے سات سال ہیں۔ خواب میں حضرت یوسف علیہ السلام نے گیارہ ستارے اور سورج چاند دیکھے تھے۔ مگر مراد اس سے برادران یوسف ہیں۔

اور سنئے! اس واقعہ ظنی پر قیاس کر کے کوئی مسئلہ نہیں نکالا جا سکتا۔ کیونکہ علمائے اصول کے نزدیک قیاس احکام پر ہوا کرتا ہے واقعات پر قیاس نہیں کر سکتے۔ صاحبزادہ صاحب اصول فقہ کی کتب کو بغور مطالعہ کیجئے یا کسی سے پوچھ لیجئے۔

قبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری | صاحبزادہ صاحب اس مضمون کے زیر عنوان "مشہود فی القبور" یوں تحریر فرماتے ہیں:۔

"آپ مُردوں کو قبروں میں۔ زندوں کو مکانوں میں نظر آتے ہیں۔ اولیائے کرام اور علمائے اسلام نے برأی العین بحالت بیداری آپ کو دیکھا ہے"

(انوار الصوفیہ ص۱۳)

اس کا ثبوت یہ دیتے ہیں کہ

امام غزالی نے لکھا ہے کہ ارباب قلوب انبیاء ملائکہ کو بیداری میں دیکھتے ہیں۔

حضرت پیر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ۱۶ شوال ۵۲۱ھ روز شنبہ کے ظہر سے پہلے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے فرمایا

بابا تم وعظ کیوں نہیں کرتے"

قسطلانی نے لکھا ہے کہ ہمارے ارادے، نیتیں، اعمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر ہیں"

بیہقی نے لکھا ہے کہ زمین آسمان میں آنا جانا صلحائے امت کے جنازوں میں آنا آپ کے برزخی کاروبار میں داخل ہے۔

سیوطی نے لکھا ہے۔ آپ کا زمینوں آسمانوں میں آنا جانا اور زندہ رہنا جو چاہیں تصرف فرمانا حدیثوں سے ثابت ہے۔ آج بھی آپ اسی حلیہ مبارک سے جیسے مرقد میں جیسے دنیا میں تھے

فرشتوں اور جنوں کی طرح نگاہوں سے مستور ہیں (انوار الصوفیہ ص۱۵)

صاحبزادہ صاحب اس تحریر میں حنفیت کو بھی ترک کر کے دس قدم آگے بڑھ گئے۔ بحیثیت حنفی ہونے کے آپ کا حق تھا کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول پیش کرتے۔ سنئے جناب۔ توضیح تلویح اصول فقہ کی کتاب اگر آپ نے پڑھی نہ ہو تو دیکھی ضرور ہوگی نہ دیکھی ہو تو سیالکوٹ جا کر دیکھ آئیے۔ اس میں لکھا ہے:۔

"اما المقلد فیقول ھذا الحکم واقع عندی لانہ ادای الیہ رائی ابی حنیفۃ

مقلد کا حق یہی ہے کہ کہے کہ یہ حکم میرے نزدیک صحیح ہے کیونکہ حضرت ابو حنیفہ رح کی رائے یہی تھی۔

افسوس ہے کہ آج چودھویں صدی کی حنفیت بس یہی رہ گئی ہے کہ چند باتیں اہل کوفہ سے لیں اور چند بریلی سے اور چند لاہور سے۔ اور ہر ایک کی تقلید کر کے اپنا نام حنفیوں میں لکھا لیا۔ اور بس!

پچھلے زمانہ کے حنفی امام ابو حنیفہ کے سوا کسی کی بات کو وزنی نہ خیال کرتے تھے۔ چنانچہ فقہ کی معتبر کتاب درمختار دیکھئے۔ صاف طور پر کہہ دیا جاتا تھا۔

ان مذھبنا حنفی لا یوسفی۔ (درمختار ص۴۹ ج۱)

ہمارا مذہب حنفی ہے یوسفی نہیں"

علی پوری حنفیو! | امام ابو حنیفہ کے مقلد ہو یا امام غزالی، قسطلانی اور سیوطی کے۔

ہاں یہ بھی یاد رکھئے۔ صحافتی دنیا میں صرف یہ لکھ دینا کافی نہیں کہ فلاں شخص نے یوں کہا ہے۔ اہل حدیث کے سامنے اس کی کوئی وقعت نہیں وہ تو اپنے اسلاف (صحابہ کرام و ائمہ عظام) کی روش کے فدائی ہیں۔ ان کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا وہ قول یاد ہے جو انہوں نے بشر بالجنۃ خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں صاف کہہ دیا تھا:۔

اامر ابی یتبع ام امر رسول اللہ صلعم

کیا میرے ابا جی کا فرمان ماننے کے قابل ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم واجب الاتباع ہے

چودھویں صدی کے حنفیو! | یہ ہے بہتان عظیم کہ حضرت عمر فخر المرسلین کے گھر، ارشاد لو کان بعدی نبیا لکان عمر کے مخاطب، خلافت اسلامیہ کی دوسری مسند کے والی ہیں۔ مگر ان کے متعلق انہی کا بیٹا بڑی آزادی سے صاف کہتا ہے کہ میرے نزدیک ان کا حکم کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ کیونکہ ان کے مخدوم کا فرمان موجود ہے۔

اب ہم سے سنئے! امام سیوطی ہوں یا قسطلانی، پیر بغداد ہوں یا امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ وہ تمام کے تمام ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ مگر بے دلیل بات کسی کی حجت شرعی نہ ہوگی۔

ناظرین! | اب ان کی بے دلیل بات کی کیفیت بھی سنئے علامہ قسطلانی آپ کی محولہ عبارت[1] لکھنے کے بعد خود ہی اعتراض نقل فرماتے ہیں:۔

فان قلت ھذہ الصفات مختصۃ باللہ

(مواہب اللدنیہ ص۳۸۷ ج ۲)

کہ اگر تو کہے کہ یہ صفتیں تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ جو مومن فوت ہو چکے ہیں عالم برزخ کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں وہ زندوں کے حالات جاننے لگتے ہیں۔ بتائیے اس دعویٰ کی دلیل کیا ہے۔ کیا یہ درست ہے کہ خود جناب مصنف بھی مومن تھے تو اب وہ ہمارے حالات سے واقف ہو گئے۔ اس لئے میں آپکی وساطت سے ان سے درخواست کرونگا کہ مہربانی کر کے میرے اس سوال کا جواب خود بدولت ہی تحریر فرما دیں۔ اور اس دعوے کی دلیل قرآن شریف یا حدیث رسول سے دیں۔ ہم چونکہ اس کے قائل نہیں اور آپ قائل ہیں۔ اس لئے آپ ہی مہربانی کر کے میرا مضمون ان کے کانوں تک پہنچا کر جواب لے دیں اور بہتر ہو کہ بالمشافہ گفتگو کرا دیں تاکہ بات جلد طے ہو جائے۔

علیپوری حنفیو! | اب یہ باتیں دنیا نہیں سنتی۔ یہ

---

[1] ہمارے احوال ہمارے اعمال ہماری نیتیں ہمارے ارادے ہمارے خطرے ہر حال آپکے (نبی علیہ السلام کے) پیش نظر ہیں۔ کوئی بات آپ پر چھپی نہیں۔ (العیاذ باللہ)

باتیں دنیا کے سامنے الف لیلہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتیں۔ لوگوں کو قرآن مجید سناؤ۔ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جواہر ریزے پیش کرو۔ دنیائے اسلام قدر کریگی اور آپ کو عنداللہ ثواب ملے گا۔

رسول اللہ فداہ روحی صلی اللہ علیہ وسلم مسجدوں اور گھروں میں | ان دو عنوانوں میں بھی آپ نے وہی بے قاعدگی برتی ہے۔ یعنی ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی وساطت سے امام غزالی کا قول پیش کیا ہے کہ وہ لکھتے ہیں کہ

لوگو! جب تم مسجدوں یا اپنے گھروں میں جاؤ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کہا کرو کیونکہ آپ کی روح مبارک مسجدوں اور گھروں میں حاضر ہوتی ہے۔

یہ بھی وہی خیالی بات ہے جس کے جواب میں صرف یہ کہنا کافی ہے کہ

من قال ان ارواح المشائخ حاضرۃ تعلم یکفر۔ (فتاویٰ لکھنوی بحوالہ بزازیہ)

جو شخص کہے کہ بزرگوں کی روحیں حاضر ہیں وہ کافر ہو جاتا ہے۔

حنفی دوستو! یہ ہمارا ہی فتویٰ نہیں بلکہ فقہ حنفیہ کی معتبر کتاب (بزازیہ) کی عبارت ہے۔ اب بتائیے کہ سچے حنفی آپ کی سنیں یا فقہ شریف کے فتاویٰ کو تسلیم کریں۔

ہم تو مشورہ دینگے کہ بقول احناف فقہ شریف قرآن حدیث کا نچوڑ ہے۔ اس لئے اس کو نہ چھوڑیں ورنہ دین چھوٹ جائیگا۔ اور ایسے غیر شرعی پیروں کو کل کی بجائے (جب دست حسرت ملتے ہوئے چھوڑنا پڑیگا) آج ہی ترک کر دیں تاکہ ماتم مخارجین نہ سننا پڑے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دیکھتے ہیں | اس عنوان میں آپ نے صرف شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی کا قول لکھا ہے جس کے ہم قائل نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ قول بے دلیل ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام محفل مولود میں | ان ضمن میں

آپ نے امام سیوطی کا قول لکھا ہے کہ مولود پڑھتے وقت یہ اعتقاد رکھنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح حاضر ہے۔ جائز ہے۔

اس پر بھی وہی سوال ہے کہ اس جواز کا ثبوت بذمہ قائل ہے۔ جب وہ پیش کرینگے جواب دیا جائیگا انشاءاللہ۔ اور بہت ممکن ہے کہ علی پوری صاحبزادہ کی برکت سے بالمشافہ گفتگو ہو جائے۔ اگر ہو جائے تو ہم پیر صاحب کو معقول دلائل دینگے۔

فیصلہ | صاحبزادہ صاحب نے آخر میں فیصلہ لکھا ہے جو تمام کا تمام قابل دید ہے۔ اس لئے ہم نقل کرتے ہیں:۔

(۱) انعقاد محافل میلاد۔ تعین یوم۔ تداعی و سرور الطعام وضیافت سنت صحابہ ہے۔ (۲) ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم زندہ کے زندہ ہیں۔ (۳) جہاں جی چاہے آتے جاتے ہیں۔ (۴) مردوں کو قبروں میں زندوں کو دنیا میں نظر آتے ہیں۔ (۵) اولیاء کرام اور علماء عظام کی ایک جماعت نے آپ کو بیداری میں دیکھا۔ (۶) آج بھی اپنے اقیوں کو آپ مشرف فرماتے ہیں۔ (۷) آپ مسجدوں مکانوں اور میلاد کی محفلوں میں جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ (۹) علمائے ملت اور ارباب بصیرت نے مسجدوں مکانوں اور محفلوں میں داخل ہوتے وقت درود وسلام کی تاکید اور بوقت ذکر ولادت قیام کا حکم فرمایا۔ پس یہ قیام ارباب بصیرت کی تقلید میں مستحسن ہے۔"

(انوار الصوفیہ صفحہ ۱۴-۱۵ بابت جولائی ۱۹۳۴ء)

صاحبزادہ صاحب! یہ سب دعاوی ہیں۔ اگر سچے ہو تو ہر ایک دعویٰ کی دلیل قرآن، حدیث وفقہ حنفیہ سے پیش کرو۔ مگر یہ یاد رکھو کہ ہم امام سیوطی ہو یا امام بخاری کسی کی بے دلیل بات (بجز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) سننے کو تیار نہیں۔ ہم تو قرآن کی آیات قبول کرینگے یا حدیث رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو مانینگے ان کے سوا کوئی چیز ہمارے لئے شرعاً حجت نہیں ہے

ما قصۂ سکندر و دارا نخواندہ ایم
از ما بجز حکایت مہر و وفا مپرس

مسلمانوں کو خدائی نوٹس

کبھی کچھ درد رہتا ہے کبھی کچھ سوز رہتا ہے
ہمارے دل پہ صدمہ اک نہ اک ہر روز رہتا ہے

(از نامہ نگار دائرہ دین پناہ ضلع مظفرگڈھ)

ارشاد ربانی ہے:۔

وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ فَآتَاهُمُ اللَّهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ ۝ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا يَرُدُّوكُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ ۝ بَلِ اللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ خَيْرُ النَّاصِرِينَ ۝

(آل عمران پارہ ۴)

(ترجمہ) اور بہت نبی تھے کہ لڑے ساتھ اُس کے ہو کر خدا کے لوگ بہت۔ پس سست ہوئے واسطے اسکے جو کچھ پہنچا ان کو بیچ راہ خدا کے اور نہ ناتوانی کی اور نہ گڑگڑائے اور اللہ دوست رکھتا ہے صبر کرنے والوں کو۔ اور نہ تھی بات ان کی مگر یہ کہ کہا انہوں نے اے رب ہمارے بخش واسطے ہمارے گناہ ہمارے اور زیادتی ہماری بیچ کام ہمارے کے اور ثابت رکھ قدم ہمارے اور مدد دے ہم کو اوپر قوم کافروں کے۔ پس دیا ان کو اللہ نے ثواب دنیا کا۔ اور خوبی ثواب آخرت کی اور اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنیوالوں کو اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ اگر کہا مانو گے تم ان لوگوں کا جو کافر ہوئے پھیر دینگے تم کو اوپر

(۹۸) ویدوں کی تردید میں ایک زبردست کتاب

فتاوی

س ۲۲۲؎ } نماز تراویح کے متعلق رمضان شریف میں کوئی حدیث قولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جس سے بیس رکعت تراویح ثابت ہو۔ نیز ہمارے پاس ایک کتاب جس کا نام دلائل فقۃ المتین فی نور المبین ہے۔ جس میں کہ دو احادیث جو کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی ہیں۔

۱ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی التراویح عشرین رکعۃ یغفر اللہ لہ عشرین الف ذنوبہ واعطی لہ اجر عشرین شہیداً فکانما زار عشرین واعتق عشرین رقبۃ۔

دوسری حدیث عن ابن عمر رضی اللہ عنہ انہ قال قال علیہ الصلوٰۃ والسلام من صلی عشرین رکعۃ من التراویح قبل الوتر اعطی اللہ لہ عشرین مدینۃ فی الجنۃ لکل مدینۃ مسیرۃ شہر وکل شہر من ثلثین ایام وکل یوم مقدار سنۃ۔

ان ہر دو احادیث سے بیس رکعت تراویح ثابت ہوتی ہیں اور ان احادیث کا راوی کوئی نہیں۔

براہ مہربانی ہر دو احادیث کا حوالہ تحریر کیا جاوے اور ان احادیث کی صحت وغیرہ بھی تحریر کریں۔ اور جس کتاب میں یہ احادیث درج ہیں۔ اُس کا مصنف مولوی حکیم نور محمد سکنہ چاند پور ڈاک خانہ مانگٹانوالہ ضلع شیخوپورہ ہے۔ اور مائی عائشہ صدیقہؓ والی حدیث جو کہ ماصلی فی رمضان ولا فی غیرہ پر اعتراض یہ ہوتا ہے کہ یہ حدیث تہجد کے بارے میں ہے کیونکہ اس میں غیرہ کا لفظ آیا ہے۔ دوسرا اعتراض یہ ہے کہ محدثین اس حدیث کو تہجد کے باب میں لائے ہیں۔ قیام رمضان میں نہیں لکھا۔ اور غنیۃ الطالبین میں بھی بیس رکعت پڑھنے کی روایت ہے۔ یہ حدیث کس درجہ کی ہے۔ سب علمائے اہل حدیث توجہ فرما کر جواب باصواب سے سرفراز فرمائیں۔ اور اگر اخبار اہلحدیث کسی حنفی عالم کے پاس پہنچے تو وہ بھی مدلل جواب تحریر کریں اور جواب نرم الفاظ میں دیں۔

(مستری رحیم بخش خریدار اہلحدیث ۹۱۴۵)

ج ۲۲۲؎ } یہ حدیثیں صحیح نہیں ہیں۔ آج تک کسی مستند کتاب میں نہیں دیکھیں۔ اور حنفی مذہب کے ذمہ دار علماء نے بھی نقل نہیں کی ہیں۔

غنیۃ الطالبین میں ترمذی سے بیس کا قول نقل کیا ہے۔ مگر ترمذی میں مختلف اقوال ملتے ہیں۔ حتےٰ کہ اکتالیس رکعت کا قول بھی ملتا ہے۔

ایک حق پسند کے لئے یہ بات قابل غور ہے کہ جماعت تراویح جو آج اسلامی ممالک میں مروج ہے یہ خلیفہ ثانی (حضرت عمرؓ) کے زمانے میں جاری ہوئی تھی۔ خلافت اولیٰ کے زمانے میں اس کا نام و نشان تک نہیں پایا جاتا۔ جس خلیفہ راشد کے حکم سے جاری ہوئی تعداد کے متعلق بھی اسی کا ارشاد دیکھنا چاہئے ورنہ کہا جائیگا کہ خلیفہ ثانی کا فعل تو قابل شکریہ ہے مگر حکم قابل رد تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى خلیفہ ثانی کا حکم مؤطا امام مالک میں موجود ہے کہ آپ نے ابی بن کعب کو حکم دیا تھا کہ نماز تراویح باجماعت وتر سمیت گیارہ رکعت پڑھائیں۔ چنانچہ جماعتی حیثیت سے اسی پر عمل ہوتا رہا۔ مگر انفرادی حیثیت سے کوئی زیادہ بھی پڑھ لیتا تھا۔ جس کی مختلف تعداد صحیح ترمذی میں اکتالیس تک ملتی ہے مگر جماعتی انتظام کے ماتحت صرف گیارہ رکعتیں پڑھی جاتی تھیں۔ چنانچہ حنفیہ کی معتبر کتاب فتح القدیر شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ مسنون تعداد تو آٹھ رکعت ہی ہے مگر نوافل کی حیثیت سے بیس رکعت بھی جائز ہیں۔

والتفصیل مقام آخر

س ۲۲۳؎ } زید نے اپنی لڑکی کی شادی بکر سے کر دی۔ لیکن لڑکی ہمیشہ اپنے شوہر سے ناخوش رہی اور رات کو پوشیدہ اپنے شوہر کے ہاں سے بھاگتی رہی۔ بالآخر مجبوراً اُس کے والد نے اپنی لڑکی کی دوسری شادی بغیر طلاق لئے ہوئے کر دی۔ وہ نکاح (ثانی) جائز ہوا کہ نہیں۔ اور اگر اب پہلا شوہر طلاق نہ دے تو کونسی صورت اختیار کرنی پڑے گی اور نکاح کس طرح کرنے سے درست ہو سکتا ہے۔

(حافظ رحمت حسین۔ ضلع مظفرپور خریدار اہلحدیث)

ج ۲۲۳؎ } صورت مسئولہ میں نکاح ثانی جائز نہیں۔ پہلے نکاح کی طلاق حاصل کی جائے یا بذریعہ حاکم مجاز نکاح فسخ کرایا جائے پھر نکاح ثانی جائز ہوگا۔ اللہ اعلم!

(باقی فتوے آئندہ درج ہونگے)

ماہران تعلیم کی خدمت میں

غالباً آپ کو اس امر کا علم ہوگا کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کی جوبلی کا انعقاد ۲۳-۲۴-۲۵-۲۶ دسمبر ۱۹۳۸ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ اسکے وسیع اور سرگرم پروگرام کا ایک جزو پنجاب مسلم سکولز کانفرنس کا انعقاد ہے جس کی غرض اسلامیہ سکولوں کی موجودہ حالت پر تبصرہ اور ان ذرائع پر غور و خوض کرنا ہے جن سے ان اسکولوں کی ترقی اور اصلاح کی صورت پیدا ہو سکے۔ اس ضمن میں لڑکیوں اور لڑکوں ہر قسم کے سکولوں کو شامل کیا جائیگا۔ مسلم تعلیم یافتہ حضرات کی خدمت میں بالعموم اور ٹیچرز و ہیڈ ماسٹر صاحبان مدارس اسلامیہ کی خدمت میں بالخصوص درخواست کی جاتی ہے کہ اس کانفرنس میں عملی حصہ لیکر ممنون فرمائیں۔ فی الحال اس کانفرنس کے لئے ایک عارضی پروگرام جو تعلیمی کمیٹی کے زیر غور ہے مرتب کیا جا رہا ہے۔ بعد تکمیل عنقریب شائع کیا جائیگا۔ علاوہ بریں خیال کہ اس چھوٹی سی کمیٹی کے ارکان کے ماسوا ہندوستان بھر میں اور بھی بہت ماہران تعلیم اصحاب موجود ہیں جنہیں اسلامیہ مدارس کی حالت کا ذاتی تجربہ حاصل ہے وہ ان سکولوں کی حالت کو بہتر بنانے کے وسائل اور ذرائع بتا سکیں گے ایسے اصحاب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ براہ مہربانی اپنی تجاویز اور وہ امور جن پر ان کے خیال میں کانفرنس میں بحث ہونی مناسب ہے تحریر فرما کر بخدمت شیخ غلام محی الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز بانی ادبستان لاہور کنوینر مسلم سکولز کانفرنس

[illegible]

ahmadimuslim.de

متفرقات

چند ضروری امور کی طرف جملہ خریداران کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ امید ہے بعد ملاحظہ ان پر عملدرآمد کریں گے۔

(۱) اخبار اہلحدیث ہفتہ وار ہر خریدار کے نام نہایت احتیاط کے ساتھ بھیجا جاتا ہے۔ بلا وجہ کسی صاحب کا پرچہ بند نہیں کیا جاتا بلکہ بند کرنے سے پہلے اخبار میں اعلان بھی کردیا جاتا ہے۔

(۲) جس خریدار کا پرچہ راستہ میں گم ہو جائے دوسرا پرچہ وصول ہو جانے پر دفتر میں اطلاع بھیجنے پر پرچہ مطلوبہ ارسال کردیا جائیگا۔ مگر فرمائش کے طلب کرنے میں جلدی کرنی چاہئے ورنہ عدم تعمیل کی شکائت معاف۔

پھر دی پی واپس جلد رواں کا پہلا نمبر حسب معمول بعض خریداروں کو وی پی بھیجا گیا تھا۔ افسوس ہے کہ چند وی پی واپس آکر موجب نقصان ہوئے۔ اسلئے ہر پرچہ میں تاکید کی جاتی ہے کہ جملہ خریدار حضرات قیمت اخبار ختم ہونے کی اطلاع ملتے ہی اگر قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدیا کریں تو وی پی بھیجنے کی نوبت ہی نہ آئے۔ مگر افسوس کہ ہر دفعہ خاصی رقم کا نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ امید ہے آئندہ وی پی واپس کرنے میں احتیاط سے کام لیا کرینگے۔

دارالحدیث مکہ مکرمہ کے لئے ۱۲۔ نومبر تک مبلغ باسٹھ روپیہ چودہ آنہ بمد امانت دفتر اہلحدیث میں جمع تھے جو بذریعہ بیمہ حاجی عبدالغفار صاحب آف حاجی علی جان مرحوم دہلی کو بھیجدیئے گئے تاکہ وہاں سے مکہ معظمہ پہنچا دیئے جائیں۔

مزید آمد از ماسٹر محمد علی صاحب دھرم کوٹ ضلع فیروزپور عہ۔

مدرسہ مدینہ منورہ از موصوف عمر

اہل حدیث کانفرنس از موصوف عہ

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب از موصوف عہ۔

از حافظ محمد یعقوب صاحب شاہ گنج ؎۔

اشاعت فنڈ از ماسٹر محمد علی صاحب دھرم کوٹ عہ۔ مولوی برادرز کلکتہ صہ۔

میزان تا ۱۹ ۱۰۰۰-۶۷-۱۰۰ روپے

غریب فنڈ میں از ماسٹر محمد علی صاحب مذکور عہ مولوی برادرز صہ۔ مولوی عبدالعزیز صاحب کوٹلی لہارا ں سے۔ سابقہ ۱۸ ۔ جملہ معہ

از سائلین (۱) صمد الدین گھنٹے کے ؎۔ (۲) محمد داؤد ہری پور ؎۔ (۳) عبدالصمد آگرہ ؎۔ (۴) محمد عالم کوٹلی ؎۔ (۵) عبدالجبار قابل پورہ ؎۔ (۶) عبدالسبحان حاجی نگر سے۔ (۷) محمد عیسیٰ برہیا سے۔ (۸) شہادت اللہ تیتریا سے۔ (۹) عبدالرحیم انوہا سے۔ (۱۰) فضل الرحمن ملیکا ؎۔ (۱۱) ہدایت اللہ صورت علی ؎۔

عید الفطر کے موقعہ پر
آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی امداد
کے لئے
عیدانہ فنڈ
کو یاد رکھیں

(۱۲) فضل الدین جھیال سے۔ (۱۳) ابراہیم ترنتارن ؎۔ میزان ــــ۔ سائلین مذکورین کے نام بحساب غریب فنڈ ایک ایک سال کے لئے اخبار جاری کیا گیا جاتا ہے بقیہ

سائلین باقی اور ہیں اگر اصحاب خیر دست کرم کو تھوڑی سی بھی جنبش دیں تو یہ تمام تشنگان آب توحید و سنت بہت جلد سیراب ہو سکتے ہیں۔

رئیس قادیان مصنفہ مولوی ابوالقاسم صاحب رفیق دلاوری مصنف "ائمہ تلبیس" جس میں مرزا صاحب قادیانی کی مکمل و مفصل سوانحعمری درج ہے آج تک جس قدر کتب اس موضوع پر شائع ہوئی ہیں یہ کتاب ان سب سے سبقت لے گئی ہے۔ طرز تحریر اس قدر دلچسپ ہے کہ کتاب کو شروع کرکے جب تک ختم نہ کرلیں آرام نہیں آتا۔ ۲۰×۳۰ کے دو سو ۲۰۰ صفحات۔ کتابت طباعت اعلیٰ۔ قسم اول کاغذ ولایتی عہ قسم دوم ؎۔

تراجم علمائے اہل حدیث ہند ناظرین کو معلوم ہوگا کہ ملک امام خان صاحب نوشہروی نے علماء اہل حدیث کی سوانحعمریاں لکھنی شروع کی تھیں چنانچہ سب سے پہلی قسط علمائے دہلی و یوپی کی تیار ہوگئی ہے۔ شائقین طلب کرسکتے ہیں۔ قیمت ۸؎ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔

نوٹ:۔ ہر دو کتب دفتر اہلحدیث امرتسر سے طلب کیجئے۔

یاد رفتگاں میری رفیقہ حیات عرصہ چھ ماہ مرض جگر میں مبتلا رہ کر بستر مرگ پر پڑی رہکر مورخہ ۱۲۔ نومبر کو انتقال کرگئی۔ اپنی نشانی ایک آٹھ سالہ لڑکی چھوڑ گئی ہے۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور شرکیہ کاموں سے متنفر تھی۔ (محمد اسماعیل پھیرالوی)

(۲) ۱۲۔ رمضان المبارک کو قوم تیلیاں سے جماعت اہل حدیث جودھپور کے ایک رکن اس عالم فانی سے سوئے دار آخرت انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بڑے ہمدرد قوم اور خوبیوں کے آدمی تھے۔

(مرسلہ ابوتراب عبدالغنی از جودھپور)

(۳) میرے والد ماجد مولانا محمد حسین صاحب ۵۔ رمضان کو ۷۲ سال کی عمر میں انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری اور حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رح کے شاگردوں میں سے تھے۔ (محمد ادریس مدرس مدرسہ احمدیہ دیناپور)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللہم اغفرلہم وارحمہم

اہل برما نوٹ کرلیں جو حضرات اخبار کے خریدار ہیں وہ قیمت ختم ہونے کی اطلاع ملتے ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیا کریں۔ وی پی نہیں کیا جائیگا نیز کتب طلب کرنے والے اصحاب بھی قیمت مع محصولڈاک پیشگی ارسال کیا کریں۔ وی پی بھیجنے میں زیادتی محصول کے علاوہ واپسی کا خطرہ بھی ہوتا ہے جو موجب نقصان

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

مصطفےٰ کمال پاشا کی موت پر

اخبار پرتاپ کا اعتراض

اخبار "پرتاپ" لاہور کی عادت ہے کہ مسلمانوں کی ہر ایک حرکت وسکون پر (چاہے وہ سیاسی ہو، مذہبی ہو یا قومی ہو یا ملکی) چبھتا ہوا اعتراض جڑ دیتا ہے۔ غازی مصطفےٰ کمال پاشا مرحوم کے انتقال پر مسلمانوں نے بڑے رنج وملال کا اظہار کیا۔ اس پر وہ مسلمانوں کو بطور طعنہ زنی کرتے ہوئے کہتا ہے کہ کمال پاشا نے تو تمہارے دین اسلام کو الٹ پلٹ کر دیا تھا۔ عورتوں کے نقاب اٹھوا کر بے نقاب کر دیا دیگر شرعی رسومات کو بھی اس نے کالعدم قرار دیا آج تم اس کی موت پر ماتم کرتے ہو جس کو زندگی میں کافر کہتے تھے وغیرہ وغیرہ" (پرتاپ مورخہ ۱۲/۱۶)

شائد "پرتاپ" دانستہ تجاہل کرتا ہے یا اُسے معلوم نہیں کہ مصطفےٰ کمال پاشا کی بابت جو کچھ اُس نے لکھا ہے قریباً وہ صحیح ہے۔ لیکن باوجود اس کے وہ اسلام کا قائل تھا۔ کھلے لفظوں سے اس نے اسلام سے انکار کبھی نہیں کیا۔ مگر ہندو خاصکر آریہ قوم کا بڑا لیڈر لالہ لاجپت رائے نے سب سے پہلے ویدوں کے الہامی ہونے سے انکار کیا۔ زاں بعد اس نے ایک چٹھی بنام سیٹھ "برلا" لکھی۔ جس میں اس نے خدا کی ہستی سے بھی انکار کر دیا۔ یہ چٹھی اخبار پرتاپ میں بھی چھپی تھی۔ باوجود اس کے لالہ لاجپت رائے کو فخر قوم اور آریہ جاتی کا روشن ستارہ سمجھا جاتا ہے۔ کیوں؟ ویدوں کا منکر بلکہ خدا کا منکر ناستک بھی ہندو اور آریہ قوم کا لیڈر بن سکتا ہے۔ مصطفےٰ کمال تو اس کی نسبت بدرجہا اس قابل تھا کہ مسلمان اس پر نوحہ خوانی کریں۔ ہندو اور آریہ اخبار مسلمانوں کو طعنہ دیتے ہوئے اپنے گریبان میں بھی منہ ڈال لیا کریں۔ اس قسم کی مثالیں بکثرت ہیں۔ جیتی جاگتی تصویر پنڈت جواہر لال نہرو موجود ہیں۔ جن کو پرتاپ نے دہریہ لکھا ہوا ہے۔ مگر وہ آج بھی ہندو بلکہ ہندوستانی قوم کے فخر سمجھے جاتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ قومیں اور قوموں کے ہیرو دو حیثیتیں رکھتے ہیں۔ ایک مذہبی اور دوسری قومی۔ مذہبی حیثیت سے اگر کوئی ہیرو قابل تعریف نہ ہو تو ضروری نہیں ہے کہ وہ قومی لحاظ سے بھی ناقابل تعریف سمجھا جائے۔

مصطفےٰ کمال کے جنگی کارنامے

(از مدینہ بجنور ۱۷ نومبر ۱۹۳۸ء)

۱۹۱۵ء سے ۱۹۲۲ء تک مصطفےٰ کمال کی زندگی مسلسل میدان جنگ کی زندگی رہی ہے۔ سلطنت ترکیہ جو ایک عرصے سے "یورپ کے مرد بیمار" کے نام سے مشہور تھی۔ اس عرصے میں موت وزیست کی آخری کشمکش میں مبتلا تھی۔ یورپ کی تمام طاقتیں اُچھل اُچھل کر اُس وقت کا انتظار کر رہی تھیں جب یہ بیمار موت کی آخری ہچکی لے کر دم توڑ دے۔ ترکی کے علاوہ دنیا کی تاریخ میں مشکل سے کوئی ایسی بدنصیب قوم ملے گی جسے دس بارہ سال کے مختصر سے عرصہ میں چار بار خوفناک لڑائیاں لڑنا پڑی ہوں۔ (جنگ طرابلس، جنگ بلقان، جنگ عظیم اور جنگ یونان) ایسی لڑائیاں جن میں تقریباً ساری دنیا اُس کے خلاف صف آرا ہو۔ اور یہ حقیقت ہے کہ اگر مصطفےٰ کمال کی فولادی شخصیت بیچ میں نہ ہوتی تو ترکی حکومت کی آزادی ایک بھولا ہوا افسانہ بن کر رہ جاتی۔ کون نہیں جانتا کہ سلطان وحید الدین خان کو یورپ کی عیسائی طاقتوں نے کٹھ پتلی بنا کر تخت خلافت پر بٹھا دیا تھا اور اختیار واقتدار کی تمام باگ ڈوریں فرانس، برطانیہ اور روس وغیرہ کے درمیان تقسیم ہو چکی تھیں۔ بالفاظ دیگر ترکی حکومت کی موت کا اعلان ہو چکا تھا اور دشمنوں کے گھر میں چراغاں کی رسم ادا کی جا چکی تھی۔ لیکن مصطفےٰ کمال کی طوفانی شخصیت نے اپنی سچی وطن پرستی، پرخلوص قومی محبت اور جان جوکھوں میں ڈال دینے والی سرفروشانہ جدوجہد سے دشمنوں کی ان تمام کامیابیوں کو خاک میں ملا دیا۔ اور ۱۹۱۵ء سے ۱۹۲۲ء تک مسلسل لڑائی کے خونی میدان میں زندگی گزارنے کے بعد آخرکار وہ دن آیا کہ ترکی کی کامل آزادی دنیا کی تمام طاقتوں کو تسلیم کرنی پڑی۔ معاہدہ سیورے (۱۹۱۸ء) کا وہ صلحنامہ جس نے ترکی کو ایک ادنیٰ درجہ کی ہندوستانی ریاست بنا کر رکھ دیا تھا چاک کر کے پھینکا گیا اور جولائی ۱۹۲۳ء میں لوزان میں ایک نئے صلحنامہ کے ذریعہ ترکی کو ایک آزاد وخود مختار حکومت تسلیم کیا گیا (خدا اسے ہمیشہ آزاد رکھے اور دنیا کے ساتھ دین کی پابندی کی بھی توفیق دے۔ آمین)

پنجاب میں موٹروں کے حادثے

سہ ماہی مختتمہ ۳۰ ستمبر ۳۸ء کے متعلق رپورٹ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب میں موٹروں کے اُن حادثات کے متعلق جو سہ ماہی مختتمہ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۸ء میں پیش آئے۔ پولیس کی رپورٹ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس سہ ماہی میں کل ۲ سو حادثے ہوئے۔ جبکہ سابقہ سہ ماہی دوسو بیس ۲۲۰ حادثے ہوئے تھے۔ ۳ موٹر سائیکل۔ ۷۰ پرائیوٹ کاریں۔ ۳ موٹر کیب۔ ۸۷ کرایہ پر چلنے والی اور پرائیوٹ بسیں اور لاریاں۔ ۱۹ باربرداری کے ٹرک۔ ایک ایسی موٹر گاڑی جس نے معائنہ سے پہلو تہی کی تھی اور گیارہ ایسی موٹر گاڑیاں جن کی ساخت ۱۹۲۳ء سے پہلے کی تھی ان حادثوں کا موجب تھے۔ ان گاڑیوں کے ڈرائیوروں میں سے تین شراب سے بدمست تھے۔ گیارہ کے پاس

اشخاص نہیں تھا۔ انکیس تین سے زیادہ مرتبہ سزایاب ہو چکے تھے۔ اور گیارہ موٹر گاڑیاں حادثہ کے بعد شہر میں۔

حادثوں۔ زخمیوں اور ہلاک شدگان کی تفصیل

مذکورہ رپورٹ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا دو سو حادثے ایسے تھے جن میں دوسری موٹر گاڑیوں۔ گھوڑا گاڑیوں۔ چھکڑوں۔ سائیکل سواروں آوارہ حیوانوں۔ پیدل مسافروں اور نصب شدہ اشیاء کے ساتھ یا تو تصادم ہوا یا اُن سے بچکر چلنے کی کوشش کی گئی۔ علاوہ ازیں ان حادثوں کے اور بھی متفرق اسباب تھے۔ ان حادثوں میں ۳۳۸ اشخاص کو نقصان پہنچا۔ جن میں سے ۴۶ ہلاک ہو گئے۔ ہلاک شدہ اشخاص میں ۹ مسافر اور ۳۷ ایسے افراد تھے جو مسافر نہیں تھے۔ ہلاک شدگان میں ۱۴ بچے بھی تھے۔ ۲۹۲ زخمیوں میں سے ۱۹۴ مسافر تھے اور ۹۸ ایسے افراد تھے جو مسافر نہیں تھے۔ ان میں تیرہ بچے بھی تھے۔

حادثوں کے اسباب مذکورہ بالا حادثے مختلف اسباب کی بنا پر معرض ظہور میں آئے۔ بعض گاڑیوں کی بناوٹ ناقص تھی۔ بعض گاڑیوں پر حد سے زیادہ اور خلاف قاعدہ بوجھ لادا گیا تھا۔ بعض کی رفتار بہت تیز تھی۔ بعض نے اندھا دھند گاڑیاں چلائیں بعض پیدل مسافروں نے غفلت کی۔ بعض ناقص سڑکوں کی وجہ سے ہوئے۔ بعض موٹر گاڑیوں کے علاوہ دیگر گاڑیوں کے ڈرائیوروں کی غفلت سے ہوئے۔ بعض حادثوں میں ڈرائیور سو گئے۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی متفرق اسباب تھے۔

(لاہور۔ ۱۵۔ نومبر ۱۹۳۸ء)

الغزالی دنیائے اسلام کے درخشندہ ستارے یعنی امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات از پیدائش تا وفات معلوم کرنا چاہتے ہوں تو "الغزالی" پڑھیں۔ اصل قیمت ۱۲؎۔ رعایتی ۱۲؎ منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

شمس غروب ہو گیا

آہ مولانا محمد یوسف شمس محمدی رحمۃ اللہ علیہ

آج ۲۴ رمضان المبارک یوم جمعۃ الوداع ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۸۔ نومبر ۱۹۳۸ء بوقت ۹ بجے شب مولانا مولوی محمد یوسف صاحب شمس محمدی فیض آبادی مدیر رسالہ "اہل الذکر" اس دنیائے فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

آپ کی ناگہانی وفات سے جماعت اہل حدیث کو سخت صدمہ پہنچا۔ اللہ رب العزت ان کا نعم البدل جماعت محمدیہ کو بخشے آمین۔ تقریباً ایک ہزار اشخاص نے نماز جنازہ ادا کی۔ سخت سے سخت مخالف بھی اظہار افسوس کرتے تھے مرحوم کے پسماندگان میں ایک بیوہ اور پانچ لڑکیاں ہیں۔ اولاد نرینہ کوئی نہیں۔ ایک لڑکی بالغ ہے۔ اور کوئی ذریعہ معاش نہیں۔ جماعت اہل حدیث خصوصاً اہل خیر کی توجہ کی ضرورت ہے۔ نیز لڑکیوں کیلئے خوش وضع نیک اہل حدیث اور برسر روزگار لڑکوں کی ضرورت ہے۔ فیض آباد خاص میں بجز مولانا مرحوم کے اور کوئی دوسرا اہل حدیث نہیں اور قرب و جوار میں جو چند ہیں بھی وہ ایسے اہل نہیں۔ دیگر یہ کہ وقف اہل حدیث کا ایک مکان ہے جس پر مخالف قابض ہیں جس کی اپیل لکھنؤ میں دائر ہے جسکے مدعی مولانا مرحوم تھے۔ اگر جماعت نے اسکی فکر نہ کی تو وہ کئی ہزار کی مالیت کا مکان بھی جاتا رہیگا جس کے مقدمہ میں سینکڑوں روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔

ان معاملات کو جو احباب و اصحاب سمجھنا چاہیں وہ مل کر یا بذریعہ خط و کتابت پتہ ذیل پر خاکسار سے معلوم کر سکتے ہیں۔ ضروری گذارش ناظرین اخبار و جماعت اہل حدیث کی خدمت میں یہ ہے کہ وہ مولانا مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں نیز مرحوم اور پسماندگان کے حق میں دعائے خیر کریں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْم

راقم زدہ سید عبدالسلام فیضی ساکن محلہ حکیم پورہ شہر اجودھیا ضلع فیض آباد

فلسطینی عربوں اور وزیریوں کیلئے دعائے قنوت

اسلام نے تعلیم دی ہے کہ دنیا کے کل مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ دنیا کے کسی گوشے میں کسی مسلمان قوم کو یا شخص کو تکلیف پہنچے تو دنیا کے باقی مسلمانوں کو بھی جان و مال سے اس تکلیف میں شریک ہونا چاہئے۔ اگر شرکت ممکن نہ ہو تو خدائے عزوجل کے حضور میں ہاتھ اٹھا کر عاجزی سے دعا ہی کرنی چاہئے۔ ایک دو دفعہ دعا کرنے سے بری الذمہ نہیں ہو سکتے بلکہ تا انتہائے تکلیف دعا کو جاری رکھنا چاہئے۔ اسی لئے علمائے محدثین اور فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر کسی جگہ مسلمان قوم مبتلائے مصیبت ہو تو ان کے لئے نمازوں میں دعائے قنوت پڑھی جائے۔ یہ ایک متفق علیہ فروعی مسئلہ ہے۔ اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔

آج کل فلسطین کے اعراب اور وزیرستان کے وزیری بڑی سخت مصیبت میں مبتلا ہیں اسی لئے علماء کا فتویٰ ہے کہ ان مظلوم مسلمانوں کے لئے خصوصاً اور دوسروں کے لئے عموماً مسلمان اپنی نمازوں میں دعائے قنوت پڑھا کریں۔

دعائے قنوت

اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَامْكُرْ لَنَا وَلَا تَمْكُرْ عَلَيْنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيْنَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؕ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ؕ

آمین!

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی حدوجہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست، بعد از جنگ کی مفصل روئداد۔ ہندوستان کے سیاسی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان کی بنا پر آنیوالے امکانات کا صحیح جائزہ۔ قیمت عمر منگوانے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

اے یہی تمہاری کے ۔ پس ہو جاؤ گے تم زبان ہو کے بلکہ اللہ کارساز تمہارا ہے اور وہ بہتر ہے مدد کرنے والا۔

قرآن کریم ایک مکمل اور اس قدر جامع کلام ہے کہ ہر معاملہ کے مطابق کئی واقعات اس میں ایسے نقل ملتے ہیں جو چشم بینا کے لئے ایسے روشن سبق ہیں جو واقعات حاضر الوقت بھی پیش نہیں کر سکتے اور نہ اس صفائی سے نتیجہ برآمد ہو سکتا ہے جس صفائی سے قرآن کریم رہنمائی کرتا ہے۔

آیات مندرجہ اُس وقت مسلمانوں کے لئے باعث اسباق کثیر ثابت ہوئیں جبکہ مسلمان ہر طرف سے تکلیف میں گھرے ہوئے تھے۔ اُن کی جان پر بن رہی تھی۔ چاروں طرف سے ناامیدی کے آثار دیکھ کر مسلمانوں کے حوصلے ختم ہو چلے تھے۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی بڑی منت اور مسلمانوں کے حصہ میں آئی ہوئی بڑی نعمت کے بھی اُن سے جُدا ہونے کے آثار سے سنائی دینے لگے یعنی جنگ احد میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہو کر گرے تو کفار ناہنجار نے با تجویز شیطان لعین شور مچا دیا کہ محمدؐ مارا گیا ہے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

آج اس ترقی اور روشنی۔ امن اور سلامتی کے دور میں دن دہاڑے امرتسر جیسے شہر کے چوراہے میں سر بازار جلسہ کے ہجوم میں تانگہ سے اترتے ہوئے ایک ایسے جرنیل پر قاتلانہ حملہ ہو جاتا ہے۔ جس کی زبان اور قلم یہ کہتے اور لکھتے گھس گئی ہیں کہ صرف خدا اور اُس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کرو اور بس۔"

مسلمانو! خدارا انصاف سے کہنا کہ اس آواز اور جنگ احد کے وقت کی آواز میں کچھ فرق ہے؟ اگر نہیں۔ تو پھر (دلوں کا مالک تو خدا ہے)۔ حملہ آوروں اور جنگ احد کے حملہ آوروں میں کیا فرق دکھایا جا سکتا ہے۔ اگر مولانا ثناء اللہ صاحب کے ذمہ کوئی اور جرم ہو تو کیوں پوشیدہ رکھا جا رہا ہے اور اور کوئی جرم نہیں۔ جیسا کہ ظاہر ہے تو کیا موحدین ان کمینوں سے بھی آیات مندرجہ اور جہل ہو گئی ہیں جو

ان پر عمل کرنے کی بجائے سوال کرنے بیٹھ گئے ہیں۔ جن کے جواب میں حضرت مولانا کو دو صفحے جواب لکھنا پڑا اس قدر ظالمانہ حملہ پر آپ لوگوں کو بجائے ہوشیاری کے سستی ہونے لگی۔ جھوٹی اور توہین آمیز ملزم کی صفائی بھی بیداری کا باعث نہ بنی۔ مخالفین کے آئندہ کو بڑھتے ہوئے حملے بھی آپ کو ایک مرکز پر لانے کا ذریعہ نہیں بنتے۔ تو کیا اختلاف ائمہ دکھاتے دکھاتے خود اختلاف کا شکار تو نہیں ہو رہے ہو۔ خدا کے لئے اب تو ہوشیار ہو جاؤ۔ جو بات کرو موقع کر کے دو۔ تمام جھگڑے ایک طرف رکھ کر خدا کے دین پر جمع ہو جاؤ۔ اور پکار کر کہہ دو۔ ؎

اول و آخر تو ہی ہے سب سے خلاق انام
پاک ہے بے مثل ہے بس ذات تیری لاکلام
سب سے آخر میں ہوئے پیغمبر آخر زماں
یا الٰہ العالمین اُن پر صلوٰۃ اُن پر سلام

اسلام اور حکومت عربیہ سعودیہ

(از قلم مولوی محمد داؤد صاحب شکراوی)

یہ حقیقت محتاج تعارف نہیں کہ ادیان عالم میں اسلام کو ایک نمایاں امتیاز حاصل ہے۔ یہی وہ مذہب ہے جو بجا طور پر عالمگیر ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ اس میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ ایک طرف نوع انسان کے لئے بہتر سے بہتر غذائے روحانی مہیا کرتا ہے۔ قلب کو طمانیت روح کو مسرت بخشتا ہے۔ توحید و معاد و جزا و سزا وحی و الہام و رسالت و ولایت وغیرہ اہم مسائل کو دلنشیں طریقے پر سمجھاتا ہے۔ الہیات میں صحیح طریقے پر رہنمائی کرتا ہے۔ دوسری طرف اس امر کا بھی پورا پورا ذمہ لیتا ہے کہ اس جامع پروگرام پر عمل پیرا ہونے والے انسان علاوہ روحانی طمانیت کے مادی ترقیات میں بھی جملہ اقوام عالم پر فوقیت لے جا سکتے ہیں۔ دنیا کی ساری جائز خوبیوں کے حقدار بن سکتے ہیں حکومت ارضی و خلافت الٰہی کے وارث ہو سکتے ہیں۔

دیگر ادیان میں مذہب کا تخیل ایسی صورت میں پیش کیا گیا ہے کہ بہت سے لوگ اس کے تصور ہی سے کانپ اٹھتے ہیں۔ اس تخیل کو عرف عام میں رہبانیت ترک دنیا، جوگ وغیرہ الفاظ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور مذہب کے یہ ایسے مدارج فرض کرلئے گئے ہیں کہ یہاں حکومت و سلطنت تو بڑی چیزیں ہیں کسی انسان کو دنیا کی ادنیٰ ترین نعمت سے بھی متمتع ہونا جائز قرار نہیں دیا جاتا۔ گویا سچے مذہبی انسان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ جنگلوں میں رہے، درختوں کے پتوں پر صرف دھیان گیان میں زندگی گزار دے، سردی و گرمی کے احساس سے بالاتر ہو جائے، ازدواجی زندگی انسانی سوسائٹی کے باہمی تعلقات کو راہ سلوک میں سب سے زیادہ سد راہ سمجھے۔ الغرض جملہ معاشرتی و تمدنی و جماعتی و قومی بندھنوں سے آزاد ہونا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اسلام نے اس تخیل کی نہایت زوردار الفاظ میں تغلیط کی اور مذہب کو ایسے خلاف عقل توہمات سے پاک کیا اور ایسے معتدل طریقے پر پیش کیا اب اسکے عین فطرت کے مطابق ہونے میں ذرہ برابر بھی شک شبہ نہیں رہ سکتا۔ بشرطیکہ عقل سلیم نصیب ہو۔ اسلام نے جسطرح مسائل اخروی کی طرف توجہ دلائی اس سے زیادہ اس بات پر زور دیا کہ انسان دنیا میں رہ کر اپنی زندگی کو کامیاب بنائے۔ جہد للبقاء میں ساعی رہے۔ حلال طور پر روزی کمائے۔ انسان کو اللہ کا خلیفہ قرار دیکر زمین کا وارث بننے کی پوری پوری ترغیب دلائی۔ سیاست فلاحت، صنعت و حرفت، الغرض جملہ اسباب ترقی کے دروازے کھول دئیے۔ خلاصہ یہ کہ دین و دنیا ہر دو کی تعمیر یہ دو اہم مقاصد ہیں۔ جن کی تکمیل کے لئے اسلام نے کمر باندھی اور حق تو یہ ہے کہ ایسا انقلاب

بپا کر دینا اور فرع انسان کو توہمات کی دلدل سے نکال کر عقل و فہم کی روشنی میں لے آنا اور قلیل ترین مدت میں از شرق تا غرب کلمۃ اللہ کا علم بلند کر دینا اور دنیا کی بڑی بڑی سرکش و جبار قوموں کو مغلوب کر دینا یہ ایسے کارنامے ہیں جن کو ساری دنیا حیرت کی نظروں سے دیکھ رہی ہے اور پیغمبر اسلام فداہ روحی کی عظیم الشان شخصیت پر تعجب سے انگشت بدنداں ہے۔

قوانین اسلامیہ آج اس دور الحاد میں جبکہ چاروں طرف ظلم و استبداد کی کالی گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں۔ مغرب کی طرف سے دہریت و لامذہبیت کا بھوت نہایت بھونڈی شکل میں دنیا کے سروں پر چڑھا جا رہا ہے باطل کی ساری قوتیں اسلام کے خلاف مجتمع ہو رہی ہیں۔ ایسے نازک دور میں حق و صداقت کو تسلیم کرانا ذرا مشکل کام ہے مگر انصاف پسند حضرات خواہ وہ کسی قوم یا مذہب سے تعلق رکھتے ہوں یہ جانتے ہیں کہ دنیا کے مروجہ قوانین جہانبانی و آئین عدالتہائے دیوانی وغیرہ میں ایک کافی حد تک اسلامی قوانین کا چربہ اتارنے کی کوشش کی گئی ہے اور یہ ایک مسلمہ مسئلہ ہے کہ آج دنیا ترقیات کی منزل میں جس مقام پر پہنچ چکی ہے اسلام نے آج سے چودہ سو برس پیشتر اس مقام کے نشانات دنیا کے سامنے الم نشرح کر دیئے تھے۔ ادیان عالم میں سب سے پہلے عمدہ طور پر قانون سازی کا شرف صرف اسلام ہی کو حاصل ہے۔ اسلام سے پہلے اور بعد کی تاریخ عالم پر منصفانہ نظر ڈالنے سے یہ حقیقت واضح طور پر منکشف ہو جاتی ہے۔ زندگی کا کون شعبہ ہے جس کی بابت بہترین قانون مقرر کر کے اسکو کامیاب بنانے کی سعی بلیغ نہ کی گئی ہو۔

اسلام سے قبل بادشاہ وقت کو خدا کے برابر سمجھا جاتا تھا وہ مطلق العنان ہوتا اور اسکے اختیارات بہت وسیع ہوتے تھے کسی کی مجال نہ تھی جو اسکے سامنے دم مار سکے یا اسکے حکم میں نقص نکال سکے۔ حلال و حرام جائز و ناجائز عدل و ظلم حق و ناحق یہ سارے الفاظ رعایا کیلئے تھے بادشاہ کے لئے ان میں سے کسی برے لفظ کا اطلاق ایک اخلاقی جرم سمجھا جاتا تھا۔ اسلام نے بادشاہی کے سلسلہ کے

مگر یہ خلاف انسانیت حرکات بادشاہ کے لئے نہایت سختی سے بند کیں اور اسکو بجائے مطلق العنان ہونے کے رعایا کا خادم قرار دیا۔ اسکو بتلایا کہ وہ صرف انسان ہے انسانیت کے دائرہ میں کسی انسان پر اسکو کچھ فوقیت نہیں۔ صرف اس میں اتنی خوبی ہے کہ خدمت خلق کا اہم کام اللہ نے اسکے سپرد کیا ہے۔

دنیا کیونکر امن و امان کا گہوارہ بن سکتی ہے چونکہ اسلامی قوانین کسی انسانی دماغ کی اختراع نہیں۔ بلکہ براہ راست اللہ تبارک و تعالیٰ کے مقرر کردہ ہیں اس لئے اگر دنیا میں امن قائم ہونے کی کوئی صورت ہے تو وہ صرف اسلامی قوانین کا اجراء اور الٰہی حکومت کا قیام ہے۔ الٰہی حکومت میں شخصیت کو دخل نہیں نہ اسمیں مطلق العنانی ہے نہ گورے و کالے کی تمیز ہے نہ امیر و غریب کا فرق ہے نہ ظلم و استبداد کی اجازت ہے نہ سرمایہ داری و زرپرستی کی حمایت ہے۔ حکومت الٰہی دنیا کے لئے پیغام امن ہے۔ سلامتی کا گہوارہ ہے۔ جس زمانہ میں الٰہی حکومت کا انعقاد عمل میں لایا گیا وہی زمانہ امن و امان کا گہوارہ بن گیا۔ خلفائے اسلام کے مقدس زمانے تاریخ کے صفحات پر موجود ہیں۔ خلیفۂ وقت سے اگر کچھ لغزش ہو جائے تو ایک ادنیٰ ترین بڑھیا عورت اس سے بازپرس کا حق رکھتی ہے۔ کہاں یہ آزادی و سلامتی کی نعمت اور کہاں شہنشاہیت کا وہ بھوت جو آج گوری اقوام کے دماغوں پر مسلط ہے جس نے دنیا کے امن و امان کو خاک میں ملا کر روئے زمین کو جہنم کا نمونہ بنا رکھا ہے جس میں غریب و مظلوم و بے کس و بے زر انسان کی ہستی ہی غیر مسلم ہے جہاں نہ مذہب آزاد ہے نہ ضمیر آزاد ہے نہ زبان آزاد ہے نہ قلم آزاد ہے نہ تلوار آزاد ہے۔ ابن آدم کو خدا کی عطا کردہ جملہ طاقتوں سے محروم کر کے ان کو غلام بنانے میں پوری قوت سے کام لیا گیا ہے۔ پس دنیا امن و امان کا گہوارہ صرف اس صورت میں بن سکتی ہے جبکہ شہنشاہیت کا بت توڑ کر الٰہی قوانین و فطری آئین کا اجراء عمل میں لایا جائے۔ اسلام دنیا کے ہر ادنیٰ و اعلیٰ انسان کو امن و امان میں دیکھنے کا آرزومند ہے اسلام کا پیارا نام ہی سلم سے مشتق ہے جس کے معنی

صلح و آشتی کے ہیں۔ اسلام ہر ظالم کا ہاتھ پکڑتا ہے ہر مظلوم کی فریاد رسی کرتا ہے۔ اسلام خود اعلیٰ سے بے خبر ہے نہ رعایا سے بے پرواہی برتتا ہے۔ بلکہ اپنی اپنی جگہ سب پر پورا پورا کنٹرول رکھتا ہے۔ اسلام نہ سرمایہ داری کی اجازت دیتا ہے نہ غریبوں کی حق تلفی کرتا ہے بلکہ صاف یہ تلقین کرتا ہے اٰتِ کل ذی حق حقہ ہر حقدار کو اس کا حق ادا کر دو۔

بدترین پروپاگنڈہ باوجود اس حقیقت واضحہ کے تعصب کا برا ہو جس کی وجہ سے انسان سچائی کے نور کا جلوہ دیکھنے سے محروم ہو جاتا ہے۔ وہ بدنصیب انسان جو دنیا میں قیام امن کے سخت مخالف ہیں۔ حکومت الٰہی کا قیام جن کے مقاصد و اغراض کے لئے زہر قاتل کا حکم رکھتا ہے جو اسلام کی دشمنی میں ہر مکر و حیلہ و غداری و بے ایمانی کو مستحب سمجھتے ہیں ایسے ازلی بدبختوں نے اسلام کو بدنام کرنے اور اس کی ترقی کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے کے لئے یہ پروپاگنڈہ کیا ہے کہ اسلام سیاست سے الگ ہے اور دنیاوی ترقیات میں سد راہ ہے جہانبانی کی قابلیت سے نابلد ہے۔ یہ پروپاگنڈہ جتنا غلط اور بیہودہ ہے اتنا ہی زور شور سے کیا جا رہا ہے۔

صداقت اسلام کا ایک زندہ نشان اس باطل پروپاگنڈے کی تردید اگر دلائل یا واقعات سے کی جائے تو ایک دفتر درکار ہے کیونکہ اسلام کا ہر ادنیٰ و اعلیٰ شعبہ ببانگ دہل اس پروپاگنڈہ کی تردید و تغلیط کر رہا ہے لیکن مثل مشہور ہے شنیدہ کے بود مانند دیدہ اس لئے دلائل کو نظر انداز کرتے ہوئے اس غلط پروپاگنڈے کے جواب میں ہم ایک خالص اسلامی حکومت کو پیش کرتے ہیں۔ جس کی تشکیل و تعمیر از اول تا آخر محض اسلامی قوانین و قرآنی آئین پر ہوئی ہے۔ جس کے نظم و نسق میں غیر اسلامی قوانین کو داخل ہونے کے لئے ایک انچ کی بھی گنجائش نہیں۔ جس نے اسلام کی پہلی تاریخ کو از سر نو دہرا دیا ہے اور عملاً اس حقیقت کو آشکارا کر دیا ہے کہ امن و امان صرف اسلامی قوانین کے جاری کرنے میں ہے اور دنیا چین و اطمینان کا سانس اسی حالت میں لے سکتی ہے جبکہ الٰہی قوانین کے سانچے میں ڈھل جائے

یہی وجہ ہے کہ یک بے آب و گیاہ پُر از وحشت و جہالت علاقے میں اس حکومت نے بے نظیر امن قائم کر کے دنیا بھر کی حکومتوں پر فخر حاصل کر لیا ہے۔ یہ صداقت اسلام کا ایک زندہ نشان اور دشمنانِ اسلام کے باطل پروپاگنڈے کا مسکت جواب ہے۔

دولت عربیہ سعودیہ خلد اللہ شامرہا اس سے میری مراد مملکت عربیہ سعودیہ ہے جو محض اسلامی حکومت ہے جہاں صرف اللہ کے حبیب سرکار مدینہ صلعم کے فرامین عالیہ سرکاری حیثیت میں نافذ ہیں اور یہ شرف و مجد روئے زمین پر صرف اسی ایک اسلامی حکومت کو حاصل ہے آج اگر قوانین اسلامی کے فوائد و مصالح کا جلوہ دیکھنا ہو، آج اگر خلافت راشدہ کے نمونہ کی تلاش ہو آج اگر اسلام کی حقیقی شان کا منظر ملاحظہ کرنے کی آرزو ہو تو جائیے اور دیکھئے مملکت عربیہ سعودیہ میں یہ ساری چیزیں بیک وقت آپ کو ملیں گی۔ جہاں راعی و رعایا دونوں اپنے لئے صرف کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کو حقیقی حاکم تصور کرتے ہیں۔ مرکز اسلام میں صحیح معنوں میں اسلام کی حکومت پیغمبر عربی فداہ روحی کی مقدس پیشگوئیوں کو سچا ثابت کر رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مملکت عربیہ سعودیہ آج دور الحاد میں دنیا کے لئے پیام امن ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جس مقام پر آج سے چودہ سو برس پیشتر اصلاح عالم کا عظیم الشان پروگرام مرتب کیا گیا تھا مملکت عربیہ سعودیہ کا صدر مرکز وہی مقام مقدس ہے جو خدا ایک ذرہ کو پربت میں تبدیل کر سکتا ہے۔ کیا تعجب ہے کہ وہ اس مختصر سی حکومت کو وسعت دیکر ہماری تاریخ ماضی کا نمونہ بنا دے اور مسلمانوں کی قسمت کا ستارہ طلوع ہو کر پھر بام عروج پر پہنچ جائے۔

اس دور استبداد میں جبکہ اطراف عالم میں گمراہی و ضلالت کی تاریکیاں مسلط ہیں۔ فرعونیت و شہنشاہیت کا بھوت ہر جگہ اپنا دام تزویر پھیلا رہا ہے دنیا کا امن خطرے میں ہے۔ صداقت و عدالت کی داستانیں افسانہ پارینہ بنی جا رہی ہیں۔ عدل حقیقی ایک موہوم شے ہو کر رہ گیا ہے۔ ایسے تاریک دور میں عرب کی حکومت قائم ہونا اور اللہ و رسول کے فرامین عالیہ کا سرکاری قوانین کی حیثیت حاصل کرنا ایک ایسا تعجب خیز امر ہے جس کو ہرگز ہرگز فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ میرا خیال ہی نہیں بلکہ یقین ہے کہ دنیا کا کوئی مذہب آج ایسی مثال پیش نہیں کر سکتا کہ زمین کے کسی حصے پر خالص اس مذہب کے قوانین کو سرکاری حیثیت حاصل ہو۔ اس دور الحاد میں اس کی ضرورت بھی تھی جبکہ دشمنان اسلام ہر ذلیل سے ذلیل تہمت اسلام پر باندھنے کی حرکتیں کر رہے ہیں تو ضروری تھا کہ اسلام کو اس کی اصلی شان میں دکھلایا جاتا۔ چنانچہ مملکت عربیہ سعودیہ عین اسی منشائے ایزدی کے مطابق معرض وجود میں آئی ہے جہاں حدود اللہ جاری ہیں۔ عدالت ہائے دیوانی و فوجداری کے ایوانوں کی زینت قرآن مقدس و کتب احادیث ہیں۔ ہر پیش آمدہ مقدمہ کو تعزیرات آسمانی کے مطابق فیصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے امن و امان ایسا ہے کہ بڑی بڑی مہذب حکومتوں میں اس کی نظیر ملنی محال ہے اور یہ ایسی حقیقت ہے جس کا ہر مخالف و موافق کو اقرار ہے۔

لا نعبد الا اللہ اسلام کا مقصد وحید اعلائے کلمۃ اللہ ہے اور اسلام کے نزدیک ترقی دارین اسی مقصد کی تکمیل کے ساتھ وابستہ ہے۔ نوع انسان کو توہمات و شرکیات کی دلدل سے نکالکر نور توحید کی روشنی میں لانا اور باطل پرستی سے حق پرستی کی طرف مائل کرنا اسلام کے اہم اغراض ہیں۔ اسلام نے حکومت و سلطنت کی بنیاد بھی محض اسی مقصد کی تحصیل کے لئے رکھی ہے۔ پس جو حکومت اسلامی آئین پر قائم ہوگی اس کا پہلا مقصد اشاعت لا الہ الا اللہ ہوگا —— ارض مقدس حجاز شریف جو صدیوں سے عہد جہالت کا نمونہ بنی ہوئی تھی جس میں ہر قسم کے توہمات و محدثات ترقی پذیر تھے اور یہ شعر بالکل صادق آرہا تھا ؎

چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

اللہ نے اس مقدس سرزمین کو جو اسلام کا مرکز ہے جملہ غلط توہمات سے پاک صاف کرنے کیلئے دولت عربیہ سعودیہ کو کھڑا کیا جس کی جادو بکشی نے اوج عظمت عرب کو چار چاند لگا دیئے اور جس نے غیر اللہ کی پرستش کے جملہ نشان بے نشان کر دیئے اور اس نازک زمانے میں ایک اسلامی حکومت کی داغ بیل محض کتاب اللہ و سنت رسول اللہ پر ڈال کر الحاد و دہریت کے سر پر ایک کاری ضرب لگا دی ہے۔ دولت عربیہ سعودیہ آج الحاد و بے دینی و مغربیت کے خلاف ایک کھلم کھلا الٹی میٹم ہے۔ اور مخالفین اسلام کے لئے باعث صد عبرت جو اسلام کو ایک بیکار چیز سمجھ کر سعید روحوں کو اس کی طرف مائل ہونے سے بچانے کی ناپاک کوشش کرتے ہیں حالانکہ

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

آج ارض حجاز میں وحدت الٰہی کا ڈنکا بج رہا ہے۔ ہر فرزند توحید ایک نئی زندگی محسوس کر رہا ہے۔ بفوائے الناس علیٰ دین ملوکھم مئے توحید سے ہر ادنیٰ و اعلیٰ سرشار ہے۔ راعی و رعایا سب پر یہی رنگ غالب ہے توہمات کے بادل پھٹ رہے ہیں۔ محدثات کے طوفان غائب ہو رہے ہیں۔ اسلام کی صاف و سادی تعلیم دن بدن رواج پذیر ہے۔ تمدن و معاشرت میں پوری پوری مذہبی جھلک نمودار ہے وہ دن قریب ہیں کہ مسلمانان عالم ٹھیٹھ اسلام پر کاربند ہو کر اسلام کی غرض و غائت سے آشنا ہو جائیں اور باطل کے لئے عذاب الیم بن کر اٹھ کھڑے ہوں کہ ؎

ہم نے انقلاب چرخ گردوں یوں بھی دیکھے ہیں

اقامت صلوٰۃ قومی نظم اور عسکری تنظیم کے سلسلے میں اسلام نے ایک ایسا غیر فانی طریقہ ایجاد کیا جو ایک طرف تو تعلق باللہ کی ایک مضبوط کڑی ہے اور دوسری طرف قومی و ملی و اجتماعی اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے ایک زبردست آلہ ہے۔ اس طریق کار کو اسلام نے ہر کلمہ گو کے ذمہ لازم قرار دیدیا اور اس کے ترک کو ایک بدترین گناہ سے تعبیر کیا۔ وہ کیا ہے یہی صلوٰۃ ہے جس کی حقیقت کو فراموش کر دینے کی وجہ سے آج امت مسلمہ تباہی و بربادی کے غار کی طرف چلی جا رہی ہے۔ یہی نماز ہے۔ جس کو مخصوص اوقات میں ایک مخصوص گروہ اسلام کی ماتحتی میں مخصوص طریقے کے ساتھ ادا کرنا فرض قرار

دیا گیا ہے۔ یہ اسلام کا ایک غیر فانی نظم ہے جس میں ہر وقت ہر مسلمان مرد کو لازماً شرکت کرکے اپنے قومی و ملی اتحاد کا ثبوت پیش کرنا پڑتا ہے۔ عورتوں کو اس فریضہ سے مستثنیٰ قرار دیا۔ کیونکہ جنگ و جہاد کے امور زیادہ تر مردوں ہی سے متعلق ہیں۔ جب کبھی صحیح طریقے پر اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی گئی نماز با جماعت کا سرکاری طور پر انتظام کیا گیا۔ دیکھتے نہیں کہ خلفائے راشدین نماز با جماعت کی نہایت سختی کے ساتھ بذات خاص نگرانی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ دولت عربیہ سعودیہ جس کو ہم صداقت اسلام کا ایک زندہ نشان قرار دے رہے ہیں کیونکر اس اہم کام سے غافل ہو سکتی تھی۔

چنانچہ نماز کا سرکاری انتظام ہے اور جملہ ممالک محروسہ میں نماز با جماعت کا کام سرکاری طور پر عمل میں لایا جاتا ہے۔ جماعت سے غیر حاضر رہنے والوں سے بازپرس کی جاتی ہے تاکہ امت نماز کے حقیقی مقصد کو سمجھے اور مسلمانوں میں نماز کی برکت سے وہ روح پیدا ہو جائے جو ازمنہ ماضیہ میں تقویت اسلام کا موجب بنی تھی۔ کیا عجب ہے کہ عربی مسلمانوں کا یہ جذبۂ ایمان مسلمانانِ عالم کے قلوب کو گرما دے اور وہ ازسرنو اپنی شان کو محسوس کرکے تاریخ ماضیہ کو دہرا دیں وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

اجرائے حدود اللہ آج جبکہ مجالس قانون ساز روز افزوں مروجہ قوانین ملکی کے اندر ترمیم و تبدیلی کی ضرورتیں محسوس کرتی رہتی ہیں ملک کے بہترین دماغ یک جا جمع کئے جاتے ہیں۔ نہایت غور و خوض بحث و تمحیص کے بعد قوانین وضع کئے جاتے ہیں پھر بھی ان میں بہت سے نقائص باقی رہ جاتے ہیں۔ مگر اس مدنی مقنن عربی فلاسفر فداہ روحی کی اعلیٰ قابلیت و حسن لیاقت پر قربان کہ جس سے بہتر مقنن کبھی بھی مادر گیتی کے بطن سے پیدا نہ ہو سکا اور نہ آئندہ کے لئے امید ہے۔

وہ کونسا امر ہے جس کی بابت اس مدنی سرکار نے کوئی عمدہ سے عمدہ قانون نہ بنایا ہو۔ قومی و ملی و اجتماعی پولیٹیکل و سوشل معاملات، اقتصادیات، سیاسیات، ملک رانی و جہانبانی وغیرہ امور کی بابت عربی فلاسفر کے قوانین ایسے بہترین ہیں جن کا بدل دنیا آج تک پیش نہ کر سکی۔ ان جملہ قوانین کا نام حدود اللہ رکھا گیا۔ اور ان کی پاسداری کو ہر مومن و مومنہ کے لئے جزو ایمان قرار دے دیا گیا۔ دنیا کو آج امن و امان کی تلاش ہے بڑی بڑی منظم حکومتیں قیام امن سے عاجز آ رہی ہیں ہر طرف انقلاب کا دور دورہ ہے۔ دنیا کسی نئے انقلاب عظیم کے دروازے پر کھڑی ہوئی گھڑیاں گن رہی ہے سرمایہ داری اور مزدوری کی جنگ ہے۔ دنیا کی اس خطرناک حالت میں اجرائے حدود اللہ ہی ایک ایسی تدبیر ہے جس سے دنیا امن و امان کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ جس کا زندہ نمونہ دولت عربیہ سعودیہ ہے جہاں کوئی انسانی دماغ ایسا نہیں جو قوانین الٰہی کا مقابلہ کرنے کے لئے کوئی قانون از خود ایجاد کرنے میں کامیاب ہو جائے وہاں صرف کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے احکام کو سرکاری مرتبہ حاصل ہے اور وہاں تلوار و قلم صرف اسی قانون کے حامی ہیں جو کتاب و سنت سے مستنبط ہو۔ اسلام اگر حکومت رانی سے عاجز ہوتا تو آج دولت عربیہ سعودیہ کو یہ رفعت و شوکت ہرگز نصیب نہ ہوتی۔ وہاں نہ رشوتوں کا بازار گرم ہے نہ معمولی سے مقدمات کے تصفیہ کے لئے پبلک کے راستے میں بعید دشواریاں پیدا کی جاتی ہیں نہ صاحب حکومت تک دادرسی لے جانے میں بہت سی مشکلات کا سامنا ہے وہی خلفائے راشدین کا نمونہ ہے کہ خلیفۂ وقت مسجد میں مصلے پر بیٹھا ہوا بڑے بڑے اہم مقدمات کو اشاروں میں فیصل کر دیتا ہے۔

دولت عربیہ سعودیہ میں تعلیم اسلام کے مطابق چوروں کے ہاتھ کاٹے جاتے ہیں۔ زانی کو سنگسار کیا جاتا ہے۔ ناحق خون کرنے والے سے شرعی قصاص لیا جاتا ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج وہاں بہت کم جرائم پائے جاتے ہیں۔ چوری کرنے سے لوگ کانپ جاتے ہیں۔ قتل و زنا کے نام سے لرز جاتے ہیں۔ یہ ساری خوبیاں محض قوانین اسلام کے اجراء کی ہیں پس اگر اسلام کی روشن تاریخ کو کوئی ناواقف صرف ایک فسانہ کی حیثیت دیتا ہو تو اس کا فرض ہے کہ حجاز مقدس میں جا کر اسلام کی زندہ تاریخ کو اپنی آنکھ سے معائنہ کرے۔ ایسی حالت میں اسلام کو حکومت رانی و سیاست دانی و موجودہ ترقیات سے محض بیگانہ بتلانا اگر تعصب و ہٹ دھرمی نہیں تو اور کیا ہے۔

وما علینا الا البلاغ۔

نجد و حجاز

(مؤلفہ مولانا سید رشید رضا صاحب مرحوم مصری) جس میں مندرجہ ذیل مباحث پر تاریخی حیثیت سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ (۱) نجد و حجاز کی جغرافیائی حالت۔ (۲) شیخ محمد عبدالوہاب نجدی کا حال۔ (۳) وہابی اور حجاز۔ (۴) نجدیوں کا مذہب کیا ہے۔ (۵) وہابیوں کے لئے تاریخی شہادت کیا ہے۔ (۶) وہابیوں کے حجاز پر حملہ کے اسباب۔ (۷) وہابیوں کا حجرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور قبہ حرم شریف کے ساتھ برتاؤ۔ (۸) قبور، مساجد اور قبوں کی کیفیت۔ (۹) معاہدہ نجد و برطانیہ اور معاہدہ کے فوائد۔ (۱۰) شریف حسین اور سلطان ابن سعود اور دونوں کا باہمی مقابلہ وغیرہ وغیرہ۔

۲۶×۲۰ کے دو سو صفحات۔ قیمت صرف ۱۲

اسلامی صورت جس میں ڈاڑھی و مونچھ کے احکام اور اس کی اہمیت کو قرآن مجید حدیث رسول مقبول صلعم و آثار صحابہ و فقہی روایات سے ثابت کرکے مخالفین کے شکوک کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے ہیں۔ قیمت ۲

اسلامی توحید جس میں تعزیہ داری۔ نوحہ ماتم و گریہ زاری کی تردید کرکے مخالفین کے استدلالات کا جواب قرآن و حدیث سے دیا گیا ہے نیز ثابت کیا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے قاتل شیعہ تھے قیمت ۳

اسلامی پردہ شرعی پردہ کی حقیقت و اہمیت پر براہین عقلیہ و نقلیہ سے مخالفین پردہ کے تمام سوالات کے معقول، مدلل اور مسکت جواب دیئے گئے ہیں قیمت ۳

منگوانے کا پتہ :- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

تاریخ القرآن۔ قرآن مجید کے جمع و ترتیب اور نزول وحی کی دلکش تاریخ۔ قیمت عمر پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

مومیائی عہ

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے -
ابتدائی سل و دق - دمہ - کھانسی - ریزش - کمزوری سینہ
کو رفع کرتی ہے - گردہ و مثانہ کو طاقت دیتی ہے
جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے
اکسیر ہے - دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے .....
... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے -
دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے - چوٹ لگ
جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے
مرد - عورت - بچے - بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے -
ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے - ہر موسم میں
استعمال ہو سکتی ہے - ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں
کی جاتی - قیمت فی چھٹانک للعہ - آدھ پاؤ ہے - پاؤ بھر
للعے - مع محصول ڈاک - ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ
ہوگا - بر ہما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کیجائیگی
اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا -

تازہ ترین شہادات

جناب سید عبد العلیم صاحب پنشنر دموہ - "مجھ کو
آپ کی مومیائی سے نہائت فائدہ ہوا ہے - خدا آپکو اس کا
اجر دیگا - بہت اطمینان کی دوا ہے - آپ سے جو چار
چھٹانک اور منگوائی تھی وہ میرے ملاقاتیوں نے لی
اب چار چھٹانک اور ارسال فرمائیں" (۱۰ ستمبر ۳۶ء)
جناب مرزا محمد ایوب بیگ صاحب مجھوڑا -
"اس سے قبل دو مرتبہ آپ کے یہاں سے مومیائی منگا
چکا ہوں جو بفضلہ بہت مفید ثابت ہوئی - براہ کرم
آدھ پاؤ اور میرے نام بذریعہ وی پی پارسل روانہ
فرما کر ممنون فرمائیں" (۲۳ ستمبر ۳۶ء)
مومیائی منگوانے کا پتہ :- **حکیم محمد سردار خان
پروپرائیٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر**

رعائتی اعلان بتقریب ماہ رمضان

تحقیق الکلام عہ

مصنفہ مولانا محمد عبد الرحمن صاحب محدث مبارکپوری مرحوم
(شارح ترمذی) بزبان اردو حصہ اول میں وجوب قراءۃ
خلف الامام کے دلائل حقہ و براہین قاطعہ بہت بسط اور
تفصیل سے لکھے گئے ہیں - اور حصہ دوم میں مانعین کے
دلائل عقلیہ و نقلیہ کے مدلل و مفصل جوابات دئیے گئے ہیں
خاصکر علماء دیوبند کی دلیل حدیث کے چھ جواب - و اذا
قرئ القرآن کے گیارہ جواب - و اذا قراء فانصتوا
کے چار جواب - مالی انازع القرآن کے پانچ جواب
من کان لہ امام کے دس جواب تحریر کئے گئے ہیں
از یکم رمضان تا ۱۵ شوال ۱۳۵۵ھ حصہ اول عمر کی
بجائے ۱۲ر پر اور حصہ دوم عہ کے بجائے عہ ۱۲ر پر
روانہ کی جائے گی - محصول علاوہ -
ملنے کا پتہ :- **حکیم ابو الفضل عبد السمیع ناظم دواخانہ
مفید عام - ڈاکخانہ مبارک پور - صوفی پورہ - ضلع اعظم گڈھ**

ہندوستانی صندلی عطریات

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ
مشہور و معروف اسپیشلی عطر ہزارہ و عطر روح افزا
بلا رنگ فی تولہ عہ - سے - للعہ فی تولہ عہ - للعہ - للعہ -
اور جملہ ہر قسم کے نہائت بہترین عطریات خرید فرمائیے
فہرست مفت طلب فرمائیے
پتہ :- **فرم شیخ امانت اللہ حاجی محمد مکارم
تاجران عطر قنوج - یوپی**

ہندوستان اور پیٹنٹ ادویات

انگلستان، فرانس، امریکہ اور ہندوستان کی
تین صد شہرہ آفاق ادویات کے اصل نسخہ جات.
آپ منگوا کر فائدہ اٹھائیں - مفید چیز ہے - قیمت عہ
منگوانے کا پتہ :- **منیجر اہلحدیث امرتسر**

خوشخبری رمضان شریف عہ

یہ کارخانہ ہر سال رمضان شریف میں رعائت کیا کرتا ہے
بدستور سابق خریداران فائدہ اٹھائیں -
احمر قانی مصدقہ حضرات اکابر علماء و حکماء و رؤسا وغیرہ
جن کے اسماء مع تصدیقات بارہا اخبارات میں شائع ہو چکے
ہیں - **تازہ ترین شہادت** - از جناب مولانا حافظ
محمد حسین صاحب میرٹھی حال خطیب جامع مسجد اہل حدیث
کولوٹولہ کلکتہ :-
"میں پاؤں کے درد میں عرصے سے مبتلا تھا - آپنے آزمائش
کیلئے جو روغن احمر قانی مرحمت کیا تھا اسکے استعمال سے درد
موقوف ہو کر فائدہ نظر آیا - لہذا قیمتاً عنائت کریں"
یہ تیل باوجود خوشبودار ہونے کے اکثر امراض،
درد اعضاء ہر قسم - ورم - چوٹ - لقوہ - فالج - گنٹھیا - کھانسی
دمہ - بخار - نمونیا - جوگا ڈبہ اطفال - آنت اترنا - درد
ورم خصیہ - جلے و کٹے ہوئے زخموں وغیرہ میں اکسیر مجرب
ہے - قیمت فی سیر پانچ روپے (للعہ) رعائتی فی سیر
تین روپے دستے (منگوانے کا پتہ)
منیجر روغن احمر قانی پوسٹ تیلنی پارہ ضلع ہوگلی (۸۲)

عجیب الاثر فلیویا - امساک عہ

(رجسٹری شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ہے - ۹۲۶)
وعدہ لاشریک کی قسم بالکل درست ہے - بیکار ثابت
کرنے والے کو یکصد روپیہ انعام - ایمان والوں کو یقین
چاہیئے - تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہتا
ایک گولی کھانے سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان اس
رات قضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا - متقی،
پرہیزگار عالم کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہے - فی شیشی عہ
پتہ :- **نظام برادرز ۲۵ فرید کوٹ (پنجاب)**

مفت بالکل مفت

کتب خانہ ثنائیہ کی فہرست کتب ہر شخص مفت منگوا
سکتا ہے - پتہ :- **مہتمم کتب خانہ ثنائیہ امرتسر**

ahmadimuslim.de

شمالی ہندوستان

۱۴/

میں کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے۔ جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اُردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

نمونۃً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں :-

تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر	عہ/	زرقانی شرح مواہب اللدنیہ	۱۲/ عہ
زاد المعاد ابن قیم سفید	۱۲/	سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ	۱۲/
ترغیب وترہیب سفید کاغذ	۱۲/	نسیم الریاض شرح شفا برحاشیہ شرح شفا	
تاریخ ابن کثیر (البدایہ والنہایہ) ۹ حصہ تیار ہیں		ملا علی مصری	۶/
قیمت فی حصہ	۳/	تفسیر فتح القدیر شوکانی	عہ

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

منیجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اُردو بازار۔ جامع مسجد دہلی

خمیرہ بادام طیوری (رجسٹرڈ)

کمزور جسم اور ناتوان بدن میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے رگ وریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے۔ مسرت و شادمانی سے چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ امساک کے لئے موثر۔ طاقت دلی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ وزکام۔ سر کے چکر۔ دھڑکن۔ چلتے دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ خوفزدہ رہنا۔ معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا کمر درد۔ نسیان وجریان کافور ہوتے ہیں۔

قیمت پاؤ پختہ تین روپے۔ آدھ سیر پانچ روپیہ آٹھ آنے ایک سیر دس روپے۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔

لاہور ملنے کا پتہ :- منیجر دواخانہ پنجاب طبی بورڈ بل روڈ۔ کوٹھی ۶۵

اس کے علاوہ تمام آرڈر ذیل کے پتہ پر آنے چاہئیں :-
منیجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر (پنجاب)

(۷۸)

۴۹/

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی اُردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ :- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

ہر قسم کے قرآن وحمائلیں ملنے کا پتہ :- منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

شائقین وتجار کو خوشخبری

رمضان المبارک کے تحفے

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ مشہور ہندلی عطریات
عطر محمدی۔ عطر شمامۃ العنبر۔ عطر سوسن۔ عطر مشک حنا شاہجہانی گلاب۔ روح خس عطر مجموعہ۔ عطر سہاگ فی تولہ
عہ۔ ۶/۔ ۳/۔ للعہ۔ صہ۔ روغن گیسو دراز فی شیشی عہ

نوٹ :- جملہ ہر قسم کے عطریات ودیگر اشیاء بیوپارانہ نرخ سے منگائیے۔ فہرست مفت طلب کیجئے۔

پتہ :- اشرف علی محمد علی تاجر عطر حنا فیکٹری قنوج یوپی

طلائے اعظم

۱۶/

بری صحبتوں سے اعضائے مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں بھی ہوں یہ طلاء عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا دوران خون میں تحریک عضو میں تندہی وفربہی لاتا ہے۔ کام کاج میں ہارج نہیں قیمت ۱/ عہ محصولڈاک ۸/

المشتہر :- منیجر پرنسپل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ

سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دُھند۔ جالا۔ غبار۔ ڈھلکہ۔ خارش۔ سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کرکے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے۔ ہزارہا لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پاچکے ہیں۔ بحالت صحت اسکا استعمال ہونے والی امراض سے بچاتا ہے۔ منگواکر فائدہ اٹھائیں فی شیشی عہ

(ملنے کا پتہ)
کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم سٹریٹ امرتسر

تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی اکسیر ہاضمہ کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہوجاتی ہیں۔ قیمت فی ڈبہ عہ محصول ڈاک ۶/۔ نمونہ ۲/۔

(ملنے کا پتہ)
منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ امرتسر

مطبوعات الھلال

چڑیہ اُڑ گیا

فاروق گنج موڈ بیرون شیرانوالہ دروازہ لاہور

سنہری موقعہ

چلئے تیار ہو جائیے

کیونکہ

عنقریب دیسی تیز رفتار آرام دہ ہندوستان لے کر روانہ

حج لائن

کمپنی کے جہازات کے حاجیوں کو ہوجانے والے ہیں ؏

المدینہ سندھیا الہند

اسٹیم نیوی گیشن کمپنی کے جہازوں میں حاجیوں کو جو آرام ملتا ہے اس سے ہر شخص واقف ہے۔ اگر ہندوستان کے حاجیوں کو نہائت اطمینان کے ساتھ سفر کرنا منظور ہو تو وہ پہلی فرصت میں اپنی جگہ **المدینہ** اور **الہند** میں جلد از جلد مخصوص کرالیں۔ مزید معلومات کے لئے ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کیجئے۔

حج لائن دی سندھیا اسٹیم نیوی گیشن کمپنی لمیٹیڈ

بمبئی۔ کراچی۔ کلکتہ

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ (۵۹)

(منگوانے کا پتہ)

منیجر دواخانہ نور العین مالیرکوٹلہ

کتاب الاثمار اس کتاب میں پھلوں کی تعریف۔ نگہداشت اور پرورش کا ذکر کیا ہے۔ قیمت ۱۲؍ رعائتی ۳؍

تاریخ جمال الدین افغانی از مولانا ظفر علی خان صاحب اڈیٹر "زمیندار"۔ قیمت ۲؍ رعائتی ۱؍

خون شہادت کے دو قطرے از مولانا ابوالکلام صاحب آزاد سرمد شہید رح اور منصور رح کے حالات۔ دلکش پیرایہ میں۔ قیمت رعائتی ۲؍

تاریخ تبلیغ اسلام حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر سرورِ کائنات صلعم تک تبلیغ اسلام کس طرح ہوئی۔ قیمت عہ رعائتی ۶؍

کتب منگوانے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

تحقیقات جدید در امراض شدید سر سے پاؤں تک جملہ شدید امراض کی وجہ تشخیص اور انگریزی طریق علاج مع نسخہ جات۔ بہترین کتاب ہے۔ قیمت عہ۔ رعائتی قیمت ۸؍

کامل دائی دائی جنائی کے متعلق بہترین و جامع کتاب اور تصاویر۔ اس کتاب کا ہر گھر میں رہنا ضروری ہے۔ قیمت ۱۲؍۔ رعائتی ۱۰؍

طوفان حیات جھوٹے پیروں، پرانی رسموں کے خلاف کتاب بطور ناول۔ از مولانا راشد الخیری مرحوم دہلوی۔ قیمت عہ۔ رعائتی ۸؍

شمائل شریف مطبوعہ مصر

جیبی کا سائز بہت عمدہ ہے
طباعت و کاغذ اور جلد نہائت عمدہ۔ قابل دید ہے
اصل قیمت للعہ۔ رعائتی دو روپے (عہ)

شمائل شریف مکتوبہ شاہ عالمگیر غازی

شمائل شریف ہذا کی کتابت شاہ غازی اورنگ زیب عالمگیرؒ کی کی ہوئی ہے۔ جو بڑی محنت سے بلاک بنوا کر جرمنی میں طبع کرائی گئی ہے۔ ایک تاریخی تحفہ ہے۔ اخیر میں شاہ غازی کے دستخط بھی بجنسہٖ ہیں۔ مجلد اصل قیمت چار روپے۔ رعائتی عہ۔

المامون

خلیفہ مامون رشید کے سوانح حیات
اصل قیمت عہ۔ رعائتی ۸ر

مقالات شبلی

مولانا شبلی نعمانی مرحوم کی مشہور و معروف تصنیف ہے جسمیں آپ کے بیش بہا مضامین کا مجموعہ ہے۔
قیمت ۱۲ر۔ رعائتی ۶ر

سفرنامہ روم، شام مصر

مولانا شبلی کا اسلامی ممالک کا سفر۔ وہاں کے حالات۔ باشندوں کے عادات اور خصائل۔ قیمت عہ۔ رعائتی ۸ر

ازواج النبی صلعم

مؤلفہ سید ظہور الحسن دہلوی
رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے حالات۔ اور معترضین کے اعتراضات کا تسلی بخش جواب۔ قابل مطالعہ ہے۔
قیمت عہ۔ رعائتی ۸ر

رد اکاذیب لہابیہ

مصنفہ مولوی محمد یوسف صاحب فیض آبادی۔ مذہب حنفیہ
اہل حدیث پر اہل بدعت اور بعض ناواقف اصحاب مختلف قسم کے اعتراضات کیا کرتے ہیں جن کا مدلل اور مفصل جواب دیا ہے۔ گویا مخالفین کا ناطقہ بند کرنے کیلئے ایک علمی ہتھیار ہے۔ ہر موحد اہل حدیث کو اس کا مطالعہ از حد ضروری ہے۔ تبلیغ و اشاعت کی خاطر قیمت بھی نصف کر دی ہے۔ اصل قیمت عہ رعائتی قیمت ۱۰ر

براہین شمسیہ

یہ "رد اکاذیب لہابیہ" کا حصہ دوم ہے
مقلدین کے تمام اعتراضات کا مدلل و مسکت جواب دیا گیا ہے۔ حنفی مذہب کے اکثر مسائل مروجہ کی تردید کتب حنفیہ سے کی گئی ہے۔ قیمت ۱۲ر رعائتی ۶ر

ثنائی برقی پریس امرتسر

مطبع ہذا میں ہر قسم کی سادہ اور رنگین چھپائی کا کام گاہک کے حسب منشا کیا جاتا ہے۔ تجربہ کریں

سیرۃ النعمان

حضرت امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات۔ از پیدائش تا وفات۔ از قلم مولانا شبلی نعمانی مرحوم۔ قیمت عہ۔ رعائتی ۸ر

مفت بالکل مفت

جنتری ۱۹۳۹ء مفت حاصل کریں
نئے سال کی جنتری ایک ٹکٹ بھیج کر پتہ ذیل سے مفت حاصل کریں
پتہ:۔ منیجر سپلائم ہومیوپیتھک فارمیسی
کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر

حیات حافظ

اصل قیمت ۸ر۔ رعائتی ۴ر

ہندوستانی صنعت

ملک کی ترقی چاہنے والوں کو خوشخبری۔ ہمارے کارخانے میں ایک عرصہ سے موسم گرما میں بنیان ہر قسم اور موسم سرما میں موزہ، سوئٹر، پلوور اونی سوٹ تیار ہوتے ہیں اور بطور تھوک فروشی دہلی ... جاتے ہیں۔
آپ بھی ایک مرتبہ آزما کر ... کارخانوں ... اور نرخ ... ملنے کا پتہ:۔ ... مینوفیکچرنگ ہوس
صدر بازار دہلی

سراج منیر

یہ کتاب بھی مصنف ممدوح کی تصنیف ہے جس میں چند علمی مسائل مثلاً وجود خدا۔ اثبات حشر نشر۔ اثبات رسالت۔ حقیقت فلسفہ اسلام۔ بعثت النبی وغیرہ پر بسیط بحث کر کے اخیر میں حضور صلعم کی مختصر سوانح مبارک ہے۔ قیمت عہ۔ رعائتی ۱۲ر

ترکان احرار

غازی مصطفےٰ کمال پاشا۔ غازی انور پاشا
طلعت پاشا
غازی احمد مختار پاشا۔ عصمت پاشا
محترمہ خالدہ خانم وغیرہ
کارنامے
جلد کتب

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ — DELHI

ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۵

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء — ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ۲ آنہ چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ [illegible]

رؤسا و جاگیرداروں سے ، ، [illegible]

عام خریداران سے ، ، [illegible]

، ، ، ششماہی [illegible]

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۰ شوال المکرم ۱۳۵۷ھ مطابق ۲ دسمبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم۔ تہنیت جشن سال نو — [illegible]

انتخاب الاخبار — [illegible]

مسئلہ تقلید شخصی (بجواب الفقیہ) — [illegible]

میری وفات اور قادیان میں شادیانے — [illegible]

حنفی علیہ مسائل — [illegible]

شیعہ کی شہادت بر علم و راثت — [illegible]

تصوف — [illegible]

مسئلہ ... [illegible] — [illegible]

... [illegible] — [illegible]

فتاویٰ — [illegible]

متفرقات — [illegible]

[illegible] — [illegible]

اشتہارات — [illegible]

تہنیت جشن سال نو

(از مولوی محمد عبدالکریم صاحب جتوئی نوہری۔ ریاست بیکانیر)

سال ہے چھتیسواں کیسا مبارک نیک فال
جس میں پھر اہلحدیث اخبار آیا ذو جمال

انتظار قلب میں ہے آرزو پہ آرزو
آئے تا دور زماں یہ جانفزا ہر ایک سال

ناظم و عبرت لکھوں یا کاشفِ کربت کہوں
عقدۃ الاحل کامل ہے اور جواب ہر سوال

دیں تیری کر سکیں کب حق پر اہل حدیث
اسوۂ حسنہ میں تو نے کر دکھایا جو کمال

دیکھیں اہل بصیرت دیکھنا چاہتے ہیں اگر
نقشۂ خیر القرون ... [illegible] ... حال

... [illegible] ... حدیث
وحی اور اقوال کے بیچ مشرک و اہل ضلال

... [illegible] ...
ہو اگرچہ ... [illegible] ... رنج و ملال

ہے جو کل وہ مقال سے یوں آخروں پھر
... [illegible] ... یاں

انتخاب الاخبار

— معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مولنا عبیداللہ صاحب سندھی دسمبر کے شروع میں سندھ پہنچ جائیں گے۔

— لندن۔ وزیر نو آبادیات نے اعلان کیا کہ فلسطین گول میز کانفرنس میں شرکت کے لئے مصر، عراق، عرب اور یہودی ایجنسی کو دعوت دی جا چکی ہے

— حکومت بہار پبلک سیفٹی ایکٹ جیسا ایک قانون بنا رہی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ فرقہ وارانہ فسادات کو روکا جا سکے۔

— وزیر اعظم پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ صدر کانگرس پنجاب کا دورہ کرنے والے ہیں۔ میں اہل پنجاب سے درخواست کرتا ہوں کہ کوئی سیاسی جماعت بالخصوص وہ جماعتیں جو سیاسی طور پر ان سے اختلاف رکھتی ہیں۔ ان کے خلاف کسی قسم کا کوئی مخالفانہ مظاہرہ نہ کریں۔

— پیرس۔ جرمن گورنمنٹ نے اپنے سفیر متعینہ پیرس کو ہدایت کی ہے کہ وہ حکومت فرانس سے ہر مسٹر رتھ کے قاتل کو حکومت جرمنی کے حوالہ کر دینے کا مطالبہ کرے۔

— جنرل فرینکو کے ذمہ ہٹلر کا بہت سا قرضہ ہو گیا ہے۔ جسے ادا کرنے کے لئے وہ سپین کی ایک کان فروخت کرنا چاہتا ہے۔

— چنکنگ ۲۴ نومبر۔ چانگشا کے مقام پر آگ لگنے سے جو ۲ ہزار چینی سپاہی جل کر مر گئے ہیں ان کی تمام تر ذمہ داری تین چینی کمانڈروں کے سر ڈالی گئی ہے اور انہیں گولی سے اڑا دیا گیا ہے

— ٹوکیو ۲۴ نومبر۔ گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ آئندہ جو کوئی ملک چین سے کسی قسم کا معاہدہ کرے وہ اسے گورنمنٹ جاپان کو دکھلا دے اس کے علاوہ چین کے ساتھ جتنے معاہدے پہلے ہوئے ہیں وہ سب ایک طرح سے منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔

چین میں جاپان نے اپنے نئے سکے تو چلا ہی دیئے ہیں۔

— برلن۔ سرکاری گزٹ میں ایک قانون کا اعلان ہوا ہے۔ جس کی رو سے جرمن یہودیوں پر ۸ کروڑ ۳ لاکھ پونڈ جرمانہ کیا گیا ہے۔ اور اس کی وصولی کیلئے کُل جائیداد پر ۲۰ فیصدی ٹیکس لگایا گیا ہے جو چار اقساط میں وصول کیا جائے گا۔

— لاہور ۲۵ نومبر۔ عدالت سیشن میں سید حبیب مالک "سیاست" اخبار اور سید عنایت شاہ ایڈیٹر سیاست وغلام احمد بٹ کیپر انارکلی پریس کی اپیل کی سماعت ہوئی۔ ملزموں کو ایک پوسٹر شائع کرنے کے الزام میں ساٹھ ساٹھ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی تھی۔ عدالت نے بحث سننے کے بعد اپیل منظور کرتے ہوئے ملزموں کو بری کر دیا۔

"ناظرین اہلحدیث"
سب سے پہلے
اخبار ھذا کے صفحہ ۱۴ پر
حساب دوستاں
ملاحظہ فرمائیں۔

— پشاور ۲۴ نومبر۔ گذشتہ شب ایک بجے کے قریب سیکنڈ پنجاب رجمنٹ کے چوتھے بٹالین میں افسروں کی لائن کے ایک سنتری نے دیوانگی کے عالم میں اپنے کمانڈنگ افسر کو سوتے میں گولی سے ہلاک کر دیا۔ گولی کی آواز سن کر دوسرے افسر اپنے خیموں سے باہر نکل آئے۔ سنتری نے ان پر بھی بے تحاشا گولیاں برسانی شروع کر دیں۔ جن کی وجہ سے چار مزید افسر اور ایک مسلمان سپاہی موقعہ پر ہی ہلاک ہو گئے اور چار افسر زخمی ہو گئے۔ ہلاک شدگان کی تعداد سات ہو گئی ہے۔ جن میں چار برطانی افسر ہیں۔ باقی دونوں زخمی برطانی افسروں کی حالت بھی خطرناک ہے۔ دیگر سپاہیوں نے سنتری مذکور کو بھاگتے ہوئے گولیوں سے ڈھیر کر دیا۔

مولانا شوکت علی چل بسے

آج ۲۸ کو بذریعہ اخبارات معلوم ہوا کہ مولانا شوکت علی برادر مولانا محمد علی جوہر (مرحوم) ۲۷ نومبر کو دہلی میں انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ؎

دنیا ہیچ ست و کار دنیا ہیچ

مرحوم ایک سیاسی لیڈر تھے۔ ایک وقت حکومت سعودیہ کے مخالف رہے۔ مؤتمر مکہ میں شریک ہوئے بڑے کارکن اور دوڑ دھوپ کرنے والے تھے۔ ۱۹۰۹ء میں رامپوری مباحثہ سے میرے ساتھ تعارف تھا۔ مجھے آپ کے ناگہانی انتقال کی خبر سُن کر دنیا کی بے ثباتی کا نقشہ سامنے آگیا۔ حجاز سے واپس آتے ہوئے جہاز پر عمر کا ذکر کرتے ہوئے دو سال مجھ سے چھوٹے ثابت ہوئے۔ ؎

واحسرتا یاران من تنہا مرا بگذاشتند

اللہ تعالیٰ مرحوم کو بخشے اور ان کے پسماندگان کو صبر دے (ابوالوفاء)

ماسٹر غلام حیدر صاحب

آف سرگودہا جو ایک معمر بزرگ۔ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر تھے۔ اخبار "اہلحدیث" کے اولین خریداروں میں سے تھے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم علم دوست اور موحد مسلمان تھے۔ ایک دو کتابوں کے مصنف بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (مدیر)

مضامین آمدہ

عبدالرشید صاحب۔ سید نعل شاہ صاحب مولوی ابو مسعود خان قمر۔ خان شجاع الدین خان صاحب خالد شیرانی۔ ملک محمد عبداللہ صاحب۔ ابوالمحمود ملک ہدایت اللہ صاحب۔ مولوی محمد صاحب۔ ابونعیم عبدالرحیم منشی محمد خان صاحب ۵ عدد۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب عقیل۔ عبدالرزاق صاحب سعید۔ ازہر امرتسری۔ منشی محمد عبدالمنان صاحب۔ مولوی ابوالطیب محمد عبدالصمد صاحب۔ محمد ابوالخیر صاحب۔ محمد اسحاق صاحب۔ مولانا محمد شرف الدین صاحب۔ حافظ محمد عبدالغفار صاحب ابوالنصر صاحب۔ حکیم محمد ابراہیم صاحب۔ مولوی حبیب ابراہیم صاحب۔

تعزیتی جلسہ | مولانا شوکت علی مرحوم کی وفات پر یونانی ایند طبیہ کالج امرتسر میں طلبہ نے تعزیتی جلسہ کیا اور متعدد ریزولیشن پاس کئے۔ (محمد خان لنڈا مرتسر)

ازواج النبی صلعم - رسول اللہ کی ازواج مطہرات کے حالات اور معترضین کو جواب - قیمت ۲/ (۸۲) منیجر دفتر اہلحدیث

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۰ شوال المکرم ۱۳۵۷ھ

مسئلہ تقلید شخصی

بجواب الفقیہ امرتسر

(۴)

گذشتہ تین پرچوں میں اس مضمون کے تین نمبر مع جوابی نوٹوں کے درج ہو چکے ہیں۔ جن میں اصل مضمون کی روح نکل چکی ہے۔ آج ناظرین آگے پڑھیں:۔

"یہ کہنا کہ ائمہ اربعہ کا ثبوت قرآن وحدیث میں نہیں غلط ہے۔ اللہ فرماتا ہے فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔ کہ اگر تم نہیں جانتے تو اہل علم سے پوچھ لو۔ معلوم ہوا کہ جب ہم اپنی لاعلمی کے وقت کوئی مسئلہ اہل علم سے پوچھیں گے تو اسپر عمل لازم ہو جائیگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اہل علم سے پوچھ کر نہ مانو۔ تاوقتیکہ دنیا کے تمام اہل علم سے دریافت نہ کر لو۔ تو جب ایک ہی اہل علم سے ہم نے ہمیشہ مسئلہ پوچھا۔ تو ہم نے اس آیت پر عمل کیا۔ پھر ہم کس حکم کے ساتھ دوسرے اہل علم سے پوچھ سکتے ہیں۔ البتہ جس اہل علم سے ہم دریافت کرینگے وہ ضروری ہے

ثناء مولانا قرآن مجید کے الفاظ آپ کے اور ہمارے سامنے ہیں۔ ان کا لحاظ رکھئے نہ اپنی طرف سے کچھ بڑھائیے اور نہ ہمیں بڑھانے دیجئے۔

اول تو اس آیت میں زمانہ رسالت کے مشرکین سے خطاب ہے کہ تم کو مسئلہ نبوت سمجھنے میں اگر دقت پیش آرہی ہے تو اہل کتاب سے یہ مسئلہ پوچھ لو کہ ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے وہ سب آدمی (انسان) تھے۔ چنانچہ ساری آیت یوں ہے :-

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَيْهِمْ فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ (پ ۱۴ ع ۱۲) (یعنی) ہم (خدا) نے تجھ سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب آدمی تھے ہم ان کی طرف بذریعہ وحی دلائل اور صحائف بھیجتے تھے۔ پس (اے مشرکو!) اگر تم نہیں جانتے تو اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) سے پوچھ لو۔

اس آیت کا سیاق اور عبارت النص صراحۃً مشرکین عرب کے متعلق ہیں۔ اگر آپ اس کو اپنے اوپر لگاتے ہیں تو آپکا اختیار ہے لیکن مہربانی کر کے پہلے ہمارے دو سوالوں کو حل کر دیجئے۔

(۱) اصول فقہ کی دلالات اربعہ میں سے کونسی دلالت ہے جس کے ساتھ آپ اس آیت سے امام معین کی تقلید ثابت کرتے ہیں۔ مہربانی کر کے پہلے اسکی تعیین کیجئے کوئی جلدی نہیں۔ بے شک اپنے ہم خیال علماء سے مشورہ کر لیجئے یا کتب اصول ملاحظہ فرمایئے۔ ہم زیادہ تکلیف دینا نہیں چاہتے صرف اصول شاشی دیکھ کر جواب دیجئے کہ آپ کا استدلال دلالات اربعہ میں سے کس دلالت کے ساتھ ہے۔

(۲) سوال کا معنی پوچھنا ہے۔ بتایئے آپ کس مجتہد سے پوچھتے ہیں اور کن الفاظ میں پوچھتے ہیں۔ قرآن مجید میں آنحضرت صلعم پر سائلین کی طرف سے کئے گئے سوالات میں یَسْئَلُوْنَكَ وغیرہ الفاظ آئے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سائل کا مجیب کو مخاطب کرنا ضروری ہے اگر آپ اس آیت کے ماتحت کسی مجتہد سے سوال کرتے ہیں تو کیا آپ نے کبھی یوں کہا ہے کہ

حضرت امام اعظم صاحب! اس مسئلے میں آپکا کیا ارشاد ہے مختصر یہ ہے کہ آپ لوگوں نے یہ آیت تو خوب یاد کر لی ہے لیکن سوال اور اہل الذکر (دونو الفاظ) کے صحیح مفہوم پر غور نہیں کیا۔

ملن زمانہ حاضر کے بے علم لوگ جن کے حق میں

ahmadimuslim.de

کہ ایسا ہو جو ہمارے ہر ایک مسئلہ کا جواب دے سکے[21]۔ تو وہ بجز مجتہد دوسرا ہو نہیں سکتا۔ جس کا مذہب مدون ہو۔ پھر ہر ایک جزی کا اس سے جواب ہو سکے۔ تو وہ بفضلہ تعالیٰ ائمہ اربعہ ہیں۔ جن کا مذہب مدون ہے۔ اور ہر ایک مسئلہ کا جواب اُن سے مل سکتا ہے۔ تو ان ائمہ اربعہ میں سے جسکو ہم نے افضل و اعلیٰ سمجھا اور اس سے مسئلہ پوچھا۔ پھر ہم ہر ایک مسئلہ اسی سے پوچھیں گے کیونکہ جس کو ایک بار افضل و اعلم سمجھا۔ اب اسکو چھوڑ کر ادنیٰ کی طرف کیوں رجوع کریں۔ تو لا محالہ ایک ہی کو مسئول عنہ بنانا پڑیگا اور یہی تقلید شخصی ہے۔

اور یہ کہنا کہ مذاہب اربعہ کی ضرورت نہیں بالکل غلط ہے۔ ائمہ اربعہ نے ایسے ایسے اصول وضع کئے ہیں جن پر عمل کرنے سے قرآن و حدیث پر عمل ہو سکتا ہے۔ اگر ان کے اصول کو اپنا معمول نہ بنایا جائے تو آج ایک حدیث رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی شخص ثابت نہیں کر سکتا۔ حدیث کی صحت ضعف کے اصول ان ائمہ نے بنائے۔ راویوں کی جرح قدح کی تحقیق انہوں نے کی۔ عام، خاص، مشترک، مجمل، حقیقت، مجاز انہی لوگوں نے بیان فرمائے۔ کوئی شخص ان کی تحقیق کو چھوڑ کر ایک مسئلہ بھی صحیح ثابت نہیں کر سکتا۔" (الفقیہ امرتسر صفحہ ۴ ۲۱۔ اکتوبر ۲۸ء) (باقی)

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۳) صادق آتا ہے وہ اپنے معصر علماء سے پوچھ سکتے ہیں جیسے آپ کے گاؤں کے لوگ آپ سے پوچھتے ہیں۔ اگر ایسے سوالات کا نام تقلید ہے تو پوچھنے والے آپ کے مقلد اور آپ ان کے لئے امام و مجتہد ٹھیرے (لاریب! ؎ مناصد قنا)

لطیف سوال مولانا! اس آیت میں دو الفاظ اہل الذکر اور (فاسئلوا کے مخاطب) سائل قابل غور ہیں۔ مہربانی کر کے بتائیے کہ آپ بذات خود ان دو گروہوں میں سے کس گروہ میں داخل ہیں؟ مجتہد ہونے کے تو آپ مدعی نہ ہونگے۔ خدانخواستہ کیا دوسرے گروہ (بے علموں) میں داخل ہیں؟ (میں اس کی تصدیق نہیں کر سکتا کیونکہ آپ کو آپ کے حلقے کے لوگ اچھا خاصہ عالم جانتے ہیں اس لئے میں آپ کو لا یعلم (بے علم) تصدیق نہیں کر سکتا۔) جب صورت حال یہ ہے کہ آپ نہ مجتہد ہیں نہ جاہل تو آپ کو اس آیت سے کیا تعلق؟

مہربانی کر کے صاف صاف بتائیے کہ آپ مذکورہ دو فریقوں میں سے کس کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں؟ اگر آپ حکم فاسئلوا کے مخاطب ہیں تو اپنے آپکو بے علم کہلانا پڑیگا۔ اگر اہل الذکر کے مصداق ہیں تو دائرہ تقلید سے باہر آنا پڑیگا۔ بہرحال آپ کے حق میں یہ شعر خوب موزوں ہے ؎

دو گونہ رنج و عذاب است جانِ مجنوں را
بلائے صحبتِ لیلےٰ و فرقتِ لیلےٰ

ایک اور طرح سے اچھا ہم مانے لیتے ہیں کہ آپ حکم فاسئلوا کے ماتحت مخاطب ہیں اور اہل الذکر سے مراد ائمہ مجتہدین ہیں۔ مگر یہ تو آپکو معلوم ہے کہ یہاں اہل الذکر مطلق ہے۔ جس کی کوئی قید مذکور نہیں اور مطلق کا حکم علمائے اصول کے نزدیک جو کچھ ہے وہ آپ سے مخفی نہ ہوگا کہ وہ کہا کرتے ہیں ؎ الآتی بای فرد کان اتیا بالما مور بہ۔ یعنی مطلق کے کسی فرد پر عمل کرنیوالا حکم کی تعمیل سے سبکدوش ہو جاتا ہے۔ علمائے اصول کے الفاظ میں اس کی مثال آیہ کریمہ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ نماز میں قرآن کا جو حصہ آسانی سے پڑھ سکو پڑھ لیا کرو۔

اب اس حکم کے ماتحت نمازی سورہ بقرہ کی کوئی آیت پڑھے یا سورہ آل عمران کی، سورہ نساء کی آیت پڑھے یا سورہ اعراف کی۔ سورہ کوثر پڑھے یا سورہ اخلاص بہرحال حکم خداوندی کی تعمیل ہو جائیگی۔

اس اصول کے مطابق جتنے مجتہدین گذرے ہیں (چاہے چار ہوں یا چار سو۔ چار ہزار ہوں یا چار لاکھ) ان میں سے جس کسی کا اجتہادی قول کسی کے علم میں ہو وہ اس پر عمل کر کے فرمان ایزدی سے فارغ ہو سکتا ہے۔ میں آپ کو زیادہ تکلیف دینا نہیں چاہتا کہ تمام اماموں کی جستجو کریں۔ صرف صحیح ترمذی دیکھ لیں جس کے ہر باب میں چند فقہائے کرام کے نام مرقوم ہیں ان میں سے جس کا قول سائل کی فہم کے زیادہ قریب ہو وہ اسی پر عمل کر کے اس حکم (فاسئلوا) کی تعمیل کر سکتا ہے۔ اس طرز عمل کو تقلید شخصی سے کیا تعلق؟ بلکہ اس سے تو تقلید شخصی کی تردید ہوتی ہے۔

مولانا! جو فرق قضیہ مہملہ اور قضیہ مخصوصہ میں ہوتا ہے وہی فرق آپ کی تقلید شخصی اور آیت کے مصداق میں ہے (فافہم فانہ دقیق)

اظہار تاسف علمائے مقلدین کہا کرتے ہیں کہ "اہل حدیث علوم آلیہ سے بے بہرہ ہوتے ہیں ان کا مبلغ علم زیادہ سے زیادہ ہدایت النحو اور بخاری شریف تک ہوتا ہے" مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے مخاطب علمائے مقلدین بالخصوص مسئلہ تقلید شخصی میں (جو اسلام کے دو بڑے فرقوں میں مابہ الامتیاز ہے) ان علوم (معقول اور اصول) کو کام میں نہیں لاتے شائد مضر جانتے ہیں۔ ہمیں اس بدگمانی کی ضرورت نہیں کہ وہ ان علوم سے واقف نہیں۔ ہاں اس امر کی شکایت ضرور ہے کہ وہ ان علوم سے کام نہیں لیتے ورنہ مسئلہ تقلید شخصی پانچ منٹ کا کام ہے۔ اب ہم اس نمبر کو بادل ناخواستہ اس شعر پر ختم کرتے ہیں ؎

نہیں معلوم تم کو ماجرائے دل کی کیفیت
سنا جئے تمہیں ہم ایک دن یہ داستاں پھر بھی

(اہلحدیث)

[21] ہر ایک مسئلے کا جواب دینے والا کوئی مجتہد ہوا بھی ہے؟ علم اصول کی مستند کتاب تلویح بر توضیح دیکھ کر جواب دیجئے کہ کس امام نے چالیس مسائل میں سے صرف چار مسئلوں کا جواب دیکر فرمایا تھا۔ باقی (چھتیس) میں نہیں جانتا۔ ایسا کہنے والا غالباً آپ کے نزدیک مجتہد نہ ہوگا۔ آپ کو بھی معلوم ہے کہ ایک بڑے امام نے فرمایا تھا ؎ ما ادری ما الدھر (میں نہیں جانتا کہ زمانہ کیا چیز ہے) ایسا کہنے والا غالباً آپکے نزدیک قابل تقلید نہ ہوگا ؎

شادم کہ از رقیباں دامن کشاں گذشتی

(اہلحدیث)

[22] "اصول حدیث" ائمہ فقہ نے بنائے؟ ذرا اس تعریف کی تفصیل بتائیے؟ وہ کونسے اصول حدیث ہیں جو

قادیانی مشن

میری وفات اور قادیان میں شادیانے

> شوربختاں بآرزو خواہند ✽ مقبلاں را زوال نعمت وجاہ

"اہلحدیث" مؤرخہ ۴- نومبر میں ایک اقتباس نوٹ نکلا تھا۔ جس میں بعنوان "آخری التماس" مَیں نے ایک حدیث کے ماتحت یہ امر ظاہر کیا تھا کہ مجھے نہیں معلوم کہ مَیں یہ سال پورا کر سکوں یا نہیں۔ خدا جانے اس مسنونہ فقرے میں کیا بھرا تھا۔ ایک طرف احباب کرام کی طرف سے افسردگی کے خطوط آنے لگے اور دوسری طرف قادیان میں گھی کے چراغ جلنے لگے۔

احباب کو تو محبت کے ماتحت تصور موت کی وجہ سے صدمہ ہوا وہ پوچھنے لگے کہ آپ نے یہ فقرہ کیوں لکھا آپ کو کوئی خواب آیا ہے یا آپ کو کوئی القا ہوا ہے کسی نے حافظ شیرازی کی طرح سخاوت میں قدم مار کر اپنی زندگی ہبہ کرنی چاہی۔ جیسے حافظ شیرازی نے

بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را

کہہ کر اپنی سخاوت کا ثبوت دیا

مَیں ان احباب کی فیاضی کا شکر گذار ہوں اور انکی محبت کی قدر کرتا ہوں۔ مگر چونکہ ہماری جماعت اہلحدیث ہے اس لئے ان کو حدیث نبوی ہر وقت سامنے رکھنی چاہئے۔ جس کا مضمون یہ ہے کہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شہر سے باہر تشریف لے گئے۔ آپ نے پیشاب کے بعد استنجا کر کے وہیں پاک مٹی پر تیمم فرما لیا۔ خادم نے ایک قریب مقام کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ حضور وہاں پانی ہے (کیونکہ پانی کے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہیں) حضورؐ نے فرمایا

لعلی لا ابلغه (مشکوٰۃ)

شائد میں وہاں تک نہ پہنچ سکوں

یہ حدیث ہر مسلمان کو ملحوظ خاطر رکھنی چاہئے۔ اس کی تائید میں وہ حدیث بھی ہے جسکے الفاظ ہیں :-

اذا اصبحت فلا تحدث بالمساء

جب صبح کرو تو شام کی باتیں مت کرو۔

ان دو حدیثوں اور انہی معنی کی اور بہت سی حدیثوں کی بنا پر اگر میں نے یہ فقرہ لکھ دیا تو دوستوں کے لئے مقام حیرت اور قادیان کے لئے مقام مسرت نہیں تھا۔

خدا کی شان قادیان کے اخبار میرے مقابلے میں اس بزرگ کو پیش کرتے ہیں جن کو وہ مسیح موعود اور مہدی معہود مانتے ہیں۔ اور مقابلے میں کہتے کیا ہیں کہ

مولوی ثناء اللہ کو تو صرف اخبار کی سوجھی
مگر ہمارے حضرت بہت بلند خیالات
رکھتے تھے۔

مگر ان کو مقابلہ کرتے ہوئے یہ یاد نہ رہا کہ آپ کے حضرت وہی تو تھے جن کا الہام اپنی عمر کے متعلق بھی سچا نہ ہوا الہام تو یہ تھا کہ

مَیں تیری عمر اسیؔ سے کچھ کم یا زیادہ کروں گا؛

جس کی تشریح آپ نے یوں فرمائی کہ

میری عمر چہتر سے پچاسی سال تک ہوگی؛

(براہین احمدیہ جلد پنجم)

مگر جو واقعہ ہوا وہ یہ ہے کہ بقول خود بتصریح حکیم نور الدین آپ ۶۹ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ ایسے بزرگ سے میرا مقابلہ کرنا کہاں تک زیبا ہو سکتا ہے جن کی بابت یہ کہنا بالکل بجا ہے ؎

ز فرق تا بہ قدم ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا اینجا است

آپ کی ہر ایک بات نرالی ہر ایک مقولہ سنہرا۔

الفضل ۱۹- نومبر کے نامہ نگار مولوی اللہ دتہ نے اسی مضمون میں لکھا ہے اور اس بات پر فخر کیا ہے کہ مولوی ثناء اللہ باوجود سخت مخالفت کرنے کے احمدیت کے مقابلے میں ناکام رہا کیونکہ اس کی مخالفت نے کوئی اثر نہ کیا بلکہ احمدیت دن بدن ترقی کرتی گئی۔

مَیں کہتا ہوں کہ یہ سراسر جھوٹ ہے۔ اس جھوٹ کا ثبوت قادیانی تحریروں میں دکھاتا ہوں۔

۲۰- اکتوبر ۱۹۳۰ء کے الفضل میں جماعت احمدیہ کی تعداد تقریباً سات لاکھ سے زیادہ لکھی ہے اور ۱۷- جنوری ۱۹۳۵ء کے الفضل میں سرکاری مردم شماری کی بنا پر احمدیوں کا شمار سارے پنجاب میں ۵۶ ہزار لکھا ہے۔ اور باقی صوبوں میں معدودے چند۔ فرض کرو کہ باقی سارے صوبوں میں تعداد پنجاب کے برابر ہوگی جو سب ملا کر ایک لاکھ ۱۲ ہزار سے زیادہ نہیں۔

کیا سات لاکھ سے ایک لاکھ تک پہنچنا ترقی ہے؟

مرزائی ممبرو! ہم تمہاری طرح زبانی باتیں نہیں کیا کرتے۔ ترقی کی تحریر دکھاؤ اور تنزل کی ہم سے لو۔

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۴)

امام ابو حنیفہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے بتائے تھے۔ ہاں ایک بات ضرور ملتی ہے کہ امام صاحب کے نزدیک حدیث مرسل (جسمیں صحابی کا نام مذکور نہ ہو) یا مجہول الحال راوی کی حدیث متروک نہ ہونی چاہئے۔ مگر دوسرے ائمہ اس قسم کی حدیث کو متروک قرار دیتے ہیں۔ اسی سلسلے میں آپ نے علم اصول کی اصطلاحات عام، خاص، مجمل، مشترک وغیرہ کی ایجاد امام صاحب سے منسوب کی ہے جو سراسر عدم واقفیت پر مبنی ہے۔ ہمیں کسی معتبر کتاب کے حوالے سے بتائیے کہ ان اصول کے بانی ائمہ اربعہ میں سے کون کون تھے؟

ہماری تحقیق میں تو یہ سب متاخرین کی محنت کا نتیجہ ہے۔

مولانا! آپ جیسے معتبر بزرگ جن کی ساری عمر بحث مباحثہ اور اہل توحید کی تردید میں گذری ہو اور اپنے علم و فضل کے اعتماد پر اہل حدیث اور اہل تقلید میں مناکحت (رشتہ ناطہ) کو بھی ناجائز قرار دیا ہو اگر ایسی کچی کچی باتیں کریں تو آپ کے جواب میں اسکے سوا کیا کہوں ؎

ما ھکذا یا سعد تورد الابل

(اہلحدیث) (باقی)

ahmadimuslim.de

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

اسکے علاوہ میں پوچھنا چاہتا ہوں کان کھول کر سنو اور سوچ کر جواب دو اور سمجھ کر جواب دو کہ سامنے کون ہے؟

بتاؤ تمہارا مسیح موعود جس قوم کو خنزیروں کی طرح قتل کرنے آیا تھا اس قوم کی تعداد خاص ہندوستان میں اس کے ابتدائی دعوے کے وقت کتنی تھی اور آج کتنی ہے۔ کیا وہ مسیحی تلوار سے قتل ہو کر فنا ہوگئی ہے یا زندگی کے اعلیٰ مرتبے پر پہنچ چکی ہے۔

میں اس پہیلی کو ذرا صاف لفظوں میں بتا دیتا ہوں۔ عیسائی قوم کا شمار ہندوستان میں براہین احمدیہ کے زمانے میں پانچ لاکھ تھا۔ آج اس کا شمار ۶۲ لاکھ ۷۰ ہزار ہے۔ دیکھو مسیحی جنتری بابت ۱۹۳۷ء

کیا اپنے واقعات کی رو سے میں اگر کہوں کہ مرزا صاحب اپنے دعوے میں کامیاب نہیں ہوئے بلکہ ایسے ناکام رہے کہ ان کے حریف ان کے حق میں یہ شعر پڑھیں تو بجا ہے ؎

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

بتائیے ایک طرف وہ بزرگ جو اپنے آپکو مسیح موعود ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ یعقوبؑ وغیرہ ناموں سے موسوم کرے اور کہے کہ ؎

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

اور وہ جس قوم کو خنزیر جان کر قتل کر کے فنا کر دینے کا مدعی ہو وہ (اسکی مزعومہ مقتول) قوم اتنی ترقی کر جائے کہ پہلے کی نسبت بارہ گنی چوگنی سے زیادہ ہو جائے اور دوسری طرف ایک ایسا شخص ہو جو ان انبیاء کے ناموں میں سے ایک نام بھی اپنے لئے تجویز نہ کرتا ہو بلکہ محض خادم دین ہونا اپنے لئے کافی سمجھتا ہو۔ اس کا حریف سات لاکھ سے صرف ایک لاکھ رہ جائے تو وہ ناکام سمجھا جائے۔ چہ خوش!

مختصر یہ ہے کہ مرزا صاحب کا میرے ساتھ مقابلہ کرنے سے پہلے ان کے اور میرے دعاوی کا موازنہ بھی کر لینا چاہئے کہ وہ کن دعاوی کے مدعی تھے اور میں کس دعوے کا مدعی ہوں۔ وہ جملہ اوصاف سے موصوف ہونے کے مدعی تھے اور میں جملہ معاصی سے آلودہ۔ پھر ہمارا مقابلہ ہی کیا۔ ہاں یہ محض فضل الٰہی ہے کہ باوجود میری موت کے متعلق ان کی پیشگوئی ہونے کے آج تیس سال سے زیادہ گزر گئے ہیں کہ وہ دنیا سے رخصت ہوگئے اور میں ابھی خدا کے فضل سے زندہ ہوں اور احباب قادیان کو یہ مسرت انگیز خبر سناتا ہوں کہ مرزا صاحب انہتر ۶۹ سال میں فوت ہوئے اور میں ستر سے متجاوز ہوگیا ہوں۔ مگر اس میں کیا شک ہے کہ آخر ایک روز جدائی ہونے والی ہے۔ استاد غالب مرحوم کا شعر اپنے معنی میں بہت موزوں ہے ؎

نظر میں ہے ہماری جادۂ راہِ فنا غالبؔ
کہ یہ شیرازہ ہے عالم کے اجزائے پریشاں کا

قادیانی دوست میری موت کے تصور سے بھی خوش ہوئے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو میری زندگی سے بہت تکلیف پہنچ رہی ہے۔ اس لئے میں ان کی خدمت میں ایک بزرگ کا شعر پیش کر کے ختم کرتا ہوں ؎

اے دوست بر جنازۂ دشمن چو بگذری
خندہ مزن کہ بر تو ہمیں ماجرا رود

متفق علیہ مسائل

سخت بھوک کی حالت میں ناروا غذا کا ثبوت

(از قلم مولوی عبدالرؤف صاحب از جھنڈے نگر)

قرآن کریم نے سخت بھوک کی حالت میں حرام چیز کے کھا لینے کی اس وقت اجازت دی ہے جبکہ کوئی حلال غذا نہ مل سکے۔ اس پر بائیبل بھی متفق ہے :-

اس وقت یسوع سبت کے دن کھیتوں میں ہو کر گیا اور اُس کے شاگردوں کو بھوک لگی اور بالی توڑ توڑ کر کھانے لگے فریسیوں نے اعتراض کیا تو یسوع نے اُن سے کہا کیا تم نے یہ نہیں پڑھا کہ جب داؤد اور اس کے ساتھی بھوکے تھے تو اُس نے کیا کیا وہ کیونکر خدا کے گھر میں گیا اور نذر کی روٹیاں کھائیں جن کا کھانا نہ اس کو روا تھا نہ اُس کے ساتھیوں کو۔ (متی ۱۲) (مرقس ۲/۲۴) (لوقا ۶/۱)

نوٹ :- کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں۔ (یوحنا)

منو سمرتی میں لکھا ہے :-

دھرم اور ادھرم کے جاننے والے بھوک سے دکھی ہو کر حفاظتِ جان کے واسطے کتے کا گوشت کھانے کی خواہش کرنے پر بھی پاپ سے آلودہ نہیں ہوتے!

(منو ادھیائے ۱۰۔ فقرہ ۱۰۶)

(۲) بر وقت ضرورت مدافعانہ جنگ کا ثبوت

قرآن کریم نے ظالموں سے بدلہ لینے اور ان کی جنگوں کا مدافعانہ جواب دینے کی اجازت دی ہے۔ فرمایا :-

اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا۔

(سورہ حج۔ پ ۱۷)

اس طرح بائیبل بھی اجازت دیتا ہے :-

مگر اب جس کے پاس بٹوا ہو وہ اُسے لے اور اسی طرح جھولی بھی اور جس کے پاس نہ ہو وہ اپنی پوشاک بیچ کر تلوار خریدے۔ (لوقا ۲۲/۳۶)

اس میں مدافعانہ جہاد کی طیاری کا صاف بیان ہے علاوہ اسکے خود مسیح اپنی غرض بعثت بتلاتے ہیں کہ :-

"یہ نہ سمجھو کہ میں زمین پر صلح کرانے آیا۔ صلح کرانے نہیں بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں"۔ (متی ۱۰/۳۴)

چنانچہ تلوار چلی بھی اور مسیح کے شاگرد پطرس نے تلوار سے ملخس نامی نوکر کا کان اڑا ہی دیا۔ (یوحنا ۱۸)

منوسمرتی میں تو جنگ کیلئے بہت اصرار کیا ہے۔ فرماتے ہیں :- (۱) لڑائی میں مار [illegible] لڑائی سے

ۓ یہ تعداد تو ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کی ہے۔ اب تو ۳۱ سے [illegible] ہوگی۔

منہ نہ پھیر کر جو کشتری مرتا ہے وہ سرگ (بہشت) میں جاتا ہے" (منو ۷/۸۹)

(۲) جب یہ معلوم ہو جاوے کہ فوراً لڑائی کرنے سے کسی قدر تکلیف پہنچیگی اور بعد میں کرنے سے اپنی بہتری اور فتح ہوگی تب دشمن سے میل کر کے وقت مناسب تک صبر کرے" (منو ۷/۱۶۹)

ستیارتھ میں سوامی جی نے بھی ان حوالوں کو نقل کیا ہے۔ اسکے بعد سوامی جی نے لکھا ہے:-

"جو دھارمک راجہ ہو اس سے کبھی مخالفت نہ کرے اور بدکردار (ادھرم) اگر طاقتور بھی ہو تو اسکو مغلوب کرنے کے لئے مذکورہ بالا تدابیر کو عمل میں لاوے" (دیکھو ستیارتھ چھٹا باب فقرہ ۴۸)

(فائدہ جلیلہ) اس حوالہ سے صاف معلوم ہوا کہ مذہبی نقطہ نظر سے جنگوں کا حکم دیا گیا ہے۔

اسی طرح سوامی جی نے دشمن کو تباہ کرنے اسکے ملک کو برباد کرنے کے سلسلہ میں قابل رحم جانوروں پر بھی ستم ڈھانے کا پرمان دیا ہے۔ چارہ پانی تک کے خراب کرانے کا حکم دیا ہے۔ (باب ۶۔ فقرہ ۵۲)

(۳) راستباز طالب ہدایت کو ہدایت ملتی ہے

قرآن کریم میں خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ قرآن کی رہنمائی سے وہی لوگ ہدایت یافتہ ہو سکتے ہیں جو مخلصانہ طور پر ہدایت کے طالب ہوں۔ جیسا کہ فرمایا:-

ھدی للمتقین۔ اور جو طلب ہدایت کی بجائے سرکشی کرتے ہیں انہیں ہدایت تو کجا بلکہ ان کے گمراہ دلوں پر خداوندی مہر پڑ جاتی ہے۔ جیسا کہ فرمایا:-

ختم اللہ علی قلوبھم

اس مضمون پر بائیبل بھی متفق ہے:-

"خداوند نے فرعون کے دل کو سخت کر دیا" (خروج [illegible])

دوسری جگہ ہے:-

"خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ میں نے ہی فرعون اور اس کے نوکروں کے دل کو سخت کر دیا ہے" (خروج [illegible])

دوسری جگہ ہے۔ "اس نے ان کی آنکھوں کو اندھا

اور ان کے دل کو سخت کر دیا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ آنکھوں سے دیکھیں اور دل سے سمجھیں اور رجوع کریں" (یشعیاہ ۶/۱۰۔ ایضاً یوحنا ۱۲/۴۰)

اسیطرح بھومکا میں سوامی جی نے دو جگہ لکھا ہے کہ ایشور کہتا ہے میں بدکردار ظالموں کو کبھی آشیرباد نہیں دیتا" (رگوید بھومکا صفحہ ۲۳۹ ایضاً صفحہ ۳۱)

یہ حوالہ قرآن کے مذکورہ مضمون کے بالکل موافق ہے جس طرح یہاں بدکردار اور سرکش کے سرکشی پر ایشور کی اس طرح مہر ہوئی ہے کہ اُسے کبھی آشیرباد نہ ملے گی۔ اسی طرح قرآن کریم کی منقولہ بالا آئت میں ارشاد ہوا ہے،

(۴) تعدد ازواج کا ثبوت

قرآن کریم نے مختلف مصلحتوں کا لحاظ کرتے ہوئے ایک سے زائد چار عورتوں تک منکوحہ بنانے کی اجازت دی ہے اور وہ بھی اس شرط سے کہ باہمی عدل قائم رکھ سکے۔

بائیبل بھی اس پر متفق ہے:-

"اسحاقؑ کے بڑے صاحبزادے عیسو کے نکاح میں کئی بیویاں تھیں" (پیدائش ۲۶/۳۴۔ ایضاً ۲۸/۹)

اسحاق کے چھوٹے صاحبزادے یعقوبؑ کے نکاح میں چار بیویاں تھیں" (پیدائش ۲۹/۳۰۔ ایضاً ۲۹/۲۸)

"حضرت سلیمان کے صاحبزادے اصبعام کے نکاح میں اٹھارہ بیویاں تھیں" (تواریخ دوم ۱۱/۲۱)

اسی طرح حضرت داؤد کے نکاح میں ۹۹ بیویوں کا ہونا ثابت ہے (دوم سموئیل ۵/۱۳) اور سلیمانؑ کے عقد میں تین سو خواتین کا ہونا ثابت ہے اول سلاطین ۱۱/۳ (کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں۔ (یوحنا)

اگر تعدد ازواج ناجائز ہوتا تو اس کی ممانعت منصوص ہوتی جس طرح کہ ان اور یا کو خلاف شریعت منکوحہ بنا کر رکھنے پر حضرت داؤد کو بقول بائیبل تنبیہ کی گئی۔

ہندوؤں کی معتبر ترین کتاب منوسمرتی سے بھی تعدد ازواج ثابت ہے۔ ایک مقام پر منو جی فرماتے ہیں

"ایک کی دو زوجہ ہیں اور چھوٹی زوجہ سے لڑکا پہلے پیدا ہوا اور بڑی زوجہ کے پیچھے ہوا۔ اس مقام پر تقسیم حصہ کس طرح کرنا چاہئے؟" (منو ۹/۱۲۲)

غور کرنے والوں کے لئے تعدد ازواج کا مسئلہ یہاں صاف معلوم ہو سکتا ہے۔

دوسری جگہ حکم ہے:-

"پہلی عورت موجود ہو اور بھگشا سے دولت فراہم کر کے اس روپیہ سے دوسری شادی کرے" (منو ۳/۲)

منو میں متعدد حوالے تعدد ازواج کے موجود ہیں مگر اسلام کی خوبی اس سے اور بڑھ گئی کہ اس نے تعداد کو محدود اور عدل کو مشروط کر دیا۔

(۵) طلاق بوقت ضرورت جائز ہے

قرآن کریم نے انسانی حوائج اور مصلحتوں کا لحاظ فرما کر مرد کو عورت کے چھوڑ دینے کی اجازت دی ہے۔ اور طلاق دینے کے بعد متواتر دو ماہ تک رجعت کا حق دیا ہے کہ اگر شوہر اپنی غلطی پر نادم ہو تو اس مدت تک رجوع کرے لیکن اگر عورت کی بد اطواری یا بدزبانی سے عاجز ہو تو پھر تیسری طلاق دیکر معاملہ ختم کر دے۔

اس پر بائیبل متفق ہے:-

"اگر مرد کسی عورت سے بیاہ کرے اور پیچھے اس کے کچھ ایسی بیہودہ بات پائے جس سے اس عورت کی طرف اُس کی التفات نہ رہے تو وہ اس کا طلاق نامہ لکھ کر اُس کے حوالہ کر دے اور اُسے اپنے گھر سے نکال دے" (استثنا ۲۴/۱)

ساتھ ہی مسیحؑ کی بھی اسپر تصدیق ہے فرماتے ہیں:-

"یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جاویں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلیگا" (متی ۵/۱۸)

دوسری جگہ فرماتے ہیں:-

"کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں" (یوحنا ۱۰/۳۵)

منو جی بھی طلاق کی اجازت دیتے ہیں:-

"جس عورت کے اوپر شوہر نے دوسرا بیاہ کیا اور وہ عورت غصہ ہو کر گھر سے نکل جاتی ہو تو اس کو روک کر گھر میں رکھنا یا خاندان کے روبرو ترک کرنا چاہئے" (منو ۹/۸۳)

ahmadimuslim.de

اس میں مسئلہ طلاق کی صریح اجازت ہے مگر ان شرائط کے ساتھ نہیں جو اسلام نے حکیمانہ طور پر اس موقعہ کے لئے ملحوظ رکھی ہیں۔

(۶) عورت کا خاص آیتوں اور مخصوص ایجاب وقبول سے منکوحہ بننا

قرآن کریم نے گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول اور تقرر مہر اور خطبہ نکاح کے بعد عورت کو منکوحہ قرار دیا ہے۔ اس سے پہلے نہیں۔ اس پر نادان لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ عورت اگر پہلے سے حلال تھی تو پھر ان قیود شرعیہ کی ضرورت ہی کچھ نہیں اور اگر پہلے سے حرام تھی مگر ان مخصوص قیود کے بعد حلال ہوتی تو پھر ہر حرام عورت کو ان قیود پر عمل کرنے کے بعد حلال کر سکینگے چاہے وہ کوئی ہو۔ اس لئے ہم عیسائی مذہب اور آریہ ہندو دھرم سے بھی خاص قیود کی پابندیوں کے بعد نکاح ہونے کا مسئلہ دکھاتے ہیں۔

عیسائی مذہب کی معتبر کتاب دعائے عمیم میں یوں لکھا ہے:۔

"پادری مرد سے یہ کہے فلانے کیا تو اسی عورت کو اپنی بیاہتا جورو ہونی قبول کرتا ہے کہ خدا کے حکم کے بموجب نکاح کی پاکیزہ حالت میں اس کے ساتھ زندگی گزارے آیا تو اسی سے محبت رکھیگا اسکو تسلی دیگا اس کی عزت کریگا بیماری میں اس کی خبر گیری کریگا مرد جواب دے کہ "ہاں البتہ"۔ تب پادری عورت سے کہے کہ فلانی کیا تو اس مرد کو اپنا بیاہتا شوہر ہونا قبول کرتی ہے آیا تو اس کے حکم میں رہیگی اور اس کی خدمت کریگی اس سے محبت رکھے گی اس کا ادب کریگی عورت جواب دے "ہاں البتہ"۔

(دعائے عمیم صفحہ ۲)

ہندو دھرم کی معتبر کتاب "منو سمرتی" میں لکھا ہے:۔

"باقاعدہ طور پر جو اقرار لڑکی اور لڑکے میں ہوتے ہیں انہیں سے بواہ (بیاہ) جائز کہلاتا ہے۔ اور ساتویں فقرے سے جو ساتواں بھانور ہوتا ہے۔ اسی سے بواہ کی تکمیل ہوتی ہے اس کے بعد لڑکی لڑکا کی زوجہ ہوتی ہے۔ اس سے پہلے نہیں۔ (منو ۸-۲۲۷)

ہر دو مذہب کے حوالوں سے ہمارے دعویٰ کی تصدیق ہوئی۔

لطیفہ) سنا ہے کہ کسی مذہبی جلسہ میں کسی آریہ نے یہ اعتراض کیا تھا کہ اسلام میں جو جانور بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرنے کے بعد حلال ہوتے ہیں آیا وہ ذبح کرنے سے پہلے حرام ہوتے ہیں یا حلال۔ اگر پہلے ہی سے حلال ہوتے ہیں تو اس خاص طریق پر عمل کرنے کی ضرورت ہی نہیں اور اگر پہلے حرام تھے بعد ذبح بہ بسم اللہ کے حلال ہوئے تو ہر جانور حتیٰ کہ سؤر، کتا بھی حلال کر سکتے ہیں۔ حاضرین میں سے مولانا ثناء اللہ صاحب مدظلہٗ نے نہایت معقول جواب دیا۔ فرمایا۔ پنڈت جی! خاص منتروں سے پہلے عورت غیر منکوحہ حلال ہوتی ہے یا حرام جس شکل کے آپ قائل ہونگے اسی شکل پر آپ کا یہ اعتراض عائد ہوگا۔ پنڈت لاجواب اور مغلوب ہوگیا

(۷) توحید خداوندی کا ثبوت

قرآن کریم نے جگہ جگہ فرمایا ہے کہ خداوند تعالیٰ صرف ایک ہی ذات ہے اور اس پر دلائل بھی معقول رنگ میں دئیے ہیں۔

ہم دکھاتے ہیں کہ یہی عیسائی اور آریہ دھرم کا بھی اصل اصول تھا۔

بائیبل میں ہے:۔

نیک کوئی نہیں مگر ایک یعنی خدا (مرقس ۱۰ ؍ ۱۸ متی ۱۹ ؍ ۱۷)

دوسری جگہ ہے کہ

"ایک فقیہ نے پوچھا کہ سب حکموں میں اول کونسا حکم ہے۔ یسوع نے جواب دیا کہ اول یہ ہے اے اسرائیل سُن خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے (مرقس ۱۲ ؍ ۲۸ متی ۲۲ ؍ ۳۴ ۔ لوقا ۱۰ ؍ ۲۶ ۔ ایضاً استثنا ۶ ؍ ۴)

ان حوالوں سے توحید خداوندی صاف ظاہر ہے۔

سوامی جی بھومکا میں لکھتے ہیں:۔

ویدوں کی وحدانیت۔

اس کے بعد لکھتے ہیں:۔

"اس پرمیشر کے علاوہ کوئی بھی دوسرا تیسرا چوتھا پانچواں، چھٹا ساتواں آٹھواں نواں یا دسواں ایشور نہیں ہے" (رگ وید بھومکا صفحہ ۱۹۳ بحوالہ التصدیق)

اور بھی متعدد حوالے ہیں جو بھومکا میں جگہ بجگہ موجود ہیں۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۲۹۲ ۔ صفحہ ۲۹۳ وغیرہ۔

ناظرین کرام! یہ چند تعبیرات اس قسم کے ہیں جن کو تینوں مذہبوں کا متفق علیہ قرار دیا جا سکتا ہے اس قسم کے بہت سے جزئیات اور بھی ہیں جن کو اگر شائع کیا جائے تو امید ہے کہ عوام بلکہ اوسط درجہ لیاقت رکھنے والے بھی خاص طور پر مستفید ہوں۔ اخباری دنیا کی تنگی مانع ہے کہ ان ضروری ترین مسائل کو مبسوط لکھا جاوے ورنہ یہ مسائل اپنی اہمیت کے لحاظ سے متعدد حوالوں اور رفع ایرادات کے ساتھ ساتھ مزید بسط و تفصیل کے طالب ہیں۔ امید ہے کہ مخلص علماء کرام اس رنگ میں بھی مضامین روانہ فرمائینگے۔

(خادم عبدالرؤف مدرس جھنڈے نگر بستی)

تقابل ثلاثہ مصنفہ حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ اس کتاب میں تورات، انجیل اور قرآن مجید کا مقابلہ کرکے بتلایا گیا ہے کہ احکامات قرآنی ہر نوع مکمل ہیں اور تمام ضروریات انسانی کے لئے کافی ووافی ہیں۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ اس کا طرز تحریر بالکل الوکھا ہے۔ کتابت، کاغذ، طباعت عمدہ۔ قیمت عہ ر

نماز اربعہ مصنفہ مولانا صاحب ممدوح۔ اس رسالہ میں ہر چہار مذہبوں (مسلمانوں، عیسائیوں، آریوں اور ہندوؤں) کی نمازوں کا مقابلہ کرتے ہوئے غیر مذاہب کی نمازوں میں شرک اور اسلامی نماز میں اصل توحید کا نقشہ دکھایا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ اسلام سے بڑھ کر کوئی مذہب توحید کو پیش نہیں کر سکتا۔ اور یہی اس کے منزل من اللہ ہونے کی دلیل ہے۔ قیمت ۲ ر

نوید جاوید عیسائیت کی تردید میں ایک بے نظیر کتاب ہے۔ مصنف کا دعویٰ ہے کہ عیسائیت کی طرف سے جو بھی آئندہ اعتراض ہونگے ان سب کا اس میں مدلل جواب دیا ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۱۲ر

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

(۸۸) توحید و تثلیث۔ عیسائی تثلیث کی تردید کرکے اسلامی توحید کی فضیلت ثابت کی ہے۔ قیمت ۲ر (منیجر)

شیعہ کی شہادت برعدم وراثت

(از قلم مولوی عبد المتین صاحب احمد پور شرقیہ)

سہ مشو ہم پنجہ با من گرچہ سحر سامری داری
زبانم در سخن گفتن ید بیضا ست مے گویم

شیعہ صاحبان بہت شور و غل مچا رہے ہیں کہ صدیق اکبر نے کیوں ورثہ نہ دیا اور آیت یوصیکم اللہ فی اولاد کم الخ کا کیوں خلاف کیا وغیرہ وغیرہ۔ اگرچہ محققین اہل سنت سابقین و حاضرین نے اس کے جوابات لفیہ مسکتہ تقریراً و تحریراً بیان فرما دیئے ہیں مگر نا سمجھ اور نہ ماننے کا کوئی علاج نہیں ہے۔ سوائے اسکے کہ

واللہ یہدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم

اب بندہ بھی اس مسئلہ وراثت کو مختصراً محض کتاب شیعہ کافی، کلینی مصدق و مہر شدہ امام غائب مہدیؑ سے بطرز جدید ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ رئیس الانبیاء رسول کریم اور ائمہ کرام اہل بیتؓ تقسیم وراثت کے حکم سے قطعاً جدا ہیں اور آیت یوصیکم سے بالکل ہی مستثنیٰ ہیں۔ یہ آیت ان حضرات کے ماسوا باقی افراد امت کے لئے ہے۔ وہو ہذا۔ بتوفیق اللہ المتین۔

فروع کافی لکھنؤ ج ۱ صفحہ ۶ میں ہے کہ

سمعت ابا عبد اللہ (امام جعفر صادق) یقول یا من اعطانا علم ما مضی و ما بقی۔ یعنی اے وہ خدا جس نے ہم کو تمام پہلا پچھلا علم دیدیا ہے۔

نیز اصول کافی لکھنؤ صفحہ ۱۵۸ و ۱۵۹ و ۱۶۰ میں ہے کہ

باب ان الائمۃ علیہم السلام یعلمون متیٰ یموتون و انہم لا یموتون الا باختیار منہم

یعنی ائمہ اہل بیت اپنی موت کا وقت جانتے ہیں اور فوت بھی اپنے اختیار سے ہوتے ہیں۔

آگے فرمایا کہ:- قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ان امام لا یعلم ما یصیبہ و الیٰ ما یصیر فلیس ذلک بحجۃ اللہ علیٰ خلقہ۔ یعنی جو امام اپنے آنے والے تمام حالات کا پورا علم نہ رکھے وہ اللہ کی طرف سے سچا امام نہیں ہے۔

آگے فرمایا:-

باب ان الائمۃ علیہم السلام یعلمون علم ما کان و ما یکون و انہ لا یخفیٰ علیہم شیئ۔

یعنی ائمہ اہل بیت تمام اگلے پچھلے علموں و مغیبات کو جانتے ہیں۔ اُن پر کوئی چیز بھی پوشیدہ نہیں ہے۔

آگے فرمایا:- سمعوا ابا عبد اللہ یقول انی لا اعلم ما فی السموات و ما فی الارض و اعلم ما فی الجنۃ و اعلم ما فی النار و اعلم ما کان و ما یکون الخ۔ یعنی امام جعفر صادق فرماتے تھے کہ میں تمام آسمانوں اور زمین اور بہشت اور دوزخ والی چیزوں کو جانتا ہوں اور تمام علوم و اشیاء سابقہ اور آئندہ کو بخوبی جانتا ہوں۔

ان روایات سے آشنا پتہ چلا کہ ائمہ دوازدہ کو سب علم ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کہاں سے ملا۔

تو اسی اصول کافی صفحہ ۱۳۶ میں ہے کہ

ان الائمۃ ورثوا علم النبیؐ۔ نیز قال ابو عبد اللہ ان ورثنا محمداً۔ نیز ان اللہ جمع لمحمد علم الانبیاء و انہ جعل ذٰلک کلہ عند امیر المؤمنین

یعنی ائمہ اہل بیت نبی کریمؐ کے علم کے وارث بنے ہیں اور امام جعفر صادقؓ نے فرمایا کہ ہم اہل بیت محمدؐ کے وارث بنے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کا علم نبی کریمؐ کو دیا اور نبی کریمؐ نے وہی سب علم آگے حضرت علیؓ کو دیا۔

نیز فروع کافی ج ۳ صفحہ ۵۵ کتاب روضہ میں ہے:-

فلما انقضی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبوتہ و استکمل ایامہ اوحی اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ الیہ یا محمد قد قضیت نبوتک و استکملت ایامک فاجعل العلم الذی عندک و الایمان و الاسم الاکبر و میراث العلم و آثار علم النبوۃ فی اہل بیتک عند علی بن ابی طالب علیہ السلام الخ

یعنی جب نبی کریمؐ نے اپنی نبوت اور زندگی کو پورا کر لیا اور نبھا لیا تو اللہ پاک سے حکم آگیا کہ اے محمدؐ تم نے اپنی نبوت اور اپنی زندگی کو مکمل کر لیا ہے۔ پس اب اپنا تمام علم اور ایمان اور اسم اکبر اور میراث العلم اور آثار علم نبوت کے اہل بیت حضرت علی بن ابی طالب کو دیدو اور سونپ دو۔

اس روایت سے بھی یہی ثابت ہوا کہ اہل بیت کو جو کچھ بھی ملا وہ حضرت نبی کریمؐ والا علم اور ایمان وغیرہ تھا۔

اب ان حوالجات مذکورہ سے بلا دریغ ظاہر ہو گیا کہ شیعہ کے نزدیک خود حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت خصوصاً ائمہ دوازدہ سب کے سب کو تمام مغیبات اور علوم ظاہریہ و باطنیہ علم ما کان و ما یکون وغیرہ حاصل و موجود تھے (وہاں اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ و ما یعلم الغیب الا اللہ)

پس اس نتیجہ ظاہر ہونے کے بعد اب پڑھو سورہ نساء کی آیت ورثہ یوصیکم اللہ فی اولادکم ..... لا تدرون ایھم اقرب لکم نفعا ۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے اس آیت وراثت والے حکم میں اُن لوگوں اور افراد امت کو مخاطب کر کے تقسیم وراثت کا حکم فرمایا ہے کہ جن کو کم سے کم اپنے اقرباء و رشتہ داروں کے درجوں اور قریب و بعید وغیرہ ہونے کا کچھ بھی علم و پتہ و درایت نہ ہو نہ کہ وہ لوگ مخاطب ہیں جو کہ علم ما کان و ما یکون رکھتے ہوں ولا غبار علیہ۔

پس آخر شیعہ مذہب نے بھی شہادات معتبرہ دیکر اس آیت کو افراد امت کے لئے خاص اور احض کرا دیا اور نبی کریمؐ و اہل بیت کو مستثنیٰ کرا دیا۔

وھو المراد عند نا الفضل ما شھدت بہ الاعداء

امید ہے کہ اب حضرات شیعہ اپنی کتب کو مانتے ہوئے حضرت صدیق اکبر ابو بکرؓ خلیفہ اول بلا فصل پر کوئی حرف نہ گیری کریں گے۔ لیکن واللہ یہدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم۔ فقط والسلام!

نوٹ:- ناظرین حضرات اس شیعہ کے سلوک کی طرف بھی توجہ فرمائیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وراثت اپنا علم اور اپنا اسلام [illegible] ابو المتین۔ (۸۹)

تصوف

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی جہلمی)

لفظ تصوف کی اصلیت کے متعلق عرفاء میں مختلف روایات رائج ہیں۔ چنانچہ بعض کہتے ہیں کہ تصوف صوف سے ماخوذ ہے اور لفظ صوف کے معنے کون کے ہیں۔ اور یہ لفظ صوفیہ کے لباس کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کیونکہ اکثر صوفیاء کرام موٹا کپڑا یا ٹاٹ کا لباس پہنا کرتے تھے۔ بعض کا خیال ہے کہ چونکہ متصوفین صفائی قلب میں معروف رہتے ہیں۔ اس لئے تصوف کو لفظ صفا سے اخذ کیا گیا ہے۔ صفا کے معنے طہارت کے ہیں اور بعض کا قول ہے کہ تصوف درحقیقت یونانی لفظ صوفس کا مشتق ہے۔ لفظ صوفس کا ترجمہ عقل و حکمت ہے۔ مگر میری نظر میں دوسری روائت صحیح معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ اس روائت میں بہت سے عرفاء متفق ہیں۔ چنانچہ حضرت جنید سے منقول ہے :-

انما سمیت الصوفیة صوفیة لصفاء قلوبھم او لصفاء معاملاتھم۔ یعنی بے شک صوفیہ کو ان کے معاملات اور دلوں کی صفائی کے سبب سے صوفیہ کا نام دیا گیا ہے۔

علم تصوف کی بنا کی متعلق بھی اختلافات پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ بعض کا قول ہے کہ تصوف ہندی فلسفہ سے پیدا ہؤا ہے اور کچھ کہتے ہیں کہ وہ ارسطو کی تعلیمات کا اثر ہے لیکن یہ تمام قیاسات ٹھیک نہیں۔ کیونکہ علم تصوف خاص مسلمانوں کے تقویٰ کا نتیجہ ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اس کا پتہ ملتا ہے۔

اب دیکھنا چاہئے کہ تصوف کیا ہے۔ حضرت شیخ وجیہ الدین گجراتی حقیقت محمدیہ میں حضرت شیخ جنید بغدادی کا اول قول تصوف کی ماہیت میں نقل کرتے ہیں :- التصوف ھو ان یمیتک عنک ویحییک بہ۔ یعنی تصوف کا مطلب یہ ہے کہ خدا تجھ کو خودی سے مار ڈالے اور حق سے زندہ کرے۔

شیخ عبداللہ (یمنی) ۔۔ نے ایک مرتبہ حسن بصری سے سوال کیا کہ صوفی کون ہے۔ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا ھو الذی یکون فی وجھہ حیاء وفی عینہ بکاء وفی قلبہ صفاء وفی لسانہ ثناء وفی یدہ عطاء وفی وعدہ وفاء وفی نطقہ شفاء۔

یعنی صوفی وہ ہے جس کے چہرے پر حیا اور آنکھوں میں گریہ، دل میں پاکی، زبان پر تعریف، ہاتھ میں بخشش وعدہ میں وفا اور بات میں شفاء ہو۔

اور حضرت ابو سعید ابن ابو الخیر سے تصوف کی ماہیت پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا کہ جو کچھ تیرے دماغ میں ہے نکال دے، جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے پھینک دے اور جو تیرے پاس آوے اس کو مت لٹا۔ بس یہی تصوف ہے۔

حضرت بایزید بسطامی فرماتے ہیں کہ تصوف باطل کو بھگاتا ہے خودی اور نفس کو برباد کرتا ہے، شہوانی خیالات کو روکتا ہے، دل کو پاک کرتا ہے، خدا سے ملاتا ہے اور معرفت کے ناہموار مدارج سے بآسانی گزارتا ہے۔

اور حضرت ابو الحسن فرماتے ہیں کہ تصوف نہ تو قانون ہے اور نہ ہی قاعدہ۔ کیونکہ اگر قانون ہوتا تو پابندی اور تعمیل سے اس کا فائدہ حاصل کیا جاسکتا۔ اگر قاعدہ ہوتا تو علم سے ظاہر ہوتا بلکہ تصوف دل کا روزن ہے

حضرت جامی فرماتے ہیں کہ اگر خدا تم سے دوری چاہے تو کوئی رہبر تم کو اس کے نزدیک نہیں لیجا سکتا۔

جناب حضرت سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں :- العلم بدون العمل وبال والعمل بدون العلم ضلال۔ یعنی علم بے عمل عذاب ہے اور عمل بے علم گمراہی۔

تصوف کا حقیقی مقصد فانی فی اللہ اور باقی باللہ یعنی خدا کی عبادت میں برباد ہو جانا اور خدا کی خوشنودی کے ساتھ دائم رہنا ہے۔ اور یہ علم حصولی نہیں بلکہ حضوری ہے۔ صوفیہ کے اصل مطالب فنا بقا شہود اور انسلاخ ہیں۔ اور یہ مطالب شرع شریف سے مستفاد ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں مذکور ہے :-

الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تراہ فانہ یراک۔ یعنی احسان یہ ہے کہ تو خدا کی اس طرح عبادت کرے کہ گویا تو اس کو دیکھتا ہے اگر تو اس کو نہیں دیکھتا تو بے شک وہ تجھ کو دیکھتا ہے چنانچہ اس عبادت کو تصوف کی اصطلاح میں دوام حضور یا فنا قلب کہتے ہیں۔ یعنی دل اللہ تعالیٰ کی عبادت کے سوائے اور کسی چیز سے تعلق نہ رکھے اور اس کی عبادت میں ہلاک ہو جاوے اور اپنے نفس کو بھول جائے چنانچہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں

الا ان فی جسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب۔

خبردار رہو بنی آدم کے بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جو اچھا ہو تو تمام بدن اچھا ہوتا ہے اور اگر فاسد ہو جاوے تو تمام بدن فاسد ہو جاتا ہے خبردار وہ دل ہے

شرع شریف اونچی آواز سے اخلاق رذیلہ کو حرام اور اخلاق حمیدہ کو واجب قرار دیتی ہے۔ اگر ہماری نماز و روزہ میں اخلاص نہ ہو اور ہم کو اجر نہیں ملتا اور خدا کی قربت حاصل نہیں ہوتی۔ تصوف میں اس حالت کو بقا نفس تعبیر کرتے ہیں۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

لایزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتیٰ احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ الحدیث

یعنی میرا بندہ ہمیشہ نوافل سے میری قربت چاہتا ہے اور میں اس کو دوست رکھتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ میں اس کی سماعت کروں۔ اور وہ میری بات سنے۔ چنانچہ لفظ لایزال سے یہ ثابت ہوتی ہے کہ قربت کے درجے ختم نہیں ہوتے۔

انسان کی زندگی سے کیا غرض ہے۔ تمام دنیا کے آدمیوں کی زندگی کو اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ زندگی سے غرض خوشی ہے خواہ وہ خوشی دنیا کی ہو یا عقبےٰ کی۔ چنانچہ قرآن شریف میں ارشاد ہے

(نوٹ عبادت کے دو نظریے۔ [illegible] منصور کے حالات [illegible])

ahmadiyyamuslim.de

عبادت خود ہے ۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ۔ انسان کی زندگی سے غرض پیدائش کی عبادت ہے۔ مگر عبادت کے لئے تزکیۂ نفس کی ضرورت ہے۔ زیادہ طول دینا فضول ہے۔ اخبار کے کالم اس سے زائد کے متحمل نہیں۔ آج اگر غور سے دیکھا جائے تو ہند کے بہت سے گدی نشینان تمہد اس امتحان میں

ڈبل فیل ہیں۔ مگر اپنے نام کے ساتھ صوفی کے نشان کو بدنام کر رہے ہیں۔ سب دنیا کے لوٹنے کے کھیڑے ہیں کسی ایک میں بھی نشان صوفی موجود نہیں پایا جاتا مگر افسوس کہ دنیا نے ابلیس کے سکھلانے پہ کیسے دام فریب کے جال بچھا رکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پناہ دیوے۔ آمین ثم آمین۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

مسئلہ توبہ میں دو مذہبی جماعتوں کا ہم سے اتفاق

(از قلم مولوی عبد الرؤف صاحب از جھنڈے نگر بستی)

ہندوستان میں عیسائی اور آریہ حضرات کئی دن جن اسلامی اصولوں پر اعتراضات کرتے ہیں ان میں سے ایک متفق علیہ مسئلہ اصول توبہ ہے۔ لیکن اپنی غفلت سے یا مغالطہ دہی کی خاطر اس کو بھی وہ نزاعی مسائل میں شمار کرتے ہیں اور بنا بریں توبہ پہ یہ نامعقول اعتراض کرتے ہیں کہ جب کسی گناہ کے توبہ سے معافی مل جاوے گی تو گنہگار معصیت پہ جری ہوگا اور یہی خیال کرے گا کہ گناہ کر و پھر توبہ سے معافی مل جاوے گی تو لازمی طور پر گناہوں کی زیادتی ہوگی اور امن عالم کی خرابی و بدنظمی ہوگی۔ اس لئے معلوم ہوا کہ توبہ کا قانون درست نہیں۔

لیکن جیسا کہ ہم بتلا چکے ہیں یہ مسئلہ نزاعی نہیں ہے اس لئے ہم ان سے یہی کہیں گے کہ جب آپ کا بھی یہی اصول ٹھہرا تو آپ کیا جواب دیتے ہیں۔ ماھو جوابکم فھو جوابنا۔ اب وہ حوالے سنئے جن سے عیسائی مذہب میں توبہ مسلمات سے ثابت ہوتا ہے۔

عہد عتیق کی کتاب تواریخ دوم باب ۷ میں لکھا ہے۔

تب اگر میرے لوگ جو میرے نام سے کہلاتے ہیں خاکسار بن کر دعا مانگیں اور اپنی بری راہوں سے پھریں تو میں آسمان پر سے سن کر ان کا گناہ معاف کروں گا۔

اسی طرح یسعیاہ کے باب اول میں درس ۱۶ سے ۲۰ تک توبہ اور عفو گناہ کا مفصل بیان ہے۔ حتیٰ کہ ناظرین پہ پوشیدہ نہیں کہ مسیح نے یسعیاہ نبی کا بہت کثرت سے حوالہ دیا ہے۔ دیکھو متی ۱۳ باب ۱۴ ایضاً متی ۱۵ باب ۷ ایضاً متی ۳ باب ۳ وغیرہ۔ اس لئے یسعیاہ کے اندر مسئلہ توبہ کا ہونا نہایت زبردست ثبوت ہے۔

علاوہ ازیں مسیح نے ایک جگہ "یوحنا" میں فرمایا ہے کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں، اسی طرح ایک جگہ فرمایا یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں (متی ۵ باب ۱۷) اس لئے عہد عتیق کے حوالجات بھی استدلال میں پیش کئے جا سکتے ہیں۔ شائد کسی عیسائی کو عہد جدید سے حوالہ مطلوب ہو اسلئے وہ بھی مندرج ہیں۔ مسیح فرماتے ہیں:۔

میں تم سے کہتا ہوں کہ نہیں۔ بلکہ اگر تم توبہ نہ کرو گے تو سب اسی طرح ہلاک ہو گے (لوقا ۱۳ باب ۵) ایک جگہ ہے۔ میں تم سے کہتا ہوں کہ اسی طرح ننانوے راستبازوں کی نسبت جو توبہ کی حاجت نہیں رکھتے ایک توبہ کرنے والے گنہگار کی نسبت آسمان پر زیادہ خوشی ہوتی ہے (لوقا ۱۵ باب ۷) ایک جگہ ہے۔ جب تم دعا مانگو تو کہو اے باپ تیرا نام پاک مانا جاوے۔ ہماری روز کی روٹی ہر روز ہمیں دیا کر اور ہمارے گناہوں کو معاف کر کیونکہ ہم بھی اپنے ہر قرضدار کو معاف کرتے ہیں (لوقا ۱۱ باب ۴)

ناظرین کرام! ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ مسئلہ توبہ میں عیسائی بالکل متفق ہیں اور ساتھ ہی انکے مسئلہ کفارہ مسیح کا ابطال بھی ہو گیا۔

توبہ سے مسئلہ کفارہ کا ابطال اس طرح ممکن خیال ہے کہ ہم اسے اصلی بدیہیات سے کہیں تو کہہ سکتے ہیں چونکہ بقول عیسائیاں مسیح گنہگاران کی عفو گناہ کی خاطر کفارہ ہو چکے ہیں۔ اسلئے مسئلہ توبہ کے پیش نظر یہ سوال عائد ہوتا ہے کہ اگر کفارہ کے ذریعہ سے بخشش ہو چکی ہے تو اب عفو گناہ کی دعا کس لئے کی جاتی ہے اور کس چیز کی بخشش طلب کی جاتی ہے اور اس قدر شد و مد سے کیوں کہا جاتا ہے کہ اگر تم توبہ نہ کرو گے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔ آخر نجات و بخشش کے درست ہونے کے تقدیر پر ہلاکت کیسی۔ اس لئے یقیناً مسئلہ کفارہ غلط ہے۔ شائد یہی وجہ ہے کہ عیسائی اسلامی اصول توبہ پر معترض ہوتے ہیں اور لوگوں کو اس قانون کی صحت سے غافل رکھنا چاہتے ہیں کہ کل کو اس کے صحت مان لینے سے کفارہ پر اعتراض ہوگا۔ اب وہ حوالجات مندرج ہیں جن سے آریہ دھرم میں توبہ کا اصول ثابت ہوتا ہے۔

"اے پرماتما آپ ہم کو پاپ کے چلن کے ٹیڑھے راستہ سے الگ کیجئے۔ ہم لوگ بڑی عاجزی سے آپ کی ستتی (تعریف) کرتے ہیں کہ آپ ہم کو پاکیزہ کیجئے"۔ (دیکھو وید بحوالہ ستیارتھ باب ۷ صفحہ ۲۵۲)

ایک جگہ یہ استدعا ہے:۔

"ہماری جہالت اور پاپ کو دور کر کے ہمیں عیب اور گناہ سے پاک کیجئے"۔ (دیکھو وید بحوالہ رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۲۵۳)

ان سب سے مسئلہ توبہ کی تائید صاف طور پر ہو رہی ہے۔ پاپ اور گناہ سے پاکیزہ کرنے کی صراحتاً عاجزانہ خواہش کی جا رہی ہے جو بجنسہٖ اسلامی توبہ ہے اگرچہ ستیارتھ اور بھومکا اور منوسمرتی کے متعدد حوالجات تو بھی صریح تائید میں پیش کئے جا سکتے ہیں مگر علاوہ طوالت کے دو حوالوں کو کافی سمجھ کر معروض ہے کہ مسئلہ توبہ میں آریہ بھائی ہم سے بالکل متفق ہے اور ساتھ ہی مسئلہ تناسخ کی غلطی بھی ظاہر ہوئی۔

توبہ سے مسئلہ تناسخ کی غلطی اس طرح ظاہر ہوتی ہے

ahmadmuslim.de

... ناسخ ماننے سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ خداوند تعالیٰ اپنے مخلوق کے پاپ کو بھی معاف نہیں کرسکتا۔ (ستیارتھ ۲۹۶ باب ۸) اور انسانوں کو طرح طرح کے جونوں میں اسکے گناہوں کے سزا کے لحاظ سے لے جاتا ہے۔ پس اگر گناہوں کی سزا سے رہائی نہیں مل سکتی تو یجروید میں گناہوں اور پاپ سے نجات یافتہ اور پاکیزہ ہونے کی استدعا کیوں سکھلائی جا رہی ہے۔ کیا اس خدا سے جو کسی طرح بخش نہیں سکتا اس سے بخشش کی دعا کرنا اور معافی کی التجا کرنی بالکل لغو نہیں ہوتی۔ پھر ایسی لغو دعا بھگوان جی نے اپنی الہامی کتاب (یجروید) میں کیوں سکھلائی۔ پس خداوند تعالیٰ سے پاپ اور گناہ کی معافی کی استدعا جو خود پرمیشور کی سکھائی ہوئی ہے صاف بتا رہی ہے کہ تناسخ کا عقیدہ بالکل غلط ہے اور بعد میں لوگوں نے جعل کر کے جہالت سے اپنا عقیدہ بنا لیا ہے۔

اب رہا عفو گناہ سے جرأت علی المعصیت کا سوال تو اس کے لئے ایک مثال قابل غور ہے۔ جس طرح ایک لائق حکیم نے جس نے مہلک امراض دل و دق کیلئے مفید اور مجرب نسخہ ایجاد کیا ہو۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ حکیم جی مجرب نسخے نہ ایجاد کیجئے ورنہ دق و سل جیسے امراض پر سب جری ہو جاوینگے۔ اسیطرح خداوند عالم پر اسکے مفید نسخہ "توبہ" کے اجراء کے سبب یہہ حرف گیری نہیں ہو سکتی کہ لوگ مہلکات شریعت گناہوں پر جری ہو جائیں گے۔ اس کے علاوہ شریعت نے صاف بتلا دیا ہے کہ توبہ اسی وقت مقبول ہے جبتک کہ وہ لم یصروا علی ما فعلوا کے مصداق ہونگے جس سے گناہوں پر جرأت اور اصرار کی جڑ ہی کٹ جاتی ہے اور اس سوال کی نوبت ہی نہیں آتی ہے۔

آخر میں ہم آریہ سماج و عیسائی حضرات کی خدمت میں عرض کرینگے کہ متفق علیہ مسائل کو نزاعی نہ بناویں۔

نماز کی تاکید اور توصیف

(از قلم مولوی عبد العزیز صاحب از کوٹلی لہاران مغربی)

زمین و آسمان و ما فیہما نباتات حیوانات جمادات چاند سورج ستارے شجر و حجر جن و ملائکہ خدا کی یاد اپنے خالق حقیقی کے ذکر پرمیشور کی بھگتی میں مشغول جل مجدہ تعالیٰ کی عبادت میں منہمک ہیں۔ فرمایا اللہ رب العزت نے وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَٰكِنْ لَا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ (پ ۱۵ بنی اسرائیل) سب چیزیں خدا کی یاد تسبیح و تحمید تقدیس و تہلیل تعریف و توصیف حمد و ستائش کرنے میں مشغول ہیں لیکن انکی تسبیحات سے ہم ناآشنا ہیں۔ تمام کی تمام چیزیں تو صانع حقیقی کو کسی ٹائم نہ بھولیں۔ لیکن اے غافل انسان تو باوجود اشرف المخلوقات صاحب عقل ذی فہم ہونے کے خدا کی ہزارہا نعمتیں شب و روز استعمال کرنے کے بھی اپنے خالق و مالک کی ناشکری اور ناقدرشناسی کرے تو پھر کس قدر جائے افسوس اور مقام حیرت ہے۔ خدا تعالیٰ کے ارشاد عالیہ پر ایک دفعہ عمل نہ کرنے سے شیطان ہمیشہ کیلئے جہنمی قرار دیدیا گیا۔ ابد الآباد تک رحمت الٰہی سے محروم رکھا گیا۔ لیکن ہمارے لئے تو احکم الحاکمین نے ایک بار نہیں دو بار نہیں سات سو دفعہ قرآن مجید میں نماز پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے یا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَقِيمُوا الصَّلَاةَ اے ایماندارو نماز پڑھو۔ ذکر الٰہی خدا کی یاد۔ حمد و ستائش کے ترانے گاؤ۔ ارشاد ہوتا ہے وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ اللہ کا ذکر تمام امور سے بڑا اور تمام عبادتوں سے بڑھ کر ہے۔ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُكْرَمُونَ (پ ۲۹) جو اپنی نماز کی خبرداری رکھتے ہیں یہی لوگ بہشت کے باغوں میں عزت سے رہیں گے۔ نیز فرمایا رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ الخ (پ ۱۸ نور)

ترجمہ۔ وہ مرد کہ نہیں غافل کرتی ان کو سوداگری اور نہ خرید و فروخت یاد خدا کی سے اور قائم کرنے نماز کے سے گویا دنیوی کاروبار مومنین کو نماز و ذکر خدا سے غافل نہیں رکھ سکتے جب نماز کا ٹائم آیا کام چھوڑا اور دربار خداوندی میں حاضر ہو گئے۔ خدا کی قسم ایسی عمدہ چیز عبادت الٰہی جو کہ مومن کے اطمینان قلب کا سب سے بہترین علاج اور مبارک تحفہ ہے لیکن آج مسلمان اس بہترین روحانی غذا کی اہمیت اور قدر کو بھول چکے ہیں۔ حضور علیہ السلام صحابہ کرام عین جنگ کے موقعہ تیروں کی بوچھاڑ میں دشمنوں کے بالمقابل بھی نماز کو ترک نہ کریں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ خدا کی یاد کو نہ بھولیں لیکن آج مسلمان باوجود صحیح و سالم تندرست ہونے کے ذرہ بھر اس اسلامی فرض کی پرواہ نہیں کرتے شہر ہو یا قریہ گاؤں ہو یا قصبہ مسجدیں ویران اور مسلمانوں کی حالت زار پر مرثیہ خواں ہیں کوئی اذان تک دینے والا بعض مسجدوں میں نہیں پہنچتا۔ ہائے افسوس۔ انسان ہاں وہ انسان جو کلمہ گو ہونے کے خدا کی توحید کا قائل اور اسلام کا دعویدار ہو اپنے گھر میں دنیوی آسائش کیلئے ہر طرح کے سامان زیبائش مہیا کر سکتا ہے۔ فانی زندگی کیلئے تمام لوازمات پورے ضرور ہونے چاہئیں لیکن خدا کی مسجدیں اللہ کے ذکر سے پر رونق نہیں ہو سکتیں، یاد خدا سے ان کی زینت کو دوبالا نہیں کیا جاتا۔ اور تو اور جناب فخر موجودات سرور کائنات علیہ السلام کے لئے خاص حکم ہوتا ہے۔ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا۔ یعنی اللہ تعالیٰ حضور علیہ السلام کو حکم ارشاد فرماتا ہے کہ یا رسول اللہ آپ عبادت کریں اپنے رب کی اسوقت تک کہ آپ کو موت آجائے۔ اللہ اکبر اسقدر تاکید نبی معصوم آخر الزمان علیہ السلام کیلئے جو مقام محمود کے لائق فردوس بریں میں امت کے سرتاج لیکن حال یہ ہے کہ رات کو خدائی دربار میں اسقدر طول قنوت فرماتے کہ قدموں پر ورم ہو جایا کرتی۔ یاران طریقت عرض کرتے تو فرماتے افلا اکون عبدا شکورا۔ کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

اگر نماز کی خوبیوں اور فضیلتوں کو دیکھیں تو دل میں تعجب آتا ہے کہ آج مسلمان اس مبارک چیز سے اسقدر غافل کیوں ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ۔ نماز آدمی کو بےحیائی اور برے افعال سے روکتی ہے۔ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بھلا اگر کسی کے دروازے کے سامنے ایک نہر ہو اور وہ مالک مکان پانچ مرتبہ اس نہر میں دن بھر نہائے تو کیا اسکے بدن میں کچھ میل باقی رہیگی۔ صحابہ نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا بس پانچوں نمازوں کی یہی مثال ہے کہ اللہ ان کی وجہ سے گناہ معاف کرتا ہے (بخاری) نیز فرمایا نبی علیہ السلام نے نماز جنت کی کنجی ہے اور نماز کی کنجی وضو ہے۔ پھر فرمایا ...

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا حکم کرو جب وہ سات برس کے ہوں ان کو نماز کے واسطے مارو جب دس سال کے ہو جائیں اور نماز نہ پڑھیں [illegible] دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو نماز جیسی نعمت کو حاصل کرنے کی توفیق بخشے۔ وباللہ التوفیق۔

نوید جاوید۔ عیسائیت کی تردید میں ایک مشہور کتاب ہے جدید اڈیشن۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۔ پتہ منیجر اہلحدیث۔

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

تعاقب | ۲۰ ماہ رجب المرجب کے اخبار اہلحدیث میں ایک فتویٰ پوچھا گیا تھا کہ ایک شخص متدین صوم و صلوٰۃ موحد متبع رسول حاجی حرمین مذہباً اہل حدیث نے خودکشی کر لی۔ کیا اس کا جنازہ پڑھنا اور اسکو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا ازروئے شرع جائز ہے یا نہیں؟

اس سوال کے جواب میں صرف جابر بن سمرہ کی حدیث اور اس کا ترجمہ نقل کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتل نفس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی؛ چونکہ یہ جواب نہایت مبہم ہے۔ اطمینان قلب و سکون کی بجائے تشویش و اضطراب پیدا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں اقرار کیا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ۔ اللہ تعالیٰ مشرک کو ہرگز معاف نہ کریگا۔ اور مشرک کے لئے دعائے خیر و جنازہ سے سخت منع فرمایا۔ مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ الخ اور شرک کے سوا جملہ گناہوں سے امید دلائی ہے اگر وہ چاہے تو معاف کر دے۔ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ۔ اسی امید پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک گنہگار موحد کے لئے دعائے خیر اور نماز جنازہ پڑھنے کی اجازت و حکم دیا ہے۔ صلوا علی من قال لا الٰہ الا اللہ یعنی ہر مسلمان کلمہ گو پر نماز جنازہ پڑھو اگرچہ وہ فاسق و فاجر ہو۔ کبائر کا مرتکب ہو یا واجبات کا تارک ہو۔ چنانچہ علامہ محمد بن اسمٰعیل اپنی کتاب سبل السلام میں اسی حدیث کے تحت میں تحریر فرماتے ہیں وھو دلیل علی انہ یصلی علی من قال کلمۃ الشہادۃ وان لم یات بالواجبات۔ غرض مشرک کے سوا ہر گنہگار پر نماز جنازہ جائز ہے۔

خودکشی شرع محمدی میں کفر و شرک نہیں۔ البتہ جرم عظیم گناہ کبیرہ ہے۔ لہٰذا امید و توقع ہے اگر خدا چاہے تو یہ جرم معاف کرے یا عذاب کے بعد خلاصی بخشے۔ جا بریں دیگر مسلمانوں کی طرح تجہیز و تکفین و نماز جنازہ اور اسلامی قبرستان میں دفن جائز ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلوا علی من قال لا الٰہ الا اللہ۔ یہی مذہب جمہور علماء عظام و محققین کرام کا ہے۔ محمد بن اسماعیل سبل السلام میں فرماتے ہیں:۔

والاصل ان من قال کلمۃ الشھادۃ فلہ ما للمسلمین و منہ صلوٰۃ الجنازۃ علیہ و یدل لہ حدیث الذی قتل نفسہ بمشاقص فقال صلی اللہ علیہ وسلم اما انا فلا اصلی علیہ و لم ینھھم عن الصلوٰۃ علیہ و لان عموم شرعیۃ صلوٰۃ الجنازۃ لا یخص منہ احد من اہل کلمۃ الشھادۃ الا بدلیل۔ (منقول از فتاویٰ نذیریہ جلد ۱ صفحہ ۶۴۲)

یعنی یہ قانون یا مسئلہ ہے کہ ہر کلمہ گو کو دوسرے مسلمانوں کی طرح برابر حصہ ملیگا اور اس پر نماز جنازہ پڑھی جائیگی اس کی دلیل یہی ہے کہ ایک شخص نے خودکشی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صرف میں نماز نہیں پڑھونگا مگر صحابہ کرام کو نماز سے نہیں روکا اور نماز کا عام حکم بلا دلیل کسی کے حق میں خاص نہیں ہوتا علامہ شوکانی نے نیل الاوطار میں ذکر کیا ہے:۔

ذھب مالک والشافعی و ابو حنیفۃ وجمھور العلماء الی انہ یصلی علی الفاسق و اجابوا عن حدیث جابر بان النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما لم یصل علیہ زجرا للناس وصلت علیہ الصحابۃ و یؤید ذلک ما عند النسائی بلفظ اما انا فلا اصلی علیہ وایضا مجرد الترک لو فرض انہ لم یصل علیہ ھو ولا غیرہ لا یدل علی الحرمۃ المدعاۃ و یدل علی الصلوٰۃ علی الفاسق حدیث صلوا علی من قال لا الٰہ الا اللہ۔

امام مالک، شافعی، ابوحنیفہ و جمہور علماء کا مذہب ہے کہ فاسق قاتل نفس وغیرہ پر نماز پڑھیں اور اس حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ حضور نے لوگوں کی زجر و توبیخ کے لئے خود تو نماز نہیں پڑھی مگر صحابہ کرام نے اس پر نماز جنازہ پڑھی تھی۔ اس پر دلیل نسائی کے الفاظ فقلا انا فلا اصلی علیہ ہیں۔ اگر فرض کریں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے بھی اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جب بھی حدیث صلوا علی من قال لا الٰہ الا اللہ دلیل ہے کہ فاسق پر جنازہ پڑھا جائے البتہ جمہور علماء میں صرف امام اوزاعی اور عمر بن عبدالعزیز نے خلاف کہا ہے لا یصلی علی الفاسق تصریحا او تاویلا اور ان کی دلیل یہی جابر کی حدیث ہے کہ قاتل نفس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز نہیں پڑھی۔ جابر کی اسی حدیث کو امام نسائی نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے اور اسی حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں اما انا فلا اصلی علیہ یعنی حضور نے ذکر کیا صرف میں نماز نہیں پڑھونگا۔ ان کلمات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت سے صحابہ کا جنازہ پڑھنا سمجھا جاتا ہے جسکو علامہ شوکانی نے ظاہر کیا۔ علاوہ ازیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جرم عظیم کے مرتکب پر خود جنازہ نہیں پڑھتے تاکہ دوسروں کو عبرت ہو۔ پھر کوئی ان افعال قبیحہ کے ارتکاب کی جرأت نہ کرے۔ چنانچہ آپ نے غال (خائن مال غنیمت) اور ابتداء میں مدیون پر جنازہ نہیں پڑھا مگر صحابہ کو اجازت تھی کہ اپنے بھائی یا صاحب کا جنازہ پڑھ لو اسی سے استدلال کیا گیا ہے قاتل نفس پر امام نماز نہ پڑھے۔ چنانچہ یہی باب ابن تیمیہ رح نے اپنی کتاب منتقی میں باندھا ہے۔ علاوہ ازیں دین محمدی میں کوئی اس کی نظیر بھی نہیں ملتی کہ کسی مسلمان کے جنازے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو روک دیا ہو یا صحابہ کسی مسلمان کا جنازہ نہ پڑھیں۔ البتہ شہداء اپنی کرامت کی وجہ سے اس کلیہ سے مستثنیٰ ہیں۔ غرض قاتل نفس پر جنازہ نہ پڑھنے کی کوئی دلیل یا نظیر نہیں ملتی بلکہ پڑھنے کے لئے نظیر غال اور مدیون کا جنازہ اور دلیل صلوا علی من قال لا الٰہ الا اللہ موجود ہے۔ البتہ عبرت کے لئے امام، سلطان وغیرہ مقدس ہستیاں نہ پڑھیں۔ فقط اللہ اعلم وعلمہ اتم۔

(عبد العزیز رحمانی خطیب مسجد اہل حدیث حصار)

اہلحدیث | حدیث شریف نقل کرکے صرف ترجمہ کر دینے سے ہمارا مقصد صرف یہ تھا کہ سائل جو کچھ حدیث کے الفاظ سے مفہوم سمجھے اسی پر عمل کرے۔ اگر اس سے صرف یہی ثابت ہوتا ہے کہ امام جنازہ نہ پڑھے اور

متفرقات

امرتسر میں عید الفطر | ۲۴ نومبر کو ادا کی گئی۔ مگر تین گواہوں کے رویت ہلال کی شہادت دینے پر ۲۳ نومبر کو حسب فتویٰ مولانا روزہ نہیں رکھا گیا۔ مگر عید کی نماز بالاتفاق ۲۴ کو سب کے ساتھ پڑھی۔

(محرر)

آریہ سماج کا ایک بڑا لیڈر | لالہ ہنسراج (ایک آریہ بزرگ) اُن آریوں میں سے تھے جنہوں نے سوامی دیانند کی تعلیم خود ان کی زبانی سنی تھی۔ آپ ایک شریف اور مرنجاں مرنج انسان تھے۔ ایک دفعہ امرتسر میں ان سے میرا مناظرہ ہوا میں نے ان کو شریف متکلم پایا۔ ہمیں افسوس ہے کہ آریہ سماج میں ایک شریف بزرگ کی کمی ہوگئی۔ (حکم خدا)

سٹہ کی بیماری | قابل توجہ افسران امرتسر امرتسر میں سٹہ ممنوعہ کی اتنی کثرت ہے کہ شاذ ہی کہیں ہو۔ ہمارے بازار میں ایک ہندو پاگل سا بیٹھا گالیاں بکتا رہتا ہے۔ سٹہ پوچھنے والے اس کے ارد گرد بیٹھے رہتے ہیں۔ اب تو معتبر خبر ملی ہے کہ شریف گنج وغیرہ نو آبادیوں میں بھی یہ وبا بکثرت پھیل گئی ہے خدا جانے پولیس کو اس کی اطلاع کیوں نہیں۔ اگر ہے تو خاموشی کیوں؟

"خادم کعبہ" نے | جو ہم پر افترائات اور بہتانات لگائے ہیں۔ ان کے تصفیہ کے لئے ہم نے بارہا لکھا کہ وہ اپنے پیش کردہ منصفوں کی طرف سے ہم کو طلبی نامہ بھجوائے کہ فلاں یوم فلاں جگہ فلاں وقت آؤ ہم بیانات فریقین پڑھ کر اسی جگہ تحریری فیصلہ دیدینگے۔ اس کے متعلق خادم نے کوئی حرف نہیں لکھا۔ اب ہم اس کی آسانی کے لئے ایک اور آسان بات پیش کرتے ہیں کہ وہ بجائے تینوں کے صرف ایک ہی منصف مولوی عبد القادر صاحب قصوری (جن کے حق میں وہ باربار عقیدت لکھتا ہے) کر تا ہے متع اللہ المسلمین بطول حیاتہ) کا طلبی نامہ بھجوادے۔ ہم فوراً قصور پہنچ جائیں گے۔ ضرورت ہوئی تو بحکم قرآن مجید ایک ثالث اپنا بھی قصور ہی سے ملا دینگے۔ مولوی عبد القادر صاحب کا مکان بہت وسیع ہے۔ وہ چاہینگے تو عام مجلس بھی اس میں ہوگی جو تمہاری تمنا ہے۔ تمہارے ہر ایک افترا کی عموماً اور افترا مندرجہ پرچہ ۱۱ نومبر کی خصوصاً تحقیق ہوگی پس اب تو کوئی عذر نہ ہوگا۔ گو پہلے بھی نہ تھا۔ ناظرین مطلع رہیں۔

حساب دوستاں

مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار ماہ دسمبر میں ختم ہے۔ جملہ حضرات کو چاہئے کہ اطلاع پاتے ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلد از جلد بھیجدیں۔ اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بھی بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیں۔

۱۰۵-۴۳۵-۷۱۰-۱۰۲۷-۱۵۵۲-
۲۴۸۰-۲۵۷۸-۳۰۶۲-۴۷۷۳-۵۲۶۸-
۵۷۳۸-۵۸۳۸-۶۱۲۷-۶۳۰۸-
۷۰۳۴-۷۱۲۱-۷۲۰۲-۷۴۹۴-
۷۵۰۳-۷۹۶۶-۸۳۴۵-۸۷۸۴-
۹۱۲۲-۹۲۴۲-۹۶۰۲-۹۶۸۰-
۹۶۹۳-۱۰۱۲۲-۱۰۴۹۰-۱۰۶۶۵-
۱۰۶۶۷-۱۰۶۷۱-۱۰۸۳۸-۱۰۹۱۴-
۱۱۱۷۷-۱۱۱۹۴-۱۱۲۱۴-۱۱۳۰۲-۱۱۳۱۴-
۱۱۳۲۳-۱۱۴۰۷-۱۱۵۳۱-۱۱۵۳۶-۱۱۵۴۳-
۱۱۵۷۹-۱۱۶۰۳-۱۱۷۷۰-۱۱۷۸۴-
۱۱۷۹۳-۱۱۹۶۹-۱۱۹۷۴-۱۱۹۷۵-
۱۱۹۷۷-۱۱۹۷۹-۱۱۹۸۶-۱۲۰۵۲-
۱۲۱۴۲-۱۲۲۴۹-۱۲۲۹۵-۱۲۲۹۶-
۱۲۲۹۹-۱۲۲۹۷-۱۲۲۹۸-۱۲۲۹۹-
۱۲۳۰۰-۱۲۳۰۲-۱۲۳۰۴-۱۲۳۸۷-
۱۲۳۸۹-۱۲۳۹۱-۱۲۳۹۲-۱۲۳۹۸-

مہلت ختم | ان خریداروں کی میعاد مہلت ماہ دسمبر ... اگر ۳۱ دسمبر تک وصول نہ ہوگی تو یکم جنوری سے اخبار بند کر دیا جائیگا۔

۳۰۰۴-۴۹۲۳-۶۷۱۴-۷۱۲۰-
۸۶۵۶-۹۳۹۸-۹۷۵۶-۹۹۹۱-
۱۰۷۳۲-۱۱۲۵۹-۱۱۴۰۸-۱۱۵۲۱-۱۱۵۴۱-

غریب فنڈ | ۶۷۸۹-۹۸۳۹-۱۰۲۸۷-
۱۱۲۹۸-۱۱۸۰۵-۱۱۹۶۷-۱۱۹۷۲-
۱۱۹۷۶-۱۱۹۸۰-۱۲۱۳۲-۱۲۲۸۵-

عید آنہ فنڈ | از امرتسر ۱۲؎ - مولوی عبد القیوم صاحب از چک رجادی ۹؎ - بابو اللہ بخش صاحب لدہانہ ۲؎ - مفتی محمد ظریف صاحب پشاور ۱؎ - مولوی عبد العزیز صاحب

امداد کانفرنس | میاں دوست محمد محمد صادق صاحب مدراس ۵؎ - مولوی محمد حسن صاحب شیڈ مین انبالہ ۲؎ - حاجی کفایت اللہ صاحب صدر بازار بریلی ۲؎ - چوہدری کریم بخش صاحب چک ۱۱۸ ضلع سرگودھا ۲؎

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث | کے لئے از چوہدری کریم بخش صاحب مذکور ۲؎

لیگ اہل حدیث | کے لئے از چوہدری صاحب مذکور ۲؎

اشاعت فنڈ | از چوہدری صاحب مذکور ۲؎ - مولوی محمد حسین صاحب انبالہ ۲؎ - از مستری محمد اسمٰعیل صاحب امرتسر ۵؎ - بقایا چندہ از رسالہ "نور توحید" ۵؎ - دیانت اللہ صاحب بستوی ۲؎ - کل میزان ۱۰۶-۴

مدرسہ دار الحدیث مکہ مکرمہ | از مولوی عبد الرحمن صاحب ساکن مئو ضلع الہ آباد ۵؎

مدرسہ مدینہ منورہ | از مولوی عبد الرحمن صاحب مذکور ۵؎ - محمد ابو القاسم صاحب مدن پورہ بنارس ۵؎ - احمد علی صاحب قلعہ دیدار سنگھ ۱۴؎

غریب فنڈ | ایک صاحب خیر ۵؎ از چوہدری کریم بخش صاحب موصوف ۶؎ - مستری عبد الرحیم صاحب کوشہ ۵؎ - سابقہ بقایا ۸؎ - جملہ ...

از سائلین ۱۴۷ عبد الرحیم فضل حسن خان ۶؎ - ... بشیر احمد ... ۶؎ - ... سید عبد الرؤف دہلی ۲؎ - ... محمد احمد اللہ بیرنگر ۲؎ - ... عبد المجید دینا نگر ۶؎ - ... عبد الرحمن ہاشمی بابر فانی ۲؎ - ... عزیز الرحمن ... ۲؎

ملکی مطلع

مسلمانوں پر گئی ایک آفتیں

بلا از آسماں آمد پر سید خانۂ مسلماں کجا است

آج کل اخبارات میں فلسطین کے مسئلے کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے جو واقعی اہمیت کا مستحق ہے مگر ہم مسلمانان ہندوستان کو اس بڑی مصیبت سے بے خبر نہیں رہنا چاہئے جو خود ہمارے ملک کے اندر پیدا ہو رہی ہے۔ شکار شکاری پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے بالفاظ دیگر چوہا بلی کو ڈرا رہا ہے ہم اس مجمل فقرے کو ذرہ کھول کر بتانا چاہتے ہیں

ہندوستان میں ایک زمانہ وہ تھا جب ہندو قومیں جوق درجوق اسلام میں داخل ہو رہی تھیں شیر دل راجپوتوں کے لئے مسلمانوں کی شجاعت و بہادری ہی بڑا معجزہ تھی۔ برہمن قوم کے لئے مسلمانوں کا علم و فضل ہی رہنمائی کا کام دیتا تھا خیر اب وہ زمانہ خواب و خیال ہو گیا ہے ؎

آں قدح بشکست و آں ساقی نہ ماند

وہی اقوام جن کے بزرگوں نے اسلام کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے تھے آج مسلح ہو کر اسلام کے مقابلے میں آ رہی ہیں۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہمیشہ ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے۔

تِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ

آریہ سماج جسکو پیدا ہوئے ابھی جمعہ جمعہ آٹھ روز ہی ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کے لئے ایک خطرناک جال بچھانا چاہتی ہے جس کی حقیقت مندرجہ ذیل مضمون پڑھنے سے معلوم ہوگی۔ یہ مضمون اس قابل ہے کہ اسے خاص نظر سے دیکھا جائے۔ اسی لئے اصل الفاظ میں درج کیا جاتا ہے۔

شدھی اور اس کے راستہ میں رکاوٹیں | میں نے ۱۹۲۳ء میں دیانند سالویشن مشن قائم کیا تھا۔ مجھے چار سالہ تجربہ ہے شدھی کے کام میں جو رکاوٹیں پر تیت ہوئی ہیں۔ اُن کا مختصر ذکر کرتا ہوں۔ (معلوم)

(۱) سب سے پہلی رکاوٹ ہندوؤں کی ذہنیت ہے ہمارے لاکھوں کروڑوں بھائی ہم سے جدا ہو گئے۔ بیشمار جان و مال کا نقصان بھی ہندوؤں نے غیروں کے ہاتھوں اٹھایا۔ مگر افسوس ابھی تک اُن کے دل میں ہندو دھرم ہندو تہذیب کی تبلیغ کے واسطے جذبہ پیدا نہیں ہوا۔ وید اور شاستر۔ ہمارے تاریخی گرنتھ شدھی کے پرمانوں مثالوں سے بھرے پڑے ہیں۔ یہاں تک کہ پُوران بھی اس کی تلقین کرتے ہیں۔ مگر کتنی حیرانی کی بات ہے کہ ہندوؤں نے ابھی تک اس جیون پردان کرنیوالی بوٹی کی ماہیت کو انوبھو نہیں کیا۔ سوامی شنکر آچاریہ۔ رامانج آچاریہ۔ کنور ششی۔ شیواجی مرہٹہ اور اُن کے گورو سامرتھ رامداس جی۔ نیز ان کی ماتا جی جی بائی۔ مہرشی سوامی دیانند جی و سوامی شردھانند جی سبھی شدھی کو عملی جامہ پہناتے رہے ہیں۔ افسوس کہ ہندو اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنا بھی نہیں جانتے ×× آریہ سماجیوں کو چاہئے کہ انکے علاقہ میں جو بھی قومیں ایسی ہیں جو ہندو بن سکتی ہیں اُنکی فہرست تیار کریں۔ اور اُن کی شدھی کا پربندھ کریں۔ اگر خود ایسا کام کرنے کیلئے اُن میں حوصلہ نہ ہووے تو انہیں دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور کے دفتر میں رپورٹ بھیجنی چاہئے۔ جنم کے مسلمان و عیسائیوں کی شدھی کا (جن کی تعداد لاکھوں اور کروڑوں ہے۔ جو ہندوانہ چوٹی سر پر رکھتے ہیں۔ بواہ پر براہمن بلاتے ہیں۔ رامائن کا روز پاٹھ کرتے ہیں۔ ماتھے پر تلک لگاتے ہیں ہندوانہ نام رکھتے ہیں۔ آپس میں السلام علیکم کی بجائے جے شو بجے رام جی کی بلاتے ہیں اور ہندو دھرم میں آنا چاہتے ہیں) خیال بہت کم ہے۔ یہ افسوس کا مقام ہے کہ ہندو برادری ان کو شدھ کر کے ان کے ساتھ روٹی بیٹی کا بیوہار کھولنے کو تیار نہیں۔ میرے پاس ایک جگہ سے دس ہزار مسلمان راجپوتوں کی شدھی کی درخواست آئی ہوئی ہے مگر ان کی برادری کے ہندو اُن کے ساتھ روٹی بیٹی کا بیوہار کھولنے کو تیار نہیں جس کا نتیجہ ہے کہ وہ شدھی ابھی تک نہیں ہو سکی۔ اگر ہندو فراخدلی کا اظہار کرتے اور یہ شدھی ہو جاتی تو اس مثال کی پیروی کرتے ہوئے اس پرانت کے دو تین لاکھ آدمی شدھ ہو سکتے تھے۔ ہم ہندوؤں کو سمجھا رہے ہیں مگر ابھی تک وہ نہیں مانتے نہ معلوم اس جاتی کو کب عقل و ہوش آئیگی پرماتما کا شکر ہے کہ اب ذہنیت قدرے بدل رہی ہے مگر جس رفتار سے یہ بدل رہی ہے اس طرح کم از کم پچاس سال لگ جاوینگے۔ اور اُس وقت تک بمصداق "تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مُردہ شود" یہ سب پکے مسلمان ہو جاوینگے اور پھر لاکھ یتن کرنے پر بھی ہندو دھرم میں پرویش نہیں کرینگے۔ مجھے ایک جگہ سے خبر آیا ہے کہ وہاں پانچ لاکھ کی تعداد میں تین چار جاتیاں ایسی ہیں جو ہندو رسومات اور روایات سے پریم کرتی ہیں۔ اور ہندو بن سکتی ہیں۔ اسی طرح ایک علاقہ میں اٹھارہ لاکھ راجپوت ہیں جو ہندو ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ کام نہائی جمع خرچ سے پُورا نہیں ہو سکتا۔ ہندوؤں کو تن من دھن اس کام پر لگانا ہوگا۔ تب کامیابی پراپت ہوگی۔ اب یہ سوال اتنا ضروری بن گیا ہے کہ اسے ملتوی نہیں کیا جا سکتا۔ ہم آگے ہی اس کام کو ہاتھ میں لینے میں کافی دیر کر چکے ہیں۔ مزید سستی اور دیری نہایت خطرناک ہوگی۔ سب کام چھوڑ کر ہندوؤں کو اس کام میں لگ جانا چاہئے اور مشن کی دل کھول کر مالی امداد کرنی چاہئے۔

(۲) دوسری رکاوٹ یہ ہے کہ شدھی کے کام کے لئے سچی لگن والے اپدیشک و کارکن نہیں ملتے۔ شدھی کا کام سادھارن پرچار کے کام سے زیادہ مشکل ہے۔ پرچار کے کام میں ایک اپدیشک جلسہ پر جاتا ہے اور دو تین لیکچر دے آتا ہے۔ پھر دوسرے جلسہ پر چلا جاتا ہے۔ نصف درجن لیکچر اگر تیار کر لئے جاویں تو وہ اچھا اپدیشک بن جاتا ہے مگر شدھی کا کام اتنا آسان نہیں۔ ×× شدھ آچاری۔ سمجھ دار۔ مردم شناس۔ معاملہ فہم اور فن گفتگو میں ماہر ہونا چاہئے جو کہ بے عزتی کو شانتی سے برداشت کرے جھوٹا مقدمہ کھڑا ہو جانے پر جیل خانہ میں جانے کو تیار ہو۔ دشمنوں کے حملہ کئے جانے پر جان بھی کھو بیٹھنے کی پرواہ نہ کرے۔ بمپرو بنادل اور کا پڑ مگر فصاحت ...

سلہ بہت سے ہندو جماعت ... سلہ ... ممانعت ... والی ... اس تک گئے ہیں۔

ahmadimuslim.de

کے بیتے کا کام نہیں کہ وہ شدھی کے میدان میں کام کر سکے

(۳) تیسری رکاوٹ کانگریس کی ذہنیت اور شدھی کی مخالفت ہے۔ کانگریس وقتاً فوقتاً ہندوؤں کو ہی سرمن دیتی رہتی ہے کہ مسلمانوں کو شدھ مت کرو۔ اس سے ہندو مسلم اتحاد ٹوٹ جاویگا۔ مگر میں پوچھتا ہوں کہ کانگریس یہ اپدیش مسلمانوں کو کیوں نہیں کرتی کہ ہندوؤں کو مسلمان مت بناؤ۔ تاکہ اتحاد نہ ٹوٹے۔ کیا مسلمان کانگریس کے اس اپدیش کو سننے اور عمل میں لانے کے لئے تیار ہونگے دہلی یونیٹی کانفرنس میں سوامی شردھانندجی کو کانگریس والوں نے کہا تھا کہ آپ چند سالوں کے لئے شدھی کا کام بند کر دیویں۔ سوامی جی نے جواب دیا تھا کہ مسلمانوں سے دریافت کر لو کہ وہ تبلیغ کے کام کو بند کرنے کو تیار رہیں۔ مسلمانوں نے کانگریس کی تجویز کو ٹھکرا دیا تھا شدھی ایک مذہبی فرض ہے جو کہ پرماتمانے وید بھگوان کے اندر ہم پر عائد کیا ہے۔ ہم کسی دنیاوی غرض کی خاطر اپنے دھارمک فرائض میں کوتاہی نہیں کر سکتے شدھی کے کام کو ترک کر دینا وید بھگوان کی آگیا کا پالن[۶] نہ کرنا ہے۔ اس لئے یہ گناہ ہے۔ یہ کانگریس کی مسلم نواز پالیسی ہروقت ان کے ناجائز رعب میں آکر اُن کو خوش کرنا اور ہندوؤں کو کوسنے کی کوشش شدھی کے راستہ میں رکاوٹ ہے۔ کانگریس مذہبی جماعت نہیں۔ کانگریس کو چاہیئے کہ وہ کوئی ہدائت ہندوؤں یا مسلمانوں کو ان کے مذہبی معاملات میں نہ دے یہ پولیٹیکل جماعت ہے ×× پولیٹکل پلیٹ فارم پر آزادی کے جنگ کے لئے ہندو مسلمان سکھ عیسائی سب اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ گو مذہبی طور پر ان کا اپنا اپنا علیحدہ علیحدہ پلیٹ فارم رہے گا۔ مذہبی اختلافات پولیٹکل جدوجہد کے سدراہ نہیں ہونے چاہئیں۔ جھگڑا اُسوقت پیدا ہوتا ہے جبکہ شدھی یا تبلیغ کے کام میں جبر، زر، زن زمین کا لالچ دیگر ناجائز وسائل استعمال کئے جاویں آریہ سماج شدھی کے کام میں کوئی ناجائز طریقہ استعمال نہیں کرتا۔ اس لئے ہمارے شدھی سے ہندو مسلم اتحاد میں کوئی خلل واقع نہیں ہو سکتا۔ اگر مسلمان بھائی بھی اپنے تبلیغ کا کام ناجائز وسائل کے استعمال کے بغیر کریں تو دیش کے امن میں کوئی خلل نہیں پڑیگا۔

مہاتما گاندھی جی نے مدراس کے ایک آریہ اپدیشک کو اس کے سوال کے جواب میں لکھ دیا تھا کہ غیر ہندو کسی وقت ہندو تھے۔ اگر وہ اپنی خوشی سے ہندو ہونا چاہیں تو میں ان کو بغیر سنسکار[۷] کے ہندو مان لونگا۔ مگر بعض کانگریس کے بھائی ابھی تک شدھی کی مخالفت کرتے ہیں۔

(۴) چوتھی رکاوٹ اس کام میں دھن کی ابھاؤ[۸] ہے یہ کام ایسا ہے کہ جس پر دھن بے شمار خرچ ہوتا ہے۔ پہلے ابتدائی پرچار پر خرچ۔ پھر سمیلنوں[۹] اور کانفرنسوں پر خرچ۔ جن کے ذریعے برادریوں کو تیار کرنا ہوتا ہے۔ پھر سہ بھوجوں پر خرچ۔ پھر شدھی کے بعد مندر۔ پاٹھ شالائیں ہسپتال و سکول ان لوگوں کے واسطے قائم کرنے پر خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اگر لالچی چودھریوں اور سرکردہ آدمیوں کی پیٹ پوجا کا ناجائز خرچ بھی شامل کر لیا جاوے تو آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ شدھی کے کام پر لاکھوں اور کروڑوں روپیہ درکار ہیں۔ مگر طرفہ یہ اگر کوئی محکمہ جس کے لئے ہندو کم دان دیتے ہیں تو وہ شدھی کا کام ہے ×× اگر ہندو بھائی مشن کو دھن کی طرف سے آزاد کر دیں تو مشن بہت زیادہ کام کر کے دکھا سکے گا۔ اس وقت تک مشن تقریباً دس ہزار غیر ہندوؤں کو ہندو دھرم میں لا سکا ہے اور ۲۵۰ عورتوں کو غنڈوں کے پنجے سے رہائی دلا سکا ہے۔ دھن کے ابھاؤ سے ہمارا بہت سا کام رُکا پڑا ہے۔

(۵) پانچویں رکاوٹ ہمارا ذات پات کا بندھن ہے ایک گوجر شدھ نہ ہوگا جب تک اُس کی گوجر برادری اُس کو ساتھ شامل کر کے روٹی بیٹی کا بیوہار نہ کھول لے یہی حال جاٹ، راجپوت، جوگی و دیگر برادریوں کا ہے برادریاں پرانے دقیانوسی خیال کی ہیں۔ اُنکے چوہدری زمانہ کے حالات و ضروریات سے ناواقف ہیں۔ وہ وقت کی نزاکت کو نہیں پہچانتے۔ لکیر کے فقیر ہیں۔ اسلئے راجپوتوں کی شدھی کے وقت راجپوت برادری کو اور گوجروں اور جاٹوں کی شدھی کے وقت گوجر و جاٹ برادری کو تیار کرنا پڑتا ہے۔ مشن کو ان برادریوں کے چوہدریوں کی خوشامد کرنا پڑتی ہے۔ ان کو اپنے ساتھ رکھنا پڑتا ہے اگر برادریوں کے یہ بندھن ڈھیلے ہو جاویں اور ذات جنم[۱۰] سے نہیں۔ بلکہ گن کرم سوبھاؤ[۱۱] سے ہو۔ تو شدھی کا کام بہت آسان ہو سکتا ہے "

(آریہ گزٹ لاہور ۱۴[۱۲] اکتوبر ۱۹۳۵ء)

اہلحدیث | آریہ سماج ہندوؤں کو جس لائن پر چلانا چاہتی ہے چونکہ ان کا دھرم اور دھرم کے پیشوا انکو اس سے روکتے ہیں اسلئے وہ آریہ سماج کا ساتھ دینے سے مجبور ہیں اودھر آریہ سماج کو شکائت ہے کہ ہندوؤں کی ذہنیت ہی ناقص ہے۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ یہ آریوں کا اپنا خیال ہے واقعات اسکے خلاف ہیں۔ اس کی تفصیل سنئے! مئی ۱۹۲۳ء میں ہندو مہاسبھا کا ایک اجلاس بنارس میں ہؤا تھا جسمیں بڑے بڑے ودوان (علمائے مذہب) شریک ہوئے تھے۔ واجب الاحترام پنڈت مدن موہن مالویہ کی صدارت میں مسئلہ شدھی کے متعلق یہ ریزولیوشن پاس ہؤا کہ

جو غیر ہندو ہندو دھرم میں آنا چاہے آجائے مگر اسکو ورن (گوت برادری) نہیں دیا جائیگا:

یعنی نہ وہ برہمن ہوگا نہ کھشتری نہ ویش نہ شودر۔ ہندو برادری انہی چار ذاتوں میں منقسم ہے۔ اب کوئی شخص ہندو برادری میں داخل ہو تو کس امید پر؟ یہ تو ایسی بات ہوئی جیسے لاہور کا سٹیشن ماسٹر اعلان کر دے کہ جو شخص چاہے ریلوے ٹکٹ خرید لے اور ٹکٹ بھی سستی ہے مگر گاڑی میں اسکو چار درجوں میں سے کوئی درجہ نہیں ملیگا۔ کون عقلمند ایسی گاڑی کا ٹکٹ خریدے گا۔

اسکے بعد کلکتہ میں زیر صدارت لالہ لاجپت رائے ہندوؤں کا جلسہ ہؤا۔ اس میں فیصلہ ہؤا کہ غیر ہندو جو ہندو دھرم میں آجائے اسکو جنیو اور چوٹی نہیں دیجائیگی۔ یعنی نہ برہمن اسکے گلے میں جنیوڑا لیگا اور نہ اسکو چوٹی رکھنے کی اجازت ہوگی یہی ہندو دھرم کے امتیازی نشانات ہیں جن سے وہ محروم رہیگا۔ پھر ایسے لوگوں کو ہندو کن معنی میں کہا جائیگا۔

ان جیسے قومی فیصلوں اور مذہبی فتووں کی موجودگی میں ہندو پنڈت شدھی کی حمائت کیونکر کر سکتے ہیں اور کوئی عقلمند شدھ کیونکر ہو سکتا ہے۔

مضمون نگار ہندوؤں کی ذہنیت کا شاکی ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ ہندو ذہنیت کی نہیں بلکہ ہندو دھرم کی شکائت

---

[۶] عمل در آمد۔ [۷] ہندوانہ رسوم ادا کئے بغیر۔ [۸] کمی۔ [۹] جلسوں۔ [۱۰] ذات پیدائش سے نہیں۔ [۱۱] عمل وغیرہ سے۔

شمالی ہندوستان

عہ/۱۵

میں کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے۔ جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اُردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

نمونۃً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں :-

تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر	عـلـہ	زرقانی شرح مواہب اللدنیہ	عـہ/۱۲
زاد المعاد ابن قیم سفید	سے/۱۲	سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ	سے/۱۲
ترغیب و ترہیب سفید کاغذ	سے/۱۲	نسیم الریاض شرح شفا بر حاشیہ شرح شفا	
تاریخ ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ) ۹ حصہ تیار ہیں		ملا علی مصری	سے/
قیمت فی حصہ	سے/	تفسیر فتح القدیر شوکانی	سعہ

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

مینجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اُردو بازار۔ جامع مسجد دہلی

شائقین و تجار کو خوشخبری

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ مشہور صندلی عطریات۔

عطر محمدی۔ عطر شمامۃ العنبر۔ عطر سوسن۔ عطر مشک حنا۔ شاہجہانی گلاب۔ روح خس۔ عطر مجموعہ۔ عطر سہاگ فی تولہ عہ۔ ۶/۔ سے۔ للعہ۔ صہ۔ روغن گیسو دراز فی شیشی عہ۔

نوٹ :- جملہ ہر قسم کے عطریات و دیگر اشیاء بیوپاری نرخ سے منگائیے۔ فہرست مفت طلب کیجئے۔

پتہ :- اشرف علی محمد علی تاجر عطر حنا فیکٹری قنوج - یوپی

طلائے اعظم

عہ/۱۴

بُری صحبتوں سے اعضا مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں بھی ہوں یہ طلا عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا دوران خون میں تحریک عضو میں تندہی و فربہی لاتا ہے۔ کام کاج میں ہارج نہیں۔ قیمت ۸/۔ محصولڈاک ۸/۔

المشتہر :- مینجر پرنسپل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ

سرمہ نور العین

۲/

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ/

پتہ :- مینجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو ہماری تیار کردہ دوائی اکسیر ہاضمہ کا استعمال کریں۔ تجربہ شرط ہے۔

قیمت فی ڈبیہ عہ/۔ محصولڈاک ۸/۔ نمونہ ۸/

پتہ :- مینجر اکسیر ہاضمہ [illegible] امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل

عہ/۵

غزنوی سفری شمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ :- مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی

حافظ محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

خمیرہ بادام طیوری (رجسٹرڈ)

کمزور جسم اور ناتوان بدن میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے رگ و ریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے۔ مسرت و شادمانی سے چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ امساک کیلئے موثر۔ طاقت مردی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ و زکام۔ سر کے چکر دھڑکن۔ چلتے دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ خوفزدہ رہنا۔ معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا۔ کمر درد۔ نسیان جریان کا فور ہوتے ہیں۔

قیمت پاؤ پختہ تین روپے۔ آدھ سیر پانچ روپیہ آٹھ آنے ایک سیر دس روپے۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔

لاہور سے ملنے کا پتہ :- مینجر دواخانہ پنجاب طبی بورڈ بل روڈ - کوٹھی عـلـہ

دیگر مقامات سے بذیل کے پتہ پر آنے چاہئیں :-

مینجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر پنجاب

ہر قسم کی چھپائی کا کام ثنائی برقی پریس امرتسر میں گاہک کے حسب منشا کیا جاتا ہے

مومیائی ۲؍

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے... .... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۲؍۔ آدھ پاؤ تے۔ پاؤ بھر بے۔ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ برما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی۔ اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ شہادات

جناب سید [illegible] صاحب پنشنر دمرہ۔ مجھ کو آپکی مومیائی سے نہایت فائدہ ہوا ہے۔ خدا آپکو اس کا اجر دے۔ بہت اطمینان کی دوا ہے۔ آپ چار چھٹانک اور [illegible] تھی وہ میرے [illegible] جوں نے لے لی۔ اب چار چھٹانک [illegible] ارسال فرمائیں۔ (۱۰ ستمبر ۱۹۳۹ء)

جناب مرزا احمد ایوب بیگ صاحب مجوڑا۔ [illegible] قبل دو مرتبہ آپکے یہاں سے مومیائی منگا چکا [illegible] ثابت ہوئی [illegible] آدھ پاؤ [illegible] میرے نام [illegible] روانہ فرماکر [illegible] (۲۸ ستمبر ۱۹۳۹ء)

[illegible] محمد سردار خان [illegible] امرتسر

ہندوستانی صندلی عطریات

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ

مشہور و معروف اسپشل عطر ہزارہ و عطر روح افزا بلا رنگ فی تولہ ۱۲؍۔ تے۔ ۵؍۔ فی تولہ ۸؍۔ ۶؍۔ ۵؍۔ اور جملہ ہر قسم کے نہایت بہترین عطریات خرید فرمائیے فہرست مفت طلب فرمائیے۔

پتہ:۔ فرم شیخ امانت اللہ حاجی محمد مکارم تاجران عطر۔ قنوج۔ یوپی

سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دھند۔ جالا۔ غبار۔ ڈھلکہ۔ خارش۔ سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے۔ ہزارہا لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت اسکا استعمال ہونے والی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں فی شیشی ۸؍۔ (ملنے کا پتہ)

کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم سٹریٹ امرتسر

عجیب الاثر فلیویا۔ امساک ۵؍

(رجسٹری شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ہے۔ ۹۲۴۷)

وحدہٗ لاشریک کی قسم بالکل درست ہے۔ بیکار ثابت کرنے والے کو یکصد روپیہ انعام۔ ایمان والوں کو یقین چاہئے۔ تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہتا۔ ایک گولی کھانے سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان اس رات قضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ متقی۔ پرہیزگار عالم کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہے۔ فی شیشی ۳؍۔

پتہ:۔ نظام برادرز ۲۵ فرید کوٹ (پنجاب)

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

[illegible] ویدوں کے اندرونی رازوں کو انکشاف انجام کیا ہے ان کی تعلیم، اخلاق پر مفصل [illegible] غیر الہامی ثابت کیا ہے۔ قیمت معہ ڈاک ۱۰؍

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

مطبوعات الہلال ایجنسی

(مفصل فہرست مفت طلب کریں)

۱۔ اسوۂ حسنہ بلا جلد ۱۲؍۔ مجلد ۱۴؍	۱۲۔ ایلاؤ تخییر ۸؍
۲۔ کتاب الوسیلہ ۸؍، ۱۲؍	۱۳۔ الحرب فی القرآن ۱۰؍
۳۔ اصحاب صفہ ۱۲؍	۱۴۔ حقیقۃ الصلوٰۃ ۴؍
۴۔ العروۃ الوثقیٰ ۶؍	۱۵۔ اولیاء اللہ و اولیاء الشیطان ۸؍
۵۔ اسلامی تصوف ۸؍	۱۶۔ افسانہ ہجر و وصال ۴؍
۶۔ تفسیر المعوذتین ۸؍	۱۷۔ الدین یسر ۴؍
۷۔ تفسیر آیت کریمہ ۱۲؍	۱۸۔ صبح سعادت حصہ کامل ۸؍
۸۔ تفسیر سورۂ کوثر ۴؍	۱۹۔ لائف آف پروفٹ ۸؍
۹۔ فتویٰ شرک شکن ۶؍	۲۰۔ ائمہ اسلام ۱۲؍
۱۰۔ ولی اللہ ۵؍	۲۱۔ خلاف الامۃ ۵؍
۱۱۔ نجد و حجاز ۱۲؍	۲۲۔ سیرت امام ابن تیمیہ ۹؍

فاروق گنج روڈ بیرون شیرانوالہ دروازہ لاہور

طبیب کامل

المعروف مجرب فارماکوپیا حصہ اول

مؤلفہ فاضل طب حکیم ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب امرتسری

اس رسالہ میں عام امراض و پوشیدہ امراض کی یونانی و ڈاکٹری کی بہترین مجربات۔ آیورویدک طریقہ علاج کے مجربات۔ مشاہیر الاطباء حکیم شریف خان صاحب و دیگر معزز اطبائے ہند و یورپ کے بہترین مجربات درج ہیں اس کے علاوہ خود مؤلف کے ذاتی و خاندانی مجربات کا بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲؍

عربک ٹیچر

مصنفہ مولوی محمد عالم صاحب امرتسری۔

اس میں علم عربی کے ابتدائی و انتہائی مسائل کو بطرز جدید حل کیا ہے۔ علم صرف و نحو کے قواعد مسائل۔ ضرب الامثال۔ روزمرہ کی گفتگو۔ علم فقرے۔ گردانوں کے نقشہ جات مفصل درج ہیں۔ اس کتاب کے ہوتے ہوئے پڑھنے والوں کو کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت ۸؍

ملنے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

کتاب تراجم علمائے حدیث ہند (چھپ گئی)

علمائے اہل حدیث ہند کے سوانح حیات لکھنے کی خواہش برسوں سے کی جا رہی تھی مگر مواد کی فراہمی مشکل دیکھ کر کسی کی توجہ ادھر نہ ہو سکی۔ آخر جماعت کے ایک قدیم خدمت گذار۔ ابو یحییٰ امام خان نوشہروی۔ نے سالہا سال کی محنت اور تگ و دو کے بعد یہ مواد جمع کیا اور ۲۰۰ علمائے مرحومین و موجودین کے حالات پر کتاب شائع کر دی۔ اس کتاب کی توثیق اہل حدیث کانفرنس نے کی۔ سرخیل موحدین ہند مولانا ابو الوفا صاحب امرتسری نے اسے "مفید اور ضروری" بتایا۔ اکابر علمائے اہل حدیث نے سند قبول عنایت فرمائی اور جناب سید سلیمان صاحب ندوی نے اس پر مقدمہ لکھا۔ صفحات ۶۲۵۔ قیمت ۶؍ محصول ۷؍۔ مگر ۵ کتابوں کی پیشگی قیمت صرف ۲۰؍ آنے پر محصولاً قطعاً ساقط۔ اور ملنے کا پتہ:-

عبدالحی والاخوان مقام سوہدرہ۔ ضلع گوجرانوالہ (پنجاب)۔ مؤلف کا پتہ بھی یہی ہے۔

اگر آپ دنیا کے تازہ ترین حالات اور بے لاگ تنقید پڑھنا چاہتے ہیں۔ تو

پیسہ اخبار لاہور

کا مطالعہ کیجئے جو عالم اسلام [illegible] جس کا مقصد آزادی وطن کا انچاسواں سال ہے۔ جو لوگ روزانہ اخبار خرید نے کی استطاعت نہیں رکھتے ہیں ان کیلئے یہ بہترین مقصد اور مستور پرچہ ہے۔ ہفتہ میں [illegible] اور توسیع اشاعت کا خاص انتظام کیا گیا ہے۔ اس کا سالانہ چندہ صرف تین روپے ہے۔ نمونہ مفت طلب کریں۔ منیجر پیسہ اخبار لاہور

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی اسلامی کتابیں

(تصانیف مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم)

اسلام کی پہلی کتاب (مع فرہنگ) ذات و صفات باری تعالیٰ اور پیغمبروں اور جنوں اور فرشتوں اور قیامت وغیرہ کا بیان۔ قیمت ۱۰؍

اسلام کی دوسری کتاب (مع فرہنگ) نماز، روزہ کے احکام کے متعلق ہے۔ قیمت ۲؍

اسلام کی تیسری کتاب (مع فرہنگ) خرید و فروخت۔ تجارت و زراعت، شراکت، حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق، عدت وغیرہ کے متعلق ہے۔ قیمت ۲؍

اسلام کی چوتھی کتاب (مع فرہنگ) خرید و فروخت۔ تجارت و زراعت، شراکت۔ وقف، نذر، قصاص، دیت قتل وغیرہ کے متعلق بیان ہیں۔ قیمت ۳؍

اسلام کی پانچویں کتاب اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے خطوط اور ان کے کفار سے مخاصمات وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ۱۲؍

اسلام کی چھٹی کتاب قرآن شریف کی دعائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے شب و روز کے وظائف اور اذکار درج ہیں۔ قیمت صرف ۶؍

اسلام کی ساتویں کتاب اس کتاب میں اخلاص اتباع سنت، تعلیم دین۔ تعظیم، علماء کی بے ادبی کا بیان ہے۔ قیمت ۶؍

اسلام کی آٹھویں کتاب جہاد۔ طعام۔ لباس حسن معاشرت اور اطاعت والدین کا ذکر ہے۔ قیمت ۶؍

اسلام کی نویں کتاب اس میں نیک صحبت زہد۔ وصیت اور موت کے ذکر اور دیدار الٰہی۔ دوزخ اور عذاب قبر اللہ کے ڈر۔ توکل اور صبر اور تقویٰ کا بیان ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۶؍

اسلام کی دسویں کتاب حضرت آدم سے لیکر تمام پیغمبروں کے مفصل حالات درج ہیں۔ خلفائے اربعہ اور خواجہ امام حسنؓ و امام حسینؓ وغیرہ اور خلفائے عباسیہ کے حالات۔ قیمت عہ؍

اسلام کی گیارھویں کتاب عقائد اسلام توحید ثبوت نبوت و حدوث عالم اور صفات باری تعالیٰ اور نبوت و عظمت انبیاء علیہم السلام۔ ثبوت قیامت۔ رد تناسخ اور ثبوت معجزات انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ درج ہیں۔ قیمت عہ؍

(۹۹)

اسلام کی بارھویں کتاب اقسام حدیث و تعریف اصطلاحات حدیث، پانی کے پاک ہونے۔ اہل کتاب اور مشرکوں کے برتنوں کو پاک کرکے استعمال کرنے میں۔ بول منی مذی وغیرہ احکام۔ چمڑے کی پاکیزگی کا استنجا۔ وضو جنبی اور حائضہ۔ جمعہ۔ میت اور استحاضہ کے احکام درج ہیں۔ قیمت عہ؍

اسلام کی تیرھویں کتاب کشتی پر اور یہود و نصاریٰ کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنے کے طریق۔ مسجد کے آداب۔ قبلہ کے احکام۔ صفوں کی درستی۔ قرأت فاتحہ خلف الامام۔ بسم اللہ کے جہر و خفا کے مسائل۔ رفع یدین فی الصلوٰۃ کے اختلافات کے بقیہ مسائل درج کئے گئے ہیں۔ قیمت عہ؍۔ قابل دید ہے۔

ahmadimuslim.de

اسلام کی چودھویں کتاب

مسلمہ مسائل کی نماز۔ ادائے صوم

عصر کی ہم و تسبیح۔ ایام ابر و بارش کے دن میں نماز کا حکم اور غسل وغیرہ کے احکام۔ خطبہ و جاہ کے احکام۔ سوگ۔ ماتم۔ کفن۔ دفن۔ جنازہ علی الغائب حالات قبر۔ زیارت قبور۔ میت کے ایصال ثواب اور [illegible] کے احکام و مصارف درج ہیں۔ قیمت ۸۔

(تصانیف دیگر مصنفین)

مصنفہ امام

[illegible] شاہ بننا چاہتے ہو یا [illegible] اس

[illegible] سے [illegible] دی [illegible]

[illegible] ترقی کر کے معراج کمال [illegible] ہے۔ [illegible]

[illegible] طلسم و کرامات [illegible]

مطالعہ بہت مفید [illegible]

مصنفہ امام عبد العظیم

الترغیب والترہیب

صاحب منذری

[illegible] عمل کی ترغیب اور [illegible] کی ترہیب پر [illegible] احادیث لا کر ان کے ثواب و عذاب کی تشریح [illegible] گئی ہے۔ قابل مطالعہ کتاب ہے۔ ہر مسلمان کے [illegible] ہونی چاہئے۔ قیمت [illegible]

مؤلفہ مولانا شبیر احمد صاحب

العقل والنقل

دیوبندی۔ جس میں متعدد حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی اختلاف نہیں ہو سکتا۔ قابل دید ہے۔ کتابت، طباعت [illegible]۔ قیمت [illegible]

مفت بالکل مفت

جنتری ۱۹۳۹ء مفت حاصل کریں

[illegible] سال کی جنتری ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر پتہ ذیل سے مفت حاصل کریں۔

[illegible] فارسی

[illegible]

کائنات روحانی

قرآن حکیم کا انسان کی روحانی ضروریات کو پورا کرنے کا ثبوت۔ قیمت ۸

حیات المسلمین

رسالہ ہذا میں مسلمانوں کی دینی و دنیوی بہبودی کا حال ہے۔ ۸

وحی اور اسکی عظمت

وحی کی تعریف اور تقسیم کا بیان۔ قیمت ۲

تعلیمات اسلام

مؤلفہ مولانا حبیب الرحمن صاحب دیوبندی۔ جس میں اسلام کی تعلیمات کی اہمیت پر ایک فاضلانہ مضمون ہے۔ مبلغ حضرات کو بہت مفید ہے۔

[illegible] کتابت، طباعت [illegible]

رئیس قادیان

مصنفہ مولوی ابو القاسم صاحب رفیق دلاوری مؤلف "ائمہ تلبیس"

جس میں مرزا صاحب قادیانی کی مکمل و مفصل سوانح عمری درج ہے۔ آج تک جس قدر کتب اس موضوع پر شائع ہوئی ہیں یہ کتاب ان سب سے سبقت لے گئی ہے۔ طرز تحریر اس قدر دلچسپ ہے کہ کتاب کو شروع کر کے جب تک ختم نہ کر لیں آرام نہیں آتا۔ [illegible] کے ۴۰۰ صفحات۔ قسم اول کا [illegible] دوم [illegible]

ملنے کا پتہ:۔ منیجر [illegible]

ہندوستانی [illegible]

ملک کی ترقی چاہنے والوں کو خوشخبری [illegible] ایک عرصہ سے [illegible] میں نہایت ہر قسم اور موسم ہر [illegible] سوئٹر، جراب، اونی سوتی تیار ہوتے ہیں اور [illegible] پوش [illegible] و بیچ [illegible] فروخت کئے جاتے ہیں۔ آپ بھی ایک مرتبہ منگوا کر آزمائش کریں۔ [illegible] کے عمدہ اور نرخ بھی کم ہوگا۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر [illegible] بازار۔ دہلی

[illegible] البین فی نبی خاتم النبیین

مصنفہ شیخ محی الدین صاحب [illegible] یہ کتاب جماعت اہل حدیث میں بہت مقبول ہے اور بے نظیر کتاب ہے۔ جس میں تمام اسلامی مسائل پر مفصل بحث کی ہوئی ہے۔ عرصہ سے ختم تھی اب دوبارہ طبع ہوئی ہے۔ جلد منگوا لیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ ہر اہل حدیث فرد کو چاہئے کہ ضرور اس کا مطالعہ کرے۔ قیمت [illegible] روپیہ۔

آئینہ مذاہب امامیہ ترجمہ تحفہ اثنا عشریہ

اردو

مصنفہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ۔ جس میں شیعہ مذہب کے تمام فرقوں کے مفصل حالات پر تبصرہ۔ ان کے عقائد، اعمال غرضیکہ ہر بات پر عالمانہ طور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اصل کتاب فارسی میں تھی مگر اردو خوان ناظرین کیلئے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ ایک نایاب کتاب ہے۔ منگوا لیں۔ قیمت فی جلد تین روپیہ [illegible]

رسالہ مجددیہ در بیان تردید عقائد شیعہ

[illegible] صاحب سرہندی رحمۃ اللہ [illegible]

[illegible] تمام [illegible] مبارکہ [illegible] شیعہ کی [illegible] ہیں۔ اصل [illegible] فارسی میں [illegible] کا بدیہ ہے۔ قیمت [illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۶

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۵۰
رؤسا و جاگیرداروں سے ۱۰
عام خریداران سے ۴
" " ششماہی ۲/۸
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

(۱۰۹) امرتسر ۱۷ شوال المکرم ۱۳۵۷ھ مطابق ۹۔ دسمبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

گوشہ گوشہ میں پڑھا جاوے سدا اہل حدیث

(نتیجۂ افکار جناب ابو یحییٰ محمد زکریا خان صاحب سراج منشی کامل بھوجپوری میرٹھی)

بزم ہائے دہر میں ہے جلوہ زا اہل حدیث — بہر ظلمت گاہ ہے نور خدا اہل حدیث
ہو گیا پینتیس کا کامل نشا اہل حدیث — شیخ دنیائے صحافت ہو خدا اہل حدیث
کو بکو قریہ بقریہ سب منور ہو گیا، — گوشہ گوشہ کے لئے ہے پُر ضیا اہل حدیث
شہسواران جہاں سے بڑھ گیا مثل براق — گوئے میدان صحافت لے گیا اہل حدیث
اک جہاں تیرا مخالف گو کہ پیوستہ رہا — پر تُو باد مخالف سے ڈرا اہل حدیث
قادیانی آریہ عیسائی حنفی رافضی، — منکر سنت کو ہے جبل ورا اہل حدیث
کینہ و بغض و ریا کو شرک و بدعت و کفر کو — ہر مرض روح کی تو ہے دوا اہل حدیث
واقفیت دین کی تم کو اگر ہے جستجو — روز و شب پڑھتے رہو بھیجا اہل حدیث

جس میں ہی قرآن و سنت کی اشاعت سے مراد
گوشہ گوشہ میں پڑھا جاوے سدا اہل حدیث

فہرست مضامین

نظم۔ گوشہ گوشہ میں پڑھا جاوے سدا اہل حدیث ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
مسئلہ تقلید شخصی (جواب الفقیہ) - ص۳
رسول کریم کا مرتبہ قادیان کی نظر میں - ص۶
نصاب تعلیم - - - - ص۸
پیام بیداری (نظم) - - - ص۹
ملی حقیقین کی بیگوئیاں - - - ص۱۰
اسلام اور مساوات - - - ص۱۱
فتاوی ص۱۲ ۔ مراسلات ص۱۳ ۔ ملکی مطلع ص۱۴
اشتہارات - - - - ص۱۵-۱۶

[illegible] قرآن، حدیث، بائبل اور [illegible] ہر دو حصہ ۶ ۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

انتخاب الاخبار

—— شہر امرتسر میں ۳۰ نومبر سے ۳ دسمبر تک ۱۵۵ بچے پیدا ہوئے اور ۸۰ اموات واقع ہوئیں۔

—— پنجاب اسمبلی میں ایک بل پیش ہو رہا ہے کہ جو کاشتکار مسلسل چھ سال کسی زمین پر کاشت کرے تو اس زمین پر اسے مستقل قبضہ کا حق ہو جائے۔

—— ایک چینی وفد نے گاندھی جی سے ملاقات کر کے زور دیا کہ ہندوستان میں جاپانی مال کا بائیکاٹ کیا جائے۔

—— امرتسر میں مسٹر سوبھاش چندر بوس صدر کانگرس۔ پنجاب کا دورہ کرتے ہوئے ۳۰ نومبر کو تشریف لائے۔ جلیانوالہ باغ میں عظیم الشان جلسہ میں تقریر فرمائی کہ اب آزادی حاصل کرنے کا عمدہ موقع ہے ہمیں اس قدر طاقت حاصل ہو گئی ہے کہ اگر اس کا صحیح استعمال کیا جائے تو دنیا کی کوئی طاقت ہمیں روک نہیں سکتی۔ ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی کا سوال فضول ہے۔ ہمیں مل کر آزادی حاصل کرنی چاہئے۔

—— گورنر پنجاب اور ریونیو ممبر نے حصار کے قحط زدگان کی امداد کے لئے غلہ، چارہ، کمبل، توشک اور نقد رقوم وغیرہ کی اپیل کی ہے۔

—— حکومت ہند کے فنانس ممبر سر جیمز گرگ ریٹائر ہو رہے ہیں۔

—— جاپان کے نائب وزیر جنگ نے روس، فرانس اور برطانیہ پر چین کو اخلاقی امداد اور اسلحہ بہم پہنچانے کا الزام لگایا ہے۔

—— جاپان، جرمنی اور اٹلی کے درمیان ایک نیا معاہدہ مرتب ہوا ہے کہ تینوں ممالک صلح و جنگ کی حالت میں اکٹھے رہیں۔ یہ معاہدہ دس سال تک نافذ رہے گا۔

—— برطانوی وزارت نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ مارچ میں ملکہ معظم کی طرف سے ڈیوک آف ونڈسر کو انگلستان آنے کی دعوت دی جائے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ حکومت جرمنی نے ایک لاکھ فوج کو کوچ کرنے کے احکام جاری کر دیئے ہیں جس کا مقصد پولینڈ اور ہنگری کو مرعوب کرنا ہے۔ اگر اسے ذرہ بھی بہانہ مل گیا تو وہ فوراً رومانیہ پر چڑھائی کر دیگا۔

—— معلوم ہوا ہے کہ ہر ہٹلر نے شاہ ایران کو برلن آنے کی دعوت دی ہے۔ جسے منظور کرتے ہوئے شاہ ایران مئی ۱۹۳۹ء کو برلن جائینگے۔

—— حکومت آسٹریلیا نے ۱۵ ہزار یہودیوں کو تین سال کے لئے اپنے ہاں آباد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

—— مصری وزارت نے زبردست بحری بیڑہ تیار کرنے کے لئے دس لاکہ پونڈ قرض لینے کا فیصلہ کیا ہے۔

ناظرین "اہلحدیث"

سابقہ پرچہ کے صفحہ ۱۲ پر

حساب دوستاں

اور

اخبار ہذا کے صفحہ ۱۲ کو ضرور ملاحظہ کریں۔

—— ہندوستان سے غیر ممالک کو ۳۰ ارب ۴ کروڑ ۵۱ لاکہ ۴۴ ہزار ۷۴۸ روپے کا سونا جا چکا ہے۔

—— عراق کے بعض علماء نے فلسطین کے لئے جہاد کرنے کا فتویٰ دیدیا ہے۔

مدرسہ مدینہ منورہ کے لئے جناب حافظ محمد یعقوب صاحب شاہگنج ضلع جونپور ۶۔

حج کو جانے سے پہلے

"رہبر حجاج" کا ضرور مطالعہ کریں۔ جو پانچ پیسہ کے ٹکٹ برائے محصول ڈاک آنے پر دفتر اہلحدیث امرتسر سے مفت بھیجا جاتا ہے۔ جلدی منگوالیں۔

سرکاری اعلان

گزشتہ چند ہفتوں سے بعض اشخاص اور فرموں میں اپنی پبلک موٹر گاڑیوں کو ایسی سڑکوں پر چلانے کا رجحان پایا گیا ہے جو پیشتر ازیں زیر استعمال نہیں تھیں۔ بظاہر اس کی یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ انہیں یہ امید ہے کہ اگر موٹر گاڑیوں کے متعلق نیا مسودہ قانون منظور ہونے پر راستوں اور حلقوں کی نگرانی اور انتظام کا طریق رائج ہو گیا تو ان کو یہ کہنے سے فائدہ ہوگا کہ وہ پہلے ہی سے ان نئی سڑکوں پر موٹر گاڑیاں چلاتے تھے۔ حکومت پنجاب یہ واضح کر دینا چاہتی ہے کہ اُسے ایسے مالکوں کے متعلق بہت کافی واقفیت حاصل ہے جو گذشتہ سالوں سے صوبہ کی تمام بڑی بڑی سڑکوں پر اپنی موٹر گاڑیاں چلاتے رہے ہیں۔ اگر راستوں یا حلقوں کی نگرانی و انتظام کا کوئی طریق نافذ کیا گیا تو یہ واقفیت حکام حلقہ جات کو دستیاب ہوگی اور وہ پرمٹ دینے کے لئے اس امر کا نہایت آسانی سے اندازہ لگا سکیں گے کہ درخواست کنندہ کسی سڑک پر بہت پہلے سے موٹر گاڑیاں چلاتا رہا ہے یا نہیں۔ ان کے فیصلوں پر ان حقوق کا کوئی اثر نہیں ہوگا جو اب قائم کئے جا رہے ہیں۔ اور آخری وقت پر موٹر گاڑیوں کو غیر استعمال شدہ سڑکوں پر چلانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

(نور احمد ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب۔ لاہور ۲۰ دسمبر ۱۹۳۸ء)

جواب سوال طبی

مندرجہ اخبار "اہلحدیث" امرتسر ۲۳ ستمبر ۱۹۳۸ء

شکایت بواسیر۔ اس کی بابت عرض ہے کہ خشک و تر ہر قسم کی بواسیر کا میرے پاس نسخہ موجود ہے۔ جو بے ضرر ہونے کے علاوہ کم خرچ بھی ہے۔ جو اکثر مریضوں پر استعمال ہو کر کامیاب ہو چکا ہے۔ ضرورت مند مجھ سے خط و کتابت کریں۔

حکیم مولوی ارشاد واعظ و مبلغ اسلام
ڈاکخانہ حسن خان۔ پوسٹ آفس میانوالی قریشیاں معرفت مولوی سراج احمد صاحب ضلع رحیم یارخان ریاست بہاولپور

وفات حسرت آیات۔ [illegible] عبدالرحمن صاحب۔ اگر مرحوم کے بھتیجے [illegible] کارکن حاجی محمد فاروق صاحب سخت علیل ہیں۔ ناظرین کرام دعائے صحت فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۷ شوال المکرم ۱۳۵۷ھ

مسئلہ تقلید شخصی

بجواب الفقیہ امرتسر

(۵)

اس سلسلہ مضمون کی چار قسطیں درج ہو چکی ہیں۔ آج پانچویں قسط درج کرکے اس کو ختم کیا جاتا ہے۔ ناظرین اس سلسلہ سے اکتا گئے ہونگے۔ مگر اس کی تکمیل سے یہ خاص فرض ہمارے پیش نظر ہے کہ اس مسئلہ پر سیر کن بحث کرکے اس کا فیصلہ کیا جائے۔ ہمارا خیال ہے کہ کوئی شخص نفس اسلام کا مفہوم سمجھ کر اور ازمنہ ثلاثہ (خیر القرون) میں لوگوں کا طرز عمل ملحوظ رکھ کر مسلک اہل حدیث کی مخالفت نہیں کرسکتا۔ آئندہ ہر شخص مختار ہے اپنے لئے جو راہ چاہے اختیار کرسکتا ہے۔ ؎

مجھے تو ہے منظور مجنوں کو لیلیٰ ؛ نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

اب ناظرین مولوی محمد شریف صاحب کا بقیہ مضمون مطالعہ کریں۔

"یہ کیسی ناشکری ہے کہ آج یہ کہا جائے کہ مذاہب اربعہ کی کوئی ضرورت نہیں اور یہ کہنا کہ مذاہب اربعہ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں نہ تھے مغالطہ ہے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ضرورت ہی کیا تھی۔ جس مسئلہ کی ضرورت ہوتی حضور علیہ السلام سے دریافت کرلیا جاتا۔ البتہ جو لوگ حضور علیہ السلام سے دور تھے وہ اپنے اپنے علاقہ کے صحابی کو اپنا مقتدا جانتے تھے۔ اور ہر ایک مسئلہ میں انہی کی طرف رجوع کرتے تھے۔ یہی تقلید تھی۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

سنلہ مذاہب اربعہ کی نفی کرنے میں اتنی ناشکری نہیں ہوتی جتنی کہ کتب احادیث کی طرف سے بے اعتنائی برتنے میں ہوتی ہے کیونکہ یہ امر تو ثابت شدہ ہے کہ اسلام کے ابتدائی تینوں طبقوں (خیر القرون) میں مذاہب اربعہ موجود نہ تھے لیکن احادیث نبویہ پر برابر عمل ہو رہا تھا۔ چنانچہ آنحضرت صلعم کے بعد سب سے پہلے پیدا ہونے والے دو مسئلے (خلافت اور وراثت) حدیث نبوی ہی کی روشنی میں طے کئے گئے تھے۔

اس مقابلہ سے ظاہر ہے کہ احادیث نبویہ سے بے اعتنائی برتنا زیادہ ناشکری (کفران نعمت) کا موجب ہے۔ (اہلحدیث)

مکلہ مولوی صاحب! آپ نے تو معترض کے اعتراض کو اور پختہ کر دیا وہ کہتا ہے چونکہ زمانہ رسالت میں مذاہب اربعہ کا ثبوت نہیں ملتا اس لئے ان کی ضرورت نہیں۔ آپ اس کا جواب دیتے ہیں کہ لوگ براہ راست آنحضرت صلعم سے مسائل پوچھ لیا کرتے تھے، کیا اس سے مسائل کی تائید ہوئی یا تردید؟ مثلاً آپ کے گاؤں میں کوئی شخص کہے کہ مجھے مولوی صاحب سے دودھ مانگنے کی ضرورت نہیں اور آپ جواب میں کہیں کیونکہ تو نے اپنے گھر میں گائے رکھی ہوئی ہے۔ اس کا مطلب صاف ہے کہ آپ اس کے دعوے کی دلیل پیش کرکے اس کی تائید کریں گے نہ کہ تردید۔ فافہم

مولانا! یہ میدان مناظرہ ہے۔ مسجد میاں جان محمد مرحوم میں جلسہ عرس نہیں کہ جو جی میں آیا کہہ دیا۔ پوچھنے والا کون!

لطیفہ مولانا احمد حسن مرحوم کانپوری علم فلسفہ کے ایک بڑے مشہور استاد تھے جب آپ فلسفہ کی مشہور کتاب صدرا پڑھایا کرتے اور کوئی ایسا مقام آجاتا کہ جہاں مصنف کہیں سے کہیں نکل جاتا تو مولوی صاحب موصوف فرمایا کرتے "چلو اچلو!! یہ تو مولوی عبد الرب کا وعظ ہے" ہم (طلباء) پوچھتے کہ حضرت! مولوی عبد الرب کا وعظ

عقد الجید میں لکھتے ہیں کہ صحابہ کرام جس جس ملک گئے۔ اس ملک کے لوگوں نے انہی کو اپنا مقتدا بنایا۔ یہی تقلید تھی جو حضور علیہ السلام کے زمانہ میں پائی جاتی تھی۔ جیسے کہ حدیث معاذ رضی اللہ عنہ میں گذرا۔

علاوہ اس کے کسی چیز کا حضور علیہ السلام کے زمانہ میں نہ ہونا ممانعت کی کوئی دلیل نہیں۔ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں تو قرآن شریف بھی کتابی صورت میں جمع نہ تھا اور کتب حدیث بھی اس زمانہ میں نہ تھی۔ تو کیا یہ بھی منع ہے۔

اور یہ کہنا کہ دین پورا ہو گیا ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم۔ صحیح ہے۔ لیکن کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کلام نہیں کی۔ اگر کی ہے تو کیا وہ حجت شرعی نہیں؟ بلکہ یہ آیت تو مذاہب اربعہ کی حقانیت کی دلیل ہے۔ کیونکہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ دین پورا ہو چکا ہے

پس اگر ائمہ اربعہ کے استنباطات و قیاسات نہ مانے جائیں یا دین میں سے نہ سمجھے جائیں تو بڑی مشکل پیش آئے گی۔ کئی ایسے مسائل ملیں گے جن کا قرآن و حدیث میں صریح ذکر نہیں۔ مثلاً روٹی یا پانی سے عمداً روزہ توڑنے پر کفارہ ہونا۔ یا حقہ سے روزہ کا ٹوٹنا۔ پھر اس پر کفارہ لازم ہونا۔ یا نوٹوں پر زکوٰۃ دینا۔ یا پانی میں پاخانہ کی ممانعت۔ ریل میں نماز پڑھنے کا طریقہ۔ پھر کس طرح آپ کہہ سکتے ہیں کہ دین مکمل ہو گیا ہے۔ تو لامحالہ ماننا پڑیگا کہ مسائل اربعہ کے استنباطات و قیاسات ان مسائل کے مظہر ہیں۔ جو قرآن حدیث میں آئے ہیں لیکن ظاہر نہیں۔ اور ہر ایک اُن سے سمجھ نہیں سکتا۔ رب حامل فقہ غیر فقیہ اور رب مبلغ اوعی له من سامع میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

اور یہ امر کہنا کہ ائمہ اربعہ نے اپنی تقلید کے لئے نہیں فرمایا۔ بالکل غلط ہے

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۳) کیسا ہوتا تھا؟

آپ جواب دیتے کہ مولوی صاحب مرحوم کا وعظ یہ تھا کہ آپ والعادیات فبحا الایہ پڑھ کر استنباط فرمایا کرتے تھے کہ اس سے محرم میں حلوہ پکانے کا جواز نکلتا ہے

ہم سمجھتے تھے کہ مولوی عبدالرب مرحوم دہلی میں ہو گذرے ہیں مگر اب معلوم ہوا ہے کہ ابھی ایک مولوی صاحب کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ میں موجود ہیں جن کا نام نامی مولوی محمد شریف ہے۔ وہ جلسۂ عرس امرتسر میں آ کر ایسی ہی تقریریں فرمایا کرتے ہیں جن کی بابت یہ کہنا بجا معلوم ہوتا ہے ؎

ملے تو حشر میں لے لوں زبان ناصح کی
عجیب چیز ہے یہ طول دعا کے لئے

اے جناب! اس اقتباس میں تو آپ نے مسئلہ تقلید شخصی کا فیصلہ ہی کر دیا۔ صحابہ کرام نے جو جو سوالات آنحضرت صلعم سے کئے اور آپ نے ان کے جوابات بھی دیئے وہ سب کے سب کتب احادیث میں موجود ہیں جو آجکل کی اصطلاح میں گویا عدالت عالیہ (ہائیکورٹ) کے فیصلجات ہیں۔ پھر انہی مسائل میں کسی مجتہد کی رائے تلاش کرنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص عدالت عالیہ کا فیصلہ ہوتے ہوئے ماتحت عدالت کے سب جج کی رائے ڈھونڈتا پھرے۔ یہ طریق کار اختیار کرنے والے یا اس کی ترغیب دینے والے کے حق میں کیا یہ ارشاد موسوی صادق نہ آئے گا؟ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ؟[۱] (اہلحدیث)

۲۵ بے شک دور دراز رہنے والے مسلمان صحابہ کرام کو اپنا مقتدا مانتے تھے مگر ان سے پوچھتے کیا تھے؟ یہی نا کہ آپ رسول اللہ صلعم کے صحابی ہیں اس مسئلے میں آپ نے حضور صلعم کا کیا ارشاد سنا ہے؟ پھر جو کچھ انہوں نے دیکھا یا سنا ہوتا بعینہ وہی بیان کر دیتے۔ بعض دفعہ سفر کر کے دوسرے صحابی کے پاس بھی جاتے اور اس سے بھی پوچھ کر مزید اطمینان حاصل کرتے۔ اس زمانے کے حالات کی پوری تفصیل آپکے مسلمہ گواہ (شاہ ولی اللہ صاحب قدس اللہ سرہ) نے اپنی مشہور کتاب حجۃ اللہ میں کی ہوئی ہے۔ اگر آپ حجۃ اللہ دیکھ لیتے تو ہرگز یہ بات نہ کہتے۔

آؤ ہم مسئلہ تقلید شخصی میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم کو منصف مان لیں اور انہوں نے زمانہ سلف کے مسلمانوں کے بارے میں جو تحقیق فرمائی ہے اسی کو کافی سمجھیں۔

شاہ صاحب موصوف حجۃ اللہ میں فرماتے ہیں:۔

تعیین مذہبی (تقلید شخصی) پہلی تین صدیوں میں نہ تھی بلکہ چوتھی صدی (ہجری) میں اسکی بنیاد رکھی گئی۔

(ملاحظہ ہو حجۃ اللہ باب حکایت حال الناس قبل المأة الرابعة) (اہلحدیث)

۲۶ زمانہ رسالت میں صحابہ کرام کے پاس قرآن شریف الگ الگ سورتوں کی شکل میں لکھا ہوا موجود تھا۔ چنانچہ جب کوئی آیت نازل ہوتی تو حضور فرماتے اسکو فلاں سورت میں لکھ لو ———— احادیث گو بصورت کتب (بخاری، مسلم وغیرہ) موجود نہ تھیں مگر قرآن مجید کی طرح قلمی بیاضوں میں برابر لکھی جاتی تھیں۔ صحیح بخاری میں باب کتابت العلم ملاحظہ کریں۔

ناظرین کرام! مسئلہ تقلید شخصی اتنا بڑا اہم مسئلہ ہے کہ اسلام کے دو بڑے گروہوں میں ایک وسیع خلیج کی طرح حائل ہو رہا ہے۔ مگر اسکے ثبوت میں مولوی صاحب ایسی کچی باتیں کرتے ہیں جو تار عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور ہیں گویا ایک لحاظ سے آپ نیا علم کلام ایجاد کر رہے ہیں۔ ایسے ہی مواقع پر یہ مشہور کہاوت بولی جاتی ہے کہ

ہمارے پیر میں یہ کرامت ہے کہ لوہا تیرا دے اور بھس ڈبو دے

(اہلحدیث)

۲۷ مولانا! آپ نے استنباط، قیاس اور اظہار حکم یہ تین الفاظ بول کر مسئلہ تقلید شخصی کو خوب صاف کر دیا ہے جزاک اللہ احسن الجزاء۔ ع

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

سنئے جناب! جتنے مسائل آپ نے پیش کئے ہیں ان کو ائمہ اربعہ نے کسی آیت یا حدیث سے استنباط کر کے [illegible] ہے یا از خود ایجاد کیا ہے؟ ایجاد کرنا تو مجتہد کا منصب نہیں اس لئے کہ کسی مسئلے کو قرآن یا حدیث کی سند کے بغیر ایجاد کرنا افترا علی اللہ ہے جو کسی حالت میں بھی جائز نہیں۔ پس مطلع صاف ہے کہ اس آیت یا حدیث کو (جس سے کسی مجتہد نے مسئلہ نکالا ہے) پیش کر کے ہمارے دستخط کرا لیجئے۔ قصہ ختم۔ ———— آپ نے جو دین مجتہد [illegible]

[۱] حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم بنی اسرائیل سے مخاطب ہو کر کہا تھا کہ کیا تم لوگ اعلیٰ درجہ کی چیز چھوڑ کر اسکے عوض ادنیٰ درجے کی چیز حاصل کرنا چاہتے ہو۔ ۱۲ منہ

انہوں نے جو اصول وضوابط وضع کئے۔ تو کیا وہ اس لئے وضع کئے کہ لوگ عمل نہ کریں۔ انہوں نے کتابیں لکھوائیں تو اس لئے کہ کوئی ان پر عمل نہ کرے۔ نہیں انہوں نے مسلمانوں کے عمل کے لئے آسانی کر دی۔ اور ہر ایک مسئلہ کا جو کہ ابھی وجود میں بھی نہ آیا تھا۔ جواب لکھ دیا۔ تاکہ ہمیں تکلیف نہ ہو۔ ہمارے لئے روٹی پکا کر رکھ دی کہ خود پکانی نہ پڑے۔ ہاں جن لوگوں نے ائمہ کا دامن چھوڑا۔ اور خود قرآن و حدیث سمجھنے کا دعویٰ کیا وہ گمراہ ہو گئے اور کئی دوسروں کو بھی ساتھ لیکر ڈوبے۔ اعاذنا اللہ منہم ۲۸

البتہ ائمہ نے اپنے مجتہد شاگردوں کو فرمایا تھا کہ ہمارا قول اگر کسی حدیث صحیح کے خلاف

بقیہ حاشیہ از صفحہ ۴

مظہر حکم کہا ہے موجد حکم نہیں کہا۔ مظہر حکم کے معنی ہیں مخفی حکم کو ظاہر کرنے والا۔ استنباط کے معنی بھی یہی ہیں کہ کسی نص صریح سے کوئی مخفی حکم نکالا جائے اس سے ہم منکر نہیں ہیں۔

مثلاً حدیث شریف میں آیا ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب مت کیا کرو۔ اس سے یہ مسئلہ استنباط کیا جا سکتا ہے کہ ایسے پانی میں پاخانہ کرنا بھی منع ہوگا کیونکہ وہ بھی ناپاک ہے۔

بحالت روزہ تین کام کھانا پینا جماع کرنا ممنوع ہیں ایک صحابی نے آکر عرض کیا کہ

حضور! میں نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے۔

یہ سن کر آپ نے اس کو روزہ توڑنے کا کفارہ دینے کا حکم دیا۔ اس پر قیاس کر کے امام صاحب نے قصداً کھانے پینے کی چیز استعمال کر کے روزہ توڑنے والے پر کفارہ ادا کرنا واجب ٹھہرایا۔

آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے چچا امام شافعی صاحب اس قیاسی مسئلہ کو نہیں مانتے۔ سو یہ آپ کے گھر کا معاملہ ہے آپ خود آپس میں نپٹ لیں ؎

محتسب را درون خانہ چہ کار

آجکل نوٹ تجارتی کاروبار میں سکے کی طرح چلتے ہیں اسی لئے ان پر زکوٰۃ اسی طرح فرض ہوگی جس طرح سونے چاندی کے سکوں پر فرض ہے۔

ریل گاڑی آنحضرت کے زمانہ میں نہ تھی مگر کشتیوں کا استعمال برابر ہوتا تھا۔ اسی لئے کشتیوں پر قیاس کر کے ریل گاڑی میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔

قرآن مجید کا ایک جامع ارشاد بھی سن لیجئے!

فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا

یعنی بوقت خوف پیادہ یا سواری کی حالت میں نماز پڑھ سکتے ہو۔

چونکہ ریل گاڑی بھی سواری میں داخل ہے۔ اسلئے اگر نماز کا وقت نکل جانے کا اندیشہ ہو تو چلتی گاڑی میں بھی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ (اہلحدیث)

۲۸ اس اقتباس میں مولانا بڑے ناراض معلوم ہوتے ہیں۔ اہل حدیث کو گمراہ اور گمراہ کن قرار دیتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے مکان کے اردگرد اہل حدیثوں نے گھیرا ڈال رکھا ہے اور ان کی شکلیں دیکھ کر آپ کو طیش آرہا ہے وہ لوگ مولانا کی سخت کلامی کے جواب میں غالباً یہ شعر پیش کرتے ہونگے یا کرینگے ؎

مکش بہ تیغ ستم والہان سنت را
نکردہ اند بجز پاس حق گناہ دگر

ہاں مولانا! ہم پہلے بھی پوچھ آئے ہیں اور اب مکرر پوچھتے ہیں کہ وہ اصول کیا تھے جو ائمہ اربعہ رح نے وضع کئے تھے کبھی وہ آپ نے دیکھے بھی!

ہم آپ کو تکلیف دیتے ہیں کہ انکو معلوم کرنے کیلئے ہمارا رسالہ "تقلید شخصی و سلفی" ملاحظہ کیجئے۔ پھر بتائیے کہ وہ اصول ایسے ہیں جن سے مسئلہ تقلید شخصی ثابت ہو سکے۔

آپ کا یہ فرمانا کہ

ائمہ اربعہ رح کی کتابیں چونکہ ہمارے عمل کے لئے لکھی گئی ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ائمہ اربعہ رح کی تقلید کرنی چاہئے،

مولانا! آپ نے جو چند رسالے لکھے ہیں یا آئندہ لکھینگے تو کیا ان کے لکھنے سے آپ کا مقصود بھی اپنی تقلید شخصی کرانا ہے یا ہوگا؟

مولوی صاحب! آپ کا فقرہ ذیل کہ

ائمہ اربعہ کا دامن چھوڑ کر قرآن حدیث کو سمجھنے کی کوشش کرنا۔ ذرہ تشریح طلب ہے۔

ائمہ اربعہ رح خصوصاً امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی کتاب (جس میں آپ نے احادیث نبویہ کی تفہیم یا تشریح کی ہو) اگر آپ کے پاس موجود ہو تو اُسے پیش کریں تاکہ ہم بھی اس سے استفادہ کریں۔ اگر نہیں پیش کر سکتے تو آپ بھی اسی اعتراض کے مورد ٹھیرے جو ہم پر وارد کر رہے ہیں علاوہ اسکے میں آپ سے یہ بھی پوچھنے کا حق رکھتا ہوں کہ ائمہ اربعہ رح کے اجتہادات سے پہلے قرآن و حدیث کو سمجھنے کا کیا طریقہ تھا؟

لطیفہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مولانا عبد الحکیم مرحوم سیالکوٹی (شارح خیالی) بازار میں جا رہے تھے کہ اچانک ایک طالب علم پر نگاہ پڑی جو "خیالی" کا سبق یاد کر رہا تھا۔ آپ نے وہاں ذرا ٹھیر کر پوچھا میاں کیا پڑھ رہے ہو طالب علم مذکور ممدوح کو پہچانتا نہ تھا اس نے کہا کہ میں خیالی کا سبق یاد کر رہا ہوں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ تمہارے استاد کے پاس خیالی کا حاشیہ "عبد الحکیم" بھی ہے؟ اس طالب علم نے کہا کہ "نہیں"۔ مولوی صاحب نے جواباً فرمایا تمہارا استاد خیالی کا مطلب کیسے سمجھتا ہوگا؟ ذہین طالب علم نے جواب دیا کہ جسطرح عبد الحکیم نے سمجھا ہے۔ مولوی صاحب موصوف اس کی ذہانت کے قائل ہو کر آگے چل دیئے۔

مولانا! اس لطیفہ سے آپ کو بھی کچھ فائدہ ہوا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ آپ لوگوں نے ائمہ اربعہ کا مرتبہ نبوت کے منصب کی طرح بہت بلند سمجھا ہوا ہے۔ حتیٰ کہ آپ لوگوں کو تو اونچے پہاڑ پر چڑھنا اس سے آسان معلوم ہوتا ہے کہ کوئی عالم اپنے فہم سے قرآن و حدیث کا مطلب سمجھے

ے خیالی علم کلام کی ایک بڑی مشکل کتاب کا نام ہے جس کے متعلق یہ کلام مشہور ہے۔ ؎

خیالات خیالی بس بلند است
نہ ایں جا جائے قل احمد نہ جند است
وسلے عبد الحکیم از رائے عالی
بحل کردہ خیالات خیالی

ahmadimuslim.de

پاؤ تو چھوڑ دو۔ جس سے معلوم ہؤا کہ انہوں نے اپنی تقلید کا حکم دیا تھا۔ پھر بڑے وثوق سے فرمایا کہ ہمارا قول کوئی مخالف حدیث نہیں۔ اگر تم مخالف پاؤ تو چھوڑ دو۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان ائمہ کو اپنی حقانیت پر پورا یقین تھا۔ اسی لئے فرمایا کہ جب خلاف دیکھو تو چھوڑ دو۔ لیکن یہ نہیں فرمایا کہ تم اگر کسی حدیث کو اپنے فہم میں صحیح سمجھو۔ اور ہم نے جس آیت یا حدیث سے مسئلہ اخذ کیا ہے۔ اس کو تم اپنی سمجھی ہوئی حدیث کے خلاف سمجھو تو وہ آیت یا حدیث چھوڑ دو جس سے ہم نے مسئلہ سمجھا ہے۔ بلکہ آپ نے تو یہ فرمایا ہے کہ میرا قول (جس کیلئے کوئی دلیل نہ ہو) وہ بھی صحیح حدیث کے خلاف ہو تو چھوڑ دو۔ اور ایسا خدا کے فضل سے کوئی مسئلہ نہیں۔ جس میں مجتہد کے پاس دلیل نہ ہو۲۹ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

(نوٹ) ایسے بیہودہ اعتراضات کرنے والے وہابی معلوم دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے ملنا جلنا ممنوع ہے۔ اللہ فرماتا ہے ومن یتولھم منکم فانہ منھم حدیث میں آیا ہے المرء مع من احب۳۰۔ پس مسلمانان اہلسنت کو لازم ہے کہ ایسے اعتقاد والے لوگوں سے بچتے رہیں کہ یہ گمراہ کر دینگے اور سواد اعظم کے تبع رہیں کہ یہی نجات کا راستہ ہے۔ فقط والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ ھذا ما عندی والعلم عند اللہ۔ امر برقمہ ابو یوسف محمد شریف الکوٹلوی عفا اللہ عنہ" (الفقیہ ۲۱۔ اکتوبر ۳۸ء)

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۵)

لیکن جب اپنے اختراعی مسائل پر اتر آتے ہیں تو میت کے تیجے، ساتے، چالیسویں کا ثبوت بھی قرآن مجید سے دینے لگ جاتے ہیں۔ ؎

بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبیست

سنئے! اور کان کھول کر سنئے! مسائل مندرجہ ذیل کا ثبوت ائمہ اربعہ کی فقہ سے عموماً اور امام صاحب کی فقہ سے خصوصاً دیجئے:۔

(۱) بڑے پیر صاحب کی گیارھویں۔ (۲) مولود مروجہ کی مجلس (۳) بریلی کی گاگر یا۔ (۴) مزارات پہ قبے بنانا۔ (۵) قبروں پر چراغاں کرنا۔ (۶) قبروں پر چادریں چڑھانا۔ (۷) اہل قبور سے استمداد کرنا۔ (۸) میت کی جمعرات کرنا۔ (۹) جلسۂ عرس کرنا۔ (۱۰) تصور شیخ رکھنا۔ (۱۱) آنحضرت صلعم کو عالم الغیب اور حاضر ناظر جاننا۔ (۱۲) شیئاً للہ پڑھنا۔

کیا یہ مسائل ائمہ اربعہ کی کتب مدونہ میں ملتے ہیں یا آپ نے خود ایجاد کئے ہیں؟

اگر دوسری صورت ہے تو یہ فتویٰ آپ پر بھی عائد ہوتا ہے کہ آپ بھی گمراہ اور گمراہ کن ہیں۔

مولوی صاحب! ؎

شکل بہت پڑیگی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرہ دیکھ بھال کر

(اہلحدیث)

۲۹ مولوی صاحب! اگر آپ کا یہ خیال صحیح ہے تو فرمائیے امام شافعیؒ وغیرہ جو فاتحہ خلف الامام کے آمین بالجہر اور رفعیدین وغیرہ مسائل کے قائل ہیں انکے پاس بھی دلیل ہے؟ ان کے سوا سینکڑوں مسائل ہیں جن میں ائمہ ثلاثہ میں سے ایک یا دو یا تینوں حنفیہ کے خلاف ہیں۔ کیا اُن سب مسائل کے دلائل بھی ان کے پاس ہیں؟ اگر ہیں تو آپ ان کو ترک کرنے کا حق کیونکر رکھتے ہیں۔

امام صاحب کا اپنے شاگردوں کو فرمانا کہ

صحیح حدیث کے مقابلہ میں میرا قول چھوڑ دینا

گو آپ اس کی کتنی ہی تاویل یا تحریف کریں اس سے یہ امر تو بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ ائمہ اربعہ کے اقوال شریعت میں منتہائے کلام نہیں کیونکہ منتہائے کلام صرف خدا رسول کا کلام ہے۔ انہی معنی میں کہا گیا ہے ؎

کیا تجھ سے کہوں حدیث کیا ہے۔ دردانہ دُرج مصطفٰے ہے
صوفی و عالم و حکیم دینی۔ کرتے ہے اسی کی خوشہ چینی
باہا کے ہاں سے کون لایا۔ جس نے پایا یہیں سے پایا
گو غوث قطب و مقتدا ہے۔ وہ بھی اسی در کا اک گدا ہے
ہوتے ہوئے مصطفٰے کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

(اہلحدیث)

۳۰ اس نوٹ میں بھی مولوی صاحب بہت خفا نظر آتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ایسے اعتراض کرنے والے وہابی معلوم ہوتے ہیں: "معلوم ہوتے ہیں" کہنا تو استنباط کا درجہ ہے۔ یوں کہئے کہ وہابی ہیں۔ کیا کسی کا اعتراض سُن کر کسی عالم سے جواب پوچھنا اصلی معترض سے محبت کرنے کا ثبوت ہے؟ مثلاً آپ کا کوئی معتقد کسی آریہ سے کوئی اعتراض سنے یا ستیارتھ پرکاش میں پڑھ کر آپ سے کوئی بات پوچھے تو وہ آریوں سے محبت کرنے والا ٹھیریگا۔

صاف کیوں نہیں کہتے کہ ان اعتراضات کے جوابات ہمارے پاس نہیں ہیں۔ اس لئے ہم اپنی بھیڑوں کے گلے کو الگ رکھنا چاہتے ہیں۔ سچ ہے ؎

زاہدانہ داشت تاب جمال پری رخاں
کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

اہل حدیث کا مذہب اور اس کی شہادت

ناظرین کرام! اہل حدیث کا مذہب ہے:۔

لا الٰہ الا اللہ۔ محمد رسول اللہ

یعنی اللہ کو الوہیت میں واحد لاشریک ماننا۔ اور محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کو اطاعت اور اتباع میں واحد ماننا۔ امور شرعیہ میں کسی امتی کی ذاتی رائے کو داخل نہ جاننا۔ مسلم ہونے کے لئے حنفی، شافعی وغیرہ بننے اور کہلانے کو داخل اسلام نہ سمجھنا۔ ہاں ان بزرگوں کو مبلغ احکام اور خدام اسلام سمجھ کر ان کی عزت کرنا۔ مگر عمل کے لئے صرف قرآن و حدیث پر نظر رکھنا۔ یہ ہے جماعت اہل حدیث کا مذہب اس کی شہادات قرآن و حدیث، اقوال ائمہ و کتب مفصلہ مثل کتاب معیار الحق وغیرہ میں درج ہیں آج ہم ایک مستند عالم، ہندوستان کے سرتاج علماء حنفیہ کی شہادت پیش کرتے ہیں۔

مولانا عبدالحی لکھنوی مرحوم کو ایک دفعہ عدالت میں سوال ہؤا کہ:۔ (باقی دیکھو صفحہ ۷ پر)

معیار الحق - مصنفہ حضرت میاں صاحب دہلوی ۱۲۷۸ (۱۰۶)

ahmadimuslim.de

قادیانی مشن

رسول کریمؐ کا مرتبہ قادیان کی نظر میں

اخبار "الفضل" ۱۵ نومبر ۱۹۳۸ء میں خلیفہ قادیان کا ایک خطبہ شائع ہوا ہے۔ جس کے منہ پر ایک سُرخی "رسول کریم کی شناخت" دیکر لکھا ہے:۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ اور درجہ کی صحیح شناخت بھی احمدیت سے باہر نظر نہیں آتی۔ منہ سے کہنا کہ ہم آپ کے عاشق ہیں اور بات ہے لیکن ان لوگوں کی تقریروں کو سنو تو اگر وہ ہمارے دلائل کی خوشہ چینی نہیں کرتے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی نقل نہیں کرتے تو ان میں سوائے اسکے اور کیا ہے کہ آپ کملی والے تھے، آپ کی زلفیں ایسی تھیں وغیرہ

اہلحدیث کملی اور زلفیں کہنے والے جو لوگ ہیں وہ اس سے کم درجہ معتوب ہیں جتنا کہ یہ کہنے والے کہ رسول اور خدا میں فرق نہیں۔ سمجھتے ہو ایسا کہنے والے کون ہیں؟ اور کس نے ان کو ایسا کہنا سکھایا ہے وہ حضرت قادیان کے مسیح موعود ہیں۔ جنہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح شناخت اس شعر میں کرائی ہے ؎

شان احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم
(توضیح مرام تقطیع کلاں ص۳ مصنفہ مرزا صاحب)

اس کا اُردو ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ سادہ فارسی ہے۔ مگر جو لوگ اتنی فارسی بھی نہیں جانتے ان کے لئے ترجمہ لکھا جاتا ہے:۔

رسول کریم کی شان سوائے خدا کے کون جانتا ہے۔ وہ اپنی ہستی سے ایسے مٹ گئے کہ درمیان سے میم اڑ گیا:

یعنی آپ کا اسم ثانی جو احمد تھا اس میں سے میم نکل جانے کے بعد آپ احد ہو گئے۔ یعنی اپنی عبودیت سے نکل کر احد (معبود) بن گئے۔ یہ ہے قادیانی نبی کی تعلیم متعلقہ معرفت رسالت۔ اور اس کی تہ میں کیا راز ہے؟ یہی ناکہ چونکہ مرزا صاحب خود بھی احمد اور بروز محمد بنتے ہیں اس لئے جو صفت اصل احمد اور محمد (سلام علیہ) میں ہوگی اس کا بروز (عکس) میں آنا لازم ہے۔ اسی لئے مرزا صاحب نے اپنا مرتبہ ان لفظوں میں بیان کیا ہے:۔

رأیتنی فی المنام عین اللہ وتیقنت انّنی ھو۔ (آئینہ کمالات اسلام)

یعنی میں نے اپنے آپ کو خواب میں دیکھا کہ ہو بہو اللہ ہوں اور میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں

یہ ہے قادیان کی توحید اور رسالت کی صحیح شناخت جس پر خلیفہ صاحب کو ناز ہے۔

ناظرین! ہم جانتے ہیں کہ ایسے الفاظ کی تاویلات کی جاتی ہیں مگر ہم پوچھتے ہیں کہ سلسلہ انبیاء کرام میں کوئی ایسی مثال ملتی ہے کہ انبیاء کرام میں سے کسی نے ایسا کہا ہو جیسا مرزا صاحب نے رسول کریمؐ اور اپنی نسبت کہا ہے۔

مرزا صاحب نے دونوں عقیدے ملک میں شائع کئے۔ ان کی کوئی تاویل یا تشریح نہیں کی۔ ہاں جب اعتراضات ہوئے تو مریدین اس کی تاویل یا تحریف کرنے لگ گئے۔ مگر اب کون سنتا ہے۔

انبیاء کے سلسلے میں اس قسم کے مزلۃ الاقدام مقامات (گمراہ کن الفاظ) نہیں ملتے۔ ادھر کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب منہاج نبوت پر آئے ہیں۔ اگر انکے اپنے الفاظ کو دیکھا جائے تو نبوت کے صریح خلاف ہوتے ہیں۔ یہ شعر بھی اسی قسم کا ہے ؎

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوبؑ ہوں
نیز ابراہیمؑ ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار
(درثمین)

لفظ "میں" سے مراد کون ہے۔ اگر مرزا صاحب کی ذات گرامی مراد ہے تو غلط ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب نہ آدمؑ تھے نہ ابراہیمؑ نہ موسیٰؑ نہ یعقوبؑ۔ کیونکہ وہ مبارک ہستیاں ان سے بالکل جدا ہیں۔ کہ اگر "میں" سے مراد ذات خدا ہے تو بھی یہ غلط ہے۔ کیونکہ خدا ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ وغیرہ نہیں ہے بلکہ وہ الٰہ موسیٰ اور الٰہ ابراہیمؑ ہے۔ اور اگر "میں" سے مراد کوئی اور ہے تو اس کو بیان کریں۔ غرض اس قسم کی بھول بھلیاں سلسلہ انبیاء کرام میں نہیں ملتیں۔ یہ خاصۂ قادیان ہے۔

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۶)

کیا حنفی، شافعی ہونا اسلام میں کوئی ضروری شرط ہے؟

آپ نے باقرار صالح (حلفاً) جواب فرمایا:۔

حنفی وغیرہ ہونا مسلمانی میں شرط نہیں کیا گیا۔ اور پیغمبر صاحبؐ اور اصحابؓ اور امامؒ کے وقتوں میں حنفی شافعی وغیرہ (ناموں) سے مسلمان موسوم نہ تھے۔

(مجموعہ فتاویٰ لکھنوی جلد اول ص۳۸۵)

ہمارے مخاطب مولوی محمد شریف صاحب غالباً (بلکہ یقیناً) اس فتوے سے متفق ہیں۔ کیونکہ آپ نے بھی زمانہ رسالت یا عہد خلافت راشدہ میں ان ناموں کا ثبوت نہیں دیا چونکہ آپ نے تقلید شخصی کی فرضیت یا وجوب پر کوئی شرعی دلیل نہیں دی لہذا اس پر یہ کہنا بالکل بجا ہے ؎

نہ کہ تقلید کی کچھ بھی سند پھر اُس پہ اڑتے ہیں
غضب دانا مقلد ہیں کہ بے ہتھیار لڑتے ہیں

اطلاع یہ مضمون رسالہ کی صورت میں بھی چھپ کر مفت شائع ہوگا۔ ناظرین مطلوبہ نسخے سے بہت جلدی اطلاع دیں۔ ہاں یہ یاد رہے کہ محصولڈاک کے علاوہ فی نسخہ ۲ پائی بطور چندہ اشاعت فنڈ ضرور آنے تاکہ توحید و سنت کی اشاعت کا سلسلہ بند نہ ہو۔ *

* جن اصحاب نے اس میں چندہ دیا ہے وہ اس چندے سے مستثنیٰ ہیں (منہ)

نصاب تعلیم

(مولانا ابو سعید شرف الدین صاحب دہلوی کے قلم سے)

نصاب تعلیم کے متعلق عرصہ سے اخباروں میں مضامین شائع ہو رہے ہیں کہ موجودہ نصاب ناقص ہے بے سود ہے، قابل ترمیم ہے۔ وجہ یہ کہ طلباء اور فارغ شدہ علماء میں فلاں فلاں نقص ہیں۔ مثلاً تحریر و تقریر خصوصاً عربی وغیرہ دیگر زبانوں میں گفتگو۔ سیاسیات میں دخل۔ ان سب میں وہ بالکل بے بہرہ یا ناقص ہیں لہذا نصاب تعلیم درس نظامی بیکار۔ میں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں۔ گستاخی معاف کہ درس نظامی کو بے سود اور بے کار بتانے والے حضرات نے درس نظامی کو پڑھا ہی نہیں۔ یا پڑھا ہے مگر سمجھا نہیں۔ ورنہ وہ ایسا نہ کہتے۔ کیا حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ و شاہ عبد العزیز صاحبؒ و شاہ اسمٰعیل صاحبؒ و نواب صدیق الحسن خان صاحب مرحوم و سر سید احمد خان صاحب مرحوم و حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی و مولٰنا محمود الحسن صاحب مرحوم دیوبندی و مولانا ثناء اللہ صاحب و مولانا ابراہیم صاحب و مولانا ابو القاسم صاحب و مولانا حسین احمد صاحب و مولانا کفایت اللہ صاحب و مولانا داؤد صاحب و مولانا عبید اللہ صاحب سندھی وغیرہ علماء نے درس نظامی کے سوا کسی اور جدید نصاب کی تعلیم حاصل کی تھی۔ ہرگز نہیں۔ یہی درس نظامی تھا جس سے وہ کامل ہوئے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اکثر اس کمال سے بے بہرہ ہیں۔

جواب یہ ہے کہ اول تو ہر زمانہ میں طبقات مختلف ہوتے ہیں۔ صحابہ و تابعین و تبع تابعین وغیرہ کے حالات پڑھئے کہ اہل شوریٰ اصحاب الرائے مجتہد فقیہ سب نہ تھے اور جو تھے وہ بھی یکساں نہ تھے۔ (فضلت بعضهم علی بعض) وغیرہ مثالیں ملتی ہیں۔ ابھی دیکھئے کیا جامع ازہر اور کیا انگلستان کی یونیورسٹیوں کے فارغ شدہ اگرچہ سندیں حاصل کر چکے ہیں۔ مگر قابل لیکن کتنے ہیں کہ جنہیں کہ ہر شعبہ میں کامل کہیں۔ دس فیصدی بمشکل نکلیں گے۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ انٹرنس، ایف اے والوں کو جانے دیجئے بی۔اے کو لیجئے۔ علاوہ سیاست ہر قسم کی تحریر ضروریات خط و کتابت، عقائد ضروری مسائل مثلاً ماں باپ بہن بھائی جورو بچے وغیرہ اقارب کے حقوق میں جانچئے۔ ۹۰ فیصدی فیل ہونگے۔ باوجودیکہ انگریزی نصاب تعلیم و انتظام حکومت کے ہاتھ میں ہے۔ اور لاکھوں کروڑوں روپیہ اس پر خرچ ہوتا ہے۔ ان کو پڑھ کر بڑے بڑے عہدوں کی امیدیں ہیں۔ اور ان کالجوں میں اچھے اچھے دماغ والے اور رئیس و امراء و رؤسا کے بچے پڑھتے ہیں۔ پھر بھی لاکھوں کی تعداد میں فیل ہوتے ہیں اور بے کار مارے مارے پھرتے ہیں۔ پھر کیا یہ نصاب تعلیم یا مدرسین کا نقص ہے۔ جس کے ہزاروں بلکہ لاکھوں محافظ متقن و موئد ہر وقت کمر بستہ ہیں۔ (فافہم و تدبر)

اب آئیے میں اصل گر کی بات بتاؤں۔ وہ یہ ہے کہ اول تو عربی مدارس سے حکومت کو سروکار نہیں۔ امراء و اہل ثروت کو اس کی طرف توجہ نہیں۔ ان کی توجہ انگریزی کی طرف ہے۔ پھر عربی پڑھ کر کوئی بڑا عہدہ ملنے کی امید بھی نہیں۔ روٹی بھی بمشکل ملتی ہے۔ اکثر بلکہ قریباً سب طبقہ غرباء عربی پڑھتا ہے۔ کسی دنیوی امید پر نہیں محض للہ فی اللہ۔ پھر جو ذہین ہوتے ہیں۔ اکثر انگریزی پڑھتے ہیں زیادہ طلبہ عربی والے معمولی دماغ کے ہوتے ہیں۔ اور اکثر کما حقہ محنت بھی نہیں کرتے یاد نہیں کرتے۔ پھر بوجہ غربت کے وہ بہت جلدی ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دس بارہ سال کی تعلیم کو دو تین یا چار سال میں پڑھنا چاہتے ہیں۔ اور اکثر ایسا ہوتا بھی ہے۔ پھر اگر وہ ناقص ہوں تو قصور نصاب تعلیم اور مدرسین کا ہے یا پڑھنے والوں اور کما حقہ محنت نہ کرنے والوں کا۔ کسی فن کی کوئی کتاب ان کو یاد نہیں ہوتی۔ قرآن مجید کے مضامین پر عبور کامل نہیں ہوتا۔ تو اس میں درس نظامی اور مدرسین کا کیا قصور۔

میں کہتا ہوں ایک اچھے دماغ والے کو صرف فصول اکبری۔ کافیہ۔ ہدایۃ الحکمت۔ خلاصۃ الحساب۔ سلم۔ جامی تلخیص المفتاح۔ ترجمہ قرآن مجید۔ بلوغ المرام۔ قدوری مقامات حریری۔ رشیدیہ وغیرہ چند دیگر رسائل کسی استاذ کامل سے تعلیم دلوا کر یاد کرائیے۔ اور اسے جانچئے۔ پھر دیکھیں آپ کیسے درس نظامی پر حرف گیری کرتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہیں وہی طالب علم جناب کا امتحان لینے لگے میرا مطلب یہ نہیں کہ اب کسی دوسرے فن یا کتاب کی ضرورت ہی نہیں۔ کلا و حاشا اور کیا درس نظامی کی یہ شرط ہے۔ کہ اس میں اور کوئی کتاب داخل نہ کی جائے۔ یا کم نہ کی جائے۔ ہرگز نہیں۔ بضرورت زمانہ حال بعض فنون یا کتب کی ضرورت ہے۔ اور بعض کتب کو بوجہ عدیم الفرصتی درس سے کم کرنے میں بھی مضائقہ نہیں۔ مگر ایسا نہ ہونا چاہئے کہ انگریزی وغیرہ کا غلبہ ہو کر کتاب و سنت وغیرہ دینیات کی تعلیم میں نقصان پیدا ہو جائے۔ جس سے وہ موجودہ حالت سے بھی گر جائیں۔ میرا مطلب صرف اتنا ہے کہ نصاب تعلیم پر اعتراض کرنے والوں کی غلطی ہے کہ وہ پڑھنے والوں کی کوتاہی کو نصاب تعلیم یا مدرسین کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ بہت بڑی ضرورت اس امر کی ہے کہ طلبہ عربی پڑھنے والے ذہین اور سلیم الطبع اور فارغ البال ہوں اور مدت تعلیم کے مطابق تعلیم حاصل کریں۔ امراء و رؤسا اپنے ہشیار بچوں کو عربی پڑھائیں اور خصوصًا دینیات کی تعلیم کو مقدم کریں اور نادار طلبہ کی امداد کریں۔ پھر انشاء اللہ سب شکایتیں رفع ہو جائینگی ورنہ نصاب تعلیم کی ترمیم کے بعد بھی یہ شکایتیں بحال رہینگی۔ ہاں نصاب تعلیم کی ترمیم اور مدارس کی اصلاح کے متعلق بھی کچھ عرض کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ

حضرت مولانا نے کسی اشاعت میں نصاب تعلیم بتایا ہے کہ اس میں فلاں فلاں فن یا کتب ہوں۔ بعض اور اصحاب نے بھی کچھ بتایا ہے کہ مدارس سب مل کر کام کریں اور فلاں فلاں طریق سے کام کریں وغیرہ۔ میرے خیال میں سب کا متفق ہو کر کام کرنا بلکہ یک جا جمع ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ اور ایسا نہ کبھی ہوا ہے نہ آیندہ

امید ہے۔ اس لئے کہ اب تو رنگ ہی بدل گیا ہے۔ امراء علماء کو اپنا غلام بنانا چاہتے ہیں۔ علماء ان کی رائے وحکومت پسند نہیں کرتے۔ عوام علماء کی اتباع نہیں کرتے۔ پھر اتفاق کیسے ہو۔ (ایں خیال است ومحال است وجنوں)

اور جب کہ اکثر اہل مدارس غرباء ہیں۔ اتنی وسعت نہیں رکھتے کہ تمام علوم وفنون کے شعبے اپنے اپنے مدرسوں میں جاری کریں۔ لہذا مناسب ہے کہ بطور تقسیم کار جتنی جتنی کسی میں وسعت ہو، کام کرے اور بڑے مدارس چھوٹوں کو اپنے ساتھ ملحق کرکے انکی امداد کریں۔ جو جو فن یا شعبہ ان میں نہ ہو وہ بڑے مدارس سے حاصل کئے جائیں۔ جو ان کے قرب وجوار میں ہوں۔ اور اس منحوس آواز سے جو قابل لعنت ہے نفرت کی جائے کہ نصاب تعلیم نکما ہے، مدارس عربیہ بے کار ہیں، فلاں مدرسہ جو ایسا ہے ویسا ہے، وہ کام کا ہے باقی سب بے کار ہیں۔ یہ قول بالکل باطل ہے۔ ہمیشہ سے ایسا ہوتا چلا آیا ہے کہ تقسیم کار کے طریق پر چھوٹے بڑے مدارس اپنے اپنے طریق پر کام کرتے رہے اور انہیں میں سے کامل لوگ نکلتے رہے۔

؎ خاکساران جہاں را بحقارت منگر
توچہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

ہاں اب جو بڑے قابل اور لائق بنتے یا سمجھے جاتے ہیں یا اعتراض کرتے ہیں انہوں نے کونسے نصاب کی تعلیم سے کمال حاصل کیا ہے اور کن سے کیا ہے۔ فیہ کفایۃ لمن لہ درایۃ۔ وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

الحدیث مولانا معترضین درس نظامی پر بہت خفا معلوم ہوتے ہیں۔ خفگی کی بات نہیں۔ تبادلہ خیالات ہے۔ جناب کو معلوم ہوگا کہ درس نظامیہ میں صدرا اور شمس بازغہ، شرح چغمینی خلاصۃ الحساب محیط الدائرہ بھی داخل ہیں۔ کیا ایسی کتابوں کی اصلاح وتبدیلی پر بھی آپ خفا ہونگے؟ جناب نے شاہ ولی اللہ صاحب رح کا بھی ذکر کیا ہے۔ ممدوح کی درسی کتابوں کا بھی حال جناب کو معلوم ہوگا کہ منطق صرف قطبی تک پڑھی تھی نہ اس میں ملاحسن کی قال اقول نہ قاضی مبارک کی موشگافیاں۔ نہ حمد اللہ کی موجہات کی بحثیں۔ کیا یہ بات سوچنے کی نہیں ہے کہ یہ سب علوم آلات کے طور پر رکھے گئے تھے مقاصد کے طور پر نہیں۔ اس کی مثال سفر حج ہے۔ جس کے لئے پہلے اونٹوں کی سواری تھی آج موٹریں اور لاریاں چلتی ہیں کبھی ریل بھی جاری ہوجائیگی مقاصد میں تبدیلی نہیں ہوتی مبادی بدلتے رہتے ہیں۔

طلباء عربیہ کی کم لیاقتی کا آپ کو بھی اعتراف ہے۔ مگر اس کا سبب آپ طلباء کی کم محنتی اور اساتذہ کی غفلت بتاتے ہیں۔ اس پر بھی سوال ہوگا کہ یہ دونوں کیوں؟ اساتذہ جب معاوضہ پاتے ہیں تو غفلت کیوں، طلباء جب وظائف لیتے ہیں تو سستی کیوں؟

کبھی کوئی مجلس علماء کی ہوگی تو خادم کچھ اور بھی عرض کریگا۔ آپ نے اجتماع علماء کو مشکل قرار دیا ہے۔ میں اس کے جواب میں اتنا ہی عرض کرتا ہوں
مشکلے نیست کہ آساں نہ شود

پیام بیداری

(از مولوی ابو العرفان مولوی شمشاد علی صاحب مست گنوری بدایونی)
(یہ نظم بریلی کے جلسہ اہل حدیث میں پڑھی گئی تھی۔ رست)

یوں تو ہے دنیا زبانی منقبت خوان حدیث
درحقیقت ہے عمل سے عظمت وشان حدیث

گر حدیثوں پر نہیں عامل تو پھر کچھ بھی نہیں
مسلم ہندی ہے تو اک جسم بے جان حدیث

تیرے دعوے بے عمل تیرے عمل بے فائدہ
تو نہیں پہچانتا جب راہ عرفان حدیث

اے کہ وہ ساعت کہ تجھ کو علم دیں کا شوق تھا
زندگی کا تیری ہر لمحہ تھا قربان حدیث

تیری کوشش سے حدیث آئی تھی ہندوستان میں
اور یہیں جاری کیا تھا تو نے فرمان حدیث

رحمت حق شاہ عبدالحق ولی اللہ پر
ہند میں آکر لیا دونوں نے میدان حدیث

دل سے پھر سعیٔ میاں صاحب؎ کے قربان جائیے
کردیئے جس نے فراہم ساز وسامان حدیث

چار سُو چھائی ہوئی تھی شرک وبدعت کی گھٹا
ایسی تاریکی میں چمکائی گئی شان حدیث

یوں بہار آئی نسیم صبح کے آغوش میں
بن گیا ہندوستاں جیسے گلستان حدیث

تھا محمد مصطفےٰ صلے علےٰ کا معجزہ
ہو رہا تھا دلنشیں ہر دل میں ارمان حدیث

آئے خالی ہاتھ گھر سے گودیاں بھر کر چلے
کوشش استاد سے سب جاں نثاران حدیث

بن کے پھر اہل حدیث اُٹھے عمل کے واسطے
کار تبلیغی کی خاطر سرفروشان حدیث

شرک وبدعت کے سفینے آگئے گرداب میں
بحر ہندستاں میں طوفاں خیز تھی شان حدیث

اس عروج منزلت میں اس نمایاں دور میں
اُٹھ کے تنظیم جماعت کو محبان حدیث

اپنی پامردی کے بل پر آگئے میدان میں
پھونکنے ہندوستان کے جسم میں جان حدیث

کی بنا آل انڈیا اہل حدیث کی اک موتمر
بن گئے روح رواں بزم اعیان حدیث

یہ منظم بزم مسلم یہ مکمل نظم حق
اک قدم بڑھتی تو بڑھتی تھی یہ فرمان حدیث

جس نے بنیادیں ہلادیں جور واستبداد کی
وہ تھے قرآنی مسائل وہ تھے فرمان حدیث

آہ وہ توحید سامانی کا جذبہ کیا ہوا
چھین کرلے جارہے ہیں دشمن جان حدیث

؎ حضرت مولانا نذیر حسین رحمہ اللہ المعروف میاں صاحب۔

مدت رفتہ ہو رہیں دل سے عمل کی کوششیں
نام باقی ہے ہمارا کام کچھ باقی نہیں
ہم رواجوں کے ہیں بندے ہم ہیں رسموں کے غلام
ہم موحد ہیں ہمارا تو یہ فرض عین ہے
ہم کو رونا ہے تو اپنوں کا ہے غیروں کا نہیں
بدعتی بدعت میں مشرک شرک میں محو رہیں
کاہلی، مردہ دلی کا بے حسی کا ہیں شکار
چست ہیں دعووں میں ہم لیکن عمل میں سست ہیں

چلے جسم سے کھینچنے لگی جانِ حدیث
دل سے اب گھٹنے لگی ہے عظمت وشانِ حدیث
چھوٹتا جاتا ہے اب ہاتھوں سے دامانِ حدیث
ہو ہماری شکل مرتا پا بہ فرمانِ حدیث
وہ تو ہیں ہٹ دھرمیوں سے دشمن جانِ حدیث
ہم رواجوں میں پھنسے ہوکر ثناخوانِ حدیث
بھول بیٹھے آج ہم سب عہد و پیمانِ حدیث
ہوگئے آزاد کیوں بن کر غلامانِ حدیث

تابکے غفلت شعاری تابکے یہ حالِ زار
سونے والو ہوشیار! اے سونے والو ہوشیار

رسمی حنفیوں کی بدگوئیاں

(مرقومہ خوشی محمد صاحب ساکن تارڈنواں ضلع گوجرانوالہ)

ناظرین! اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ مورخہ ۲۸/۸ موضع ناٹیوالہ تحصیل وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں گرد و نواح کے آدمی بڑی دھوم دھام کے ساتھ شریک ہوئے۔ جلسہ عشاء کی نماز کے بعد شروع ہوا۔ مولوی نور محمد مقیم حافظ آباد نے تقریر شروع کی۔ دوران تقریر میں آپ نے فرمایا کہ وہابی لوگ جو کہ اسلام کے ساتھ تعلق رکھنے کا دعویٰ رکھتے ہیں وہ کفار سے بڑھ کر بے ایمان، دروغ اور افترا باندھنے والے ہیں۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ جناب سرور کائنات وفخر موجودات کو بشر کہتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں مذکور ہے اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الخ جس کی تفسیر میں علامہ ابن جوزیؒ و ابن جریر و امام ابن تیمیہ و تفسیر کبیر و عباسی و جلالین وغیرہ یہ لکھتے ہیں کہ حضور سرور کائنات اور اللہ تعالیٰ کا نور ایک ہی ہے۔ ذات اوصاف میں کوئی فرق نہیں جس کا ثبوت یہ ہے قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ۔ اس آیت کے زیر عنوان تمام مفسر و محدث اپنے اپنے اقوال پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اللہ اور رسول میں کوئی فرق نہیں ہے۔

چنانچہ مذکورہ بالا عبارت کے متعلق مولوی صاحب نے ایک شعر بھی فرمایا ؎

شریعت کا ڈر ہے نہیں صاف کہہ دوں
خدا خود رسول خدا بن کے آیا

نعوذ باللہ من ذالک۔ علمائے اہل حدیث کے لئے وہ وہ الفاظ تجویز کئے گئے کہ اللہ پناہ دے۔ میرے بھائیو! اس سے زیادہ کوئی اور بھی گمراہ ہے جو اہل اسلام کو کافر بے ایمان، دروغ گو وغیرہ کہے الغرض پبلک میں کوئی آدمی ایسا نہ تھا جو اس بدگو کو روکتا۔ آخر کار مولوی عبدالرحیم صاحب ساکن کوٹ نواں متصل قصبہ ناٹیوالہ نے چودھری غلام محمد کو کہا کہ ایسے لغو کلمات کہنے مسجد میں ناجائز ہیں۔ اس سرگوشی سے مولوی نور محمد صاحب بڑے جوش سے بولے ہماری تقریر میں خلجان مت ڈالو۔ اگر کوئی اعتراض ہے تو پیش کرو۔ چنانچہ مولوی عبدالرحیم نے کہا کہ قرآن مجید سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ
فرمادے تحقیق میں بندہ ہوں مثل تمہارے فرق یہ ہے

کہ میری طرف وحی کی جاتی ہے۔"

چونکہ عبدیت کے آخری مقام اور انسانیت کے مرتبہ تعویٰ پر صرف آپ ہی نظر آتے ہیں اور کوئی اس میں شریک نہیں اس لئے عبد کا لقب بغیر کسی اضافت اور نسبت کے آپ کے لئے ہی موزوں ہو سکتا ہے۔ چنانچہ فرمایا

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ الخ

کیا پاک ہے وہ خدا جس نے ایک رات اپنے بندے کو مسجد الحرام سے اقصیٰ تک سیر کرائی۔

نیز اسی سیر کی انتہائی معراج پر پہنچکر جب کسی بغیر واسطہ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا عز و شرف حاصل ہوا تو اس کا تذکرہ کرتے ہوئے بھی عبد کے لقب سے ذکر فرمایا:۔ فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی۔

پھر وحی کی اپنے بندے کی طرف جو وحی کی جو دیکھا تھا وہی بیان کیا رسول نے دل سے جھوٹ کچھ نہیں کہا۔

اور آپ کی بعثت عامہ اور نبوت کاملہ کے شرف کا ذکر کرنا مقصود تھا تو بھی عبد کے لقب سے ذکر فرمایا۔

تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا۔

بڑی بابرکت وہ ذات ہے جس نے اپنے بندے پر فرقان اتارا تاکہ تمام جہان کے لئے ہوڈرانے والا۔

قرآن کریم کے حیرت انگیز اعجاز کا ذکر فرمایا تو بھی عبد کے لقب سے ارشاد فرمایا۔

اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا الخ

اگر تم کو اس قرآن کریم کی صداقت میں کچھ شک ہے جو ہم نے اپنے بندے پر نازل فرمایا الخ

چاروں طرف سے دشمنوں کے ہجوم نے گھیرا تھا ہے اور رسول پاکؐ کی حفاظت کا اعلان جب منظور ہوا تو بھی عبد کے لقب سے یاد فرمایا۔

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔

کیا اللہ اپنے بندے کی حفاظت کے لئے کافی نہیں۔

حضرت عباسؓ فرماتے ہیں:۔

نہیں پیدا کیا اللہ نے کسی روح کو جو محمد صلی اللہ علیہ

ahmadimuslim.de

سے اللہ کے نزدیک زیادہ مکرم ہو اور نہ یہ سنا گیا ہے کہ اللہ نے آپ کی زندگی کے سوائے دوسرے کی قسم کھائی ہو۔ (ترمذی)

جب اور کچھ بن نہ آئی تو مولوی نور محمد نے فرمایا کہ یہ آیات قرآنی کوئی ضروری نہیں بلکہ غیر ضروری ہیں۔ وہابی وہابی ہے پکڑو پکڑو مارو مارو۔

مگر کچھ دور اندیش آدمیوں نے اس جلتی آگ پر پانی ڈالا۔ خدا ہدایت دے۔

اہلحدیث آئندہ کو ایسی بحث میں ہمارے مبلغین زیادہ تکلیف نہ کیا کریں۔ بلکہ مخاطبوں سے صرف التحیات کے کلمات پڑھنے کی درخواست کیا کریں اور پوچھا کریں۔ اس میں جو

اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ

ہے۔ کیا آج کل بھی آپ اس کو پڑھتے ہیں یا نہیں پڑھتے ہیں۔ تو اس کے معنی ہیں کیا کبھی عبد اور مالک ایک ہو سکتے ہیں۔ ؎

بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

تفصیل رسالہ "شمع توحید" و "نور توحید" میں درج ہے۔

کے سامنے وید ہرگز ہرگز نہ پڑھیں۔

(۲) شودر اگر محنت و مشقت سے روپیہ جمع کرے تو راجہ زبردستی چھین لے۔

(۳) شودر کو حکم ہے کہ اپنا نام ایسا بُرا رکھے کہ اس میں ذلت پائی جائے۔

(۴) شودر کو اتنا اچھوت قوم قرار دیا گیا ہے جو انسانیت سے بعید ہے کہ ذرا بھی خودداری رکھتے ہوئے انسان اسکو ہرگز ہرگز گوارا نہیں کر سکتا۔ سوامی دیانند نے اپنی کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں حکم دیا ہے کہ شودر آریوں کا آٹا گوندھتے وقت منہ پر کپڑا باندھ لیں تاکہ منہ کی ہوا آٹے کے اندر نہ گھس جائے۔

بلکہ موجودہ وقت میں اس کا اثر ابھی تک ویدک دھرمیوں میں اتنا پھیلا ہوا ہے کہ آج بھی ویدک دھرم کے پابند لوگ اچھوتوں کو کنوئیں پر چڑھ کر پانی بھرنے سے منع اور مندروں میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتے۔ وغیرہ۔

برخلاف اس کے اسلام میں کوئی ایسی تفریق نہیں جو مساوات کے خلاف ہو۔ کوئی غیر مسلم چاہے کسی مذہب یا کیسی ہی نیچی قوم سے ہو داخل اسلام ہو جائے تو مسلمان اس سے یکساں سلوک کرتے ہیں۔ مثلاً ایک بھنگی مسلمان ہو کر مسجد میں اول وقت پہلی صف میں جمعہ کے روز بیٹھ جائے تو کیا مجال۔ کسی ریاست کا نواب صاحب اس کو وہاں سے اٹھا سکے۔ خواہ وہ مسجد اسی نواب صاحب کی بنائی ہوئی کیوں نہ ہو۔

تاریخ اسلام پر نظر ڈالنے سے یہی معلوم ہو سکتا ہے کہ اسلام میں مساوات پر کس قدر عمل ہوتا رہا ہے۔ مثلاً

(۱) برامکہ آتش پرست تھے۔ اسلام لانے کے بعد اسی خاندان سے خلیفہ ہارون رشید نے وزیر اعظم بنایا

(۲) سلطنت بغداد و ہندوستان و مصر میں اہلسنت بادشاہوں کے وزیر اعظم اور صوبجاتی گورنر خاندان شیعہ سے بھی ہوتے رہے ہیں۔

(۳) مساجد و قبرستانوں میں کبھی امیر و غریب کا فرق نہیں کیا گیا۔

(۴) امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں

اسلام اور مساوات

(مرقومہ محمد عبداللہ حبیب اللہ صاحب ساکن چیر کنڈا۔ ضلع مان بھوم)

دنیا میں مساوات ایک ایسی چیز ہے جس کو دنیا کا ہر مذہب و قوم چاہتی ہے۔ لیکن جو مساوات اسلام میں بتائی گئی ہے ویسی دنیا میں اور مذاہب پیش کرنے سے آج تک عاجز ہیں۔ مساوات کے معنے ناظرین یہ نہ سمجھیں کہ جاہل بمقابلہ عالم کے یا ایک غدار بے وفا بمقابلہ ایک وفادار کے یا ایک بدبخت بمقابلہ پرہیزگار نیک بخت عابد کے یکساں حیثیت رکھتے ہیں۔

ایسا کرنا تو حقوق انسانیت اور اخلاق حسنہ کو بدنام اور تباہ و برباد بلکہ انسانی نقطہ نگاہ سے انصاف کا خون کرنا ہے۔ ہاں مساوات کے معنی یہ ہیں کہ ہر انسان کو شرعاً اور قانوناً و اخلاقاً تمام حقوق و مراتب یکساں حاصل ہوں جو کسی دوسرے شخص کو اسی ملک یا اسی قانون کے اندر اندر حاصل ہوتے ہیں۔

پہلے ان مذاہب کی مساوات جو اپنے آپ کو ممتاز سمجھتے ہیں پیش کرتا ہوں جو ایک ہی ملک کے یورپین باشندے سمجھے جاتے ہیں۔

(۱) برطانیہ کے شاہی جھنڈے میں انگلینڈ، ویلز، سکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ شامل ہیں۔ لیکن کسی آئرش (آئرلینڈ کے باشندہ) کو پرائم منسٹر (وزیر اعظم) کے عہدہ پر آج تک نہیں دیا گیا۔

(۲) انگلستان کے اندر لحاظ مذہب (پروٹسٹنٹ[1] اور کیتھولک[2]) زیادہ آباد ہیں۔ مگر کسی پروٹسٹنٹ کو پرائم منسٹر (وزیر اعظم) آج تک نہیں بنایا گیا۔

(۳) ہندوستان کے کسی گورنر پر کسی قسم کا کوئی مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا۔ کنگ امپرر (راجہ بادشاہ) کے حقوق کی حفاظت کے لئے خاص قوانین ہیں۔ جو قوانین عدالت سے بالکل جدا و علیحدہ ہیں۔

پھر حقوق کے اندر بھی تفاوت اس قدر ہے جو ایک ہی مذہب کے ماننے والوں میں نمایاں ہے۔ مثلاً دیسی عیسائیوں کے گرجا گھر میں یورپین عیسائی نہیں جا سکتے اور دیسی عیسائیوں کے قبرستان میں یورپین عیسائی نہیں دفنائے جا سکتے۔ ان کا گرجا جدا، ان کا قبرستان الگ وغیرہ ایسی مثالیں اور بہت پیش کی جا سکتی ہیں۔

اب چند مثالیں ہندو دھرم کی کتابوں سے درج کی جاتی ہیں۔ ہندو ویدک دھرم کا مجموعہ احکام جو ویدوں سے بنایا گیا ہے۔ اس میں مساوات کا یہ حال ہے کہ شودر (نیچی ذات چوہڑے چمار لوہار پیشہ ور وغیرہ) کو بہت برا سمجھا گیا ہے۔ چنانچہ (۱) برہمنوں کو حکم ہے کہ شودروں (نیچی ذات)

---

[1] توحید پرست ایک خدا کو مانتے ہیں۔

[2] مشرک بہت یعنی مسیح کو خدا سمجھنے والے۔

ahmadimuslim.de

غلام کو ساتھ لے کر بازار میں گئے۔ غلام سے فرمایا کہ مجھے بھی کپڑے بنوانے ہیں اور تم کو بھی کپڑوں کی ضرورت ہے۔ تم بزاز کی دوکان سے میرے لئے اور اپنے لئے کپڑا پسند کرو۔ غلام نے کچھ قیمتی کپڑے امیرالمومنین کے لئے پسند کئے اور کچھ سستے کپڑے اپنے لئے۔ جب درزی کو دینے لگے تو امیرالمومنین نے سستے کپڑوں کے متعلق فرمایا کہ یہ میرے لئے ہیں اور قیمتی غلام کے لئے۔ غلام نے عرض کی۔ حضور آپ آقا ہیں اور امیرالمومنین ہیں آپ کو قیمتی لباس چاہئے۔ امیرالمومنین نے فرمایا۔ میں بوڑھا ہوں تم جوان ہو۔ تم کو اچھے لباس کی زیادہ ضرورت ہے۔

(۵) جنگ بدر میں فوج کی صف بندی ہو رہی تھی۔ ایک صحابی صف کے برابر نہ تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پتلی چھیڑی سے جو حضور کے ہاتھ میں تھی اس کے پہلو میں ذرہ چوکا دیا کہ برابر صف ہو جاؤ۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ مجھے تو اس سے ایذا ہوئی۔ میں تو حضور سے بدلہ لونگا۔ فرمایا میں موجود ہوں۔ وہ صحابی بولا کہ میرے بدن پر کپڑا نہ تھا۔ حضور بھی کرتہ اٹھا لیں۔ حضورؐ نے کرتہ اٹھا لیا۔ اس نے آگے بڑھ کر حضور کے جسم مبارک کو چوم لیا۔ صحابی نے عرض کیا کہ میرا مدعا اس گستاخی سے یہ تھا کہ دنیا سے رخصت ہوتے ہوئے اس شرف نبویت کو حاصل کرتا جاؤں۔

(۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے کہ ایک بار انہوں نے غلام سے جھگڑتے ہوئے غصہ میں کہہ دیا "او حبشن کے بچے"۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس بس اے ابوذر کسی سفید چمڑے والے فرزند کو کسی سیاہ چمڑے والے بچے پر کوئی فضیلت نہیں۔ فضیلت تو عمل پر ہے۔

(۷) ایک دوسرے موقع کا ذکر ہے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے غلام کو مارا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم آ گئے۔ فرمایا ابوذر جو قدرت تجھے اس غلام پر ہے اس سے زیادہ قدرت اللہ تعالیٰ کو تجھ پر حاصل ہے۔ ابوذر زمین پر گر پڑے۔

(۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سفر شام کا واقعہ تو مشہور ہے کہ اونٹ پر غلام اور خلیفہ عمر فاروقؓ باری باری سوار ہوتے تھے۔ اتفاقاً پچھلی نشست پر آخری منزل پر اسلامی کیمپ میں داخل ہونے کے وقت غلام کی باری تھی اور تمام فوج معہ سپہ سالار اپنے خلیفہ کے خیر مقدم کے لئے کھڑی تھی اور مختلف اقوام کے لوگ بھی خلیفہ کا تزک و احتشام دیکھنے کو جوق درجوق جمع ہو گئے تھے۔ اس وقت ان تماشائیوں نے دیکھا کہ ایک اونٹ نظر آیا اور سب افسر اسی طرف کو آگے بڑھے۔ ایک اونٹ اور افسروں کا اسکے خیر مقدم میں آگے بڑھنا غیر مسلم تماشائیوں کے لئے نہایت تعجب خیز تھا۔ اسمیں سے ایک نے ایک مسلمان غازی سے دریافت کیا کہ آپ کا خلیفہ یہی ہے جو اونٹ پر سوار ہے۔ غازی نے نہایت متانت سے جواب دیا نہیں۔ ہمارا خلیفہ امیرالمومنین وہ ہے جو اس اونٹ کی مہار پکڑے پاپیادہ آرہا ہے سوار تو ان کا غلام ہے۔

(۹) حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما بیٹھے ہوئے تھے۔ دوستانہ سلسلہ کلام جاری تھا کہ ایک یہودی آیا اور کہا کہ حضرت علیؓ پر دعویٰ کرنے آیا ہوں۔ امیرالمومنین نے فرمایا ابوالحسنؓ سامنے کھڑے ہو کر جواب دہی کرو۔ یہ سُن کر حضرت علی مرتضیٰؓ اٹھے۔ دیکھا گیا کہ اس وقت ان کے چہرہ پر بل تھا۔ دعویٰ سنا گیا۔ فیصلہ کر دیا گیا۔ مدعی (یہودی) جھوٹا ثابت ہوا وہ چلا گیا۔ تو حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا ضرور پوچھو۔ کیا جب آپ کو سامنے کھڑے ہونے کو کہا گیا تھا اُس وقت آپ چیں بجبیں کیوں ہوئے تھے کیا عدالت میں یہودی کے برابر کھڑا ہونے کو بُرا سمجھا تھا۔ فرمایا نہیں نہیں۔ یہ بات نہیں۔ آپ کو یاد ہے کہ آپ نے مجھے ابوالحسن کہہ کر کھڑا ہونے کو کہا تھا۔ کنیت سے پکارنا نشان عزت ہے۔ میرا خیال ادھر گیا کہ مبادا یہودی یہ نہ سمجھے کہ عدالت کو مدعا علیہ کا خاص لحاظ ہے اور اسی لئے مدعی کے مقابلہ میں اسے بالفاظ عزت مخاطب کیا گیا۔ اگر وہ ایسا سمجھ لیتا تو ہماری عدالت پر دھبہ آتا۔

(۱۰) حضرت عمر فاروقؓ تو بلند ترین طبقہ کے ہیں۔ جب اسلامی لشکر نے اسکندریہ فتح کیا تو مفتوح رعایا نے استغاثہ کیا کہ ان کے ایک بُت کی آنکھ کسی مسلمان نے توڑ دی ہے۔ فوجی افسر نے کہا کہ اگر تم یہ ثابت کر دو کہ میری فوج کے کسی شخص کا فعل قیام امن کے بعد اور دیدہ و دانستہ تھا تو میں تم کو اختیار دیتا ہوں کہ تم بھی میری آنکھ پھوڑ دو۔ یہ فیصلہ عادلانہ سُن کر سب لوگ امن کے ساتھ واپس چلے گئے۔

تلک عشرۃ کاملہ

پس ان واقعات کے بعد میرا حق ہے کہ میں بآواز بلند پکاروں اور دنیا کو بتا دوں کہ اسلام ہی مساوات کا بانی مبانی ہے۔ فقط والسلام!

الفاروق ۔ از مولانا شبلی نعمانی مرحوم۔ اس کتاب میں آپ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مفصل سوانحعمری اور ان کی سیاسی، انتظامی تدابیر۔ فتوحات اسلامی کا سیلاب۔ مسلمانوں کی عظمت و شجاعت، سپاہیانہ زندگی۔ غیر قوموں سے حسن سلوک کا بیان، عدل، انصاف، اخوت، مساوات کے سبق آموز حالات۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ قیمت صرف عہ۔

الہارون خلیفہ ہارون الرشید اور ان کے زمانہ کے تمام حالات درج کئے ہیں۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۶۔

الغفاری حضرت ابوذر غفاریؓ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عجیب و غریب حالات۔ ساتھ ہی اخلاقی نتائج کا درس بھی نہایت مؤثر انداز میں درج ہے۔ قیمت عمر

اسد اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مفصل سوانحعمری درج ہے۔ قابلدید ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت عہ

نوٹ:۔ محصول ڈاک سب کتب کا بذمہ خریدار ہوگا

منگوانے کا پتہ:۔

منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

فتاویٰ

س ۱۷۴} دو گروہوں کے درمیان اس بات کا اختلاف واقع ہو گیا ہے۔ ایک فریق کہتا ہے کہ میت کو گھر سے قبرستان لے جانے میں سر آگے رکھ کر لے جانا چاہئے۔ لہٰذا کیا حکم ہے۔ (محمد کریم بخش از مظفرپور)

ج ۱۷۴} اس کے متعلق کوئی خاص تصریح عہد نبوت یا تعامل صحابہؓ کی ہمارے علم میں نہیں ہے۔ کسی صاحب کو یاد ہو تو ہمیں بھی اطلاع دیں۔ بظاہر تعامل یہی ہے کہ جدھر جا رہے ہوں سر ادھر کو ہوتا ہے۔ ایسی باتوں میں کرید کرنا تعمق کا درجہ ہے جو ممنوع ہے۔

س ۱۷۵} میت کو کس طرف سے قبر میں داخل کرنا چاہئے۔ آیا سر کو پائنتی سے لانا چاہئے یا پیر کو سرہانے سے۔ (سائل مذکور)

ج ۱۷۵} میت کو پاؤں کی طرف سے داخل کرنا مسنون ہے۔ ابوداؤد میں ہے۔ عبداللہ بن زیدؓ نے حارثؓ کا جنازہ پڑھا کر اس کو پاؤں کی طرف سے قبر میں داخل کیا۔ وقال ھذا من السنۃ اور کہا یہ سنت ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۷۶} میرا ایک لڑکا حج کے لئے جانا چاہتا ہے۔ جس پر شرعاً حج فرض ہو چکا ہے۔ اسے ذیابیطس کی بیماری ہے۔ اور صحت کی حالت بھی اچھی نہیں۔ خاصکر ذیابیطس والوں کے لئے سفر میں بہت تکلیفیں ہوتی ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ اس کی جگہ کسی دوسرے شخص کو اسی سال حج بدل کے لئے بھیجدوں۔ کیا میرے لڑکے کی طرف سے کسی دوسرے شخص کو حج بدل کے لئے شرعاً بھیج سکتے ہیں یا نہیں؟ اور یہ حج بدل میرے لڑکے کے لئے کامل ثواب کا باعث ہوگا یا نہیں؟ (حکمی خدا بخش از چنیوٹ)

ج ۱۷۶} معذور اپنی طرف سے حج بدل کسی اور شخص سے کرا سکتا ہے۔ مگر حج بدل کو جانے والا اپنا حج فریضہ ادا کر چکا ہو۔ اللہ اعلم!

س ۱۷۷} ایک آدمی کے پاس کچھ اراضی تھی جس پر وہ بڑی کفایت شعاری سے اپنی زندگی بسر کرتا تھا۔ اس نے کوئی قرض وغیرہ دینا تھا۔ اچانک اس کے ایک نزدیکی رشتہ دار نے اپنی زمین دس گھماؤں دو ہزار روپیہ کو کسی اور کے ہاں فروخت کر دی۔ اب اس آدمی نے اپنا حق خیال کرتے ہوئے دوسرے آگے ان کے پاس زمین تھوڑی تھی۔ اس لئے اس نے مجبوراً قرضہ اٹھا کر اس فروخت شدہ زمین کو جو اسکے رشتہ دار نے فروخت کر دی تھی بذریعہ عدالت دو ہزار روپیہ دیکر فروخت شدہ زمین کو اپنے حق میں لے لیا۔ اس واقعہ کو عرصہ ۵ سال گزر گئے ہیں۔ مذکورہ آدمی اپنی پہلی زمین کی آمدنی اور اس نئی خرید شدہ اراضی کی آمدنی ملا کر اپنے ساہوکار کو اپنے قرضہ میں ادا کرتا ہے۔ اب عرض یہ ہے کہ یہ مذکور آدمی جو رقم اپنے ساہوکار کو قرضہ میں ادا کرتا ہے۔ کیا وہ پہلے اُس رقم کی زکوٰۃ دیکر اپنے ساہوکار کو دے یا ایسے ہی دے۔ یعنی جو روپیہ اپنے قرضہ والی جگہ ادا کرتا ہے۔ کیا اس رقم پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں۔ مثلاً اب ایک سو روپیہ آمدنی وصول ہے۔ ساہوکار کو دینے سے پہلے اس رقم پر زکوٰۃ فرض حق ہے یا نہیں؟ (عبدالکریم از شاہدرہ)

ج ۱۷۷} شخص مذکور مقروض ہے۔ اس لئے اس پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ زکوٰۃ اس وقت فرض ہوگی جب اس کے پاس اپنا روپیہ بقدر نصاب جمع ہو۔ اللہ اعلم

س ۱۷۸} ایک آدمی باوجود بڑی مسجد کے محلہ کی چھوٹی مسجد میں اعتکاف بیٹھتا ہے اور نماز مغرب کے بعد حقہ نوشی بھی کرتا ہے۔ دیگر جو امام بڑی مسجد میں مقرر ہے وہ بھی اہل حدیث ہے اور یہ اعتکاف والا آدمی بھی اسی عقائد کا آدمی ہے۔ خطیب قرآن اور حدیث کے مطابق وعظ کرتا ہے۔ پھر یہ اعتکاف بیٹھنے والا کبھی بڑی مسجد گاؤں کی چھوڑ کر دوسرے گاؤں میں جو کہ قریباً نصف میل کے فاصلہ پر ہے نماز جمعہ ادا کرتا ہے۔ کیا ایسے آدمی کا اعتکاف درست رہتا ہے یا باطل ہو جاتا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۷۸} جمہور علماء کے نزدیک اعتکاف ہر مسجد میں جائز ہے۔ اس لئے شخص مذکور کا اعتکاف صحیح ہے۔ البتہ جو حقہ نوشی کرتا ہے یہ ممنوع ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مفتر اشیاء سے منع فرمایا ہے۔ نیز حدیث شریف میں ضروری حاجت کے سوا جائے اعتکاف سے نکلنا منع آیا ہے۔ اور اس غرض فاسد (حقہ نوشی) کے لئے باہر آنا اعتکاف کے لئے خارج ضرور ہے۔ واللہ اعلم!

س ۱۷۹} گاؤں میں جامع مسجد اہل حدیث ہے۔ خطیب بھی اہل حدیث ہے۔ شرعی طور پر اس میں کوئی خرابی نہیں۔ اور نہ ہی شرعی طور پر کسی قسم کا کوئی خطیب پر اعتراض ہے۔ پھر گاؤں کا میاں صاحب دوسرے گاؤں میں جا کر نماز جمعہ ادا کرتا ہے۔ اسکو دیکھ کر اور لوگ بھی ساتھ چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ مذکور میاں صاحب اور خطیب دونوں اہل حدیث ہیں۔ کیا یہ اختلاف کی صورت نہیں ہے۔ کیا یہ خدا اور رسول کی مرضی کے خلاف نہیں ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۷۹} جمعہ پڑھنے کے لئے ایک مقام سے دوسرے مقام پر جانا منع نہیں۔ نیت بخیر ہو تو مزید ثواب کا باعث ہے۔ اس لئے شخص مذکور اگر نیک نیتی سے دوسرے مقام پر جا کر جمعہ پڑھتا ہے اور بغرض اختلاف ایسا نہیں کرتا تو کوئی حرج نہیں۔ اللہ اعلم!

(نوٹ:۔ فتوے اسی قدر تھے)

فتاویٰ نذیریہ
نصف قیمت پر

(مصنفہ حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلویؒ)

یہ دو ضخیم جلدوں کی ایک کتاب ہے۔ اس میں ہر سوال کا جواب قرآن مجید و حدیث شریف کے مطابق دیا گیا ہے۔ اور ہر مسئلے کو بالتفصیل بیان کیا گیا ہے۔ ہر اہل حدیث گھر میں اس کا ہونا ضروری ہے۔ اصل قیمت ...روپے ہے مگر رعایتی ...ہے۔ منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

متفرقات

وی پی بھیجے گئے مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار ماہ نومبر ۳۸ء میں ختم تھی۔ حسب دستور سابق تو اطلاع دی گئی تھی۔ مگر ان حضرات کی طرف سے قیمت اخبار وصول نہ ہوئی نہ ہی مہلت یا انکار وغیرہ کی اطلاع آئی اس لئے سابقہ پرچہ ان کے نام وی پی بھیجا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کا وی پی عدم موجودگی یا کسی اور باعث سے واپس ہو جائے تو وہ قیمت اخبار جلد ہی بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ ورنہ مجبوراً اخبار بند کر دیا جائیگا۔

۵۶ - ۷۷ - ۹۱۵ - ۲۱۰۱ - ۲۱۶۸ -
۴۸۵۲ - ۵۲۵۵ - ۸۶۷۵ - ۸۷۲۰ - ۸۷۴۰ -
۹۲۸۶ - ۱۰۱۵۴ - ۱۰۲۸۷ - ۱۰۴۶۸ - ۱۰۷۱۱ -
۱۰۷۳۳ - ۱۰۸۹۶ - ۱۱۰۳۰ - ۱۱۰۳۴ - ۱۱۰۹۳ -
۱۱۱۴۷ - ۱۱۳۹۶ - ۱۱۵۴۰ - ۱۱۶۶۵ - ۱۱۶۹۸ - ۱۱
۷۷۴ - ۱۱۷۹۰ - ۱۱۹۲۹ - ۱۲۱۱۰ - ۱۲۱۱۸ -
۱۲۱۱۹ - ۱۲۱۲۰ - ۱۲۲۶۹ - ۱۲۲۶۳ - ۱۲۲۷۴ -
۱۲۲۸۱ - ۱۲۲۸۲ - ۱۲۲۸۷ - ۱۲۲۹۳ -
۱۲۳۰۲ - ۱۲۳۰۹ - ۱۲۳۳۲ - ۱۲۳۷۲ -

تلاش گمشدہ حافظ غلام قادر ولد میاں مولا بخش قوم ترکھان ساکن چک ۳۴۴ گ۔ ب ڈاکخانہ چک ۳۹۶ گ۔ ب براستہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور جو موضع اوڈاں والی ضلع لائلپور میں پڑھتا تھا۔ چند ماہ سے لاپتہ ہے۔ اس کی والدہ بہت بیمار ہے۔ اگر کوئی صاحب ان کو دیکھ پائیں تو مجھے اطلاع دیں۔ یا اگر وہ خود اس اطلاع کو پڑھے تو خود ہی گھر چلا آئے۔

(راقم: مستری علی محمد ساکن چک مذکور)

انجمن حمایت اسلام لاہور کی گولڈن جوبلی بتاریخ ۲۳-۲۴-۲۵-۲۶ دسمبر ۳۸ء منعقد ہو رہی ہے جسکی صدارت عالی جناب امیر الامراء نواب محمد امیر احمد خان صاحب خان بہادر بالقابہ والیٔ ریاست محمود آباد نے قبول فرمائی ہے۔ صاحب ممدوح ۲۲۔ دسمبر کو لاہور میں تشریف فرما ہونگے۔ ۲۴۔ دسمبر کو آنریبل وزیر اعظم صاحب پنجاب مع دیگر وزراء صاحبان جلسہ میں شرکت فرمائینگے ان کے علاوہ ہندوستان بھر سے رؤسا، شعراء، ادباء علماء اور فضلاء بھی جلسہ میں رونق افروز ہونگے۔

ہر ایک مسلمان بھائی سے توقع ہے کہ جوبلی کے جملہ اجلاسوں میں شامل ہو کر قومی وقار کو قائم رکھیگا اور انجمن کی مالی امداد فرما کر عنداللہ ماجور ہوگا۔

(حاجی) میر رحمت اللہ ہمایوں آنریری سکرٹری)

درخواست اخبار حضرات! میں ایک مفلس آدمی ہوں۔ اور اتنی استطاعت نہیں رکھتا کہ اخبار اہلحدیث کی سالانہ قیمت ادا کر سکوں۔ آپ مہربانی فرما کر میرے نام ایک سال کے لئے اخبار جاری کرا دیں۔ عنداللہ ماجور ہونگے۔ (مولوی محمد علی موضع کالرہ رہوالہ ضلع گجرات پنجاب)

ضرورت ملازمت صاحبان گذارش ہے کہ میں نے صحاح ستہ اور صرف نحو اور تفسیر وغیرہ پڑھی ہوئی ہے اور وعظ بھی اچھی طرح سے کر سکتا ہوں۔ اگر کسی مسجد کے لئے امامت کی ضرورت ہو تو بندہ کو اطلاع دیں (مولوی محمد علی موضع کالرہ رہوالہ ضلع گجرات۔ پنجاب)

انتباہ ایک صاحب مولانا ابوالقاسم صاحب سیف بنارسی کا تصدیقی خط دکھا کر اپنے مکان کے بہانے چندہ وصول کر رہے ہیں۔ مولانا کا بیان ہے کہ انہوں نے کسی کو کوئی تصدیقی خط نہیں دیا ہے۔ یقیناً وہ خط جعلی ہے۔ ناظرین اُس خط کا ہرگز اعتبار نہ کریں۔

قاری احمد سعید۔ مدن پورہ۔ بنارس
(یکم اکتوبر ۳۸ء)

یاد رفتگاں میرے والد حاجی عبدالسبحان صاحب ۲۔ شوال کو انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پکے موحد اور متبع سنت تھے۔ (راقم عبدالسلام برادر مولوی محمد یوسف مؤلف حقیقۃ الفقہ از جے پور)

(۲) عزیز محمد اسماعیل کی زوجہ جو موحدہ اور پابند صوم وصلوٰۃ تھی۔ ۲۵۔ رمضان کو انتقال کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (راقم مولوی محمد ابراہیم ناظم دار الحدیث محمدیہ لشکر گوالیار)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفر لھما وارحمھما

جلسہ انجمن اتحاد طلباء بنگال حسب تجویز مجلس عاملہ انجمن اتحاد طلباء بنگال و آسام صوبہ دہلی کا ایک خصوصی جلسہ بتاریخ ۹۔ شوال بروز جمعرات بوقت دس بجے صبح مسجد فتحپوری کے ہال میں منعقد ہوا۔ جس میں مولوی فضل الحق صاحب وزیر اعظم بنگال نے شرکت فرمائی جلسہ تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ دو سپاسنامے پیش کئے گئے۔ ایک بنگلہ زبان میں تھا اور دوسرا اُردو زبان میں۔ دونوں کا ماحصل یہ تھا کہ وزیر اعظم بنگال عربی طلباء کے لئے ایک عالیشان دار العلوم گورنمنٹ کے خرچ سے بنگال میں جاری کرائیں اور اس میں ایسا نصاب رکھا جائے جس میں علوم قدیم کے ساتھ مغربی فنون کی بھی آمیزش ہو تاکہ طلبائے عربیہ بنگال و آسام بیرون بنگال کے مدارس سے بے نیاز ہو جائیں۔ ان سپاسناموں کی مولانا سجاد صاحب نے مزید تشریحی الفاظ کے ساتھ تائید کی۔ پھر آنریبل وزیر اعظم صاحب نے کھڑے ہو کر اپنے مخصوص انداز میں توقع دلاتے ہوئے فرمایا کہ میں نے مدارس عربیہ کے لئے ایک لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ سالانہ منظور کرا لیا ہے۔ اس قسم کے دار العلوم کے متعلق میرا پہلے سے خیال تھا۔ اب انشاء اللہ مزید ایک لاکھ روپیہ منظور کرانے کی کوشش کرونگا۔ آپ حضرات بھی اپنے مفید مشوروں سے میرے ساتھ اشتراک عمل کریں اور اس قسم کے زریں جملوں کے ساتھ موصوف نے اپنی تقریر کو ختم کیا۔ اور پھر موصوف نے معزز مہمانوں کے ساتھ ٹی پارٹی میں شرکت فرمائی۔ حاضرین جلسہ میں سے خواجہ حسن نظامی صاحب۔ مولانا احمد اللہ صاحب۔ پروفیسر سعید احمد صاحب ایم۔ اے۔ فاضل دیوبند۔ مولانا فخر الحق صاحب اور مولانا حکیم عبدالرحمن صاحب کے اسمائے گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

اراکین انجمن مذکور میاں عبدالغنی صاحب سکرٹری پراونشل مسلم لیگ دہلی کے بہت مشکور ہیں جنہوں نے جلسہ کو کامیاب بنانے کی ہر ممکن کوشش کی۔

(محمد عبدالخالق سکرٹری انجمن اتحاد طلباء بنگال و آسام دہلی)

ملکی مطلع

جرمنی اور اس کے حریف

آج کل اخبارات میں اس بات کا بڑا چرچہ ہے کہ جرمن کا ڈکٹیٹر (ہر ہٹلر) فارسی کے اس مقبول مقولے یک راگیر دوم را دعوئی دار (ایک کو لیکر دوسرے کا تقاضہ کر) پر سرگرمی سے عمل پیرا ہے۔

چیکوسلواکیہ میں اسے جو کامیابی حاصل ہوئی وہ تو اب ایک بھولی بسری بات ہو گئی ہے۔ آجکل حالت یہ ہے کہ ہٹلر نے اپنی کھوئی ہوئی نوآبادیات دوبارہ حاصل کرنے کا عزم بالجزم کر چکا ہے۔ چنانچہ اُس نے اپنی بعض تقریروں میں اس کا اظہار بھی کر دیا ہے۔

اس صورت حال کو ملحوظ رکھ کر برطانیہ اور فرانس بڑی پریشانی کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس کا اندازہ اس امر سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ حال ہی میں وزیر اعظم برطانیہ پیرس (فرانس) میں جا کر وزیر اعظم فرانس سے نوآبادیات وغیرہ کے معاملات پر سرگوشی کر کے آئے ہیں۔ جس کا اظہار متفقہ طور پر صاف الفاظ میں نہیں کیا گیا حالانکہ دونوں ممالک کے باشندے اس گفتگو کا نتیجہ سننے کے لئے بے چین تھے۔ ہاں دونو وزیر اعظموں نے اپنی اپنی رعایا کو تسکین دینے کے لئے مبہم الفاظ میں کچھ کہا ہے۔ چنانچہ اس بارے میں مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ کے الفاظ یہ ہیں :۔

"اگر ان دونو حکومتوں (برطانیہ اور فرانس) میں کسی طرح اختلاف ہو گیا تو پھر دونو کی خیر نہیں۔ اختلاف کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دونوں کسی طاقت کی دست برد کا شکار ہو جائینگے۔ لیکن اگر یہ دونوں متحد ہیں تو پھر امن و سکون کو محفوظ رکھنے کا کام بڑی آسانی سے ہو سکیگا" (مدینہ یکم دسمبر)

ناظرین کرام! ہمارے خیال میں یہ پریشانی صرف نوآبادیات کی واپسی کے متعلق نہیں ہے کیونکہ ان کو واپس لیکر ہٹلر کا پہلا مطالبہ یہ ہوگا کہ ان کے محاصل مع سود مجھے دیئے جائیں۔ (خدانخواستہ) جب اس کا یہ مطالبہ پورا ہو جائیگا تو ایک اور قدم اٹھائیگا اور کہیگا کہ گذشتہ جنگ میں میرے جو جہاز تباہ ہوئے اور مالی و جانی جو نقصان ہوا ہے مجھے ان کا معاوضہ بھی مع سود ادا کیا جائے۔

اس کے یہ سب مطالبات اگر مان لئے جائیں تو اس کے نتیجہ میں جو زبردست طاقت اسکو حاصل ہو جائیگی اور اس طاقت کے بل بوتے پر جو کچھ وہ کر سکیگا۔ اس کا صحیح علم خدا ہی کو ہے۔ ہم تو اس کے تصور ہی سے کانپ اٹھتے ہیں۔

گو اس وقت یورپ کا سیاسی مطلع بظاہر بالکل صاف نظر آتا ہے۔ مگر خطرہ ہے کہ عنقریب آیت کریمہ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ[1] اپنا اثر دکھائیگی۔ اور اس وقت جو حالت ہوگی اس کا نقشہ اس مصرع کے مضمون میں ملاحظہ کیجئے۔ ؎

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں

زیادہ واضح الفاظ میں یوں سمجھئے کہ آئندہ زمانے میں فساد عظیم کا خطرہ ہے۔ خدانخواستہ اگر ہٹلر نوآبادیات کے حصول میں کامیاب ہو گیا تو اسکے بعد جو جنگ لڑی جائیگی وہ گذشتہ جنگ سے کئی وجوہ سے بڑھ چڑھ کر ہوگی۔ اس کے بعد دنیا کا جغرافیہ کیا ہوگا۔ یہ بتانا کسی انسان کا کام نہیں۔ حدیثوں میں جس ملحمہ عظیمہ کی پیشگوئی کا ذکر ہے۔ بہت ممکن ہے کہ وہ آئندہ جنگ ہی پر صادق آئے ٭

یورپ کی ہوا کا اثر

کُل بنی نوع انسان پر

اسلام کا متدین طبقہ اس امر کا شاکی ہے کہ عام مسلمان (خصوصاً نوجوان طبقہ) اسلام سے نہ صرف غفلت برتتے ہیں بلکہ احکام شرعیہ پر ناک بھوں چڑھاتے ہیں۔ یہ شکائت درحقیقت صرف مسلمانوں کی نہیں بلکہ دنیا کے کل مذاہب یورپ کی مسموم فضا سے متاثر ہو رہے ہیں۔

آریہ سماج مذہبی شکل میں ایک نئی جماعت ہے جسکے پہلے طبقے کے چند بزرگ ابھی زندہ ہیں۔ لیکن عام طور پر آج کل دوسرا طبقہ پایا جاتا ہے۔ اس طبقے کی نوجوان اولاد کا شمار تیسرے طبقے میں ہوتا ہے۔

چاہئے تھا کہ آریہ جماعت اپنی مذہبی رسوم کی پوری پابند ہوتی مگر نہیں۔ واقعات بتا رہے ہیں کہ یہ لوگ بھی اپنے دھرم (مذہب) کی پابندی سے بہت غافل ہو گئے ہیں۔ اس جماعت میں ایک بزرگ مہتہ جی مصنف ہو گزرے ہیں۔ وہ اپنی کتاب "آریہ سماج کی پچیس سالہ تاریخ" میں لکھتے ہیں کہ آریہ سماجیوں کا مذہبی پہلو تاریک ہے۔

اس اظہار رائے کے بعد ان کی تاریکی (غفلت) میں اور زیادہ ترقی ہو گئی۔ چنانچہ اس حقیقت کا انکشاف آریہ اخبار "پرتاپ" لاہور نے خوب کیا ہے۔ جو ناظرین کی آگاہی کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے :۔

"جہاں پہلے آریہ سماج کے ہفتہ وار ست سنگوں[2] میں اس قدر حاضری ہوا کرتی تھی کہ بیٹھنے کیلئے جگہ نہیں ملتی تھی۔ وہاں آج کل آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں میں بھی پنڈال خالی پڑے رہتے ہیں اور اگر کسی قدر حاضری نظر آتی ہے تو وہ بڈھے مردوں یا استریوں کی ہوتی ہے۔ بوڑھے آدمی یا تو اس لئے ست سنگوں اور سالانہ جلسوں کی رونق بڑھانے کے لئے آتے ہیں کہ وہ عملی زندگی سے ریٹائر ہو چکے ہوتے ہیں اور اس لئے انہیں اور کوئی کام نہیں ہوتا۔ یا اس لئے کہ شروع سے ہی آریہ سماج کا سرگرم کاریہ کرنے کی وجہ سے ان کے سنسکار[3] ایسے ہو چکے ہیں کہ دھرم اور دھارمک کاموں کی طرف ان کی دلچسپی زیادہ ہے۔ اور استریاں زیادہ تر اس لئے سالانہ جلسوں میں آتی ہیں کہ وہ چند شریلے بھجن سن لینگی اور

---

[1] اس روز ایک فریق دوسرے میں گھس جائیگا اور گھمسان کی لڑائی ہوگی۔

[2] عبادت

[3] عادات

(۱۱۵)

ایک سو دہیلیوں سے مل لیں گی۔ گو اب شہروں میں گھر گھر ریڈیو ہو جانے اور سنیماؤں اور تھیٹروں کی بہتات کی وجہ سے ان کے شوق موسیقی کی تکمیل کا سامان اب گھر پر ہی ہونے لگا ہے۔ مگر دیہات اور چھوٹے چھوٹے قصبوں میں جہاں تفریح طبع کے سامان موجود نہیں۔ دیویاں زیادہ تر تفریح طبع کی خاطر ہی آریہ سماج کے ست سنگوں اور سالانہ جلسوں میں شامل ہوتی ہیں۔ جہاں تک نوجوان عنصر کا تعلق ہے وہ ان جلسوں سے زیادہ تر مفقود نظر آتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جن مقامات پر آریہ سکول، کالج یا پاٹھ شالائیں ہیں۔ وہاں ودیارتھی اور بالکائیں بھی آریہ سماجوں کے جلسوں میں آجاتی ہیں۔ لیکن کیا کوئی آریہ پرش یا استری سینے پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکتا ہے کہ یہ بالک اور بالکائیں یا ودیالوں کے ودیارتھی اور کالج سٹوڈنٹ دلی اتساہ سے جلسوں میں شریک ہوتے ہیں۔ بلکہ برعکس اسکے یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ یہ بچارے ڈنڈے کے زور سے جلسوں میں شریک کئے جاتے ہیں۔

کارن کیا ہے اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر یہ بات کیوں ہے۔ اس کا کارن کیا ہے۔ یہ تو کہا نہیں جاسکتا کہ دھارمک شکھشا کے ابھاؤ کے کارن ہی سارے نوجوانوں کی روچی دھرم کے کاموں کی طرف نہیں ہے۔ کیونکہ یہ بے شمار آریہ سکول، کالج پاٹھ شالائیں اور گردوکل اس بات کا کھلا ہوا ثبوت ہیں کہ آریہ سنتان کو کافی دھارمک شکھشا مل رہی ہے۔ ان سکولوں، ودیالوں اور کالجوں میں دھرم شکھشا کے لئے خاص پریڈ رکھے جاتے ہیں۔ خاص نصاب مقرر ہے۔ تقریباً تمام بڑے بڑے آریہ کالجوں میں مندر ہیں۔ جہاں غالباً سندھیا کے وقت کی غیر حاضری کے لئے جرمانہ بھی کیا جاتا ہے۔ لیکن ان تمام باتوں کے ہوتے ہوئے بھی آریہ نوجوانوں کی روچی دھرم کی طرف نہیں ہوتی۔ وہ کالج کے ایام میں ہی اس کوشش میں رہتے ہیں کہ اگر موقعہ ملے تو سندھیا کے پریڈ سے بھاگ جائیں۔ چہ جائیکہ کالج سے نکلنے کے بعد دھرم کے کاموں کے لئے اتساہ اور سرگرمی کا اظہار کریں گے۔ اب اس صورت حالت کا کارن کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے بہت سے کارن ہوں مگر میرے خیال میں بڑے کارن صرف دو ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔ ایک تو بزرگوں کے عملی جیون میں دھرم کے کاموں کی طرف کم توجہی اور دوسرے نوجوانوں کے سامنے کوئی خاص پروگرام نہ ہونا۔ جہاں تک پہلے کارن کا تعلق ہے۔ وہ تو ہر ایک آریہ پرش و استری کو معلوم ہے۔ کہ ان کے گھر میں ہفتے میں ہی نہیں۔ بلکہ سال میں کتنی بار ہون ہوتا ہے۔ کس قدر باقاعدگی سے وہ خود سندھیا کرتے ہیں۔ تاکہ وہ اپنے بچوں اور نوجوان لڑکے لڑکیوں سے بھی یہ توقع رکھ سکیں کہ وہ خود سندھیا اور دیگر نت کرم کریں گے۔

جب تک ان کا اپنا جیون بچوں کے سامنے ایک آدرش جیون نہ ہوگا۔ اس وقت تک بچے بھی دڑھ ویدک دھرمی یا سرگرم آریہ سماجی نہیں بن سکتے۔"

(پرتاپ لاہور ۲۔ نومبر ۱۹۳۶ء)

اہلحدیث مذہبی تنزل کی شکایت میں ہم اپنے ہمعصر اہل مذاہب کے ساتھ شریک ہیں۔ کیونکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ انسان کے ظاہر و باطن کی اصلاح کے لئے مذہب ہی ایک بہترین نسخہ ہے۔ اسکے برابر اور کوئی چیز نہیں۔

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس اور جماعت اہل حدیث

خدا کا شکر ہے کہ صوبہ بہار نے صوبہ اہل حدیث کانفرنس قائم کر لی۔ خدا کرے کہ بعد قیام کچھ کام بھی کرے جس طرح کہ جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کام کر رہی ہے اور جس طرح کلکتہ کی جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث بالکل خاموش ہے کہ گویا ہے ہی نہیں۔ اس طرح نہ ہو۔ اس نوٹ کے لکھنے سے میری دو اغراض ہیں۔ پہلی غرض تو یہ ہے کہ صوبہ کانفرنس سے جو کام لیا جائے وہ محض توحید و سنت کی اشاعت ہو۔ تحریر و تقریر، مناظرہ و مقدمہ سے اور کھلے لفظوں میں۔ زمانہ سازی و مصلحت سے علیحدہ ہو کر اس لئے کہ یہ دونوں ایسے موذی ہیں جو بجائے ترقی کے تباہ کر کے چھوڑتے ہیں۔ اگر یہ طریقہ اختیار کیا گیا۔ تو انشاء اللہ صوبہ بہار کی جماعت اہل حدیث دوبارہ زندگی پاکر ترقی کریگی اور اپنی تعداد بڑھالے گی۔ خدا دوسرے صوبوں کو بھی اس کی توفیق بخشے۔ میری دوسری غرض یہ ہے کہ ۲۰۔ نومبر کے اہلحدیث سے معلوم ہوا کہ بعد رمضان انجمن اہل حدیث آرہ اپنے صوبہ کی کانفرنس کا جلسہ کریگی مبارک ہو۔ کرے اور ضرور کرے۔ لیکن کیا میں جماعت اہل حدیث آرہ سے بڑے ادب سے عرض کر سکتا ہوں کہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے سالانہ جلسہ منعقدہ شکراوہ (گوڑگانوہ پنجاب) پر آپ حضرات کی طرف سے آئندہ سال کے جلسہ کا اعلان ہوا تھا۔ کیا آپ حضرات نے اپنے وعدہ کے موافق آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا جلسہ کر دیا ؟ نہیں کیا۔ کیوں نہیں کیا ؟ یہ تو آپ کہہ نہیں سکتے کہ جلسہ کرنے کی طاقت نہیں۔ اسلئے کہ آپ نے چند ماہ گزرے کہ مدرسہ آرہ کا شاندار جلسہ کیا۔ اور اب صوبہ کی کانفرنس کا جلسہ کرنے جا رہے ہیں۔ اگر ان جلسوں سے آپ کی غرض توحید و سنت کی اشاعت ہے تو آپ حضرات کو سب سے پہلے اپنا وعدہ پورا کرنا چاہیئے۔ اور اگر کچھ اور غرض ہے اور فیہ ما فیہ ہے تو پھر بنارس والوں کی طرح خاموش ہو جائیے اس لئے کہ بنارس والوں نے بھی جلسہ کو ٹالا اور خاموش ہو گئے۔ انا للہ !

ہندوستان کی جماعت اہل حدیث پر سخت افسوس ہے کہ وہ اپنی کانفرنس کو بالکل بھول گئے۔ کبھی وہ زمانہ تھا کہ ایک وقت میں کئی جگہ سے دعوتیں آتی تھیں اور اب یہ زمانہ ہے کہ احساس ہی نہیں۔ اصحاب بنگال خاموش۔ اہلحدیثان بمبئی و گجرات چپ ہیں۔ صوبہ متوسط بھی خاموش۔ ہمارا صوبہ تو یوپی گیا گزرا ہو گیا۔ اپنی کانفرنس کا تو احساس ہی نہیں رہا۔ اور نہ اشاعت توحید و سنت کا خیال۔ الا ماشاء اللہ !

(ابو مسعود خان قمر بنارسی۔ چندوسی کالج۔ چندوسی۔ یوپی)

اہلحدیث فاضل مضمون نگار زمانے کی فضا سے واقف ہیں ان کو علم ہونا چاہیئے کہ حدیث میں جو آیا ہے الدنیا دار الاخرۃ حتی تان ان رغبت احد ھا سخطت الاخری۔

یہ حدیث آجکل اپنا جلوہ دکھا رہی ہے۔ کانگرس میں سیاسی غالب ہے اسلئے مذہبی تحریکات کا دب جانا ضروری ہے۔ جد عصر

ــــــــــــــــــــ

علم حاصل کرنیوالے لڑکے لڑکیاں۔ دلی شوق۔ مذہبی تعلیم کی کمی کے باعث۔ مذہبی مدرسے اور کالج۔ اوقات۔ عبادت۔ اہتمام۔ عملی زندگی۔

مومیائی ۲ء

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزار ہا خریداران اہلحدیث۔
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل و دق۔ دمہ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع
کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا
کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت
بخشنا اس کا ادنےٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو
تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد
عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔
ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں
استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں
کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۲؎۔ آدھ پاؤ ۴؎۔ پاؤ بھر
۸؎۔ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ
ہوگا۔ بیرونجات والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی
اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ شہادات

جناب سید عبدالعلیم صاحب پنشنر دمہ۔ "مجھ کو آپکی
مومیائی سے نہایت فائدہ ہوا ہے۔ خدا آپکو اس کا اجر
دیگا۔ بہت اطمینان کی دوا ہے۔ آپ سے جو چار چھٹانک
اور منگوائی تھی وہ میرے ملاقاتیوں نے لے لی۔ اب چار
چھٹانک اور ارسال فرمائیں" (۲۰ ستمبر ۳۸ء)
جناب مرزا محمد ایوب بیگ صاحب مجھوڑا۔
"اس سے قبل دو مرتبہ آپ کے یہاں سے مومیائی منگا
چکا ہوں جو بفضلہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ مہربانی کر کے ایک چھٹانک مومیائی
اور میرے نام بذریعہ وی پی پارسل روانہ کر کے ممنون
فرمائیں" (۲۳ ستمبر ۳۸ء)
مومیائی منگوانے کا پتہ:- **حکیم محمد سردار خان**
پبلک پرائیویٹ ہومیوپیتھی میڈیسن ایجنسی امرتسر

شمالی ہندوستان ۱۶

میں کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے۔ جس میں مصر۔ استنبول۔ بیروت۔ شام کے علاوہ ہندوستان
کے ہر خط کی اردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔
نمونۃً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں:-

تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر	۱۲؎	زرقانی شرح مواہب اللدنیہ	۳۰؎
زاد المعاد ابن قیم سفید	۴؎	سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ	۴؎
ترغیب و ترہیب سفید کاغذ	۴؎	نسیم الریاض شرح شفا برحاشیہ شرح شفا	
تاریخ ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ) ۹ حصہ تیار ہیں		ملا علی مصری	۶؎
قیمت فی حصہ	۳؎	تفسیر فتح القدیر شوکانی	۱۵؎

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جا سکیں اور تقریباً ایک چوتھائی
رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔
مینجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اردو بازار۔ جامع مسجد دہلی

سرمہ نور العین ۲؎

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مدظلہ)
کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو
صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے
بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج
ہے۔ قیمت ایک تولہ ۲؎
(منگوانے کا پتہ)
مینجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

عجیب الاثر فلیویا۔ امساک ۱؎

(رجسٹری شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ہے۔ ۹۴۷)
وعدہ لاشریک کی قسم بالکل درست ہے۔ بیکار ثابت
کرنے والے کو یکصد روپیہ انعام۔ ایمان والوں کو یقین
چاہیئے۔ تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہتا
ایک گولی کھانے سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان اس رات
قضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ متقی۔ پرہیزگار
عالم کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہے۔ فی شیشی ۱؎
پتہ:- **نظام برادرز ۲۵ فریدکوٹ (پنجاب)**

ہندوستانی صندلی عطریات

۹؎
ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ
مشہور و معروف اسپیشل عطر ہزارہ عطر روح افزا
بلا رنگ فی تولہ ۱؎۔ ۸؎ ۵؎۔ فی تولہ ۲؎۔ ۳؎۔ ۴؎۔
اور ہر قسم کے نہایت بہترین عطریات خرید فرمائیے
فہرست مفت طلب فرمائیے
پتہ:- **فرم شیخ امانت اللہ حاجی محمد مکارم**
تاجران عطر قنوج یوپی

طلائے اعظم ۱۸؎

بُری صحبتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں
بھی ہوں یہ طلا عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی
جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے
آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضوی
تندہی و فربہی لاتا ہے۔ کام کاج میں ہارج نہیں۔
قیمت ۶؎۔ محصول ڈاک ۸؎
المشتہر:- **مینجر پرنسپل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ**

(۱۱۴)

خمیرہ بادام طیوری (رجسٹرڈ)

کمزور جسم اور ناتوان بدن میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے رگ و ریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے۔ مسرت و شادمانی سے چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ امساک کے لئے مرشد۔ طاقت مردمی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ و زکام۔ سر کے چکر دھڑکن۔ چلتے دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ خوفزدہ رہنا معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا۔ کمر درد۔ نسیان جریان کافور ہوتے ہیں۔

قیمت پاؤ پختہ تین روپے۔ آدھ سیر پانچ روپیہ آٹھ آنے ایک سیر دس روپے۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔

لاہور ملنے کا پتہ :- منیجر دواخانہ پنجاب طبی بورڈ مل روڈ۔ کوٹھی ۲۷

اس کے علاوہ تمام آرڈر ذیل کے پتہ پر آنے چاہئیں :-

منیجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر (پنجاب)

شائقین و تجار کو خوشخبری

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ مشہور صندلی عطریات عطر محمدی۔ عطر شمامۃ العنبر۔ عطر سوسن۔ عطر مشک حنا۔ شاہجہانی گلاب۔ روح خس۔ عطر مجموعہ۔ عطر سہاگ فی تولہ عہ۔ ۶ ۔ ے ۔ للعہ ۔ عہ ۔ روغن گیسو دراز فی شیشی عہ

نوٹ :- جملہ ہر قسم کے عطریات و دیگر اشیاء بیوپارانہ نرخ سے منگائیے۔ فہرست مفت طلب کیجئے۔

پتہ :- اشرف علی محمد علی تاجر عطر حنا فیکٹری قنوج یوپی

سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دھند۔ جالا۔ غبار۔ ڈھلکہ۔ خارش۔ سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے۔ ہزارہا لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت اس کا استعمال ہونے والی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں فی شیشی عہ

(ملنے کا پتہ)

کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم سٹریٹ امرتسر

مطبوعات الھلال (ایجنسی)

(مفصل فہرست مفت طلب کریں)

۱۔ اسوۂ حسنہ بلا جلد ۲ ۔ مجلد	۳	۱۲۔ ایلاف تمیز	۴
۲۔ کتاب الوسیلہ ۸	۴	۱۳۔ الحرب فی القرآن	۱
۳۔ اصحاب کہف	۱۲	۱۴۔ حقیقۃ الصلوٰۃ	۴
۴۔ العروۃ الوثقیٰ	۹	۱۵۔ اولیاء اللہ و اولیاء الشیطان	۸
۵۔ اسلامی تصوف	۸	۱۶۔ افسانۂ ہجر و وصل	۴
۶۔ تفسیر المعوذتین	۸	۱۷۔ الدین یسر	۴
۷۔ تفسیر آیت کریمہ	۲	۱۸۔ صبح سعادت مکمل	۲
۸۔ تفسیر سورہ کوثر	۴	۱۹۔ لائف آف پرافٹ	۴
۹۔ فتویٰ شرک شکن	۶	۲۰۔ ائمہ اسلام	۱۲
۱۰۔ ولی اللہ	۵	۲۱۔ خلاف الامہ	۵
۱۱۔ نجد و حجاز	۸	۲۲۔ سیرت امام ابن تیمیہ	۹

فاروق گنج روڈ بیرون شیرانوالہ دروازہ لاہور

تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی اکسیر ہاضمہ کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۸۔ محصول ڈاک عہ۔ نمونہ ۴

پتہ :- منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ امرتسر

کتاب الاثمار

اس کتاب میں پھلوں کی تعریف، نگہداشت اور پرورش کا ذکر کیا ہے۔ قیمت ۱۴۔ رعایتی ۱۲۔ محصول ڈاک علیحدہ

منگوانے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

کامل دائی

دائی جنائی کے متعلق بہتر مفید جامع کتاب ہے۔ ساتھ ہی تصاویر بھی ہیں۔ اس کتاب کا ہر گھر میں رہنا ضروری ہے

قیمت ۱۲۔ رعایتی ۱۰

طوفان حیات

از مولانا راشد الخیری مرحوم دہلوی۔ جھوٹے پیروں اور پرانی رسموں کے خلاف کتاب بطور ناول۔

قیمت عہ۔ رعایتی ۸

منگوانے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

اگر آپ دنیا کے تازہ ترین حالات اور بے لاگ تنقید پڑھنا چاہتے ہیں۔ تو

پیسہ اخبار لاہور

کا مطالعہ کیجئے جو عالم اسلام کی دلچسپیوں کا محافظ اور آزادی وطن کا داعی ہے۔ جو لوگ روزانہ اخبار خریدنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں۔ ان کیلئے یہ بہترین ہفتہ وار معلومات ہے۔ جدید انتظام میں اس کی ترقی اور توسیع اشاعت کا خاص انتظام کیا گیا ہے۔ اس کا سالانہ چندہ صرف تین روپے ہے۔ ایک دفعہ ضرور نمونہ مفت طلب کریں۔ منیجر پیسہ اخبار لاہور

تمام دنیا میں بے مثل (۱۱۸)

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ :- مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی

حافظ محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کے تاریخی جواہر ریزے

رحمۃ اللعالمین مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم و مغفور۔ جس میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعمری مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے۔ جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور اور جامعہ ملیہ دہلی۔ مدرسہ دیوبند کے نصابات میں داخل ہے۔ کتابت طباعت اور کاغذ اعلےٰ۔ قیمت جلد اوّل ۱؎ ۔ جلد دوم ۱؎ ۔ جلد سوم ۱؎ ۔

سیرت ابن ہشام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانحعمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ علامہ ابو محمد عبد الملک نے اصل کتاب عربی زبان میں لکھی تھی جس کا بامحاورہ سلیس اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ قیمت ۶؎

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب مؤلفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی آنحضرت صلعم کے کل حالات و واقعات از پیدائش تا وفات قلمبند ہیں۔ قیمت ۸؎

پیارے نبی کے پیارے حالات مؤلفہ مولانا فیروز الدین صاحب ڈسکوی۔ یہ تصنیف قرآن مجید اور تمام آسمانی کتابوں کا لب لباب ہے زبور۔ تورات۔ انجیل میں جس قدر پیشگوئیاں پیغمبر اسلام کے متعلق موجود ہیں ان میں سے اکثر کتاب ہذا میں درج کی گئی ہیں جس کی وجہ سے یہ کتاب بھی بے حد مقبول ہے۔ اس کی تین جلدیں ہیں۔ جلد منگوا لیں ورنہ ختم ہو جانے کو ہے۔ قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ ہر سہ جلد ۱؎ (محصول ڈاک ۔۔۔ آنے)

پیارے نبی کے پیارے اخلاق حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و صفات کا بیان۔ قیمت ۶؍

شمائل ترمذی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسوۂ حسنہ کا مفصل بیان ہے حدیث کی عربی عبارات کا ترجمہ بین السطور دیا گیا ہے ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت ۱۴؍

صدیق اکبر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حالات اور عہد صدیق کے شاندار واقعات کا بیان۔ از خواجہ عباد اللہ صاحب اختر قیمت ۱؎۔ ایضاً خورد ۴؍

الفاروق از مولانا شبلی نعمانی مرحوم۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مفصل سوانحعمری اور ان کی سیاسی، انتظامی تدابیر۔ فتوحات اسلامی کا سیلاب۔ مسلمانوں کی عظمت و شجاعت، غیر قوموں سے حسن سلوک کا بیان۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۲؎

ذوالنورین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم کی زندگی اور عثمانی عہد کے واقعات کا مفصل حال۔ قیمت ۴؍

اسد اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مفصل سوانحعمری۔ آپ کے عہد کے حالات درج کئے ہیں۔ قیمت ۱؎

سیف اللہ حضرت خالد بن ولید سپہ سالار اعظم (افواج اسلامیہ) کی سوانحعمری بہادری، جانثاری کے کمالات۔ قیمت ۱؎

ازواج النبیؐ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے حالات۔ از حکیم سلطان صاحب خلف امرتسری۔ قیمت ۱۲؍

تذکرۃ العباد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] کے حالات ۹؍

بنات الرسول حضور صلعم کی صاحبزادیوں کے حالات زندگی۔ ۴؍

سید الشہداء۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی۔ ایک عمدہ رسالہ۔ قیمت ۲؍

صحابیات یہ کتاب اکثر زنانہ سکولوں میں پڑھائی جاتی ہے۔ اس میں ۸۵ صحابیات (صحابہ کرام کی بیویوں) کے حالات درج ہیں۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۸؎

ازواج النبی حضور صلعم کی ازواج مطہرات کے حالات۔ قیمت ۸؍

تاریخ الخلفاء۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی تصنیف کا اردو ترجمہ جس میں خلفائے راشدینؓ دیگر خلفاء بنو امیہ و بنو عباس وغیرہ کے تمام حالات کا بیان ہے۔ قیمت ۲؎

الہارون خلیفہ ہارون الرشید اور ان کے زمانہ کے تمام حالات درج ہیں قیمت ۱؎

المامون خلیفہ مامون الرشید کے حالات، اخلاق عادات کی تفصیل درج ہے۔ قیمت ۱؎

سیرت النعمان امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی سوانحعمری۔ قیمت ۱؎

سوانح مولانا روم آپ کی پاکیزہ صوفیانہ زندگی کا تذکرہ۔ قیمت ۱۲؍

مولوی معنوی مولانا روم کی سوانحعمری۔ آپ کے حالات اردو میں سلیس طرز میں لکھے گئے ہیں۔ آپ کا نسب ولادت۔ آپ کے والد کا حال۔ آپ کا ترک وطن۔ ظاہری و باطنی تعلیم۔ مثنوی شریف پر تبصرہ۔ آپ کے خلیفوں کے حالات۔ قیمت صرف ۵؍

مخدرات اسلام سے پیشتر اور بعد کی چند نامور خواتین کے مفصل حالات۔ قیمت ۱؎

(۱۱۹)

ahmadimuslim.de

کتب خانہ جامعہ سلفیہ

اسلامی سوانحعمریاں

سولہ مشہور و معروف علماء فضلاء اور باطل حضرات کی سوانحعمریاں درج ہیں۔ جن کو مطالعہ کرکے ایک سچے مسلمان کے دل میں جذبہ علم و عمل پیدا ہو جاتا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸؍

تاریخ المشاہیر

دنیا کے پچاس مشہور بہادر مولویوں، عالموں، حکیموں، شاعروں، بادشاہوں، جرنیلوں، ولیوں کے دلچسپ حالات۔ از قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی۔ قیمت ۸؍

الغزالی

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رح کی سوانحعمری۔ قیمت ۸؍

حیات حافظ

خواجہ حافظ شیرازی مرحوم کے حالات زندگی۔ قیمت ۶؍

حیات سعدی

حضرت مصلح الدین صاحب سعدی شیرازی کے حالات۔ ۹؍

حیات خسرو

ابوالحسن امیر خسرو دہلوی رح کے حالات۔ قیمت ۶؍

حیات طیبہ

از قلم مرزا حیرت دہلوی مرحوم۔ حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کے کمل و مفصل حالات۔ از پیدائش تا وفات۔ مع مختصر سوانح حضرت سید احمد صاحب رائے بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (مرشد مولانا شہیدؒ) بہت دلچسپ ہیں۔ قیمت صرف ۱۲؍

تذکرہ مشاہیر عالم

جس میں حسب ذیل صحابی و مشاہیر ہیں۔ خلیفہ ناصر الدین شیبہ۔ زبیر بن عوام۔ عبداللہ بن زبیر۔ ابن بطوطہ۔ بقراط

اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر

شہنشاہ عالمگیر کے متعلق صحیح اور مستند حالات درج ہیں۔ بعض بے بنیاد الزامات کا جواب بھی دیا ہے۔ قیمت ۶؍

نجد و حجاز

مؤلفہ علامہ سید محمد رشید رضا مصری مرحوم کا اردو ترجمہ۔ نجد کی تاریخ نجدی قوم کے عادات و خصائل اسلام کی مذہبی حیثیت و حالت۔ سلطان عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن کے سوانح۔ شریف حسین کی کم ظرفی کے حالات۔ کتابت، طباعت [illegible] قیمت ۱۲؍

تاریخ نجد - - - - قیمت ۸؍

تاریخ مکہ معظمہ - - - - قیمت ۳؍

تاریخ بنی اسرائیل - - - - قیمت ۹؍

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں ہر قسم کی لکھائی اور سادہ و رنگ دار چھپائی کا کام گاہک کے حسب منشا کیا جاتا ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ دریافت کریں۔ (المشتہر مینیجر پریس مذکور)

رئیس قادیان

مصنفہ مولوی ابو القاسم صاحب رفیق دلاوری مؤلف ائمہ تلبیس

یہ کتاب جناب مرزا صاحب قادیانی کی مکمل و مفصل سوانحعمری ہے۔ آج تک جس قدر کتب اس موضوع پر شائع ہوئی ہیں۔ یہ کتاب ان سب سے بہتر لکھی گئی ہے طرز تحریر اس قدر دلچسپ ہے کہ کتاب کو شروع کرکے جب تک ختم نہ کرلیں آرام نہیں آتا۔ [illegible] کے ۴۰۰ صفحات۔ قسم اول کاغذ ولایتی [illegible] قسم دوم [illegible]

(ملنے کا پتہ)

مینیجر اہلحدیث امرتسر

جالینوس۔ مانی۔ ساسانین۔ دالصبی۔ ابو الدحیجین۔ حاتم طائی۔ جبلہ ابن ایہم۔ محمد بن تومرت مہدی المغرب۔ ابو عثمان سعید۔ ابن مسیح بساتانی سیبوی۔ دمشق کی جامع بنی امیہ۔ ابو الاسود دولی۔ احمد بن طولون۔ ابو الضحاک۔ موسیٰ بن نصیر۔ کرب زبیدی۔ نابغہ ذبیانی۔ اسکندر اعظم۔ سموئل۔ سلطان قرا قرشا مغانی۔ الحکم المستنصر۔ محمد بن عبداللہ الزبیر۔ منذر بن مغیرہ۔ حجاج۔ دمشقی ہوس۔ مسجد ابا صوفیہ۔ محمد علی پاشا۔ ابو جعفر منصور۔ ابو العلاء شاعر۔ مسجد اقصیٰ بعلبک۔ جہاد۔ قیمت صرف ۱۲؍

سفرنامہ شام

از مولانا شبلی مرحوم۔ قیمت صرف ۸؍

تاریخ ابلیس

- - - - قیمت ۴؍

سوانح بخاری

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر سوانح۔ قیمت ایک آنہ

مشاہیر امت

مشہور صحابہ کرام اور ائمہ دین اور بزرگوں کے مشہور واقعات کا ذکر ہے۔ قیمت [illegible]

نوٹ: محصول ڈاک بذمہ [illegible] خریدار ہوگا۔

(منگوانے کا پتہ)

مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲۰

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۷

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

تارک سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنتی

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عہ
رؤسا و جاگیرداروں سے	۱۰ ؎
عام خریداران سے	۵ ؎
ششماہی	۳ ؎
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ	۲ ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۴ شوال المکرم ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۶ دسمبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک (۱۲۱)

فہرست مضامین

نظم۔ محمد رسول خدا ہو کے آیا۔ - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
وید اور قرآن - - - - ص۳
مرزا صاحب قادیانی کی زندگی پر انصاف سے غور کرو ص۴
اندھیر نگری اور کانا راجہ - - - ص۶
سو روپیہ انعام ص۷۔ خادم کعبہ کو آخری نوٹس ص۸
قرآن کریم اور سائنس - - - ص۸
اسلام میں مساوات کا اچھوتا سبق - - ص۹
خوشی کا ترانہ ص۱۰۔ زیارت قبور۔ ص۱۰
کشتہ ستم اہلحدیث کیندا پاڑہ۔ - - ص۱۱
فتاویٰ ص۱۲۔ متفرقات - - ص۱۳
ملکی مطلع ص۱۴۔ اشتہارات - - ص۱۵

محمد رسول خدا ہو کے آیا

بجواب

"خدا خود رسول خدا بن کے آیا"

(از قلم ابوالاخلاق محمد اسحاق صاحب دہلوی فاضل)

وہی سرور انبیا ہو کے آیا — وہی احمد مجتبیٰ ہو کے آیا
ہوا نور ہی نور ظلمت کدوں میں — وہ دنیا میں شمس الضحیٰ ہو کے آیا
بھلایا خلائق نے جب اپنا خالق — محمد رسول خدا ہو کے آیا
ہوا اس کو ہی شرف معراج حاصل — وہ محبوب رب العلیٰ ہو کے آیا
اُسی نے بتایا دو حق بشر کو — خلائق کا وہ رہنما ہو کے آیا
غریبوں کا ماویٰ یتیموں کا ملجا — وہ خیر البشر مصطفیٰ ہو کے آیا
وہ شافع محشر وہ فخر امت — جب آیا تو نور الہدیٰ ہو کے آیا
خزاں رفت و آمد بہار گل افشاں — چناں شد آں سر حقیقت نمایاں

محمد رسول خدا ہو کے آیا

غازی مصطفیٰ کمال پاشا۔ غازی انور پاشا۔ طلعت پاشا۔ مدحت پاشا۔ خیر مقالہ قائم اور دیگر ترک بہادر جرنیلوں کے حالات الگ چھپ چکے ہیں

انتخاب الاخبار

حج لائن کے جہاز جو حجاج کو ہندوستان سے جدہ لے جا رہے ہیں۔ مندرجہ ذیل عارضی پروگرام کے مطابق روانہ ہونگے۔ صحیح وقت براہ راست دریافت ہوسکتا ہے۔

(۱) ایس ایس المدینہ ۲۳ دسمبر کو بمبئی سے براہ راست روانہ ہوگا۔ (۲) ایس ایس المدینہ ۷ جنوری ۱۹۴۰ء کو کراچی سے براہ راست جائیگا۔ (۳) ایس ایس المدینہ ۱۶ جنوری کو بمبئی اور ۱۸ جنوری کو کراچی سے روانہ ہوجائیگا۔

—— امرتسر میں خشک سردی زوروں پر ہے۔ مگر ابھی تک بارش نہیں ہوئی۔ ناظرین بارش کے لئے بدرگاہ رب رحیم دعا کریں۔

—— وزیری ملکوں کا جو وفد حال ہی میں فقیرایپی کے ساتھ صلح کی شرائط طے کرنے گیا تھا وہ ناکام واپس آیا۔

—— صوبہ وانگس (چین) کے شہر ولین میں جاپانی ہوائی جہازوں نے حملہ کرکے پانچہزار اشخاص کو ہلاک کیا۔ تقریباً چھ سو مکانات تباہ ہوئے۔

—— حکومت ایران کے قونصل جنرل مقیم ہند نے اس خبر کی تردید کر دی ہے کہ ہر ہٹلر نے شاہ ایران کو جرمنی آنے کی دعوت دی ہے۔

—— ٹوکیو۔ معلوم ہوا ہے کہ جاپان میں بھی آئندہ داخلہ یہود کی ممانعت کر دی جائے گی۔

—— جدہ ۲۱ نومبر کی اطلاع مظہر ہے کہ ۱۲ نومبر تک بحری راستہ سے ۴۲ ہزار ۴۶۶ حجاج کرام وارد حجاز ہو چکے ہیں۔

—— آل انڈیا کانگرس کمیٹی الہ آباد کے دفتر کی اطلاع ہے کہ تمام ہندوستان میں کانگرس کے ۴۸ لاکھ ممبر بن چکے ہیں۔

—— نظام حیدرآباد دکن کی حکومت کی طرف سے سرکاری بیان شائع ہوا ہے کہ عثمانیہ یونیورسٹی کے ہوسٹلوں میں بندے ماترم کے گیت کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

—— مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے قحط سالی کے آثار کو ملحوظ رکھتے ہوئے ۲½ لاکھ روپیہ مالیہ کی معافی دیدی ہے۔

—— مدراس اسمبلی میں مندر پرویش بل پاس ہوگیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ مالابار کے بڑے بڑے مندر اچھوتوں پر کھول دئیے جائینگے۔

—— لنکاشائر کے سوداگران پارچہ نے اس غرض سے ایک اہم قانون کا آغاز کیا ہے کہ بورڈ آف ٹریڈ پر زور ڈال کر ہندوستان میں برطانوی کپڑے پر محصول کم کرایا جائے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ ہر ہٹلر ایک اعلان کرنے والا ہے۔ جس کی رو سے پادریوں کے فنڈ اور جملہ جائدادیں ضبط کی جائیں گی۔

۲۹۔ دسمبر سے پہلے پہلے

اگر قیمت اخبار دفتر ہذا میں موصول نہ ہوئی۔ یا انکار کی اطلاع نہ ملی تو جن خریداروں کی قیمت ماہ دسمبر میں ختم ہے ان کے نام ۳۰ دسمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ (مینیجر اہلحدیث)

—— پنجاب پراونشل ہندو سبھا کے سکرٹری نے حکومت پنجاب کو لکھا ہے کہ تمام سرکاری ملازموں کو ہندو سبھا میں داخلہ کی عام اجازت کے احکام جاری کر دئیے جائیں۔ نیز سبھا کے لئے ایک سپیشل براڈ کاسٹنگ سٹیشن قائم کیا جائے۔ اور ایک قانون بنا کر ہر ایک ہندو کے لئے یہ لازمی قرار دیا جائے کہ اپنی آمدنی کا پانچواں حصہ لازماً اس سبھا کے فنڈ میں داخل کر دے۔ اور لکھا ہے کہ جب حکومت خاکسار تحریک کے ایسے مطالبات کو منظور کر چکی ہے تو ہندو سبھا کے ساتھ بھی اسے ویسا ہی سلوک کرنا چاہیئے۔

سیرۃ النبی کے جلسے قادیان سے اعلان ہوا تھا کہ حسب دستور سابق ۱۱ دسمبر کو سیرۃ النبی کے جلسے کئے جائیں۔ چنانچہ امرتسر میں بھی قادیانی جماعت نے شہر سے باہر محلہ ...... پر جلسہ کیا۔ مگر ان جلسوں کی اصلی غرض وغائت بتانے کے لئے انجمن اہلحدیث امرتسر نے بھی باغ بیرون دروازہ لاہوری میں جلسہ کیا۔ جس میں مرزائی مشن کی تردید کی گئی۔ (نامہ نگار)

غریب فنڈ میں از فتوی فنڈ سے ۸ از میاں دوست محمد صاحب مدراس عہ۔ از سید عبد اللہ شاہ صاحب نارنگ عہ۔ ملک غلام محمد صاحب سرینگر ۱۲؍۔ ایک صاحب خیر ۶۔ جملہ ...۔ سابقہ بذمہ فنڈ ۱۴؍۔ بقایا ...

از سائلین نمبر ۲۶ محمد ہاشم مجھوڑہ ۶۔ نمبر ۲۷ عبد الوکیل چک ۲۸۵ ...۔ نمبر ۲۸ زین العابدین رام پور ۱۲؍۔ نمبر ۲۹ علی اکبر بہاول نگر ۱۲؍۔ میزان ...۔ بقایا فنڈ ...

پینسٹھ سائلین ابھی اور ہیں اصحاب خیر توجہ فرمائیں تو ان کے نام بہت جلد اخبار جاری ہو جائے۔

روپے بھیجدئیے گئے منشی محمد شفیع صاحب خریدار اہلحدیث نمبر ... نے جو مہلغات جس جگہ بھیجنے کیلئے ارسال کئے تھے وہ ارسال کر دئیے گئے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

ایسی رقوم براہ راست ہی بھیجی جایا کریں تو بہتر ہو۔ کیونکہ اس سے اول تو دو دفعہ محصول منی آرڈر خرچ ہوتا ہے۔ دوم جن کے نام ایسی رقوم بھیجنی ہوں ان کو تاخیر سے ملتی ہیں۔ امید ہے کہ ایسے حضرات اس امر کا خاص خیال رکھیں گے۔ (محرر دفتر اہلحدیث)

ایک تردید حکومت پنجاب کی توجہ اس امر کی طرف دلائی گئی ہے کہ اس صوبہ میں ایک پبلک جلسہ میں ایک مقرر نے یہ کہا کہ "ہندوستانی سپاہی فلسطین میں استعمال کئے جا رہے ہیں" عوام کی اطلاع کیلئے یہ بتا دینا ضروری ہے کہ یہ بیان بالکل جھوٹ ہے۔ (لاہور۔ ۸۔ دسمبر ۱۹۳۹ء)

مولانا ابراہیم صاحب کی بہو (بھتیجے مولوی عبد القیوم ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول امرتسر کی بیوی) بعارضہ نمونیہ فوت ہوگئی ہے۔ اناللہ!

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۴ - شوال المکرم ۱۳۵۷ھ

وید اور قرآن

اخبار "پرکاش" ۲۳ - اکتوبر میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس کی سرخی ہے "وید، بائبل اور قرآن"۔ راقم مضمون نے ساری کوشش اس بات پر صرف کی ہے کہ مہرشی دیانند نے بائبل اور قرآن پر ایسے اعتراضات کئے ہیں جن کے جوابات نہیں ہو سکتے۔ اس لئے یہ کتابیں بقول ان کے اس قابل نہیں ہیں کہ ان کو وید کے مقابلے میں لایا جائے۔ اور سوامی دیانند نے ایسا کیوں کیا؟ بقول ان کے اس کی وجہ یہ ہے کہ

ویدوں کا پڑھنا پڑھانا چونکہ ہر آریہ کا پرم دھرم[1] (مذہبی فرض) ہے اس لئے ان کتابوں کے ہوتے ہوئے یہ مذہبی فرض ادا نہیں ہو سکتا کیونکہ آریہ کی نظر اس طرف بھی پڑ جاتی تو ویدوں کے پڑھنے پڑھانے میں خلل واقع ہوتا۔ اسی لئے سوامی جی نے ویدوں کے راستے سے یہ کانٹے اٹھا دئیے؛

اہلحدیث | ہم سمجھتے ہیں کہ زمانے کی ترقی کا اثر آریوں کے مذہبی تعصب پر بھی پڑا ہوگا مگر اس قسم کے مضامین دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آریہ سماجی ابھی تک اسی بھنور میں پھنسے ہوئے ہیں جس میں پچاس سال پہلے تھے۔ ستیارتھ پرکاش سوامی دیانند کی تصنیف ہے مگر جتنا حصہ ان کی طرف سے ہے وہ بارہ ابواب پر ختم ہو جاتا ہے۔ تیرھویں اور چودھویں ابواب میں بائبل اور قرآن کی تردید ہے۔ واقعات تاریخیہ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یہ دو باب سوامی جی کے ہیں۔

سوامی جی کی ستیارتھ پرکاش ۱۸۷۵ء میں مراد آباد کے ایک رئیس نے چھپوائی تھی۔ ہم نے کوشش کر کے اس رئیس کے صاحبزادے سے ایک نسخہ منگوایا تھا جو ہمارے پاس موجود ہے۔ اس کے بعد پنڈت کالو رام نے اس کا دوسرا ایڈیشن شائع کیا۔ اس کا بھی ایک نسخہ ہمارے پاس ہے۔ پنڈت کالو رام کے نسخے کی تصحیح اور تائید سوامی شرد ہانند (لیڈر آریہ) نے کی تھی۔ ان دونوں نسخوں میں بائبل اور قرآن کے متعلق تردیدی بابوں کا ذکر تک نہیں ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونو باب الحاقی ہیں۔ پیچھے کسی نافہم آریہ نے لکھ کر سوامی جی کی کتاب کے ساتھ ملحق کر دئیے ہیں بغور دیکھا جائے تو ان ابواب میں جو اعتراضات کئے گئے ہیں وہ سوامی جی جیسے ودوان کی شان سے بہت دور ہیں۔ ہم نے ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب متعلقہ قرآن کا جواب جس وقت لکھا تھا۔ (جسے آج پینتیس ۳۵ سال کے قریب ہوتے ہیں) اس وقت ہمارا خیال حسب روائت آریہ یہی تھا کہ یہ باب سوامی جی کا لکھا ہوا ہے۔ اس لئے ہم نے سوامی جی کو مخاطب کر کے جواب دیا اور وہ جواب کتاب "حق پرکاش" کی صورت میں ملک کے ہر گوشہ میں پہنچکر موجب تسلی ہوا۔ خدا کا شکر ہے کہ آریہ سماجیوں کو آج تک اسکے جواب الجواب کی ہمت نہ ہوئی۔

اس کے بعد کی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ یہ دونو ابواب سوامی جی کی تصنیف نہیں ہیں۔ کسی آریہ کے پاس اس کا ثبوت ہو تو وہ ۱۸۷۵ء کی ستیارتھ پرکاش کے بعد کی ستیارتھ پرکاش کا کوئی ایسا نسخہ دکھائے جو سوامی جی کی زندگی میں طبع ہوا ہو۔ یہ یاد رہے کہ سوامی جی ۱۸۷۵ء والی ستیارتھ پرکاش کے طبع کے بعد ۸ سال زندہ رہ کر ۱۸۸۳ء میں دار فانی سے کوچ کر گئے اس عرصہ میں دوسری ستیارتھ پرکاش طبع نہیں ہوئی۔

اظہار تعجب | ہمارے ناظرین کو اگر تعجب ہو کہ آریہ سماجی اس امر پر کیسے جرأت کر سکتے ہیں کہ اپنے مذہبی ریفارمر کی کتاب میں اپنی طرف سے الحاق کریں۔ انکے رفع تعجب کے لئے ہمارے پاس بہت سے نظائر ہیں منجملہ ان کے ایک دو ہم یہاں پیش کرتے ہیں۔

سوامی جی کی سوانحعمری کلاں میں ۸۶۸ پر سوامی جی کا مقولہ لکھا ہے کہ

"ہم دو بارہ جنم لیکر باقی سوا دو ویدوں کی تفسیر کرینگے"

اس مقولے پر مخالفوں کی طرف سے جب اعتراضات ہوئے کہ سوامی جی کو انتقال کئے ہوئے ۱۸۸۳ء سے آج ۱۹۳۸ء تک پچپن ۵۵ سال ہوئے ہیں۔ اگر سوامی جی اپنی پہلی انسانی جون سے نکل کر حسب قاعدہ تناسخ انسانی جون میں آئے ہوتے تو آج ان کی عمر پچپن ۵۵ سال کی ہوتی اتنی عمر کا آدمی علمی بلوغ کے کمال تک پہنچ جاتا ہے۔ پھر انہوں نے کیوں باقی ویدوں کی تفسیر نہ لکھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سوامی جی حسب قاعدہ تناسخ کسی دوسری

---

[1] افسوس کہ سوامی جی نے آریوں کو وید پڑھانے کے لئے بہت سے جتن کئے۔ دیگر الہامی کتابوں کی تردید بھی کی تاکہ آریہ ان کو نہ دیکھیں مگر آریوں نے ان کے ساتھ وید کو بھی چھوڑ دیا کیا پرکاش کا فاضل ایڈیٹر ہمیں بتا سکتا ہے کہ فیصدی یا فی ہزار ایک بھی آریہ ویدوں کو خوب سمجھتا اور روزانہ پڑھتا ہے۔

...ئے گئے ہیں۔

یہ اعتراض واقعی وزن دار تھا۔ اسلئے ہوشیار آریہ سماجیوں نے سوانحعمری کے دوسرے ایڈیشن میں اس عبارت کو بالکل اڑا دیا۔ تاکہ نہ بانس رہے نہ بانسری بجے۔ اسی طرح ستیارتھ پرکاش کے بہت سے حوالے آریوں نے کاٹ دیئے یا درست کر دیئے۔ مثلاً براعظم امریکہ کی تلاش کرنے والے کولمبس کو انگلستان کا کولمبس لکھا تھا۔ جب اعتراضات ہوئے کہ سوامی جی کی تحقیق علمی کا یہ حال ہے کہ کولمبس کو انگلستان کا کولمبس بتایا ہے حالانکہ وہ اٹلی کا باشندہ تھا۔ تو ہوشیار آریوں نے پچھلے ایڈیشن میں بجائے انگلستان کے یورپ کا لفظ لکھ دیا۔ اسی طرح اور بھی کئی حوالے ہیں۔ جن کی تفصیل کی ضرورت نہیں۔

یہ تو ہے جواب اس بات کا جو آریہ نامہ نگار نے فخریہ طور پر سوامی جی کو تمغہ دیا ہے کہ انہوں نے وید کی تکمیل کے لئے بائیبل اور قرآن کو اعتراضات کی بوچھاڑ سے کالعدم کر دیا۔

اس کے بعد نامہ نگار نے ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب سے پہلا اعتراض نقل کیا ہے کہ

بسم اللہ سے کیوں شروع کیا گیا۔ کیا خدا خود کہتا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ (میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمن و رحیم ہے)

ہم سمجھتے تھے کہ آریہ سماج ایک محقق جماعت ہے وہ ہر کلام کو جانچا کرتی ہے۔ اس اعتراض کا جو جواب ہم نے "حق پرکاش" میں دیا ہے اسے دیکھ کر یہ اعتراض پھر کبھی نہ کرینگے۔ لیکن اسکو دیکھ کر معلوم ہوا کہ آریہ سماجیوں پر ابھی فارسی کا وہ مقولہ صادق آتا ہے جسکے الفاظ ہیں:۔

آنچہ استاد ازل گفت ہماں مے گویم

ہمارے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ سورہ فاتحہ مع بسم اللہ کے بطور تعلیم نازل ہوئی ہے۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ اے بندو! تم اپنی درخواست بحضور خداوند اس طرح پیش کیا کرو کہ میں اللہ رحمن رحیم کے نام سے اس کلام کو شروع کرتا ہوں۔ جس کا مضمون یہ ہے کہ

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں وغیرہ۔

الہامی نوشتوں میں اس کی مثالیں بہت ملتی ہیں کہ بندوں کی درخواستوں کو الہامی الفاظ میں نقل کرکے تعلیم دی گئی ہے۔ ویدوں سے اسکی مثالیں حق پرکاش میں ملتی...

گئی ہیں۔ لیکن آج تک آریہ سماجی وہی بکے جاتے ہیں جو ان کے بزرگ کہہ گئے ہیں۔ کیونکہ ان کا مقولہ ہے ؎

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جا

بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جا

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی کی زندگی پر انصاف سے غور کرو

مرزائی اخبار "پیغام صلح" لاہور مورخہ ۳۰ نومبر میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جو دراصل مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت کا خطبہ جمعہ ہے۔ اس میں مخالفین سے درخواست کی گئی ہے کہ مرزا صاحب کی زندگی پر انصاف سے غور کرو۔ واقعی یہ درخواست قبولیت کے لائق ہے مگر صرف مخالفوں ہی کے حق میں نہیں بلکہ مریدوں کو بھی اس پر عمل کرنا چاہئے۔ کہ وہ بھی انصاف سے غور کریں۔

مولوی محمد علی صاحب موصوف اس درجہ کے معتقد مرزا ہیں کہ ان کے حق میں جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر مرزا صاحب کی زندگی میں ایک قصیدہ لکھا گیا تھا۔ جس کا ایک شعر یہ تھا ؎

کیا سازظلمت ازبام جس نے عیسویت کا

یہی وہ ہیں یہی وہ ہیں یہی ہیں پکے مرزائی

آج بھی پکے مرزائی مخالفین کو الزام دیتے ہوئے راستی اور صداقت سے کام نہیں لیتے۔ چنانچہ آپ کا مقولہ اصل الفاظ میں یہ ہے:۔

"مخالفین نے حضرت مرزا صاحب کی اتنی بری تصویر پیش کی ہے کہ اس میں کوئی خوبی نظر ہی نہیں آتی۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ ذرا انصاف سے آپ کی لائف پڑھو اور دیکھو کہ اسلام کے اس عظیم الشان جرنیل کے دل میں کونسی تڑپ اور کونسا جوش موجزن تھا۔ اگر کوئی انصاف اور غور سے دیکھے تو اسے صرف یہی نظر آئیگا کہ ان کے دل میں اسلام کی حفاظت اور ترویج کی تڑپ تھی ان کے دل میں حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی صحیح تصویر پیش کرنے کا جوش تھا۔ اس کے علاوہ نہ اور کوئی تڑپ تھی اور نہ کوئی جوش تھا۔ اور پھر جو کوئی آپ کے پاس جاکر بیٹھا۔ اس کا دل بھی اسی تڑپ اور جوش سے معمور ہو گیا۔

حضرت مسیح موعود کا عشق رسول لوگ آپ کو گالیوں سے بھرے ہوئے پلندوں کے پلندے ڈاک میں لکھ بھیجتے تھے۔ ان سے تھیلوں کے تھیلے بھر جاتے۔ جب تھیلا بھر جاتا تو اس کو جلا دیا جاتا۔ ان کی وجہ سے آپ کو کبھی ملال نہ ہوتا تھا۔ آپ کی پیشانی پر شکن تک نہ پڑتی تھی آپ ان گالیوں سے بھرے ہوئے خطوط کی جو مخالف دن رات آپ کو بھیجتے تھے پروا تک نہ کرتے تھے۔ لیکن جب کسی عیسائی یا آریہ سماجی یا دوسرے کسی مخالف اسلام کی طرف سے رسول صلعم پر کوئی حملہ ہوتا تھا تو معاً آپ کا چہرہ سرخ ہو جاتا اور آپ کا آرام و چین رخصت ہو جاتا۔ باہر مجلس میں بھی ذکر کرتے کہ فلاں ناپاک انسان نے پاکوں کے سردار پر یہ حملہ کیا ہے اور اسطرح جھک ماری ہے۔ اور جب تک اس کا جواب نہ لکھ لیتے تھے آپ کو چین نہ آتا تھا۔"

(پیغام صلح لاہور مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۳۳ء)

اہلحدیث کیا یہ واقعات ٹھیک ہیں کہ مخالفین نے مرزا صاحب کی بری تصویر پیش کی ہے؟ نہیں۔ سنئے!

تفسیر قادیان۔ مرزا صاحب قادیان کی کل تصنیف (۴۴) سوانحعمری۔ جانشین کی تصنیف ہے۔ قیمت ۸ (منیجر)

حق پرکاش جس میں ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب کا مفصل و مدلل جواب ہے۔ قیمت ۱۲ محصول ڈاک ۵۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

مرزا صاحب کے چہرے پر جو بدنما سیاہ داغ ہے وہ ادعائے نبوت ہے۔ جس کا نام مولوی محمد علی صاحب نے اپنی تصنیفات میں دجالیت رکھا ہے۔ اس داغ کو نمایاں کرنے والی جماعت کون ہے؟ وہی جماعت جو قادیان کے تخت خلافت پر قابض ہے۔ جن کے مقابلے میں لاہوری جماعت کا شمار شرح چغمینی کی شبع عرض شعیر (جو کا ساتواں حصہ) کی مانند ہے۔ اس جماعت نے مرزا صاحب کی نبوت کو خوب چمکایا۔ مولوی محمد علی کو مباحثے کے لئے للکارا مگر مولوی صاحب نے اس کو ٹال دیا۔ کیا یہ جماعت مخالفین مرزا سے ہے؟ کھلے لفظوں میں کہہ دیجئے۔ جب ہم پوچھتے ہیں کہ ادعائے نبوت بقول آپ کے کفر ہے تو کسی غیر نبی کو نبی ماننے والا کون ہے۔ آپ خاموش ہو کر اس کا جواب نہیں دیتے۔ اور جب قادیانیوں سے پوچھتے ہیں کہ کسی نبی سے وصف نبوت سلب کرنے والا کون ہے تو وہ بھی چپ سادھ جاتے ہیں۔ اس لئے ہم دونوں گروہوں کو ارشاد خداوندی سناتے ہیں :-

وَ اِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَ لَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى۔ (جب بولو عدل سے بولو چاہے کوئی تمہارا قریبی ہی ہو)

اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب نے مرزا صاحب کے عشق رسول کا ذکر کرتے ہوئے بہت مبالغے سے کام لیا ہے کہ مخالفین کی گالیوں کے خطوط سے جب تھیلے بھر جاتے تو جلا دئیے جاتے اور مرزا صاحب ان گالیوں کی پروا نہ کرتے۔

غالباً یہ تھیلے اس قسم کے ہونگے جس قسم کی پچاس الماریاں مرزا صاحب نے حکومت انگریزی کی تائید میں بھر دی ہیں۔ ان پچاس الماریوں میں سے ایک بھی نہیں ملتی۔ اسی طرح وہ تھیلے ہونگے جو غالباً اکبر بادشاہ کے نورانی کپڑوں سے بنے ہوئے ہونگے۔

ہاں صاحب! مرزا صاحب پروا نہ کرتے تھے تو یہ نمونے کس کے ہیں :-

او بدذات فرقہ مولویاں۔ او یہودی خصلت مولویو! جو زہر کا پیالہ تم نے خود پیا وہی عوام کو پلایا۔ (انجام آتھم)

کیسے میٹھے وچن ہیں کہ ؎

گالیوں سے بھی بے مزہ نہ ہوا

ایسی شیریں کلامی کے مقابلے میں کسی (یہودی خصلت) مولوی یا اس کے اتباع نے مرزا صاحب کو بقول استاد صائب ؎

دہن خویش بدشنام میالا صائب
کیں زر قلب بہر کس کے دہی باز دہد

دو چار خطوط بھی بھیج دئیے تو کیا بُرا کیا۔

ہاں یہ بھی خوب کہا کہ

آریہ اور عیسائیوں کے اعتراضات سے آپ بے تاب ہو جاتے جب تک جواب نہ دے لیتے آپ کو چین نہ آتا۔

کس قدر غلط بیانی ہے۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ مرزا صاحب کی زندگی میں عیسائیوں کا رسالہ امہات الامت جو ازواج مطہرات کے متعلق نکلا تھا۔ مرزا صاحب نے اس کا کیا جواب دیا تھا۔ اسی طرح آریوں کی طرف سے "رنگیلا رسول" نکلا تو ان کی جماعت نے اس کا کیا جواب دیا۔ سب سے پہلے آریوں کے گورو کی ستیارتھ پرکاش کا کیا جواب دیا۔ عیسائیوں کی کتاب "عدم ضرورت قرآن" کا کیا جواب دیا۔ بڑے طمطراق سے کتاب براہین احمدیہ شروع کی۔ اس میں اپنے الہامات اور اعلیٰ مراتب بیان کرنے کے سوا کیا لکھا! براہین کے پہلے مجموعہ میں کو شروع کرتے ہی ختم کر دیا۔ بعد تقاضا بسیار پانچویں جلد شروع کی تو اس میں بھی اپنی رام کہانی کے سوا کیا لکھا! واقعات کو غلط بیان کرنا اور صحیح باتوں کو چھپانا اسلام اور عقل دونوں کے خلاف ہے۔

مرزا صاحب اگر فی الواقع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں رنگے ہوتے تو آپ یہ دعویٰ نہ کرتے ؎

منم مسیح زماں و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد
(تریاق القلوب)

اس کے بعد مولوی صاحب نے اپنی لاہوری اور قادیانی جماعت میں امتیاز بتلانے کو چار معیار بتائے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں :-

پہلا امتیاز	نیکی اور بلند اخلاقی قادیان میں نہیں ہم میں ہے۔
دوسرا امتیاز	قادیان کی نیک شہرت بوجہ جماعت قادیانیہ اب نہیں رہی۔
تیسرا امتیاز	خلیفہ قادیان کی بد اخلاقی کا ذکر ہائیکورٹ میں آگیا ہے۔[1]
چوتھا امتیاز	مسیح موعود (مرزا) کا دیا ہوا علم قادیان سے اُڑ گیا اور قادیانی جماعت کی ساری طاقت سیاسیات پر صرف ہو رہی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

ہم ان باتوں میں اور خاصکر آخری الزام میں مولوی صاحب کی تائید کرتے ہیں اور اس کی تائید میں ایک ایسا واقعہ پیش کرتے ہیں جو مولوی محمد علی صاحب کے ذہن میں نہیں آیا۔ نہ ہی قادیانی اس کی تردید کر سکتے ہیں۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ

مرزا ناصر احمد (پسر خلیفہ قادیان) بغرض تعلیم انگلستان گئے۔ جس پر ہزارہا روپیہ خرچ ہوا ہوگا۔ وہاں سے آپ کیا ڈگری لائے۔ اس کا جواب "الفضل" میں ملتا ہے کہ صاحبزادہ نے انگلستان کے پالیٹیشنر (مدبرین) سے مل کر وہاں کی پالیٹکس (سیاست) کا علم حاصل کیا۔

وہ کہیں یا نہ کہیں۔ سمجھنے والے سمجھ سکتے ہیں کہ اس رقم کثیر (ہزارہا روپیہ) کے خرچ کا نتیجہ مسیح موعود کے گدی نشین خلیفہ قادیان کے ذہن میں کیا ہے؟ ہم جیسے ناواقف سیاست یہی سمجھیں گے کہ مسیح موعود کے پوتے کو وائسرائے بہادر کی اگزیکٹو کونسل کا ممبر بنانے کی تمہید ہے۔

ہم اس میں نہ مخل ہیں نہ حاسد ہیں۔ ہاں اتنا ضرور کہتے ہیں کہ آپ کے مسیح موعود نے انگریزوں اور روسیوں کا نام یاجوج ماجوج رکھا ہوا ہے۔ (حمامۃ البشریٰ) ایسی قوم میں بحیثیت ممبر داخل ہونے سے خطرہ ہے کہ کان نمک والی مثال صادق نہ آجائے ؎

پہنچ کر کے وہیں سے ہو نہ رہنا
کوئی جا کر کے کہہ دو نامہ بر سے

[1] انصاف یہ ہے کہ ہائیکورٹ میں ذکر آنے سے بد اخلاقی کا ثبوت نہیں ہوتا۔ اس کی مثال قرآن مجید میں فرعون اور شیطان وغیرہ کے اقوال ہیں جو بطور حکایت کے درج ہیں نہ بطور تصدیق کے۔ (اہلحدیث)

محمدیہ پاکٹ بک۔ مرزائیت کی (۱۲۵) تردید میں۔ قیمت عمر (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

بریلوی مشن

اندھیر نگری اور کانا راجہ

(از قلم مولوی عبداللہ صاحب ثانی امرت سری)

ہمارے ناظرین آگاہ ہونگے کہ امرت سر میں حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب پر جو قاتلانہ حملہ ہوا تھا وہ ان تقاریر کے نتائج میں سے ایک نتیجہ تھا جو مسجد میاں محمد جان مرحوم امرتسر میں جلسہ عرس امام اعظم کے موقع پر کی گئی تھیں۔ اس جلسہ میں ایک نوخیز مولوی بشیر صاحب کوٹلوی بھی تھے۔ مذکور اخبار الفقیہ امرتسر کے نامہ نگار بھی ہیں۔ آئے دن دل آزار مضامین اخبار مذکور میں تحریر کیا کرتے ہیں۔ جن میں فرقہ حقہ اہل حدیث کو بہت بُری طرح یاد کیا کرتے ہیں۔ مذکور کے ابا جان بھی جماعت اہل حدیث کے حق میں بدگوئی کیا کرتے ہیں۔ مگر چھوٹے میاں بڑے میاں سے اس فن میں بڑھ گئے ہیں۔ ہم ایسے خوش کلام شخص سے خطاب کرنا پسند نہ کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آجتک ہم خاموش رہے مگر بعض احباب نے ہمیں توجہ دلائی کہ بدکلامی کو نظر انداز کرکے بعض قابل جواب باتوں کا جواب دینا چاہئے۔ اس لئے ضرورت پیش آمد کو ملحوظ رکھ کر ایک سلسلہ مضامین شروع کیا جاتا ہے بفضل الٰہی ابطال باطل و تائید حق میں یہ سلسلہ دیر تک چلے گا انشاء اللہ! اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَ مَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ ط

"الفقیہ" کے مولوی بشیر صاحب ۱۴ اکتوبر ۳۷ء کے پرچہ میں یوں عنوان قائم کرتے ہیں:-

"کیا یہ لوگ محمدی ہیں یا چکڑالوی"

اس مضمون میں بشیر صاحب جماعت اہل حدیث کے حق میں یوں دُر افشانی فرماتے ہیں:-

(۱) جماعت اہل حدیث چکڑالویوں سے پوری پوری شباہت پیدا کر رہی ہے۔

(۲) افراد جماعت اہل حدیث کو مخاطب کرکے لکھتے ہیں یہ اندرونی چکڑالوی الخ

(۳) (مولانا ثناء اللہ صاحب نے) اپنی جلن کا یوں اظہار کیا + + گویا حضور کی شان رفیع کا طویل ذکر بھی ان کے لئے باعث تکلیف ہُوا۔

(۴) مولوی (ثناء اللہ) صاحب کو بہیں تکلیف ہوئی + + اندرونی عداوت کا اظہار کیا۔ ایک جلد لیکر جواب لکھ دیا اور تیس مار خاں بن گئے × × مولوی (ثناء اللہ) صاحب کے ایک ایک لفظ سے چکڑالویت ٹپک رہی ہے ×× تردید میں قلم بے لگام ہُوا جا رہا ہے۔

(۵) سفید چادر پر ایک قطرہ بھی سیاہی ٹپک پڑے تو دکھنے لگتا ہے۔ مگر چادر ہی ساری کی ساری سیاہ ہو تو پوری دوات انڈیل دو۔ کچھ نظر نہ آئیگا۔

(۶) یہ دہریئے کہہ دیں کہ یہ (رسول) کسی چیز کا مالک و مختار نہیں۔

یہ تو ان کی خوش کلامی کا نمونہ ہے جسے ہم نظر انداز کرتے ہیں۔ اصل مضمون میں حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب کے مضمون "کیا یہ سنی مذہب ہے یا مسیحی؟" کا جواب لکھا ہے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب نے جس مضمون کا جواب لکھا تھا اس کا خلاصہ پھر اسی مضمون میں خود مضمون نگار مولوی بشیر صاحب لکھتے ہیں کہ:-

"میں نے × × یہ ثابت کیا تھا کہ حضور کا نام نامی جنت پر اور جنت کے باغات کے پتہ پتہ پر اور اس کے دروازوں پر حوروں اور رضوانوں کی آنکھوں اور پتلیوں پر لکھا ہُوا ہے۔ اور کسی چیز پر کسی شخص کا نام لکھا ہونا اس امر کی علامت ہوتی ہے کہ یہ اس چیز کا مالک ہے لہذا حضور ہر چیز کے مالک ہیں"۔ (الفقیہ ۱۴ اکتوبر ۳۷ء)

اس عبارت میں مولوی بشیر صاحب نے تین دعوے کئے ہیں:-

(۱) حضور کا نام جنت کے پتے پتے پر لکھا ہُوا ہے۔

(۲) جنت کے دروازوں پر جنت کا نام نامی تحریر ہے۔

(۳) حوروں اور رضوانوں کی آنکھوں اور آنکھوں کی پتلیوں میں لکھا ہُوا ہے۔

یہ واقعات ہیں جن کو مولوی بشیر صاحب نے بذات خود تو ملاحظہ نہیں فرمایا ہوگا۔ ابا جان سے بھی روایت نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ وہ بھی ابھی دنیا میں تشریف فرما ہیں۔ البتہ ایک صورت ہو سکتی ہے۔ جو ہمارے نزدیک لائق اعتماد ہے۔ وہ یہ کہ صادق القول سیدنا وسیلتنا نبینا محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ باتیں بتائی ہوں اور مولوی بشیر صاحب نے کتب حدیث میں پڑھی ہوں۔ اس لئے ہمیں یہ حق ہے کہ ہم یہ مطالبہ کریں کہ مولوی صاحب مذکور ان روایات کو کتب حدیث سے ثابت کرکے ان کی صحت بھی ثابت کریں۔

اس لئے ہم مولوی بشیر صاحب سے پُرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ اپنے دعاوی کو قرآن و حدیث کے دلائل سے یا فقہائے کرام کے اقوال سے ثابت کریں۔ ع

ورنہ خاموش کہ ایں شور و فغاں چیزے نیست

مولانا کا جواب علم مناظرہ کا قاعدہ ہے کہ مدعی کے دعوے کے بعد فریق مقابل کو حق ہے کہ دعوی پر نقض وارد کرے یا معارضہ کرکے مدعی کے دعوی کو رد کر دے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب نے دوسرا طریق برتا ہے اور مدعی کے الفاظ کو خیالی پلاؤ سمجھ کر قرآن مجید سے اس پر معارضہ پیش کیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ مدعی قرآن مجید کو خدائی کتاب مانتا ہے اور قرآن مجید اس دعوے کو غلط قرار دیتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اعلان کرتا ہے کہ

آپ کسی چیز کے مالک نہیں ہیں۔

مولانا ثناء اللہ صاحب کا مطلب بالکل صاف تھا کہ صاحب عقل خود سمجھ لیں گے کہ بشیر صاحب سچے ہیں یا کلام پاک کا ارشاد صحیح ہے۔ مگر مولانا صاحب کی اس صاف تحریر پر مولوی بشیر صاحب آپے سے باہر

ahmadimuslim.de

سَو روپیہ انعام

امرتسر میں بتاریخ ۷۔ اگست ۱۹۳۶ء پنڈت آتمانند صاحب اور حافظ محمد حسین صاحب برادر حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی کا مباحثہ دربارہ مسئلہ استوی علی العرش ہؤا تھا۔ مباحثہ کی نسبت تو ہم اپنی رائے ظاہر نہیں کرتے۔ وہ تو جنہوں سے سنا تھا وہ ہی بتا سکیں۔ لیکن اس مباحثہ کے متعلق ہم پر ایک افترا لگایا جاتا ہے کہ ہم نے پنڈت آتمانند کو مدد دی۔ ہم اس افترا کو افک عائشہؓ سے کم نہیں جانتے۔ اس لئے اعلان کرتے ہیں کہ افترا کنندگان کسی مسلمہ منصف کے سامنے اپنے افترا کو ثابت کردیں تو ایک سو روپیہ ان کی نذر ہوگا۔ جو ان کی درخواست پر پہلے ہی رکھوا دیا جائیگا۔ اور درصورت عدم ثبوت ان سے ۵۰ روپیہ جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی مد میں لئے جائیں گے۔ اور مجلس میں توبہ کرائی جائے گی۔ وہ پانچ روپے بھی ان کو پہلے رکھنے ہونگے۔

پس یا تو وہ اپنے افترا سے باز آئیں یا مسلمہ منصف کے سامنے اپنے افترا کا ثبوت دیں۔ اور باوجود اس کے وہ اگر افترا ہی کئے جائیں تو سُن رکھیں:۔

الظلم ظلمات یوم القیامۃ (الحدیث)

ابوالوفا ثناء اللہ امرتسر

"خادم کعبہ" کو آخری نوٹس

ہمارے دوست جو "خادم کعبہ" کو جواب دینے سے روکتے ہیں وہ حق پر ہیں۔ مگر میری نیت یہ تھی کہ اس کے افترآت اور بہتانات کی اصلیت جس طرح مجھے معلوم ہے اسی طرح سب احباب کو معلوم ہو جائے۔ اس لئے آج آخری نوٹس دیتا ہوں۔

خادم نے ۹۔ دسمبر کی اشاعت میں مجھے مسجد خیر الدین امرتسر میں بلایا ہے۔ میں حاضر ہوں۔ مگر چونکہ منصف صاحب کی شرکت اس مجلس میں ضروری ہے اسلئے "خادم کعبہ" اپنے پیش کردہ حکم مولوی عبد القادر صاحب وکیل قصوری سے ہم کو طلبی نامہ بھجوائیں کہ فلاں روز اتنے بجے مسجد خیر الدین امرتسر میں آجاؤ یا جس جگہ طلب فرمائیں میں بلا تکلف پہنچ جاؤنگا۔

چونکہ منصف صاحب عالم دین اور واقف قانون بھی ہیں۔ اس لئے اس بات کا فیصلہ بھی دیں کہ ہم فریقین میں مستغیث کون ہے اور ملزم کون؟ نیز یہ آخری نوٹس ہے۔

لعنۃ اللہ علی من تخلف و اخلف

(ابوالوفاء)

(بقیہ مضمون از صفحہ ۶)

ہوئے جاتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

دیکھئے ایک ایک لفظ سے چکڑالویت ٹپک رہی ہے یا نہیں۔ حضور کا مالک ہونا انہیں کتنا بُرا معلوم ہؤا ہے کہ اس کی تردید میں قلم بے لگام ہؤا جاتا ہے"

اس کے بعد مولوی صاحب مذکور جو معارضہ پیش کرتے ہیں وہ نہایت ہی لطیف ہے۔ اس لئے ہم اُسے بتمامہ نقل کرتے ہیں۔ تاکہ مضمون نگار صاحب کی قابلیت بھی معلوم ہو سکے۔ اولاً مولانا ثناء اللہ صاحب کی ایک عبارت 'اہلحدیث' ۸ مئی ۱۹۳۱ء سے نقل کرتے ہیں جو مولوی بشیر صاحب نے بھی اخذ کی ہے:۔

"ہمارا دعویٰ تھا۔ اور اب بھی ہے کہ اللہ اور رسولؐ دونوں اصل مطاع ہیں۔ فرق یہ ہے کہ اللہ بالذات اصل مطاع ہے۔ رسولؐ بحکم خدا اصل مطاع ہے۔ مگر فریق ثانی اس عقیدہ کو شرک کہتا رہا اور کہتا ہے۔ ہم نے ہر چند کوشش کی کہ فریق ثانی ہمارا مدعا سمجھنے پر توجہ کرے۔ سمجھ کر جو چاہے کہے۔ مگر ہمیں اس امر کا افسوس ہے کہ وہ اپنی ضد پر ایسے مُصر رہے کہ ان کو اس بات کا بھی خیال نہ آیا کہ ناظرین اہل علم ہماری تحریر کو دیکھ کر ہماری نسبت کیا رائے قائم کرینگے۔ ہم ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم احکم الحاکمین ہیں مگر بالغیر کی قید یاد رہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق میں احکم الحاکمین باذن خدا ہیں"

(اہلحدیث ۸ مئی ۱۹۳۱ء صفحہ ۴) الفقیہ ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۳۶ء

اس عبارت سے نامہ نگار صاحب نتیجہ نکالتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

"لیجئے صاحب۔ مولوی صاحب نے خود اپنا رد کر ڈالا۔ اس تحریر میں جہاں کہیں لفظ "مطاع" آیا ہے۔ وہاں لفظ "مالک" رکھ لیجئے۔ اور یہی تحریر ان امرتسری چکڑالویوں کے رد میں ہمارا جواب سمجھئے" (الفقیہ ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۳۶ء)

سبحان اللہ! مولوی بشیر کی منطق "یا من تمک" آپ کے ابّا جان تو بڑے خوش ہونگے کہ میرے بیٹے نے رئیس المناظرین کے سامنے بہت خوب کہی اور ہم بھی سمجھتے ہیں کہ خوب کہی۔ ایسی کہی کہ کبھی کوئی عقلمند نہ کہہ سکے۔ سنئے جناب! اگر کوئی پادری عبد الحق جیسا یوں کہہ دے کہ یہی عبارت حضرت مسیحؑ کے حق میں مسیحیوں کے عقیدہ کے لحاظ سے یوں تحریر کرو کہ لفظ مالک کی بجائے مسیح ابن اللہ لکھو۔ کہئے آپ کو کیا اعتراض ہے۔ اگر نبی آخر الزماں مالک باذن اللہ آپ کے کہنے سے ہو سکتے ہیں تو مسیح ابن اللہ باذن اللہ کیوں نہ ہونگے یہاں تو ابن اللہ باذن اللہ وزن بھی مل گیا ہے۔ کہئے آپ کیا جواب دینگے۔ اباجی سے ذرہ مشورہ کر لینا۔

اگر ان کو مشاغل بدعیہ سے فرصت نہ ملے تو ہم ہی بتائے دیتے ہیں کہ

اذن اللہ ہر بات کے لئے ہم نہیں کہہ سکتے۔ اذن اللہ کہنے کے لئے بھی اذن الٰہی کی ضرورت ہے۔ ورنہ یہ لفظ خود کذب ہوگا۔ اگر آپ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو مالک باذن اللہ کہنا چاہتے ہیں تو شوق سے کہئے۔ مگر قرآن مجید یا حدیث صحیح سے

ahmadimuslim.de

اذن الٰہی دکھائیے کہ کیا خدا تعالیٰ نے آپ کو مالک بننے کی اجازت دی ہے۔ جیسے مطاع بننے کی اجازت موجود ہے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔

مولوی بشیر صاحب! کیا میں یوں کہہ سکتا ہوں۔ ؎

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

(باقی آئندہ)

ورنہ صحیح سائنس اور درست عقل والے محققین کی رائیں اس سے بالکل جدا ہیں۔

ایک حقیقت کا اظہار | مولانا امرتسری مدظلہ العالی اپنے رسالہ شمع توحید کے صفحہ ۲ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"آج سائنس کی تحقیق ہے کہ ایک انچ بھر مربع ہوا اور پانی میں دس دس کروڑ کیڑے چلتے پھرتے ہیں اس کے پڑھنے کے ساتھ ہی مجھے خیال گزرا کہ سائنس کی تحقیق ہے اس لئے اس کے آگے پرستاران عقل کا سر خم ہے۔ ورنہ اگر یہ دعویٰ قرآن کریم میں کیا گیا ہوتا تو مدعیان عقل و سائنس دنیا کے ہر کس و ناکس کے آگے یہ کہتے پھرتے نظر آتے کہ "دیکھو قرآن کے غلط ہونے میں کیا شک ہے۔ دیکھو قرآن والا کہتا ہے کہ صرف انچ بھر جگہ میں سو دو سو کیڑے نہیں ہزار دو ہزار کیڑے نہیں، لاکھ دو لاکھ کیڑے نہیں، کروڑ دو کروڑ کیڑے نہیں بلکہ دس دس کروڑ کیڑے رہتے ہیں۔ بھلا یہ کوئی ماننے کی بات ہے۔ اگر کسی خاص مقام کی انچ بھر جگہ میں دس کروڑ کیڑوں کا اقرار قرآن کرتا تو مان بھی لیا جاتا لیکن جب اس کا دعویٰ ہے کہ بلا امتیاز ہوا اور پانی کے کروں کی ہر انچ برابر جگہ میں دس دس کروڑ کیڑے رہتے ہیں تو اب خلاف مشاہدہ و خلاف عقل بات کو کیسے مان لیا جاوے وغیرہ" لیکن چونکہ آج سائنس مدعی ہے اس لئے سر تسلیم خم ہے۔

بعد قیل و قال مجھے یہ حقیقت گوش گزار کرنی ہے کہ قرآن کریم کا کوئی اصول بھی عقل خالص و کامل کے خلاف نہیں۔ مثال کے طور پر نمبروار چند معروضات پیش ہیں:۔

دعویٰ سائنس | سورج غروب نہیں ہوتا بلکہ کسی نہ کسی جگہ ہر وقت نکلا رہتا ہے لیکن قرآن کہتا ہے کہ آفتاب غروب ہوتا ہے اور وہ بھی دلدل میں۔

جواب | قرآن کریم پر یہ افترا ہے کہ وہ آفتاب کو دلدل وغیرہ میں غروب ہوتا مانتا ہے۔ قرآن کریم کا صاف ارشاد ہے کہ اوٹ میں پڑ جانے سے آفتاب غروب ہوتا نظر آتا ہے لیکن جہاں آفتاب پر کوئی اوٹ نہیں ہوتی وہاں اسی گھڑی آفتاب طالع رہتا ہے۔

قرآن کریم اور سائنس

(از قلم مولوی عبدالرؤف صاحب جھنڈے نگری)

ہم اس دعوے میں حق بجانب ہیں کہ قرآن کریم اور صحیح سائنس میں کسی طرح کا کوئی تضاد نہیں ہے آج عموماً یہ خیال کیا جانے لگا ہے کہ الہامی اور مذہبی کتابوں میں بہت سی باتیں خلاف عقل ہیں۔ لیکن اس نکتہ کا خیال کم رکھا جاتا ہے کہ ہم کیا اور ہماری عقل کیا۔ پھر ایسی عقل سے خدا سے لڑائی اور اسکی مذہبی کتاب سے دشمنی کہاں تک موزوں ہوسکتی ہے۔ دراصل ہمارا مذہب دوستی اور خدا شناسی میں طریقہ ہی الٹا ہے۔ ہم مذہب کو اس لئے غلط ٹھیرا دیتے ہیں کہ فلاں مذہبی کتاب میں فلاں بات غلط اور خلاف سائنس ہے لہٰذا وہ بات غلط ہے اور جب وہ بات غلط ہوئی تو مذہب خود بخود غلط ہوا۔ حالانکہ چاہئے یوں تھا کہ پہلے ضرورت مذہب سے مطمئن ہوتے پھر عقل کے خلاف جو باتیں بظاہر معلوم ہوتیں ان پر غور و خوض کرتے نہ سمجھ میں آتی تو وہیں رک جاتے اور اپنی عقل کو ناقص کہہ کر خاموش ہو جاتے۔ حدیث میں آیا ہے کہ انسان سوچتا ہے کہ سب عالم کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تو اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟ فرمایا کہ سوال کے اس نقطہ پر مرکب عقل کو لگام دینا اچھا ہے۔

بقول شیخ سعدی ؎

نہ ہر جائے مرکب تواں تاختن
کہ جاہا سپر باید انداختن

طب کی کتابوں میں ایک جگہ یہ دیکھنے میں آئی کہ شیخ الرئیس بوعلی سینا مدتوں اس غور میں رہا کہ قلب گرم ہے اسے اوپر ہونا چاہئے اور دماغ سرد ہے اسے نیچے ہونا چاہئے۔ لیکن معاملہ برعکس ہے۔ خداوندی انتظام اور اس کی وضع و تعیین کو عقل کے مطابق نہ پاکر بلکہ مشاہدہ کے مطابق بھی نہ پاکر بوعلی نے خلاف عقل ہونے کی آواز نہ اٹھائی بلکہ حیران و سرگرداں ہونے کے بعد اپنی عقل کے نقصان اور اپنی رسائی کی کوتاہی کا اعتراف کرتے ہوئے فتبارک اللہ احسن الخالقین تلاوت کی۔ بہرحال مذہب شناسی کے غلط طریقوں پر چل کر عقل کو بدنام کرنے کے لئے بہت سے عقل دشمنوں نے یہاں تک لکھ دیا کہ

"مذہب سائنس کی غضب آلود نگاہوں کے سامنے ٹھیرنے کی تاب نہیں لاسکتا"

(دیکھو ہندو لیڈروں کی تقریر کا اقتباس۔ مندرجہ پیغام صلح ۲۱۔ ستمبر ۳۷ء)

اس کے مقابل یورپ کے عقلاء و فضلاء کی رائیں پڑھیں جو سائنس کے علماء عصر کے پیشوا ہیں۔ خود انکی زبان سے سنئے۔ مسٹر جینس نے برٹش ایسوسی ایشن میں سائنس پر جو خطبہ پڑھا۔ اس میں انہوں نے یہ بھی کہا کہ

"تیس سال قبل سائنس کا زور اپنے علم پر تھا آج سائنس کا زور اپنے جہل پر ہے۔ تیس سال قبل معجزات قابل مضحکہ تھے آج معجزات ممکن، اغلب بلکہ قطعی ہیں۔ عظمت ناپیدا کنار کے جلوے صحیح سائنس کو خدا تک لارہے ہیں"

(صدق ۱۱۔ مئی ۳۸ء بحوالہ بائبل از نرد)

اس حقیقت کے پیش نظر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مذہب و ہستی خدا کے خلاف جس قدر چہل کود سائنس کا نام لے لے کر کی جارہی ہے یہ فریب خوردہ ناتجربہ کار غیر محققین لوگوں کی جاہلانہ روِیہ سے تعلق رکھتی ہے۔

ahmadimuslim.de

اسلام میں مساوات کا اچھوتا سبق

(از قلم مولوی عبداللطیف صاحب علیکوی مصارٹی)

ناظرین باتمکین آج کی قسط میں چند مساوات اسلامیہ پر خامہ فرسائی کرنا چاہتا ہے اور چند واقعات آپ کی خدمت میں پیش کرونگا۔ جس سے اسلامی مساوات کی قدر و منزلت نمایاں طور پر واضح ہو جائیگی۔ اسلام کی لاتعداد خداداد خوبیاں ہیں جن کا اعتراف دوست تو کیا سخت سے سخت دشمن بھی کر چکے ہیں۔ منجملہ خصائص سے ایک نرالا سبق مساوات ہے۔ جس کا ذکر اس وقت مقصود بالذات ہے۔ قبل ازیں کہ نفس مسئلہ پر روشنی ڈالی جاوے ضروری ہے کہ دیگر مذاہب عالم کی مساوات اور اسلامی مساوات کا تقابل کیا جاوے۔ تاکہ تعرف الاشیاء باضدادھا سے اس نعمت غیر مترقبہ کی قدر و منزلت بخوبی طور پر معلوم ہو جاوے چونکہ موجودہ دور میں دو ہی مذہب بڑے ہیں جس سے عموماً ہمارا روئے سخن ہوتا رہتا ہے۔ یعنی عیسائیت اور ہندومت ان ہردو کے لٹریچر دیکھنے سے اور ان کی کتب کی تلاش اور ان کے رہنمایان قوم کے حالات سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہاں مساوات کا کوئی پتہ نشان نہیں اور بجائے اس کے کافی سے زیادہ چھوت چھات بھری پڑی ہے۔ ان کے نزدیک سیاہ و سفید امیر و غریب شریف و رذیل ایک سٹیج پر ایک شاہراہ ایک عبادتخانہ میں بیٹھ کر عبادت کرنے کے قابل نہیں۔ آپ کو معلوم نہیں جن حقوق سے یورپین عیسائی مستفید ہو سکتا ہے اس سے اینگلو انڈین بدنصیب ہمیشہ کے لئے محروم قرار دیا جاتا ہے۔ جہاں پر گورے رنگ کا عیسائی عبادت کرے گا وہاں پر غریب سیاہ رنگ والے کی رسائی ناممکن ہے۔ غرضیکہ عیسائی مذہب میں کافی سے زیادہ امتیاز رنگ و قوم ملک و نسل پایا جاتا ہے۔

اسی طرح وید کی تعلیم کو بنظر تحقیق مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ برہمن و شودر، کھتری و ویش میں زمین و آسمان کا تفاوت ہے۔ جو لباس برہمن زیب تن کریگا وہ بدقسمت شودر کے لئے کسی صورت میں استعمال کرنا جائز نہیں۔ جو قدر و منزلت کھتری کی ہوگی اس سے بدنصیب ویش ہمیشہ کے لئے محروم ہے۔ جس چونکہ میں اعلیٰ ذات پات کا انسان دسترخوان بچھا کر کھانا کھاتا ہے وہ غریب انسان کے قدم منحوس سے ناپاک تصور کیا جاتا ہے۔ جس مندر میں لکھ پتی یا لالہ صاحب یا رائے صاحب بہادر پوجا پاٹ کرتے ہیں اس میں بھنگی یا چمار کی رسائی ناممکن ہے۔ کیونکہ ان کا وجود منحوس تصور کیا جاتا ہے غرضیکہ ہندو دھرم میں بھی چھوت چھات کو کافی سے زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ جس کو نیست و نابود کرنے کی ان تھک سعی گاندھی جی نے بھی کی۔ گو وہ پوری طرح کامیاب نہ ہوئے۔

اب آپ اسلامی تعلیم پر بھی نظر فکر ڈالیں تاکہ معلوم ہو کہ اسلام نے اس چھوت چھات کا کس طرح قلع قمع کر دیا ہے اور اس نے شرافت و رذالت کیلئے حسب و نسب یا قوم و وطن کو معیار قرار نہیں دیا بلکہ صاف طور پر اعلان کر دیا ہے:-

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ۔

کہ اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد و عورت سے پیدا کرکے خاندانوں میں تقسیم کیا تاکہ ایک دوسرے سے تعارف حاصل کرو لیکن شریف اور ذی عزت خدا کے ہاں وہی ہے جو پرہیزگار ہے۔

اسلام نے غلام و آقا کی تمیز اٹھا دی وہ رنگ و وطن حسب و نسب کے امتیازات سے مبرا ہے۔ وہ بندہ اور بندہ نواز کو ایک ہی نظر سے دیکھتا ہے۔ اس کے نزدیک خوبصورت کو بدصورت پر کوئی فوقیت نہیں اس کے نزدیک دولت کے پجاری کو کسی فاقہ مست اور تنگ دست پر فخر و مباہات کرنے کا کوئی حق نہیں وہ صاف اعلان کرتا ہے:-

لا فضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی الا بتقوی۔

اسلامی مساوات کا نظارہ دیکھنا ہو تو اس کی نماز کو دیکھئے جو نماز بھی ہے اور اسلامی پریڈ بھی۔ جس میں شاہ و گدا کی کوئی تمیز نہیں۔ جس میں امیر و غریب متمول مفلس ایک ہی صف میں دوش بدوش نظر آئینگے۔ خواہ ترکی کا حکمران ہو یا افغانستان کا تاجدار۔ اسلام ان کے غرور فرمانروائی کو مٹانے کے لئے اور مساوات کا درس پڑھانے کے لئے ایک نادار انسان کے ساتھ لا کر کھڑا کر دیگا۔ جس کا نقشہ اقبال مرحوم نے خوب کھینچا ہے ؎

آگیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز
قبلہ رو ہوکے زمیں بوس ہوئی قوم حجاز
ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب و محتاج غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

اسلامی مساوات کا دلربا نظارہ مقصود ہو تو حضور پیغمبر خدا فداہ ابی و امی کی لائف پر غور فرمائیں۔ ایک دفعہ اسلامی بادشاہ اپنی فدا کار فوج کے ہمراہ سفر میں جا رہا ہے جب کھانا پکانے کا وقت آتا ہے تو ہر شخص کے ذمہ مناسب کام سپرد کر دیا جاتا ہے۔ حضور پُرنور اپنے ذمہ لکڑی اکٹھی کرنے کی خدمت لیتے ہیں۔ یہ ہے مساوات کی زندہ تصویر۔ جسکو آپ اسلام کے سوا کسی دوسری قوم میں ڈھونڈھیں تو ہرگز نہ پا سکیں گے۔ حضرت انس دس برس حضور کی خدمت میں خادمانہ ڈیوٹی پر معمور رہے آخر وہ غلام اپنی زبان سے اعتراف کرتا ہے کہ جس قدر خدمت میں نے اپنے آقا کی اس سے کئی حصہ زیادہ حضور نے میری کی۔ تحکمانہ انداز میں زجر و توبیخ تو کیا کرنی تھی کبھی مجھ کو یہ بھی نہیں کہا کہ فلاں کام یوں سے یوں کیوں کیا۔ ما قال لی فی شئ لما فعلت۔ اسلام مساوات کے تخیل کو

نوٹ: سابقہ پرچہ میں بھی اس موضوع پر ایک مضمون درج ہو چکا ہے مگر مضمون ہذا کا طرز بیان پہلے سے علیحدہ ہے۔ (ادارہ)

دین سے کبھی بالا قرار دیتا ہے کہ کبھی کسی کو آقا اسلام کے خطاب سے بھی ملقب نہ کرے اور اس کی بجائے اس نرالے فلسفہ کا سبق دیا۔

کلکم بنو آدم و آدم من تراب

تم سب اولاد آدم ہو ایک باپ کی اولاد ہیں۔

چھوٹا کون اور بڑا کون۔

اسلامی مساوات کی اور زندہ تصویر دیکھنی ہو تو حضرت عمر فاروقؓ کی سوانح ملاحظہ کریں۔ جب خلیفہ وقت اپنے غلام کے ہمراہ بیت المقدس کی طرف جا رہا ہے۔ لیکن اسلام کا فاروق اعظم غلام کے ساتھ سوار ہونے کی باری مقرر کر لیتا ہے۔ جب بیت المقدس قریب آتا ہے تو غلام کے سوار ہونے کی نوبت آتی ہے۔ غلام عرض کرتا ہے حضور میں نے اپنی باری آپ کو دی لیکن وہ پیکر علم و عمل خود بینی اور تکبر کو نیست و نابود کرنے کے لئے اور اقوام عالم کو اسلامی مساوات کا حیرت انگیز نقشہ دکھانے کے لئے غلام کو سوار کرتا ہے اور ہاتھ میں اونٹ کی مہار ہے۔ یہ وہ وقت ہے جب تمام عمائدین شہر اور جملہ پبلک خلیفہ وقت کی شان و شوکت اور عظمت و جلالت کا نظارہ دیکھنے کے واسطے چشم براہ ہیں۔ وہ اس واقعہ کو دیکھ کر انگشت بدندان ہو جاتے ہیں۔ کیا اب بھی ہم اس شعر پڑھنے کے مستحق نہیں۔

اولئك آبائی فجئنی بمثلهم

اذا جمعتنا یا جریر المجامع

قبیلہ بنی مخزوم کی عورت چوری کے الزام میں ماخوذ ہو کر عدالت نبوی میں پیش ہوتی ہے۔ جرم ثابت ہو چکا ہے۔ عنقریب حکم سزا قطع ید صادر ہونے والا ہے۔ قریش مشورہ کر کے اسامہؓ کو حضور کی خدمت میں سفارشی بنا کر روانہ کرتے ہیں۔ حضور پُر نور صاف جواب فرماتے ہیں کہ اسامہؓ تمہاری سفارش قابل قبول نہیں۔ یہ تو بنی مخزوم کی عورت ہے فواللہ لو ان فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت یدها کہ اگر میری لخت جگر فاطمہ بھی بفرض محال اس الزام میں ماخوذ ہو کر آتی تو میری یہ طاقت نہ تھی کہ میں اس کو اس دفعہ سے بری کر دیتا۔

یہ ہیں اسلامی مساوات کی زندہ تصویریں۔ جن پر جتنا فخر ہم کریں تھوڑا ہے۔ کوئی ہے [illegible] عدالت آج ایسی بتلاؤ جہاں پر بادشاہ کی لڑکی اور چپڑاسی کے لڑکے کو ایک ہی سزا دی جاتی ہو۔ اس قانونی مساوات کی مثال صرف اسلام میں مل سکتی ہے۔ جہاں حاکم و محکوم کا کوئی امتیاز نہیں۔ ایک دفعہ حضرت عمرؓ اور ابی بن کعب کے درمیان کچھ نزاع واقع ہو جاتا ہے۔ دونوں فریق زید ابن ثابت کو حکم قرار دیتے ہیں۔ جب زید کے پاس مقدمہ پیش ہوتا ہے تو حضرت عمر خلیفہ وقت کو دیکھ کر انکی تعظیم کے لئے اپنی جگہ چھوڑ دیتے ہیں تاکہ خلیفہ وقت آرام سے بیٹھ جائیں۔ خلیفۃ المسلمین پاکیزہ لب و لہجہ میں فرماتے ہیں کہ اے ابن ثابت پہلی بے انصافی جو تم نے کی ہے وہ یہ ہے جس کا تم نے ارتکاب کیا۔ اور یہ کہہ کر خلیفہ وقت ملزم کے برابر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کوئی پارلیمنٹ کوئی عدالت ایسی ہے جہاں پر ایک بادشاہ اور غریب کو جواب دہی کے واسطے ایک ہی پلیٹ فارم پر کھڑا کر دیا جاتا ہے۔

یہ ہے اسلامی مساوات کے چند واقعات جن کو بطور مشتے نمونہ از خروارے پیش کر دیا۔

(راقم:۔ عبداللطیف حصاروی)

خوشی کا ترانہ

(از نتیجۂ افکار جناب مرزا ابو رحمانؔ ضیاء اللہ خان صاحب عابدؔ رامپور اسٹیٹ)

ایں نامہ کہ خامہ کرد ایجاد ۔ توقیع قبول روزیش باد

ساقی وہ مئے معرفت پلادے — از بہر خدا مجھے جلادے — قرآن و حدیث سے بھی ہو — اللہ کی اس میں روشنی ہو

بدعت کی جو دُرد سے صفا ہو — آمیزش شرک سے جدا ہو — ہو جس کو ملائکہ نے چھانا — زاہد نے بھی ہو حلال جانا

پھر مست الست مجھ کو کر دے — اللہ پرست مجھ کو کر دے — وہ بادۂ ناب روح پرور — خوں ہو کے بہے رگوں کے اندر

کیا خوب سماں ہے اب سہانا — گاتا ہوں خوشی میں یہ ترانا — ہے ایک جریدہ کا نیا سال — مسعود و مبارک و نکو فال

پینتیس[۳۵] برس وہ کر چکا طے — چھتیسویں[۳۶] سال میں لگا ہے — ہے اہل حدیث[ل] کا وہ پرچہ — اصحاب خرد میں جس کا چرچا

پرچہ ہے کہ علم کا سفینہ — میراث رسولؐ کا خزینہ — یا رود رشد دین کا اک شجر ہے — قرآن و حدیث کا ثمر ہے

یا ماء حیات کا ہے چشمہ — قلزم سے نبیؐ کے ہے جو نکلا — یا مخزن علم آسمانی — یا رحمت رب کی اک نشانی

شہباز ہے اوج معرفت کا — شہراہ رُسل کا جادہ پیما — اعداء خدا کا ہے وہ دشمن — ڈرتے ہیں سب اس سے دین کے رہزن

ہے دل کے مریض کی دوا وہ — اور بدعت و شرک سے شفا وہ — بدعت کے ستون ڈھانے والا — سنت کا محل بنانے والا

ہے سنت مصطفےٰ پہ عامل — آثار محمدی کا حامل — بے دین کو دین پر لگانا — گم کردہ کو راستہ بتانا

قرآن کی آیتوں کی تفسیر — احکام الٰہیہ کی تشہیر — تردید مخالف و معاند — ہیں اسکی حیات کے مقاصد

تشریح حدیث کام اس کا — ہے اہلحدیث نام اس کا — اسکے جو مرید باوفا ہیں — مصروف ثنائے کبریا ہیں

فیضان انہی کا ہے یہ جاری — سیراب ہے جس سے خلق ساری — یارب ہے یہ کامیاب دائم — انداز روش پہ اپنی قائم

اور مولوی ثنا کا سایا — دائم رہے اسکے سر پہ چھایا — تاریخ اسکی بھی نکلی کیا ہی اچھی — ہے فیض رسان عالم

۱۴۲+۲۱۱+۸۹۰+۱۵

۱۳۵۶

عابدؔ نہ طویل کر سخن کو — جو وجہ ملال انجمن ہو

ل فرقہ اہل حدیث مراد ہے۔

زیارت قبور

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی - ضلع جہلم)

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے تم میں جب کوئی قبرستان میں جا کھڑا ہو تو حال میں اہل مقابر کے تامل کرے کہ کس طرح ان کی آنکھیں ان کے گالوں پر بہہ گئیں - ان کی زبانوں کو کیونکر مٹی نے کھا لیا - یہ وہی زبانیں ہیں جن سے وہ لوگوں پر زبان درازی کرتے تھے - صولت فصاحت و بلاغت دکھاتے تھے انکے دانت خاک میں بکھر گئے - بدن کیڑوں کی غذا ہو گیا۔

آہ! ؎

بسے بادام چشماں را کہ دیدی اندریں دنیا
بگرد خانہ چشمش زموراں کارواں بینی

بنائے قبور میں مباہات کرنا اور گچ کرنا اور گنبد بنانا اور اس کا پختہ کرنا اور آراستہ کرنا حرام ہے۔ مردہ کو ان امور سے کچھ نفع حاصل نہیں ہوتا۔ اس کا نفع تو منحصر ہے عمل صالح میں ؎

یا صاحب القبر المنقش سطحہ
ولعلہ من تحتہ مغلول

اہل علم نے کہا ہے کہ تفاخر کرنا بنائے قبور میں ساتھ سنگ تراشیدہ کے فعل جاہلیت کا ہے۔ وہ لوگ یہ کام واسطے تعظیم اموات اپنے کے کیا کرتے ہیں۔ یہ بدعت عموم البلوئ ہو گئی ہے۔ میرے خیال میں اس بدعت نے سارے ملک عرب و عجم میں سرایت کر لی ہے۔ حالانکہ حدیث صحیح میں اس بنا پر بڑی سخت وعید آئی ہے۔ لیکن لوگوں نے اس کے خلاف عمل کیا واللہ اعلم علماء کرام نے کیوں نہ اس مسئلہ پر زور کر کے منع کیا یا کسی مجبوری سے سکوت کر لیا ہے۔

یہاں تک کہ خود علماء کی قبور پر بڑی بڑی عمارتیں بن گئیں۔ اولیائے کرام و سلاطین کے لئے تو اسقدر مقابر عالیشان و صدہا فٹ سطح زمین سے بلند تیار ہو گئے ہیں کہ ایسے دنیا کی زندگی میں بھی رہائشی مکان نہ تھے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو زندوں کیلئے بھی عمارات زائد پسند نہ فرماتے تھے۔ اور ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ ہر نفقہ کا اجر ملتا ہے مگر وہ نفقہ جو مٹی و پانی میں ہو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے الفاظ رفعاً یہ ہیں:-

اذا لم یبارک للعبد فی مالہ جعلہ فی الماء والطین۔ رواہ البیہقی۔

بھلا پھر مُردوں پر عمارت بنانا اور مال کثیر صرف کرنا یہ کیا معنے رکھتا ہے۔ سینکڑوں مسلمان نمازی غریب فاقہ کش مبتلائے فقر ہر زمانہ میں موجود ہوتے ہیں۔ اگر وہ زر خطیر جو عمارت و مقابر میں صرف ہوا اور ہوتا ہے ان پر صدقہ کیا جاتا تو منجملہ باقیات صالحات کے ٹھیرتا یہ لاکھوں ہزاروں روپے جو عمارات آرائش قبور میں صرف ہو گئے اور ہوتے ہیں سنتے ہیں ایک ایک درہم ایک ایک داغ آتش جہنم کا ہوگا۔ اگر اہل قبور نے وصیت نہی کر دی ہے تو وہ بری الذمہ ہیں۔ ورنہ بانی اور بنی لہ ہر دو اس معصیت میں برابر ہیں۔ اگر وصیت اس بنا کی اپنے اولیاء کو کی ہے تو پھر اس عصیان عظیم کا کچھ پوچھنا نہیں۔ کیونکہ یہ صریح فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہے کہ وہ تو نہی کر جائیں اور لعنت فرمائیں اور یہ جاہل اس عصیان کی وصیت کر جائیں۔ کوئی احمق یہ نہ خیال کرے کہ آقائے نامدار حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی مقبرہ گنبد دار موجود ہے۔ اس لئے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ میں دفن کیا گیا تھا۔ صدہا سال تک کوئی گنبد وغیرہ نہ تھا۔ اس حجرہ کی اصلاح واسطے حفظ کے کر دی جاتی تھی۔ خلیفہ نور الدین زنگی نے کسی خاص مصلحت کے سبب سے برائے حفاظت دشمنان دین کے آپ کی قبر مبارک کے گرد دیوار آہنی زیر خاک تیار کرائی تھی کہ کسی بے ایمان کو بدذاتی کرنے کا موقع نہ ملے۔

برعکس اس کے موجودہ قبور کا حال ہے۔ اس دلیل کو پیش کرنا جہالت ہے۔ قبور واسطے عبرت کے ہوتے ہیں نہ واسطے نزہت کے۔ آج کل مقابر اولیاء و علماء و سلاطین ورؤسا قابل سیر و تماشے کے بنائے جاتے ہیں۔ طرح طرح کے میلے مقابر پر جلائے جاتے ہیں۔ یہ جگہ تو سیرگاہ اور جائے گلگشت خلائق ہوئی یا محل عبرت۔

یزید اقاشی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جس کا گزر کسی قبر پر ہوا اور اس نے عبرت نہ پکڑی تو سمجھو کہ وہ بہائم میں سے ہے اور خود وہ جب کسی قبر کو دیکھتے مثل گاؤ کے چلاتے۔ ؎

یکے بگور غریباں شبے بسیرے کن
ببیں کہ نقش اینہا چہ باطل افتادہ است

فی زمانہ جو پرستش و گور پرستی اولیاء و صلحاء کی قبور پر ہوتی ہے وہ ناظرین سے پوشیدہ نہیں۔ اگر یہ امور قبور پر جو ہوتے ہیں کچھ وقعت رکھتے تو سب سے اول جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے ساتھ ہوا کرتے۔ حالانکہ جناب کی قبر مطہر آج تک ان سب بدعات سے محفوظ ہے۔ وللہ الحمد۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو سمجھ دے آمین ثم آمین۔ زیادہ والسلام خیر الختام!

کشتۂ ستم اہل حدیث گنیدرا پاڑہ ضلع کنک

؎ الٰہی کس بیگناہ کو مارا ستمگر کے قاتل نے کشتنی ہے
کہ اُسکے کوچہ میں شور برپا بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ہے

ناظرین کرام کو بخوبی معلوم ہے کہ بندہ ان دنوں انجمن اہل حدیث مرزا پور کی طرف سے خدمت سعادت پر مامور ہے۔ اگرچہ میں اپنا مختصر سفرنامہ مرتب کر رہا ہوں اور جہاں جہاں پہنچتا ہوں وہاں کی کیفیت، اخلاقی حالت اور ضروری واقفیت وغیرہ نوٹ کر لیتا ہوں جو انشاء اللہ الرحمٰن حسب موقع پیشکش ناظرین ہوگی۔

لیکن آج جو دلفگار سانحہ آپ کے پیش کرنا چاہتا ہوں وہ دراصل ایسا ہے کہ جہاں تک جلد ممکن ہو آپکے کانوں تک پہنچ جائے اور میں اپنے فرض منصبی سے

[illegible]

اس میں شک نہیں کہ آج ہماری جماعت حقہ اہل حدیث کی ہر جگہ ناگفتہ بہ حالت اور قابل تاسف کیفیت ہے لیکن کیندراپاڑہ کی جماعت اہل حدیث کی مدتوں سے جو درگت بن رہی ہے۔ واقعی دیکھنے سے دل پر قابو نہیں رہتا اور بے اختیار کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے۔

۱۳۔ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو قبیل عصر میں کیندراپاڑہ وارد ہوا تو معلوم ہوا کہ دو تین روز سے احناف نے اہل حدیثوں کو محلہ (نقیر آباد) کی مسجد میں داخل ہونے کی قطعی ممانعت کر دی ہے۔ نیز جامع مسجد متصل کلکٹری میں شرکت جماعت سے مزاحم ہیں۔ حالانکہ جامع مسجد مذکور میں حسب خواہش ہر طرح نماز ادا کرنے کی نہ صرف اہل حدیثوں کو ڈگری حاصل ہے بلکہ عملدرآمد بھی جاری ہے تاہم احناف کی کثرت و قوت نے اہل حدیثوں کو ویسا ہی تختۂ مشق بنا رکھا ہے جیسا کہ ظالم مظلومین کو بنایا کرتے ہیں۔ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ

واقعہ حقیقت یہ ہے کہ کیندراپاڑہ کے مٹھی بھر اہل حدیثوں کی نہ صرف عزت و آبرو اور جان و مال ہی اس وقت غیر مامون و غیر محفوظ ہے بلکہ خود ان کا وجود بھی سخت نرغے اور خطرے میں ہے۔ (اَیَّدَهُمُ اللّٰهُ بِنَصْرِهٖ)

مزید براں تونگری حیثیت سے یہاں صرف دو شخص (میر محمد شریف صاحب اور میر ولی محمد صاحب) جماعت کے قوت بازو تھے لیکن مقدمات کی متواتر پائمالیوں کے باعث یہ ہر دو شخص مقروض و تنگ دست اور فاقہ مست ہو چکے ہیں۔ تاہم ہمارے برادران احناف کو سیری نہیں چنانچہ ہفتہ عشرہ سے ایک چوری کے جعلی مقدمہ میں میر محمد شریف صاحب کو جان بلب کر رکھا ہے۔ جس کے ناقابل برداشت صدمہ نے آپ کو صاحب فراش بھی کر دیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؎

کیا بے سبب ہیں ہم کروٹیں ہر سو بدلتے ہیں
جو جل اٹھتا ہے وہ پہلو تو یہ پہلو بدلتے ہیں

کیندراپاڑہ کی جماعت میں فی الحال ایک شخص شفاعت اللہ ہے جو شب و روز سرگرداں، کوشاں، ہراساں اور حیرت زدہ پریشان رہتا ہے۔ دوسرے صاحب مولوی فیماء الحق بھی قابل ذکر اور ہمدرد جماعت ہیں تیسرے ایک بست سالہ نوجوان محمد داؤد ہے نیز محمد عمر جو ہر دو بہت ہونہار معلوم ہوتے ہیں۔ باقی دیگر صاحب اقتدار اہل حدیثوں کی پست ہمتی، بزدلی اور جبانت انکو میدان عمل میں آنے نہیں دیتی۔ جس سے احناف کی دلیری اور بھی بڑھی جاتی ہے اور ظلم و ستم میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ احباب مظلوم برادریوں کے حق میں دعا کریں کہ خدا ان کی مدد کرے اور ناجائز تشدد کرنے والوں کیلئے ہدایت کی دعا کریں۔

راقم:- ابوالوحید محمد عبداللہ عقیل مئوی کان اللہ لہ
حال سفیر انجمن اہل حدیث مرزا پور

(بقیہ مضمون از صفحہ ۸)

ذوالقرنین کے قصہ میں ارشاد ہے کہ غروب آفتاب کے موقعہ پر پہنچے تو آفتاب سیاہ رنگ کے پانی میں انکو ڈوبتا ہوا دکھلائی دیا۔ اس کے آگے ارشاد ہے:۔

حَتّٰٓی اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰی قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا۔

ترجمہ یہ ہے کہ جب طلوع آفتاب کے موقعہ پر پہنچے تو آفتاب کو ایک ایسی قوم پر طلوع ہوتے دیکھا جن کے لئے ہم نے آفتاب پر کوئی آڑ نہیں رکھی تھی

ناظرین کرام! آفتاب کو اس قوم پر طلوع دیکھا "جن کے لئے ہم نے آفتاب پر کوئی آڑ نہیں رکھی" کے الفاظ خود گواہ ہیں کہ آفتاب کبھی غروب نہیں ہوتا۔ البتہ جن کی اوٹ میں آفتاب پڑ جاتا ہے ان کو غروب ہوتا معلوم ہوتا ہے۔ اور جہاں اوٹ نہیں ہوتا ہے وہاں آفتاب طالع دکھائی دیتا ہے۔

چونکہ ہیئت قدیم و جدید (سائنس) دونوں میں مسلم ہے کہ آفتاب کا کرہ دنیا سے بہت بڑا ہے۔ اسلئے مفسرین کرام نے صاف لکھا ہے کہ آفتاب کا کسی جگہ میں غروب ہوتے دیکھنا محض دیکھنے والے کے نظر کا خیال ہے۔ چنانچہ جلالین میں لکھا ہے:۔

وغروبها فی العین فی رای العین والا فهی اعظم من الدنیا۔

اسی طرح خازن، معالم، ابن کثیر وغیرہ میں تصریح موجود ہے۔ پس معلوم ہوا کہ قرآن وہی نظریہ پیش کرتا ہے جسے سائنس نے مدتوں میں حل کیا ہے۔

(۲) **سائنس کا دعویٰ** ہے کہ زمین متحرک ہے مگر قرآن کریم کہتا ہے کہ زمین حرکت کرتی تھی پس ہم نے پہاڑ کا میخ گاڑ دیا۔ چنانچہ سورہ نبا میں کہا ہے "وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا"

جواب قرآن کریم میں اگر میخوں کے گاڑنے کا ذکر موجود ہے تو حرکت کا انکار اس سے کیسے ثابت ہوا جسقدر مضبوط یہ میخ گڑھی ہوگی اسی قدر زمین کی حرکت کا نظام درست رہیگا کیونکہ خداوند کریم نے پہاڑوں کی نسبت لکھا ہے کہ وہ برابر تیزی سے حرکت کر رہے ہیں پس جس کے ساتھ یہ مضبوط میخ گڑھی ہوئی ہے وہ بھی اسکے ساتھ سرعت حرکت میں برابر کی شریک ہوئی پس زمین کی حرکت کا انکار قرآن کریم کی طرف منسوب کرنا صحیح نہیں آیت کریمہ یہ ہے:۔

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ
(سورہ نمل پ ۲۰)

اے مخاطب تو پہاڑوں کو سمجھتا ہے کہ وہ اپنی جگہ پر گڑھے اور جمے ہوئے ہیں حالانکہ وہ تو بدلی کی طرح اڑ رہے ہیں۔ یہ اس اللہ کی زبردست کاریگری ہے جس نے ہر شے کو مضبوط بنایا۔

علاوہ اس کے خود پہاڑ بھی زمین کی ایک قسم ہے دیکھو ہدیہ سعیدیہ وغیرہ۔

(باقی آئندہ)

تقابل ثلاثہ ۔ مصنفہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب
اس میں توریت، انجیل اور قرآن مجید کا مقابلہ کر کے بتلایا گیا ہے کہ احکامات قرآنی بہر نوع مکمل ہیں اور تمام ضروریات انسانی کے لئے کافی و وافی ہیں۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے طرز تحریر بالکل انوکھا ہے قیمت ۸؎۔ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

جوابات نصاریٰ - غلط عیسائیوں کے قرآن اور اسلام پر (۱۲۳) اعتراضات کے جواب۔ قیمت ۱۲، (منیجر اہلحدیث)

ahmadiyyamuslim.de

فتاویٰ

تعاقب ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ کے پرچہ میں کسی سائل نے عورت کا جنازہ لے جانے کے وقت تابوت لے جانے کا حکم دریافت کیا تو ہم نے عہد رسالت کا تعامل بحوالہ ابن ماجہ لکھ دیا جو اسوہ حسنہ کے متلاشی کے لئے کافی تھا۔ مگر ہمارے ناظرین میں سے ایک صاحب نے اسکو ناکافی سمجھ کر اسکے جواز وعدم جواز پر بحث کی ہے اور تعامل صحابہؓ سے تابوت کا جواز ثابت کیا، چنانچہ وہ لکھتے ہیں :۔

اخبار اہلحدیث بابت ۱۴ جمادی الثانی سنہ رواں میں ایک صاحب نے استفسار کیا ہے کہ

"میت عورت کی ہو تو جنازہ لیجاتے وقت اگر پردہ کے لئے تابوت دیا جائے تو یہ فعل بمطابق قرآن وحدیث جائز ہوگا یا نہیں"؟ (ص ۱۳)

اس سوال کا جواب چونکہ حضرت مولانا دامت برکاتہم نے بہت مجمل اور ناکافی دیا ہے۔ یعنی صریح الفاظ میں تابوت بنانے کے جواز یا عدم جواز کا فیصلہ نہیں فرمایا ہے۔ لہذا سائل کی تشفی کے لئے عرض ہے کہ عورت کے جنازہ پر پردہ کے لئے تابوت بنانا جائز وثابت ہے۔ فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص ۴۲۶ میں بعد نقل عبارات کے تحریر ہے۔ ان سب عبارات سے صاف ظاہر تھا کہ اجلہ اصحاب کرام جیسے حضرت انس و حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت علی و حضرت عباس وجم غفیر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے سامنے ایسا جنازہ کہ جس پر تابوت تھا اُس پر سبھوں نے بخوشی نماز جنازہ ادا کی اور حضرت فاطمہؓ کی وصیت واسطے بنانے تابوت کے ... بغیر تابوت ... جانے کو۔ چنانچہ بعد وفات آپ کے حسب وصیت ... سامنے صحابہ کے کیا گیا۔ اور نیز حضرت زینبؓ ام المومنین زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازہ پر تابوت تھا اور حضرت عمرؓ جیسے صحابی ماحی المنکرات نے نماز پڑھائی تھی۔ اور قسطلانی اور فتح الباری کی عبارت سے ظاہر ہوا کہ اسلام میں دستور تابوت کا تھا اور تلخیص کی عبارت سے ظاہر ہوا کہ عورت کے دفن کرنے کے وقت چادر کا پردہ کرنا چاہئے۔ اور بہت کتب میں اس کا ثبوت موجود ہے۔ اہل سنت کے لئے اس قدر کافی ہے۔ پس باوجود ایسے ثبوت کے کون انکار کرسکتا ہے؟ کیونکہ یہ مسئلہ سنت صحابہ کرام کا ہوا موافق فرمودہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین تمسکوا بها۔

جواب مسنون طریق وہی ہے جو ہم نے لکھا ہے۔ متعاقب نے جو روایات اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کی ہیں اس سے ان کا دعویٰ ثابت نہیں۔ نعش کے معنی مجمع البحار میں سریر میت کے لکھے ہیں باوجود اس کے ہم اس کو ممنوع یا حرام نہیں کہتے۔ مگر مسنون نہیں ہے۔

س ۳۰۰ } حدیث میں آیا ہے کہ حائضہ عورتیں بھی عید کے لئے آئیں ویشهدن العید ودعوة المسلمین یعنی مسلمانوں کی دعا کے ساتھ شمولیت کریں اور نماز نہ پڑھیں۔ اس حکم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا مقصد تھا۔ کیا نماز کے بعد دعا مانگنے کے لئے حکم کیا تھا یا کیا (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۳۰۰ } حدیث شریف سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ نماز کے علاوہ دیگر ہر مقام میں جہاں امام و مقتدی دعا کریں شامل ہو سکتی ہیں۔

س ۳۰۱ } عن عبد اللہ بن السائب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من احب ان ينصرف فلينصرف ومن احب ان يقيم للخطبة فليقم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی جانا چاہے وہ چلا جائے اور جو خطبہ کے لئے ٹھیرنا پسند کرے وہ ٹھیرے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خطبہ میں شروع سے آخر تک بیٹھنے کی تاکید نہیں۔

ج ۳۰۱ } خطبہ عید میں بیٹھنا ثواب سے خالی نہیں۔ نہ سنے تو شرعاً کوئی گناہ نہیں۔

س ۳۰۲ } حضور اکرم صلعم نے مواعظات صحابہ کرام کو سنانے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی تھی اور صحابہ کرام نے آمین کہتے تھے یا خلفاء راشدین کے زمانہ میں اس طرح ہوا ہے۔ حدیث سے اس کا ثبوت ملتا ہے یا نہیں؟

(خریدار اہلحدیث ع ۱۱۲۳۶ از کامٹی کنٹونمنٹ)

ج ۳۰۲ } ایسے مواقع پر دعا ہاتھ اٹھا کر کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ البتہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ملائکہ مجلس مواعظ میں حاضرین کے لئے دعا کرتے ہیں۔ ان کی موافقت کے لئے کوئی شخص دعا کرے تو حرج نہیں۔ اللہ اعلم!

س ۳۰۳ } سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حسرت آیات پر مسلمانوں (صحابہؓ) نے ہڑتال کی تھی۔ اگر کی تھی تو کس کتاب میں اس کا ذکر ہے اگر نہیں کی گئی تو آجکل جو مسلمان خصوصاً جماعت اہلحدیث کے افراد بڑے لیڈروں کی وفات پر خاصکر سیاسیات میں حصہ لینے والوں کے مرنے پر ہڑتال وغیرہ کرتے ہیں۔ شرعی طور پر اس کا ثبوت ہے یا نہیں؟

(محمد ایوب خطیب مسجد اہل حدیث نیلگری)

ج ۳۰۳ } کسی بڑے یا چھوٹے کی موت پر ہڑتال کرنا شرعی امر نہیں ہے بلکہ اضاعت مال ہے جس کی بابت قرآن حدیث میں ممانعت ہے۔ سائل کو معلوم رہنا چاہئے کہ سیاسی لوگ ایسے امور میں کسی مذہب کے پابند نہیں ہوتے بلکہ رسوم یورپ کے متبع ہیں۔ اللہ اعلم!

س ۳۰۴ } ایک مرحوم مولوی صاحب ایڈیٹر الہادی حیدر آباد سے سوال ہوا کہ جو جانور غیر اللہ کے نام پر چھوڑا جائے سانڈ وغیرہ۔ اس کی اولاد کو کھانا جائز ہے یا نہیں؟ اس کا جواب مولوی صاحب مرحوم دیتے ہیں۔ ... توڑنا اگر مقصود ہے تو غیر اللہ کے نام پر چھوڑا ہوا جانور بھی کھا سکتے ہیں اولاد کا تو ذکر کیا ہے ورنہ من حیث التقرب حرمت ثابت ہوگی۔ (سنائی ...)

ج ۳۰۴ } غیر اللہ کے نام پر چھوڑا ہوا جانور (سانڈ) حرام ہے۔ اس کی حرمت منصوص ہے ... اهل به لغير الله ... اس کی نسل ... جائز ... ہے

ahmadimuslim.de

متفرقات

تبلیغی انجمن بنائی جائے | جناب شاکر صاحب مرسی (گیا) ایک لمبی تجویز بھیجتے ہیں کہ ایک تبلیغی انجمن بنائی جائے جو ملک کے دور دراز علاقوں (قصبات اور دیہات) میں تبلیغ اسلام کرے۔ ہم اس تجویز کی دل سے تائید کرتے ہیں۔ اسی غرض کے لئے اہل حدیث کانفرنس بنی تھی جو اپنی حسب طاقت کام کرتی رہی اور کرتی ہے۔ کیوں نہ اسی بنی بنائی جماعت کو قوت دی جائے۔

اہل حدیث کانفرنس | اپنے ہوا خواہوں سے امداد کے لئے ہاتھ پھیلا کر کہہ رہی ہے

من انصاری الی اللہ

اعیان اہل حدیث سے امید ہے اس کے جواب میں

نحن انصار الی اللہ

کہہ کر اس کا دست سوال بھر دینگے۔

اعیان اہل حدیث | کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ اخبار اہلحدیث کی اشاعت کو وسعت دینے کے لئے آپ حضرات کی دلی توجہ درکار ہے۔ جملہ خریداران عموماً اور اعیان اہل حدیث خصوصاً ہمت و کوشش سے ایک ایک نیا خریدار بنا کر ادارہ کی حوصلہ افزائی کریں۔

مدرسہ مکہ شریف | دینی خدمت اور قرآن و حدیث کی تعلیم میں ہمہ وجوہ مشغول ہے۔ ہاں اس کی امداد کیلئے اہل ہمت خصوصاً بزرگان حجاج کی توجہ چاہتا ہے۔

(منتظمان مدرسہ ہذا)

آمد از سید عبداللہ شاہ صاحب از نارنگ عہ۔

مدرسہ مدینہ منورہ | کیلئے از سید عبداللہ شاہ صاحب مذکور عہ

ادا کئے گئے | مدرسہ مدینہ کے متعلق آمدہ رقوم تا پرچہ ما سبق — | ۸ روپیہ حافظ عبدالرحمن صاحب آبناد سفیر مدرسہ مذکور مقیم گوجرانوالہ کو ادا کر دیئے گئے۔

مولوی ابو طاہر صاحب شمسی | گیاوی کا مضمون متعلقہ کانگریس دفتر مسلم اہل حدیث گزٹ دہلی میں بھیجا گیا۔ کیونکہ اصل مضمون اسی اخبار میں ہی شائع ہوا ہے امید ہے مدیر صاحب اس مضمون کو بھی شائع کر دینگے۔

ضرورت ہے | دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ میں طلباء کو انگریزی کی تعلیم دینے کے لئے ایک تجربہ کار ٹرینڈ استاد کی ضرورت ہے جو کم از کم بی۔ اے ہو۔ پنشن یافتہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ درخواست کنندہ اہل حدیث ہو۔ اگر حنفی ہو تو متعصب نہ ہو۔ درخواستیں جلد از جلد پتہ ذیل پر آنی چاہئیں:۔

سکرٹری دار العلوم احمدیہ سلفیہ لہریا سرائے دربھنگہ

جمعیۃ تبلیغ | کے لئے از سید عبداللہ شاہ صاحب از نارنگ عہ۔

مژدہ جانفزا

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی مجلس مشاورت میں قرار پایا ہے کہ مارچ ۱۹۴۰ء میں کانفرنس مذکور کا جلسہ دہلی میں منعقد کیا جائے۔ تاریخیں مقرر کر کے اطلاع شائع کر دی جائے گی۔

معاونین کانفرنس اس کی ہر ممکن امداد کر کے ثواب حاصل کریں۔

اشاعت فنڈ | از مولوی عبد العزیز صاحب ناگی کوٹلی لوہاراں دو روپیہ (۲) انجمن اہل حدیث جالندھر ۸

عید آنہ فنڈ | ایس عبد الرحمن سوداگر شیشہ پشاور ۴

انجمن استقلال اردو الہ آباد | الہ آباد میں ایک اسلامی انجمن قائم ہوئی ہے۔ جس نے ایک طویل اشتہار میں اپنی تجاویز پیش کی ہیں۔ ایک تجویز جو زیادہ کار آمد ہے وہ یہ ہے کہ ہر ممبر سے ایک ایک آنہ وصول کیا جائے اور ہر ممبر اردو بولے۔

پتہ :۔ آل انڈیا انجمن استقلال اردو ادب الہ آباد۔

ہم بھی اس رائے کی تائید کرتے ہیں۔

مدرسہ اسلامیہ دار العلوم میرٹھ | کے لئے مولانا مبارک حسین صاحب ناظم مدرسہ چندہ کی اپیل کرتے ہیں تعلیمی امور سے دلچسپی رکھنے والے حضرات اس طرف بھی توجہ فرمائیں۔

درخواست معاونت | حاجی عبد الاحد خان صاحب الہ آبادی عرصہ سے علیل ہیں۔ بوجہ علالت بیکار ہیں جس سے بہت مقروض ہو گئے ہیں۔ الہ آباد میں انہی کی کوشش سے توحید و سنت کی اشاعت ہوتی ہے۔ ناظرین ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں اور اصحاب کرم ان کی امداد فرما کر ثواب حاصل کریں۔ پتہ یہ ہے :۔

حاجی عبد الاحد خان احاطہ محمدی۔ محلہ کیڈ گنج شہر الہ آباد

(الملتمس :۔ خاکسار اسماعیل پرپوائی پرتاب گڑھی)

تصحیح | "اہلحدیث" ۲۰ دسمبر کالم ۳ میں ماسٹر غلام حیدر صاحب آف سرگودھا کی بابت ان کا ایک دو کتب کا مصنف ہونا لکھا گیا تھا۔ مگر شیخ غلام کبریا صاحب ٹھیکیدار سرگودھا مطلع فرماتے ہیں کہ مرحوم کئی ایک کتب کے مصنف تھے۔ (محرر دفتر)

تلاش معاش | خاکسار الہ آباد یونیورسٹی کا مولوی عالم اور مدرسہ زبیدیہ دہلی سے صحاح ستہ کا تعلیم یافتہ ہونے کے علاوہ اردو فارسی میں کافی دسترس رکھتا ہے کسی مدرسہ میں استاد کی یا کسی مسجد میں امامت یا خطابت کی ضرورت ہو تو راقم سے خط و کتابت کریں۔

محمد امین موضع گلے گھاٹ ڈاکخانہ بڑھ پور ضلع بستی

یاد رفتگاں | (۱) میرے جد امجد حاجی دوباری صاحب ۹۰ سال کی عمر پا کر انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پکے اہل حدیث، فیاض اور علم دوست تھے۔ (راقم عبد الحی از کریم پور۔ ضلع بستی)

(۲) میری بھاوجہ جو نیک طینت، پکی موحدہ تھی چار لڑکیاں اور دو لڑکے چھوڑ کر فوت ہو گئی۔ انا للہ انا الیہ راجعون۔ (راقم حاجی محمد ابراہیم سیکرٹری مدرسہ محمدیہ نشکر گوالیار)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفر لھما وارحمھا

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

تذکرہ مشاہیر عالم۔ دنیا کے مشہور مردوں عورتوں کے (۱۲۴) نادر حالات۔ قیمت ۸ ملنے کا پتہ دفتر اہلحدیث

درخواست دعا۔ جملہ ناظرین سے درخواست ہے کہ بارش کے لئے دعا کریں۔ (ایک کاشت کار)

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

یورپ کا سیاسی مطلع

مصیبت میں پڑا ہے سینے والا چاک داماں کا
جو یہ ٹانکا تو وہ ادھڑا جو وہ ٹانکا تو یہ ادھڑا

آجکل یورپ کے مدبرین جنگ کی گتھی سلجھا رہے ہیں جن کے حق میں مندرجہ عنوان شعر پوری طرح صادق آتا ہے۔ گذشتہ پرچے میں ہم نے اپنے ناقص علم کے مطابق اندازہ لگایا تھا کہ جرمن کا ڈکٹیٹر (ہر ہٹلر) اس فارسی مصرع ؎

یک رانگیر دوم را دعویٰ دار

پر عمل کر رہا ہے۔

اس ہفتے اٹلی اور فرانس کی باہمی نوک جھونک کے متعلق اطلاع آئی ہے جو افریقہ کے شمالی ملک ٹیونس کی وجہ سے عمل میں آ رہی ہے۔ یہ ملک کسی زمانے میں ترکی سلطنت میں داخل تھا مگر آج کل فرانس کے زیر حکومت ہے۔ اخبار "پرتاپ" لاہور میں اس کے متعلق ایک مفید مضمون شائع ہوا ہے جو ناظرین کی معلومات میں اضافہ کیلئے درج ذیل ہے:۔

"ایک نیا فتنہ کھڑا ہوا چاہتا ہے۔ یہ پیدا تو ہوا ہے افریقہ کے ایک ملک ٹیونس میں۔ لیکن جلد ہی یورپ اور اس کے بعد ساری دنیا پر چھا جائیگا۔ اٹلی اور فرانس میں ایک دوسرے کے خلاف اسی علاقہ کے متعلق مظاہرے ہو رہے ہیں۔ آج ناظرین کو بتایا چاہتا ہوں کہ یہ جھگڑا کیا ہے۔ افریقہ کا بر اعظم یورپ کی مختلف طاقتوں نے آپس میں بانٹ رکھا ہے۔ جو جگہ جس کو خالی نظر آئی اُسپر قابض ہو گیا۔ ابی سینیا باقی تھا۔ سو وہ اٹلی ہڑپ کر گیا مراکش کا کچھ علاقہ فرانس کے پاس ہے اور کچھ سپین کے۔ اس ہسپانوی مراکش کے عرب اس وقت جنرل فرانکو ماتحت سپین کی گورنمنٹ کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ فرانسیسی مراکش کے دائیں طرف الجیریا ہے۔ یہ بھی فرانس کے ماتحت ہے۔ اس کے بائیں طرف لیبیا ہے۔ اس علاقہ کا پہلا نام طرابلس تھا جو اس وقت اٹلی کے قبضہ میں ہے یہ علاقہ کسی وقت ترکی کے ماتحت تھا۔ ۱۹۱۱ء کی جنگ یورپ سے پہلے اٹلی نے اس پر چڑھائی کی۔ انور پاشا بھیس بدل کر وہاں پہنچے۔ کیونکہ مصری گورنمنٹ انہیں اپنے ہاں سے گزرنے کی اجازت نہ دیتی تھی۔ الجیریا اور لیبیا کے شمال میں ٹیونس واقع ہے۔ عین سامنے سمندر میں سسلی ہے۔ جو اطالوی علاقہ ہے۔ سسلی سے نزدیک ترین جگہ ٹیونس ہے۔ اس کے متعلق فرانس اور اٹلی میں جھگڑا نیا نہیں۔ بلکہ پندرھویں صدی سے چلا آ رہا ہے۔ کسی وقت یہ ہسپانیہ کے ماتحت تھا۔ پھر ترکی کے ہاتھ آیا۔ اور اب فرانس کے۔ اس کے حاکم بے کہلاتے ہیں اور جو کوئی بھی اس پر حکومت کرتا ہے۔ اُن کے نام پر۔

اس علاقہ سے یورپی طاقتوں کی دلچسپی اس لئے ہے کہ اس کے قدرتی ذرائع نہایت وسیع ہیں۔ ٹیونس میں قیمتی معدنیات کے اتنے ذخائر ہیں۔ جو کبھی ختم ہونے کے نہیں۔ دنیا بھر میں سب سے زیادہ گندھک یہیں سے جاتی ہے۔ اسی طرح جست، سکہ اور دوسری دھاتیں بھی یہاں بکثرت ملتی ہیں۔ زراعتی پیداوار کے لحاظ سے بھی یہ نہایت زرخیز ہے۔

جب فرانس نے الجیریا پر قبضہ کر لیا تو اُسے ٹیونس پر ہاتھ صاف کرنے کی سوجھی۔ لیکن ۱۸۸۱ء میں پہلی بار ایک فرانسیسی دستہ ایک نہایت ہی خفیف وجہ قبیلہ کی گوشمالی کی آڑ میں ٹیونس میں داخل ہوا۔ لیکن جب اس نے وہاں پاؤں جما لئے تو یہ بہانہ ترک کر دیا گیا اُس دستے نے پایہ تخت پر چڑھائی کی۔ اور ایک زبردست لڑائی کے بعد بے کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ فرانس کے زیر سایہ رہنا منظور کرے۔ برطانیہ اور جرمنی نے تو فرانس کا قبضہ منظور کر لیا۔ لیکن اٹلی اور ترکی اس کے لئے تیار نہ ہوئے۔ ترکی بھی ۱۹۲۳ء میں اپنی اس پوزیشن سے ہٹ گیا۔ کیونکہ معاہدہ لوزان میں مصطفےٰ کمال نے اپنا دعویٰ چھوڑ دیا۔ لیکن اٹلی کی پوزیشن مختلف تھی۔ ٹیونس سے اُسے نہ صرف جغرافیائی اور پولیٹیکل دلچسپی تھی بلکہ اُس کی آبادی میں اطالوی عنصر سب سے زیادہ تھا۔ اور ۱۸۸۱ء سے پہلے وہ خود اس پر قابض ہوا چاہتا تھا۔ جب فرانس نے ٹیونس پر چھاپہ مارا۔ تو اٹلی میں اس کے خلاف غیض و غضب کی لہر دوڑ گئی۔ اس پر دغابازی کا الزام لگایا گیا۔ کیونکہ ٹیونس پر قبضہ سے صرف چند ہی دن پہلے فرانس کے وزیر خارجہ نے باقاعدہ طور پر پیرس میں مقیم اطالوی سفیر کو یقین دلایا تھا کہ اُن کا ٹیونس یا اس کے کسی حصہ پر قبضہ کا ارادہ نہیں۔ باوجود اس کے اٹلی خاموش رہا۔ کیونکہ وہ کمزور تھا اور فرانس زبردست۔ لیکن جنگ یورپ کے بعد جب اٹلی میں فیسزم نے زور پکڑا تو ٹیونس کے اطالوی باشندوں کا زاویہ نگاہ بدلا۔ انہوں نے مزید حقوق کا مطالبہ کیا۔ فرانسیسی حاکم اس کیلئے تیار نہ تھے۔ جس پر انہیں شکایات پیدا ہوئی۔ اور شکایات تھی بجا۔ کیونکہ جہاں فرانس اور برطانیہ کے درمیان یہ طے تھا کہ مالٹا کے برطانوی آباد کار مقیم ٹیونس اپنی قومیت برقرار رکھ سکیں گے وہاں ٹیونس میں پیدا ہونے والے اطالوی بھی قومیت کے لحاظ سے فرنچ سمجھے جاتے تھے۔ اٹلی کی خواہش ہے کہ وہ ایک بھاری سلطنت بنے۔ اس کے لئے ٹیونس کا اس کے ماتحت ہونا ضروری ہے۔ وہ افریقہ کا اٹلی کے نزدیک ترین مقام ہے۔ اگر وہ اسکے ہاتھ آجائے تو لیبیا سے ہوکر اطالوی سمالی لینڈ اور ابی سینیا تک اپنے سپاہی لے جانا اُسے آسان ہو جائے اس کے علاوہ وہ بحیرۂ روم پر قادر ہو جائیگا۔ جس پر اپنی ملک گیری کی ہوس پوری کرنے کے لئے اُسے قبضہ کی دیرینہ خواہش ہے۔ ۱۹۲۶ء کی مردم شماری کے مطابق ٹیونس کی آبادی اس طرح ہے۔

مسلمان ۱۹ لاکھ ۳۲ ہزار ایک سو ۴۸۔ یہودی ۵۴ ہزار ۲ سو ۴۴۔ یورپین ایک لاکھ ۷۳ ہزار ۲ سو ۸۱۔ ان میں سے ۷۱ ہزار ۲۰ فرانسیسی اور ۸۹ ہزار ۲ سو ۱۶ اطالوی ہیں۔ اور ان میں سے ۵۰ ہزار تین سو ۹۵ ٹیونس میں ہی پیدا ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ ۸ ہزار ۳ سو ۹۶ مالٹی ہیں اور ۴ ہزار ۹ سو ۴۹ دوسرے یورپین

مت سے اٹلی کی آنکھ تیونس پر ہے۔ لیکن اُسے کبھی اس سوال کو اٹھانے کا کوئی موقعہ نہیں ملا۔ اب کہ چیکوسلواکیہ کی جرمن آبادی کو یہ فیصلہ کرنے کا ادھیکار دیا گیا ہے کہ وہ کس کے ماتحت رہے۔ اٹلی کے منہ میں بھی پانی بھر آیا ہے۔ اس لئے اُس نے شور شروع کر دیا ہے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ اس وقت تک تو صرف دو نو طرف سے مظاہروں تک ہی بس ہے جن کی ذمہ داری کوئی گورنمنٹ نہیں لیتی۔ لیکن سمجھا یہ جاتا ہے کہ فرانس اس وقت کمزور ہے اور اٹلی محض دھمکی سے کام نکال سکتا ہے۔ اُسے اپنے اس مقصد میں کامیابی ہوتی ہے یا نہیں۔ اس کا انحصار برطانیہ کے طرز عمل پر ہے۔ اگر وہ فرانس کی خاطر اٹلی اور جرمنی سے لڑنے کو تیار ہو گیا تو اٹلی کو جنگ کی جرأت نہ ہوگی لیکن اگر اس نے دیکھا کہ برطانیہ جنگ کے لئے تیار نہیں تو تعجب نہیں کہ وہ فرانس سے بھڑ پڑے جرمنی تو اُس کے ساتھ ہے ہی۔"

(پرتاپ لاہور صٰ ۱۲- دسمبر ۳۸ء)

اہلحدیث انا لا ندری اشر ارید بمن فی الارض ام اراد بھم ربھم رشدا

~~~

اسماعیل غزنوی کو سفر حجاز سے رکاوٹ

آج کئی ہفتوں سے یہ بات مسموع ہو رہی ہے کہ اسماعیل غزنوی کو سفر حجاز سے روکا گیا ہے۔ ہم اسکے سبب پر غور کرتے رہے۔ ایک بیان جو گورنمنٹ کے ممبر نے مرکزی اسمبلی میں دیا ہے "خادم کعبہ" نے بھی شائع کیا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ

اسماعیل غزنوی کے بیرون ہند جانے میں خطرہ ہے۔

اس کے جواب میں مختلف مقامات میں جلسوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جن میں گورنمنٹ کے اس فعل کو مداخلت فی الدین قرار دیکر مذمت کی جاتی ہے۔ اسی اثنا میں اجنالہ ضلع امرتسر کے شرکاء جلسہ میں سے ایک واعظ صاحب نے بتایا کہ مجلس خاص میں اسماعیل غزنوی نے کہا کہ جتنا میں جو انگریزی سفیر ہے اس کی مجھ سے چپقلش ہے اس نے ایک جگہ میز بچھوائی تھی میں نے دور پھینکوا دی اس کے متعلق اس نے مکہ شریف میں فون کیا مجھ سے پوچھا گیا تو میں نے کہا وہ جھوٹ کہتا ہے۔

اگر یہ حکایت صحیح ہے تو یہ واقعہ گورنمنٹ کے بیان کی تائید کرتا ہے۔ اور اس سے ہر انسان قرآن مجید کی تصدیق کرنے پر مجبور ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔ مَا اَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيكُمْ (تمہاری تکلیف تمہارے اعمال کی وجہ سے ہوتی ہے)

اس قسم کے واقعات پر کامل غور و فکر کے بعد آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی مجلس عاملہ نے ۴ دسمبر سنہ رواں کے اجلاس میں یہ ریزولیوشن پاس کیا:-

"خادم کعبہ" اخبار جو مضامین شائع کر رہا ہے اس کی وجہ سے گورنمنٹ برطانیہ اور سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ کے تعلقات کشیدہ ہو جانے کا خطرہ ہے۔

(مرسلہ حمید اللہ نائب سکرٹری از دہلی)

ہمارے خیال میں اس مصیبت کا علاج ایسے جلسے نہیں ہو سکتے۔ ایسے بے تکے جلسوں سے گورنمنٹ کے منتظم ارکان بانیان جلسہ کی بے خبری پر ہنستے ہیں۔ بلکہ اس کے لئے اہل الرائے کی خاص میٹنگ کر کے راستہ اختیار کرنا چاہئے۔

آئندہ اختیار بدست مختار

~~~

آریوں کا نیا انکشاف

(مرقومہ خواجہ عبد الرشید صاحب جہاز امرتسری)

"پرتاپ" لاہور مورخہ ۶ نومبر ۳۸ء میں آپ نے اس حقیقت کا انکشاف فرمایا ہے کہ اہل عرب بھی آریہ مذہب کے پیرو تھے؛ آج دن تک کسی مورخ کو اس امر سے انکار نہیں کہ ہندوستان میں آریہ وسط ایشیا سے ہی آئے تھے اور یہ تمام اقوام اصل مذہب کو بھول کر بت پرستی کی طرف مائل ہو گئے تھے۔ عرب میں اسقدر گمراہی ہو رہی تھی کہ انسان کہلانے کے وہ مستحق نہ رہے تھے۔ تمام برائیاں اور خرابیاں ان کے اندر سرایت کر گئی ہوئی تھیں۔ شراب، جوا، ہر طرح کی عیاشی اور آپس میں لڑائی جھگڑے اور چوری اور توہین ایک دوسرے کی کرنے میں کوئی حجاب نہ رکھتے تھے۔ اپنی لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیتے تھے۔ کوئی برائی ایسی نہ تھی جو اُن سے چھوٹی ہوتی۔ جس طرح ہر بستی میں خدا کے نیک بندے لوگوں کو ہدایت کرتے رہے ہیں۔ اسی طرح سے سرزمین عرب پر بھی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ کے پجاریوں کے گھر پیدا ہوئے جو اپنی قوم کے برے اخلاق کو دیکھ کر بہت کڑھتے۔ اور انہوں نے خدا کی عطا کی ہوئی طاقت سے اُن جاہل عربوں کی ایسی اصلاح کر دی جس کی نظیر دنیا کے تاریخ میں ملنی محال ہے۔ حضرت صاحب (بقول پرتاپ) آریہ قوم کے ایک فرد تھے۔ اس واسطے آریہ قوم اگر ان پر فخر کرے تو بجا ہوگا۔ غور کرنے پر آپ محسوس کرینگے کہ حضور علیہ السلام ہندو قوم کی اصلاح کے واسطے ہی آئے۔ اور انہوں نے اس قوم کی اصلاح کرنے میں کیسی کیسی تکالیف اور مصائب برداشت کئے۔ واقعی حضرت سید الانبیاء علیہم السلام ہندو قوم کے مصلح تھے۔ تمام ہندو قوم ان کی ذات پر جس قدر بھی فخر کرے کم ہے۔

~~~

عرب کا چاند مصنفہ سوامی لکھشمن جی حقیقت نگار۔ اس کتاب میں سوامی جی ممدوح نے پیغمبر عرب، فخر بنی آدم، مصلح اعظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض و غائت، کفار عرب کے حالات قلم بند کئے ہیں۔ رسول اکرم کے اخلاق، اسوہ حسنہ کو عجیب انداز میں بیان کیا ہے۔ غرض کتاب قابل مطالعہ ہے ہندو مسلم اتحاد کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت دو روپیہ

سید البشر مصنفہ مولانا عبد الرحمن صاحب فریدکوٹی۔ توراۃ، انجیل اور زبور کے الفاظ میں رسول اکرم صلعم کی بعثت کی تائید میں ۵۰ پیشگوئیاں ۴ر

منگوانے کا پتہ :- مینجر اہلحدیث امرتسر
~~~

شمالی ہندوستان

میں کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے۔ جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

نمونتہً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں:-

تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر عـہ	زرقانی شرح مواہب اللدنیہ ۱۴
زاد المعاد ابن قیم سفید ۳	سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ ۳
ترغیب و ترہیب سفید کاغذ ۱۲	نسیم الریاض شرح شفا بر حاشیہ شرح شفا
تاریخ ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ) ۹ حصہ تیار ہیں	ملا علی مصری ۱۲
قیمت فی حصہ	تفسیر فتح القدیر شوکانی

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے۔ تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جا سکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آنڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

مینیجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اردو بازار۔ جامع مسجد دہلی

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک عـہ۔ آدھ پاؤ ۳۔ پاؤ بھر ۶ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ برہما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ شہادات

جناب سید عبد العلیم صاحب پنشنر دمو۔ مجھ کو آپکی مومیائی سے نہایت فائدہ ہوا ہے۔ خدا آپ کو اس کا اجر دیگا جبت اطمینان کی دوا ہے۔ آپ سے جو چار چھٹانک اور منگوائی تھی وہ میرے ملاقاتیوں نے لے لی۔ اب چار چھٹانک اور ارسال فرمائیں۔ (۱۰ ستمبر ۳۸ء)

جناب مرزا محمد ایوب بیگ صاحب مجھوڑا۔ "اس سے قبل دو مرتبہ آپ کے یہاں سے مومیائی منگا چکا ہوں جو بفضلہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ براہ کرم آدھ پاؤ اور میرے نام بذریعہ وی پی پارسل روانہ فرما کر ممنون فرمائیں" (۲۳۔ دسمبر ۳۸ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:- **حکیم محمد سردار خان**
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

شائقین و تجار کو خوشخبری

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ مشہور صندلی عطریات عطر محمدی۔ عطر شمامۃ العنبر۔ عطر سوسن۔ عطر مشک حنا۔ شاہجہانی گلاب۔ روح خس۔ عطر مجموعہ۔ عطر سہاگ فی تولہ عـہ۔ سے۔ للعہ۔ عـہ۔ روغن گیسو دراز فی شیشی عـہ
نوٹ:۔ جملہ ہر قسم کے عطریات و دیگر اشیاء بیوپارانہ نرخ سے منگائیے۔ فہرست مفت طلب کیجئے۔

پتہ:- **اشرف علی محمد علی تاجر عطر حنا فیکٹری۔ قنوج۔ یوپی۔**

مطبوعات الہلال بک ایجنسی

(مفصل فہرست مفت طلب کریں)

۱۔ اسوۂ حسنہ بلا جلد ۶، مجلد ۱۲	۱۲۔ ایلاؤ تخییر ۸
۲۔ کتاب الوسیلہ ۶، ۸	۱۳۔ الحرب فی القرآن ۱۰
۳۔ اصحاب صفہ ۲	۱۴۔ حقیقۃ الصلوٰۃ ۴
۴۔ العروۃ الوثقیٰ ۶	۱۵۔ اولیاء اللہ و اولیاء الشیطان ۸
۵۔ اسلامی تصوف	۱۶۔ افسانہ ہجر و وصال ۴
۶۔ تفسیر المعوذتین	۱۷۔ الدین یسر ۴
۷۔ تفسیر آیت کریمہ ۳	۱۸۔ صبح سعادت ۹ حصہ کامل
۸۔ تفسیر سورہ کوثر ۴	۱۹۔ لائف آف محمد ۲
۹۔ فتویٰ شرک شکن ۶	۲۰۔ ائمہ اسلام ۱۲
۱۰۔ ولی اللہ ۵	۲۱۔ سفلات الاقہ ۵
۱۱۔ نجد و حجاز	۲۲۔ سیرت امام ابن تیمیہ ۹

فاروق گنج روڈ بیرون شیرانوالہ دروازہ لاہور

سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دھند۔ جالا۔ غبار۔ ڈھلکہ۔ خارش۔ سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے۔ ہزارہا لوگ اس کے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت اس کا استعمال ہونے والی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ فی شیشی عـہ۔ (ملنے کا پتہ)
کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ ہلیم سٹریٹ امرتسر

مفت۔ کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت طلب فرمالیں۔ پتہ:- مہتمم کتب خانہ ثنائیہ امرتسر

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۸

پتہ:۔ منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

ہندوستانی صندلی عطریات

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ

مشہور و معروف اسپیشل عطر ہزارہ و عطر روح افزا بلا رنگ فی تولہ ۱۲۔ عطر حنا۔ فی تولہ ۲۔ ۶۔

اور جملہ ہر قسم کے نہایت بہترین عطریات خرید فرمائیے

فہرست مفت طلب فرمائیے

پتہ:۔ فرم شیخ امانت اللہ حاجی محمد مکارم

تاجران عطر۔ قنوج۔ یوپی (۱۳۸)

عجیب الاثر فلیویا۔ امساک

(رجسٹری شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ہے۔ ۹۴۷)

وحدہ لا شریک کی قسم بالکل درست ہے۔ بیکار ثابت کرنے والے کو یکصد روپیہ انعام۔ ایمان والوں کو یقین چاہئے۔ تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہتا ایک گولی کھانے سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان اس رات تقاضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ متقی۔ پرہیزگار عالم کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہے۔ فی شیشی ۸۔

پتہ:۔ نظام برادرز ۲۵ فرید کوٹ (پنجاب)

تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی "اکسیر معدہ" کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ۔ محصول ڈاک ۔ [illegible]

منیجر اکسیر معدہ [illegible] امرتسر

طلائے اعظم

بڑی محنتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں پیدا ہوں یہ طلاء عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضویں تندہی و فربہی لاتا ہے۔ کام کاج میں مانع نہیں۔ قیمت ۲۔ محصول ڈاک ۸

المشتہر:۔ منیجر پرنسپل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ

مرقاۃ القرآن

یعنی عربی کی پہلی کتاب

مؤلفہ مولوی محمد عبد اللہ صاحب ایم۔ اے۔ لیکچرار گورنمنٹ کالج لائل پور

عربی زبان سیکھنے کے لئے فاضل مؤلف نے کتاب ھذا چالیس سبقوں میں مرتب کی ہے۔ ہر سبق کے تمام فقرات صرف قرآن شریف سے ہی لئے گئے ہیں کتاب ھذا پڑھنے کے بعد مبتدی قرآن مجید کا ترجمہ بھی بخوبی پڑھ سکتا ہے۔ قیمت ۶

کلید مرقاۃ القرآن

یہ مرقاۃ القرآن کا خلاصہ ہے۔ جس سے طلباء کو مدد مل سکتی ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے کسی خاص استاد کی ضرورت نہیں۔ مؤلفہ مصنف صاحب ممدوح کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۸

مفتاح القرآن

قرآن مجید کی آیات و الفاظ کی تلاش کے وقت بہت دقت ہوا کرتی تھی۔ چنانچہ اسی تکلیف کے حل کے لئے مفتاح القرآن بے نظیر کتاب ہے۔ اسمیں ہر ایک لفظ قرآن مجید میں جن جن آیات میں آیا ہے بحوالہ سیپارہ و رکوع مندرج ہے۔ جو بہت آسانی سے تلاش کیا جا سکتا ہے قرآن مجید کے عام شائقینوں، مناظروں اور مبلغوں کیلئے بے حد مفید ہے۔ قیمت صرف دو روپے۔

پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

تنویر الحوالک

فی شرح

موطا امام مالک

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور و معروف کتاب "موطا امام مالک" کا نام اہل علم حضرات سے مخفی نہیں۔ اس کتاب کی بہت سے اہل علم نے شرحیں لکھیں۔ جن میں کتاب ہذا ہی کافی سے زیادہ مشہور بلکہ نایاب ہے۔ ایک صاحب سے چند نسخے موصول ہوئے ہیں۔ شائقین بہت جلد طلب کریں۔ ورنہ ختم ہونے پر افسوس ہوگا۔ کتاب ہذا تین حصوں پر منقسم اور مصر کی مطبوعہ ہے۔ قیمت صرف تین روپیہ

تحقیق جلیل ترجمہ اسرار التنزیل

(مصنفہ حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ)

کتاب ہذا میں تین مقالے ہیں۔ پہلے مقالہ میں فضیلت علم توریت، زبور، انجیل، قرآن مجید، حدیث شریف اور عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کی ہے۔ دوسرے مقالہ میں خدا تعالیٰ کی ہستی کے گیارہ مختلف دلائل دیکر اس کا برحق ہونا ثابت کیا ہے۔ تیسرے مقالہ میں انسان کی پیدائش کی حکمتیں۔ ہر ہر اعضاء کی پیدائش و فوائد پر مفصل دلائل دیئے ہیں۔ غرضیکہ اس کتاب کا مطالعہ ہر آدمی کے لئے مفید ہے۔ قیمت مجلد ۹

غنیۃ الطالبین مع فتوح الغیب

شیخ عبد القادر جیلانی کی مشہور و معروف تصنیف ہے جسمیں آپ کے مقالات، ارشادات، اذکار، توحید و سنت کے مواعظ حسنہ مسائل کی تشریح۔ اسلام اور ارکان اسلام کی فلاسفی۔ غرضیکہ تمام اسلامی مسائل پر مدلل بحث فرمائی ہے اصل عبارت عربی ہے۔ بین السطور اردو ترجمہ حاشیہ پر فتوح الغیب۔ ایک نادر اور گرانقدر علمی تحفہ ہے۔ قیمت صرف پانچ روپیہ۔

نوٹ:۔ محصول ڈاک ہر کتاب کا بذمہ خریدار ہوگا۔

منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

نئے نئے علمی تحائف

تراجم علمائے حدیث ہند

مصنفہ ملک ابویحیٰ امام خان صاحب سوہدروی۔ اس کتاب میں مصنف نے علمائے اہل حدیث ہند کے سوانح حیات جو بڑی محنت اور کاوش کے ساتھ یک جا جمع کئے گئے ہیں۔ سردست دو سو علمائے مرحومین و موجودین کے حالات شائع کئے گئے ہیں۔ جسے اکابر قوم نے بے حد پسند فرمایا ہے۔ قابل دید ہے طباعت، کتابت عمدہ۔ کاغذ اعلیٰ۔ قیمت صرف ۶/ محصول ڈاک ۱/

ہندوستان میں جماعت اہل حدیث کی علمی خدمات

ملک صاحب موصوف نے نہائت محنت و عرق ریزی کے بعد مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کی سلور جوبلی پر ایک مقالہ پڑھا تھا۔ جس میں ہندوستان میں جماعت اہل حدیث کی علمی خدمات کا مفصل تذکرہ کیا گیا ہے۔ جسے اہل حدیث کانفرنس نے اعلیٰ کتابت و طباعت پر شائع کرایا ہے۔ قیمت ۱۲/

نور محمدی

مصنفہ مولانا محمد صاحب دہلوی۔ جس میں قرآن مجید، احادیث نبویہ، اقوال صحابہ تابعین، محدثین ائمہ، فقہا اور صوفیا سے قوالی اور راگ باجوں اور مزامیر کی مفصل تردید کی گئی ہے قوالی پسندوں کی تمام دلیلوں کا رد ہے۔ قیمت بارہ آنے (۱۲/)

مائة ثنائیہ

جس میں دس مختلف عنوانات پر دس دس احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مع اردو ترجمہ شائع کی گئی ہیں۔ تبلیغی انجمنوں کو فرو تقسیم کرنا چاہئے۔ قیمت ۴/

تصانیف مولوی حکیم عبداللہ صاحب روڑوی

کنز المجربات

ممدوح نے اس میں وہی صدری و سنیاسی نسخے درج کئے ہیں جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جا چکے ہیں۔ سب سے پہلے ہر عضو کی مختصر تشریح کر کے ان کے فائدے بتلائے گئے ہیں۔ پھر ان سے پیدا ہونے والے امراض بتلائے گئے ہیں۔ اس کے بعد ہر مرض کا طبی، ویدک اور ڈاکٹری نام پھر کیفیت مرض اور امراض کے علاج درج ہیں۔ اس کے بعد بیماری کے اسباب اس کے پہچاننے کے طریقے نہائت خوبی سے بیان ہیں۔ قیمت جلد دوم ۸/

کنز المفردات

اس کتاب میں مفردات تیار کرنے کی مختلف ترکیبیں درج ہیں۔ بے نظیر ہے۔ قیمت ۸/

کنز المرکبات

اس کتاب میں مصنف علام نے تمام امراض انسانی کے متعلق وہ تیر بہدف نسخہ جات درج کئے ہیں۔ جو کنز المجربات میں اندراج سے رہ گئے تھے۔ اس کے علاوہ دوسرے مرکبات مثلاً مختلف قسم کے حلوے۔ سفوف، طلا، جوارشیں۔ معجون، خمیرے۔ مفرحات اور عرق اشربت وغیرہ کے بے نظیر نسخہ جات تحریر کئے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض نسخے جو عموماً سینہ بسینہ چلے آتے ہیں۔ مصنف موصوف نے بڑی محنت و جانفشانی سے حاصل کئے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو عربی فارسی کی ضخیم طبی کتب میں پائے جاتے ہیں اس لئے عوام کی رسائی ان تک مشکل ہے۔ یہ کتاب طبیبوں اور دیگر شوقین حضرات کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ عمدہ سائز ۲۲×۱۸ - ضخامت ۴۸۰ صفحات۔ قیمت ۴/۸ روپیہ۔

خواص بادام

قیمت ۴/ - خواص پیاز ۵/ - خواص نمک ۲/
خواص گھیکوار ۹/ - خواص پھٹکڑی ۱۰/
خواص برگد ۴/ - خواص پیپل ۴/ - خواص آک ۱۰/ - خواص انار ۴/
خواص ریٹھا ۶/ - خواص سونف ۸/ - خواص کیکر ۴/ -
خواص نیم ۶/ - خواص ستیاناسی ۶/ - خواص دودھ ۸/ -
خواص گھی ۴/ - خواص تربوز ۲/ - خواص لہسن ۴/ -
خواص دھتورا ۶/ - خواص ارنڈ ۷/ - خواص لیموں ۸/ -
(۱۳۹) خواص اندرائن ۴/ - خواص گاجر ۳/ - خواص مولی ۵/ -
خواص ہلدی ۲/ - خواص مرچ ۴/ - خواص کشنیز ۳/ -
خواص مہندی ۴/ - خواص کوڑی ۶/ - خواص سیب ۳/
خواص انگور ۵/ - خواص سنگترہ ۳/ -

تصانیف حکیم حاجی غلام جیلانی صاحب امرتسری

کلید حکمت

اس کتاب میں سر سے پاؤں تک کی ہر ایک مرض کی علامات درج ہیں۔ اسی طرح علمی بحث، مرض اور اسکی پیدائش کے اسباب۔ بعد میں ساڑھے آٹھ سو سے زائد نسخہ جات، چٹکلے جو ہر جگہ ہر وقت صرف کوڑیوں میں بلکہ بے دام نہائت آسانی سے مہیا ہو سکیں اور منٹوں میں فائدہ دکھائیں درج کئے گئے ہیں۔ حصہ اول ۱۰/ حصہ دوم ۱۰/

مجربات جیلانی

حکیم صاحب موصوف نے انتہائی فراخدلی اور عالی حوصلگی سے وہ اسرار اور مستند نسخے جن کے اخفا میں شائقین سعی بلیغ کو کام میں لاتے تھے بلا بخل شائع کر کے اپنی فیاضی کا پورا ثبوت دے کر دنیا کو مرہون منت کر لیا۔ جلد اول ۱۰/ جلد دوم ۱۰/

نشاط زندگی

یہ کتاب شائقین حضرات اور نوجوانوں کے لئے لکھی گئی ہے اور عجیب طبی نسخہ جات بھی درج ہیں۔ قیمت ۱۰/

مندرجہ بالا کتب منگوانے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر پنجاب

ahmadimuslim.de

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب ستیارتھی

اس کتاب میں آپ نے ویدوں سے ہی بدلائل ثابت کیا ہے کہ وید ہرگز ہرگز الہامی نہیں۔ نیز ویدک تعلیم پر بھی مفصل قلم اٹھایا ہے۔ اور اکثر ویدک منتروں کو نوٹ درج کرکے ویدک تہذیب کو اخلاق کے خلاف ثابت کیا ہے۔ آریہ سماج نے آج تک اس کی تردید نہیں کی۔ اصل قیمت ۱۲؍ رعایتی ۱۰؍

مولانا عبدالسلام صاحب بستوی کی تصانیف

اسلامی توحید اس کتاب میں تعزیہ داری اور نوحہ ماتم وگریہ زاری اور دیگر بدعات محرم کی تردید کرکے مخالفین کے استدلالات وشبہات کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت حسینؓ کے قتل کرنے والے شیعہ حضرات ہیں۔ اب تعزیہ بنا کر خون کے دھبے کو مٹانا چاہتے ہیں۔ قیمت صرف ۴؍

اسلامی صورت جس میں ڈاڑھی ومونچھ کے احکام اور اس کی اہمیت کو قرآن، احادیث، آثار صحابہ وفقہی روایات سے ثابت کرکے مخالفین کے شکوک کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے ہیں اور ڈاڑھی ... ثابت کیا ہے۔ قیمت ۴؍

تصانیف قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی

رحمۃ اللعالمین

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر بہترین اور مستند تصنیف ہے۔ جو اپنی مقبولیت کے لحاظ کو جملہ اسلامی فرقوں میں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن، جامعہ عباسیہ بہاول پور، جامعہ ملیہ دہلی، مدرسہ دیوبند اور دیگر اسلامی درسگاہوں کے نصابات میں داخل ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ ہے۔ جلد اول ۲؍، دوم ۲؍، سوم ۲؍

سفرنامہ حجاز۔ جس میں حرمین پاک کی ہر چیز اور ہر مقام کی صحیح تاریخ۔ مناسک ... کا دلچسپ بیان۔ فرضیت حج کے عقلی دلائل ونقشہ جات درج ہیں۔ عازمین حجاز کو اس کتاب کا اپنے پاس رکھنا ضروری ہے۔ قیمت ۱۲؍

الجمال والکمال سورہ یوسف کی عالمانہ ومحققانہ تفسیر ... معارف ونکات ... قیمت ...

... استقامت۔ عیسائیت پر اسلام کی فضیلت ثابت کی ہے۔ قیمت ۳؍

معراج المومنین۔ امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا طریقہ۔ ترجمہ عربی خط امام احمدؒ ۵؍

نوٹ:۔ محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا

منگوانے کا پتہ:۔ **مینیجر اہلحدیث امرتسر**

خمیرہ بادام طیفوری رجسٹرڈ

کمزور جسم میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ رگ وریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے سرعت سے چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ امساک کے لئے بہترین طاقت۔ موجی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ۔ زکام۔ سر کے چکر۔ دھڑکن۔ چلتے دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ مرعوب وخوفزدہ رہنا معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا کمزوری نسیان وجریان کافور ہوتے ہیں۔ قیمت پاؤ بھر تین روپے آدھ سیر پانچ روپے آٹھ آنے۔ ایک سیر دس روپے خرچ ڈاک بذمہ خریدار

لاہور برانچ:۔ ناظم دواخانہ پنجاب جبی ہسپتال روڈ لاہور

مینیجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر پنجاب

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں اردو، انگریزی، ہندی، گورمکھی، لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ، اعلیٰ، نفیس، خوشنما، رنگ دار وسادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط وکتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔ المشتہر:۔ مینیجر پریس مذکور۔

اسلامی پردہ جس میں شرعی پردہ کی حقیقت واہمیت اور اس کی حکمت کو قرآن وحدیث اور براہین عقلیہ سے ثابت ... کرکے مخالفین کے شکوک اور اعتراضات کے دندان شکن اور ... جوابات ... قیمت ...

... کا اردو ترجمہ جو اسد خان ...

... احکام الصلوٰۃ جس میں نماز کے ... مسائل ... دعائیں ... اصل قیمت ... رعایتی ۴؍

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۸

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی ... امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	۔
رؤسا و جاگیرداروں سے	۔
عام خریداران سے	۔
ششماہی	۔
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ	۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

(۱۴۳)

امرتسر یکم ذیقعد ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۳ دسمبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم۔ نام روشن در جہاں اللہ اکبر کردۂ - ص ۱
انتخاب الاخبار - - - - ص ۲
آریہ اسلام کی طرف آرہے ہیں - - - ص ۳
مرزا صاحب قادیانی کی خدمات اسلامیہ - ص ۴
مرزائیانہ تحریف کا جواب - - - - ص ۵
اندھیر نگری اور کانا راجہ (۲) - - - ص ۶
شیعوں کے افسانے - - - - ص ۸
قرآن کریم اور بارش - - - - ص ۹
ایک فلسفیانہ جہال - - - - - ص ۱۱
اسلامی نماز کی اہمیت - - - - ص ۱۱
فتاویٰ ص ۱۲ - متفرقات - - ص ۱۳
مکی مطلع ص ۱۵ - اشتہارات - - ص ۱۶

نام روشن درجہاں اللہ اکبر کردۂ!

(از قلم مولوی ابو مسعود خان صاحب قمر بنارسی۔ پروفیسر ہندی کالج چندوسی)

اے بنور علم عالم را منور کردۂ — وے ز مصباح ہدایت قلب را بر کردۂ
بانصاری قادیانی آریہ را در مصاف — زیر تیغ بحث ہر بیدین و کافر کردۂ
شیر پنجاب است مشہور است در ہندوستاں — نام روشن درجہاں اللہ اکبر کردۂ
نعمۂ پیرا تو جاری کردۂ با آب و تاب — ہم بآیات کلام اللہ مطہر کردۂ
سلسلۂ اخبار زیبا پنج و سی سالہ رسد — اہتمام سالگرہ را زیب خاطر کردۂ
دائما باشد ترقی مطبع محسود را — زانکہ از طبعات کار دین بہتر کردۂ

از مئے عرفاں دلم سرشار مے دارم قمرؔ
نیز مے دانم کہ تقویٰ نذر ساغر کردۂ

غازی مصطفیٰ کمال پاشا۔ غازی ... پاشا ... جرنیلوں کے حالات ...

انتخاب اخبار

مرقومہ ۱۹ دسمبر ۱۹۳۸ء

—— امرتسر شہر کے ڈسٹرکٹ ٹیکس انسپکٹر مسٹر بشیر احمد پر کسی نے قاتلانہ حملہ کر دیا۔ جس کی وجہ سے انکی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔

—— حاجیوں کا جہاز علوی کراچی سے ۸ دسمبر کو روانہ ہوگا۔

—— حکومت ہند نے روپے کی شرح تبادلہ کم کر دینے سے انکار کر دیا ہے۔

—— پنجاب پولیس کے ڈی۔ سی۔ آئی۔ ڈی نے موجودہ سال میں پنجاب کے مختلف حصوں سے ۸۵ اغوا شدہ بچے برآمد کئے۔

—— دہلی میں شومندر کا جھگڑا شروع ہوگیا ہے وہاں ستیہ آگرہ کرنے کے لئے باہر سے جتھے جا رہے ہیں۔

—— ریاست پھلیارا (دکنک) کے حکمران نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ ریاست کے نظم ونسق کیلئے ایک مشاورتی کمیٹی قائم کی جائیگی۔ عوام کو شخصی اور مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔ بیگار کا خاتمہ کر دیا جائیگا۔

—— معلوم ہوا ہے کہ ترک قوم کے مشترک سرمایہ سے غازی کمال پاشا کی یاد میں سمرنا کے قریب ایک شہر آباد کیا جائیگا۔ مگر اس میں وہی لوگ آباد ہونگے جو اولاد کو وطن کے لئے وقف کر دیں۔

—— ۲۶۔ ۲۷ دسمبر کو موضع کوٹ کیمرہ ضلع امرتسر میں ڈسٹرکٹ احرار پولیٹیکل کانفرنس بصدارت چوہدری عبدالعزیز بیگوالیہ منعقد ہو رہی ہے۔

—— ایک اطلاع مظہر ہے کہ توری خیل کے قبائلی ملکوں نے ایک جرگہ میں کہا کہ فقیر ایپی کی پالیسی چونکہ ناکام رہی ہے اور ہم خونریزی سے تنگ آچکے ہیں۔ لہذا ہم حلف اٹھاتے ہیں کہ آئندہ لوٹ مار، قتل و خونریزی کی بجائے امن کی زندگی بسر کرینگے۔

—— جنرل فرانکو کی حکومت نے سابق شاہ الفانسو کے سپین میں مکمل شہری حقوق بحال کر دیئے ہیں۔

—— پیرس۔ میڈیم سکولم کو بیس سال قید سخت کی سزا ہوئی۔ اس کے خلاف روسی جنرل ملر کے اغوا میں مدد دینے کا مقدمہ دائر تھا۔

—— ایک مشہور سائنسدان مسٹر آسٹر کاکس ہینیز نے موت کی شعاع ایجاد کی ہے۔ جس کی زد میں آنیوالے ملک اور ہوائی جہاز تباہ ہو جائینگے۔

—— حکومت پنجاب کی طرف سے جو مجلس بیروزگاری دور کرنے کی غرض سے قائم کی تھی۔ اس نے اپنی رپورٹ مکمل کر لی ہے۔

—— کانپور میں حال ہی میں زنانہ کانفرنس ہوئی ہے۔ جس میں ایک تجویز منظور کی گئی ہے کہ ۴۵ سال سے زائد عمر کے مردوں سے شادی نہ کی جائے۔

یاد رکھئے

جن کی قیمت اخبار ماہ دسمبر میں ختم ہے اور ۲۹۔ دسمبر تک بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوگی۔ بصورت دیگر مہلت یا انکار کی اطلاع دفتر میں نہ آئیگی تو ان کے نام آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

یاد رکھئے کہ وی پی واپس کر دینے سے دفتر کو خواہ مخواہ نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ خریدار صاحبان کو کوشش کرنی چاہیئے کہ حتی المقدور اس نقصان کا بار دفتر پر نہ پڑے۔

(مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر)

—— ۱۷۔ دسمبر کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ چین کے دریائے زرد میں پھر ہولناک طغیانی آنے سے تین سو مربع میل تک پانی ہی پانی پھر رہا ہے۔ تقریباً دو ہزار چینی غرق ہوگئے ہیں۔

—— لندن ۱۷۔ دسمبر۔ موجودہ حکومت برطانیہ جب سے برسر اقتدار آئی ہے۔ بحری، بری اور ہوائی خرچ میں کئی گنا اضافہ کیا گیا ہے۔

—— نائب وزیر ہند نے ایک تقریر کے دوران میں کہا ہے کہ اگر جنگ ہوئی تو تمام ملک اس کی لپیٹ میں آجائینگے۔

—— آج کل روس میں تین کروڑ اخبارات و رسائل مختلف زبانوں میں شائع ہوتے ہیں۔ جن میں صرف ۲۷ روزنامے ہی ہیں۔

—— ایک غیر مصدقہ خبر ہے کہ اگر ٹیونس کے سوال پر اٹلی اور فرانس میں جنگ چھڑ گئی تو جرمنی اٹلی کی حمایت کرے گا۔

—— معلوم ہوا ہے کہ اگر جرمنی کو نوآبادیات واپس کی گئیں تو امریکہ بھی برطانیہ اور فرانس سے اپنی نوآبادیاں طلب کرے گا۔

—— حکومت فرانس نے اعلان کیا ہے کہ بحیرہ روم اور بحر اوقیانوس کو نہر کے ذریعے ملانے کی سکیم پر عنقریب غور کیا جائیگا۔ اس سلسلہ میں فرانس۔ برطانیہ اور ہالینڈ کی حکومتوں کے درمیان معاہدہ ہو چکا ہے۔

—— جاپان کی طرف سے چین کو عارضی صلح کی شرائط پیش کر دی گئی ہیں۔ جن میں بعض یہ ہیں۔ (۱) چین مانچوکو اور اندرونی منگولیا جاپان کے ماتحت علاقے تسلیم کرے (۲) چین کی روئی۔ کوئلے۔ لوہے اور نمک کی کانوں پر جاپان کا برتر حق تسلیم کرے۔

مسئلہ تقلید شخصی کے متعلق جو مضمون "اہلحدیث" میں حال ہی میں مسلسل شائع ہوتا رہا ہے وہ بغرض تقسیم اشاعت فنڈ سے مفت شائع ہوگا انشاء اللہ۔ اس کی کتابت شروع ہوگئی ہے شائقین حضرات اپنی فرمائشات جلد از جلد بھیجدیں۔ علاوہ محصول ڈاک ۶ پائی فی نسخہ بغرض اشاعت فنڈ ضرور ارسال کریں تاکہ سلسلہ اشاعت آئندہ بھی جاری رہے۔

(مینیجر اہلحدیث امرتسر)

غریب فنڈ کی خبرلیں ماہ رمضان بلکہ شوال بھی گزر گیا ہے مگر اصحاب خیر نے غریب فنڈ کی طرف کما حقہ توجہ نہیں فرمائی۔ ادھر سائلین کی کثرت ہے اور اخبار کے اجرا میں رکاوٹ پیش آرہی ہے۔

اہل ثروت اگر صدقات خیرات ادا کرتے وقت غریب فنڈ کا بھی خیال رکھا کریں تو فنڈ کو کافی امداد مل سکتی ہے۔ امید ہے آئندہ آپ اس فنڈ کا خاص خیال رکھیں گے۔ (مینیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

یکم ذیقعد ۱۳۵۷ھ

آریہ اسلام کی طرف آرہے ہیں

؎ وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے ٭ کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

آریوں کے گرو سوامی دیانندجی نے (بقول آریہ سماج) "ستیارتھ پرکاش" کا چودھواں باب قرآن مجید کی تردید میں لکھ کر آریوں کو اسلام سے بہت دور پھینک دیا۔ مگر قادر قدیر کی قدرت سے اب یہ جماعت اسلام کے قریب آرہی ہے۔ جس کا ثبوت مضمون ذیل سے ملتا ہے۔

ماہ نومبر سنہ رواں کے آخری ایام میں آریہ سماج وچھووالی لاہور میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں پنڈت گیان اندجی صوفی کا لیکچر ہوا۔ جسے آریہ اخبار ملاپ "پرتاپ" اور "پرکاش" وغیرہ نے بڑی عزت سے شائع کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:-

"آج کل کے اسلام اور اس اسلام میں کسی قدر فرق معلوم ہوتا ہے جو حضرت محمد صاحب نے پھیلایا۔ حضرت محمد صاحب کے وقت کا اسلام ویدک دھرم سے ملتا جلتا ہے[1]۔ جس طرح ویدک دھرم کے پنج مہا یگیہ ہیں۔ اسیطرح مسلمانوں کے پانچ فرائض ہیں اور حج ان میں سے ایک ہے۔ میں نے بچپن میں ایک مرتبہ حج کی یاترا (سفر) کی تھی۔ اس کے بعد سترہ اٹھارہ برس کی عمر میں وہاں جانا پڑا وہاں جو کچھ ہوتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فریضہ حج کس طرح شروع ہوا۔ حج کے دنوں میں تمام حاجیوں کو ایک دھوتی نما کپڑا پہننا پڑتا ہے جو بغیر سلا ہوا ہوتا ہے۔ بقر عید سے ایک دن پہلے حج ہوتا ہے۔ حج میں جتنی رسمیں ہوتی ہیں، جب وہ پوری ہو جاتی ہیں تو حاجی لوگ وہ کپڑا بدل لیتے ہیں۔ حج کے تین دنوں کے اندر وہ کوئی سلا ہوا کپڑا نہیں پہن سکتے۔ قرآن شریف کا فرمان ہے کہ جب تک یہ کپڑا تمہارے (مسلمان) کے بدن پر ہے تم پر ہنسا یعنی جیو ہتیا نہ کرنا فرض ہے اور اگر کوئی جیو ہتیا کرتا ہے تو اس کے لئے انہیں پرائشچت (کفارہ) کرنا پڑتا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر عرب کی تہذیب پر ویدک دھرم کا پرچھاؤ نہیں تھا تو وہ کس دھرم کا تھا۔

مسجد الحرام | مکہ کے درمیان ایک مسجد ایک میل کے گھیرے میں بنی ہوتی ہے جس کے چاروں طرف ڈبل برآمدے ہیں۔ درمیان میں کھلا صحن ہے اور درمیان میں ایک مکعب (چوکور) کمرہ بنا ہوا ہے۔ جسے کعبہ کا نام دیا گیا ہے مسلمان بھائی بیت اللہ کا نام دیتے ہیں۔ جس وقت مسلمان نماز پڑھتے ہیں تو وہ بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ اور جس وقت حاجی لوگ مسجد الحرام میں نماز پڑھتے ہیں تو وہ اس کعبہ کے چاروں طرف کھڑے ہو کر اور بیت اللہ کی طرف منہ کر کے

[1] اصل اسلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا تھا وہ قرآن مجید میں موجود ہے۔ پھر آریوں کا قرآن مجید پر اعتراض کرنا گویا ویدک دھرم پر اعتراض کرنا ہے۔ ماشاء اللہ! ایسے معترضین کو کیا کہتے ہو؟ اور ان کے اعتراضوں کو کس نظر سے دیکھتے ہو؟ (اہلحدیث)

[2] ہم سے پوچھتے ہو تو ہم صاف کہیں گے کہ عرب کی تہذیب قبل اسلام (بت پرستی، قمار بازی، شراب خواری وغیرہ) ہندو دھرم سے ملتی جلتی تھی۔ ہاں ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان میں سے اصل کون ہے اور نقل کون! اس لئے ہم اپنے عقیدے کے مطابق ان دونوں تہذیبوں کو غلط سمجھنے میں حق بجانب ہیں۔ آپ چونکہ محمدی اسلام کو ویدک دھرم کے موافق کہتے ہیں اس لئے آپ کو قرآن مجید پر اعتراض کرنے کا حق نہیں ہے۔ (اہلحدیث)

اندر لے جا کر جو مصنف۔ بھائی ہندوؤں کو بت پرست کہتے ہیں۔ لیکن وہ خود ایک مٹی اور چونے کے بنے ہوئے کمرے کے سامنے سر جھکاتے ہیں۔ اور پھر اس کمرے کا طواف کرتے ہیں۔ جہاں سے طواف شروع کیا جاتا ہے وہاں سے کعبہ کی دیوار میں کچھ بلندی پر ایک الماری سی بنی ہوئی ہے جس میں ایک پتھر رکھا ہوا ہے۔ اور اس کو بوسہ دینے میں مسلمان اپنی مغفرت اعتقادات سمجھتے ہیں حجر الاسود صرف سات آٹھ انچ لمبا ہے اور اسے ایک خاص انداز میں رکھا گیا ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس پتھر کو اس پوزیشن میں کس نے رکھا۔ تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ جب حضرت محمد صاحب مکے میں داخل ہوئے تو ان کے ہمراہیوں نے بتوں اور مورتیوں کو توڑ دیا اور جب ایک سپاہی حجر الاسود کو توڑنے لگا تو حضرت محمد صاحب نے اسے ایسا کرنے سے منع کر دیا۔ اس کے بعد بیت اللہ کو تین دفعہ بنوایا گیا۔ مگر جس جگہ حجر الاسود رکھا ہوا ہے وہ جگہ ویسی ہی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بھارت پراچین عرب نواسیوں (عربوں) نے بنائی اور یہ پتھر (الاسود) ان کے ایک دیوتا کی مورتی تھی۔ عرب کے لوگ اس دیوتا کو عبادت کا اہم دیتے تھے۔ جیسا کہ خثم بن عمر کے شعروں سے معلوم ہوتا ہے۔ ان شعروں میں اربیم لفظ کو آرتی کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔"

(پرتاپ لاہور۔ ۲۸ نومبر ۱۹۳۸ء)

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی کی خدمات اسلامیہ

قادیان کی خدمات اسلامیہ جس قدر بھی ہیں وہ اظہر من الشمس ہیں۔ ان کی کوئی کتاب کوئی رسالہ کوئی اخبار کوئی اشتہار اٹھا کر دیکھو اس میں اسلام کے نام سے نبوت مرزا ہی کا ذکر ملتا ہے۔ براہین احمدیہ سے لے کر کتاب حقیقۃ الوحی تک سب کتب میں یہی ایک اصول کام کر رہا ہے۔ ہماری حیرت کی حد نہیں رہتی جب ہم سنتے ہیں کہ مرزا صاحب نے فلاں بادشاہ کو اسلام کی دعوت دی۔ مثلاً اخبار الفضل ۷۔ دسمبر نے جماعت احمدیہ کی شیخی بگھارتے ہوئے لکھا ہے کہ

جماعت احمدیہ کو خارج از اسلام کہا جاتا ہے جب عمل کا سوال ہوتا ہے تو تمام اہل اسلام کی نظریں اسی جماعت کی طرف اٹھتی ہیں؛

(محض خیالی پلاؤ ہے)

اس کے بعد لکھا ہے کہ

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (مرزا صاحب) نے ملکہ وکٹوریہ کو اسلام کا پیغام دیا اور اس غرض کے لئے حضور نے تحفہ قیصریہ اور ستارہ قیصریہ دو کتابیں تصنیف فرمائیں؛

بالکل غلط تحفہ قیصریہ کو تو شروع ہی اپنے نام سے کیا ہے کہ میں یسوع مسیح کے نام سے آیا ہوں جو ایسا اور ایسا تھا۔ سارا تحفہ پڑھ جائیے تو معلوم ہو گا کہ کس طرح اسلام کے نام سے اپنی ہی فضیلت بیان کی جا رہی ہے۔ جسے دیکھ کر یہ کہنا بے جا نہیں کہ جتنا اصل مال ہے محصول چونگی اس سے زیادہ لیا گیا ہے۔

ان کی طرف سے جو ہر سال سیرت محمدیہ کے جلسے کئے جاتے ہیں ان میں بھی مرزا صاحب کا محصول چونگی بڑا ہی لیا جاتا ہے۔ اس دفعہ امرتسر کے جلسہ سیرت میں جب محصول چونگی (حق مرزا) لینے لگے تو منشی عبداللہ صاحب

نہ کہ اسس گھر کی؛

یہ ہے محمدی اسلام جس کو آپ ویدک دھرم کے موافق مان کر اس پر اعتراض کر رہے ہیں۔ آپ سمجھ لیں کہ یہ چوٹ کہاں پڑتی ہے۔ شیخ سعدیؒ نے بوستاں میں دو بیت لکھے ہیں۔ ہمیں خطرہ ہے کہ آپ ہی کے حق میں صادق نہ آئیں۔ ؎

یکے بر سر شاخ بن مے برید
خداوند بستاں نگاہ کرد و دید
بگفتا کہ ایں شخص بد مے کند
نہ با من کہ با نفس خود مے کند

(اہلحدیث)

سلہ حاجی لوگ جو کچھ کعبہ شریف میں کرتے ہیں وہ قرآن مجید کی تعلیم کے ماتحت کرتے ہیں۔ جسے آپ ویدک دھرم کے ملتا جلتا مان چکے ہیں پھر اعتراض کیا۔ اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ یہ غلط ہے کہ حاجی لوگ کعبے کے سامنے سر جھکاتے ہیں۔ سامنے سر جھکانے کے معنی یہ ہیں کہ کعبے کو مسجود اور معبود مانتے ہیں۔ سو یہ غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کعبے کی طرف منہ کر کے خدا کے سامنے سر جھکاتے ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید کا حکم یہی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَٰذَا الْبَيْتِ

یعنی لوگوں کو چاہئے کہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں

کلہ یہ اسلامی تاریخ میں یہ واقعہ نہیں ملتا۔ رامائن یا مہابھارت میں ہو تو ہم کہہ نہیں سکتے۔ (اہلحدیث)

ھ معلوم نہیں آریہ سماجی تعلیم یافتہ جماعت ہو کر ایسی باتیں کیوں بکتے ہیں جو سناتن دھرمی بھی نہیں بکتے اور ان کے اخبارات کے اڈیٹر ایسی تحریروں کو کیوں شائع کرتے ہیں جو کسی الہامی نوشتہ میں ملتی ہیں نہ تاریخ کی کسی معتبر کتاب میں بلکہ دشہر (دس سروں) والے راون (دسہرہ) کی طرح محض خیالی وجود رکھتی ہیں۔ انہی معنی میں یہ شاعرانہ تخیل ہے۔ ؎

نازک خیالیاں مری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

(اہلحدیث)

شمس قادیان۔ تالیف مرزا صاحب کے مفصل حالات (۲۴۴) ...

al-madinmuslim.de

[illegible] صاحب کو تو یہ بات کہ یہ جلسہ سیرت ہو گا ہے۔
اس میں مرزا صاحب کا نام نہیں آنا چاہئے۔
مرزائیوں نے بعض معاملہ موصوف کو بہت چپکرانے کی کوشش کی۔ مگر صاحب صدر نے فرمایا کہ میں نے ان کو مرزا صاحب کا ذکر کرنے سے روک دیا ہے۔
اس لحاظ سے امسال امرتسر کا جلسہ سیرت قادیانیوں کے حق میں ناکام رہا جس کا ان کو افسوس ہوا ہوگا۔
للارڈ اردن (وائسرائے ہند) کو جو تحفہ (بصورت کتاب) پیش کیا گیا تھا اس میں بھی مرزا صاحب کے خاندان اور ان کی جماعت کا ذکر زیادہ تھا۔ چنانچہ سینکڑوں مقامات کی (اصلی و فرضی) جماعتوں کا ذکر ظاہر کیا تھا کہ ہم تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کتاب کی تحریر سے مرزا صاحب کا اصل مقصد یہی تھا نہ کہ اسلام کی تبلیغ۔ ان کی تبلیغ اسلام تو گویا اس شعر کی مصداق ہے ؎

دل و جانم بتو مشغول و نگاہم چپ و راست
تانہ دانند رقیباں کہ تو منظور منی

مرزائیانہ تحریف کا جواب

(از ابو یحییٰ امام خاں صاحب نوشہروی)

میں مرزائے قادیان سے زیادہ واقف نہ سہی مگر موصوف کی تحریفات اتنی مشہور ہو چکی ہیں کہ ان کے لٹریچر اور ان کے مریدوں سے معمولی گفتگو کے بعد بھی ان کا یہ معجزہ تسلیم کرنا ہی پڑتا ہے۔ مثلاً مرزائی حضرات سے اگر اقاوانک مرزا (مسیح موعود) پر گفتگو کرتے ہوئے یہ سوال کیا جائے کہ کیوں صاحب جناب عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری سے تو اسلام کا غلبہ ہونا تھا۔ مگر ہندوستان میں مسلمان اس حد تک زبوں حال ہیں کہ خود قادیان کا مسیح ملکوں نے دن دہاڑے گرا دیا اور دارالخلافت کے رہنے والے بھی دیکھتے رہے۔ خلیفۃ المسیح (مرزا بشیر صاحب) قادیانی سید الحمی (تمام جہاد) میں تلواروں کے سائے میں نماز پڑھتا ہیں۔ اور پہر یداروں کے جھرمٹ میں چل پھر سکتے ہیں۔

اور اسی طرح حضرت عیسیٰ کے ورود مسعود سے مسلمانوں کی عسرت اس حد تک تمول سے بدل جانی تھی کہ آنحضرت مال و دولت عطا فرمائینگے لیکن لوگ مستغنی ہونے کی وجہ سے انکار کر دینگے۔ یعنی ویفیض المال ولا یقبلہ احد۔ مگر مرزا صاحب قادیان کی تلبیس نبوت کے ساتھ ہی دنیائے اسلام یکسر فقر و فاقہ میں مبتلا ہو گئی حتیٰ کہ ہندوستان کے ۲½ لاکھ ملکانے مسلمان صرف اپنی مالی تباہ حالی کی وجہ سے آریوں سے روپیہ لے کر مرتد ہونے پر مجبور ہوئے۔ مرزائی فرمایا کرتے ہیں کہ مسیح کی تشریف آوری سے مالی بے نیازی صرف اس پر ایمان لانے والوں کو ہوگی۔ سو ہماری جماعتیں سب کی سب مال سے بے نیاز ہیں۔ کاش یہ صحیح ہوتا۔ مختلف مقامات پر آکر دیکھئے کہ قادیانی حضرات کن کن مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ خود جناب خلیفہ قادیان (مرزائے بشیر) اور امیر جماعت لاہور کی آئے دن کی چندہ طلبیاں ملاحظہ فرمائیے۔ کیونکہ ان دونوں خلافتوں کی مین الملی ضرورتیں پوری ہی نہیں ہوتیں۔

اور اسی طرح حضرت مرزا صاحب کے قدوم میمنت لزوم سے اسلامیوں کی تعداد میں اضافہ ہونا ضروری تھا حتیٰ کہ عیسویت کا تو خاتمہ ہی ہو جانا چاہئے تھا۔ مگر نوبت بایں جا رسید کہ حضرت مرزا مسیحیت سے لے کر اب تک دنیا جہاں میں مسیحی عنصر کی تعداد روز بہ ترقی ہے۔ حتیٰ کہ مرزا صاحب کے "دارالامان" قادیان کے نواح میں بھی یہ اضافہ (مسیحیت) جاری ہے اور خود قادیان بھی ان تثلیث پرستوں سے خالی نہیں۔

تو ——— ؟ اس قسم کے سوالات کے جواب میں مرزائی حضرات کے پاس آیۃ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق ہے جس سے استدلال یوں کیا جاتا ہے کہ جناب مرزا صاحب کے قدوم میمنت لزوم سے صرف دلائل اسلام کا غلبہ مقصود تھا۔ جیسے مرزا صاحب نے عیسویت کے خلاف فلاں اور فلاں قسم کا لٹریچر لکھ کر حاصل کر لیا ہے لیکن یہ بھی ان کی ایک بڑی تحریف ہے۔ یعنی قرآن کے معنی یہی کہنا درست ہوگا جو نواب محسن الملک نے سرسید کی تفسیر پر انہیں لکھا کہ

"آپ قرآن کے وہ معنی کرتے ہیں جو خدا تعالیٰ کو بھی نہیں سوجھے"

چنانچہ یہی آیت ھو الذی ارسل الخ ہے اس کا تذکرہ ایک حدیث میں نظر سے گزرا تو مرزائے قادیان کی تحریف پر بے حد تعجب ہوا کہ ان بزرگوار نے تو قرآن پاک کو بازیچۂ جہالت بنا رکھا ہے (العیاذ باللہ!)

حدیث زیر بحث کا مفاد یہ ہے کہ حضرت الرسل جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک (دوبارہ) لات و عزیٰ کی پرستش نہ شروع ہوگی دنوں کی روشنی اور راتوں کی سیاہی اسی طرح رہے گی (یعنی جب تک زمانہ یونہی قائم رہیگا)۔ آنحضرت سے یہ ارشاد جب عائشہ صدیقہ نے سنا تو عرض کیا کہ اے رسول خدا آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون نازل ہونے کے بعد تو میں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ اب دین اسی طرح (توحید اسی طرح) رہیگا (مگر یہ جناب کیا فرما رہے ہیں کہ پھر لات و عزیٰ کی پوجا ہونے لگے گی) آنحضرت نے فرمایا کہ جب تک اللہ العالمین چاہے دین (توحید کو) برقرار رکھے گا لیکن آخر میں آکر ایک خوشگوار سی ہوا چلے گی جس کے اثر سے وہ لوگ موت کی نیند سو جائیں گے جن کے دلوں میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا مگر زندہ رہیں گے لا خیر فیہ (بدذات قسم کے لوگ) جو اپنے آباؤ اجداد کے مذہب پر لوٹ جائینگے اور حدیث (اصل) یوں ہے :-

آخرج مسلم عن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یذھب اللیل والنھار حتی یعبد اللات والعزیٰ فقلت یا رسول اللہ ان کنت لاظن حین انزل اللہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون ان ذلک تاما قال انہ سیکون من ذلک ماشاء اللہ ثم [illegible]

ثم یبعث اللہ ریحا طیبۃ فتوفی کل من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان فیبقی من لا خیر فیہ فیرجعون الی دین آبائھم

بریلوی مشن

اندھیر نگری اور کانا راجہ

(۲)

گزشتہ پرچہ سے مولوی عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری نے بریلوی مشن کے عنوان سے سلسلہ مضامین شروع کیا ہے۔ جس کا نمبر دوم آج درج ذیل ہے :- (مدیر)

توہین رسول علیہ السلام کا الزام | اس غالی فرقہ نے مسیحیوں کی طرح ہم موحدین کے مقابلہ میں ہمیشہ یہ حربہ استعمال کیا ہے کہ ہم نبی آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی دامی) کی تنقیص شان کرتے ہیں۔ اور اس کی وجوہات جس قدر بھی بیان کرتے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اوصاف باری سے کیوں متصف نہیں جانتے۔ چنانچہ بعض تو یہ کہتے ہیں کہ آیت قرآنی اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ[1] اور حدیث انا بشر انسیٰ[2] کما تنسون الحدیث کا ترجمہ پنجابی یا اُردو میں مت کرو۔ کوئی کہتا ہے کہ آنحضرت غیب دان تھے۔ یہ نہ کہو کہ آپ غیب نہ جانتے تھے۔ اور آیت قرآنی لا اعلم الغیب کے ترجمہ کرنے سے ہمیں گستاخ بنا دیا جاتا ہے۔ اب یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مالک نہ کہنا اور آپ کے عوارضات بشریہ کو بیان کرنا بھی توہین کا مرادف خیال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب نے آپ کے عوارضات بشریہ کو غالی گروہ کی عبرت کے لئے بیان فرمایا اور لکھا کہ کیا ایسی ہستی کو صفات باری (مالک وغیرہ) سے متصف کیا جا سکتا ہے :-

جو تکلیف اور بھوک کے وقت پیٹ پر پتھر باندھے جس کو بخار چڑھے تو دوسروں سے دگنا چڑھے اور فرمائے کہ مجھے اجر بھی دگنا ملتا ہے۔ جو انتقال کے وقت بڑی تکلیف کے ساتھ دنیا سے رخصت ہو :

اس پر مولوی بشیر صاحب کی درافشانی سنئے۔ کہتے ہیں امرتسری بڑے میاں کے الفاظ اور پھر اس کا لہجہ دیکھئے کیسا توہین آمیز ہے × × جن کے دل میں کچھ بھی عظمتِ مصطفیٰ ہے وہ ضرور اس لہجہ اور ان الفاظ کو توہین سمجھیں گے : (الفقیہ ۲۸ ؍ ۴ ؍ ۱۹۵۵)

شاباش! احترام رسولؐ کے ذمہ دار شاباش!! انہیں لفظوں کو توہین آمیز کہہ رہے ہو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق کتب حدیث میں موجود ہیں کیوں صاحب یہ الفاظ اس لئے توہین آمیز ہیں کہ مولانا ثناء اللہ نے اردو میں لکھ دیئے ہیں۔ اگر یہی الفاظ عربی میں راویان حدیث جاں نثاران رسول علیہ السلام روایت کریں تو غالبًا آپ کے نزدیک بھی توہین آمیز نہ ہونگے۔ پس سنئے!

صحیح بخاری میں ہے :- علی بطنه حجر معصوب۔

خصائص الکبریٰ میں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرتؐ سے عرض کی انك لتوعك وعكا شديدًا فقال كذالك يضاعف لنا الاجر۔

صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے ماتَ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانه لبين حاقنتی وذاقنتی فلا اکرہ شدة الموت لاحد ابدًا بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے میری گود میں فوت ہوئے پس میں آپ کے بعد کسی کی موت کے شدید ہونے کو مکروہ نہیں جانتی

بخاری شریف سے ایک اور روایت سنئے! حضرت انسؓ فرماتے ہیں :-

لما ثقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل يتغشاه الكرب فقالت فاطمة واکرب اباہ فقال لها ليس على ابيك كرب بعد اليوم (الحدیث)

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سخت بیمار ہوئے تو آپ کو غش آنے لگے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ اباجی آپ کو آج سخت تکلیف ہے۔ آپ نے فرمایا فاطمہ! آج کے بعد تیرے باپ کو تکلیف نہ ہوگی "

اور سنئے! صحیح بخاری میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری لمحوں میں تھے پانی کے کٹورے سے ہاتھ بھگو کر منہ پر پھیرتے اور فرماتے لا الٰہ الا اللہ ان للموت سکرات۔ موت کے لئے بڑی سختیاں ہیں۔

کہئے ان توہین آمیز الفاظ کے ذمہ دار کون ہوئے پس کان کھول کر سنئے۔ اگر حضرت عائشہ، ابوہریرہ، عمر بن الخطاب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے تھے تو ثناء اللہ کو بھی ان کا خادم خیال کیجئے۔

الفت رسول کے دعوی دارو!

سوچو تم کس کو توہین رسول کا الزام دے رہے ہو۔ کیا وہی نہیں جس نے دین محمدی پر کئے گئے ہر ایک حملہ کی سینہ سپر ہو کر مدافعت کی۔ قرآن مجید پر ایک سو انتیس اعتراضات ہوئے تو محبان رسول کو حلوے مانڈے سے ایک منٹ بھی فرصت نہ تھی کہ جواب میں ایک حرف بھی تحریر کرتے۔ جواب لکھا تو اسی نے لکھا جس کو توہین کنندہ رسول کہہ رہے ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر حملے ہوں تو وہی جواب دے جس پر آج قاتلانہ حملے کر رہے ہو۔ تعجب ہے کہ منکرین دین رسول کے حملوں کا نشانہ بنے تو وہی بنے اور تمہارے ظلم و استبداد کی مشق ہو تو اسی پر ہو۔

اور سنو! جب لاہور کے ایک منہ پھٹ آریہ نے ایک نہایت زہریلا رسالہ رنگیلا لکھا۔ جس کا مضمون نام سے ہی ظاہر ہے۔ اس کا جواب عاشقان رسول میں سے کس نے دیا؟ ایوان عدالت میں زلزلہ پڑ گیا مگر محبان رسول کے کان پر جوں تک نہیں رینگی۔ جواب میں قلم اٹھائی تو اسی نے اٹھائی جس پر آج

---

[1] ترجمہ: میں تمہارے جیسا بشر ہوں۔

[2] میں بشر ہوں اور بھول جاتا ہوں جیسا تم بھول جاتے

تو وہ عار آدمیات سے چھٹے ہوئے ہیں۔ اس لئے کہ وہ مسلمان نہیں اور تہمتیں لگانا شغل ہے۔

اصل ... ... اللہ علیہ وسلم کو صفات باری سے متصف ماننا توہین رسول ہے تو رسول کریم کو صفات خداوندی سے موصوف سمجھنا کیا الوہیت کی توہین نہیں ہے؟ سچ ہے

ماقدروا اللہ حق قدرہ ...

سچ معنی میں انہوں نے خدا کی قدر نہیں کی۔

شیعہ کہتے ہیں کہ امام کاظم کو ہارون الرشید نے ... میں نظر بند کیا اور وہ نظر بندی میں ہی شہید کئے ... یہ ان کا دعویٰ ... بے وقت پر آپ ... سنایا جاتا تھا۔ (جلاء العیون حصہ دوم ص...)

شیعوں کے افسانے

امامت کے ترانے

(از قلم ابو المحمود ملک ... صاحب ...)

(نمبر ۱۴)

(اس سلسلہ مضامین کا نمبر ۱۳- ۱۲- اگست ۱۹۳۸ء کے اہلحدیث میں شائع ہو چکا ہے)

نمبر ۱۳- مورخہ ۱۲- اگست ۱۹۳۸ء میں عرض کیا گیا تھا کہ خلافت بنی امیہ سے منتقل ہو کر بنی عباس کی طرف چلی گئی اور بنی فاطمہ جو بیسیوں سال سے قربانیاں دیتے چلے آئے تھے عین موقع پر مسند خلافت چھوڑ گئے۔ باوجودیکہ تین حضرات امام جعفر صادق اور عبداللہ بن علی بن حسین اور محمد بن عمرو بن علی بن حسین زندہ تھے اور تینوں بزرگوں کے سامنے یکے بعد دیگرے خلافت پیش کی گئی مگر انہوں نے تخت خلافت سے انکار کر دیا (تذکرۃ الکرام ص ۲۶۹)

گو سابقہ تجربات اسی امر کے مقتضی تھے لیکن اگر تاریخ پر نظر کی جائے تو اُس وقت کی سیاست سے صاف پتہ چلتا ہے کہ اموی حکومت کے ٹمٹماتے چراغ کا گل ہو جانا اب بظاہر یقینی تھا نہ معلوم اُنہوں نے باوجود سیاست سے گہری دلچسپی رکھنے اور (باقوال شیعہ) عالم الغیب ہونے کے ایسا سنہری موقع کیوں کھو دیا اور کیا اس سال کی امیدیں پوری ہونے کے وقت کیونکر کسی قدر جرأت سے کام نہ لیا۔

گفت ... کہ کلیاں توڑی ہے گمند
در ... ہے نام ... گما

عباسیوں کی حکمت ابتدا ہی میں مستحکم ہو گئی۔ کیونکہ بنی عباس اور بنی فاطمہ نے بنی مروان کے بچوں تک کو تہ تیغ کر دیا پھر بھی سیر نہ ہوئے اور حضرت معاویہؓ جیسے جلیل القدر صحابی کی ہڈیاں قبر سے نکال کر جلا دیں۔ (سیرت النعمان ص ۳۶) انتقام کی بدترین مثال جو بنی عباس نے اپنی اس بزدلانہ حرکت سے قائم کی ہے تاریخ ہمیشہ ملامت کی رائے ان کے حق میں دیتی رہیگی۔ بنی مروان کا جب اس طرح صفایا ہو گیا تو بنی فاطمہ کی موجودہ جرأت کا علم اب بنی عباس کو اچھی طرح تھا کیونکہ گھر کے بھیدی تھے تاہم ان پر سخت نگرانی رکھی جاتی تھی۔ اور امام جعفر صادق کو چند بار دربار میں بلا کر متنبہ بھی کر دیا تھا۔ امام جعفر کے بعد آپ کے صاحبزادہ امام موسیٰ کاظم نے اپنی جرأت اور دلیری میں یہاں تک ترقی کی کہ اگر انہیں کوئی گالی دیتا تو حسب الحکم انجیل گالی کے بدلہ میں اس کو انعام دیتے تھے۔ (تذکرۃ الکرام ص ...) اس قسم کے تحمل اور صبر کی وجہ سے آپ کا لقب کاظم مشہور ہوا۔ ظاہر ہے کہ اتنی جرأت اور دلیری کے مالک سلطنت کا بار گراں کس طرح اپنے کندھوں پر اٹھا سکتے ہیں لیکن غریب مسکین شیعہ سے حقیقی یہ ... کہ ہارون الرشید جیسے شیر اور دور اندیش خلیفہ کا تخت بھی امام کاظم کے لئے ہی موزوں تھا۔

سنا یا جاتا تھا۔ (جلاء العیون حصہ دوم ص ...)

کاظم صاحب کے صاحبزادہ امام علی رضا کے ساتھ مامون رشید نہایت محبت اور اخلاص سے پیش آتا تھا بلکہ اپنی شاہزادی کا عقد بھی آپ کے ساتھ کر دیا اس کا ارادہ مصمم تھا کہ زندگی میں ہی خلافت حضرت امام کے سپرد کر دوں۔ مگر عباسیوں نے یک زبانی اور بغاوت شروع ہو گئی۔ مامون کو بڑی مشکلات پیش آئیں اور بالآخر مجبوراً اس کو خاموش ہونا پڑا۔ مگر نقض اور محسن کشی لائمہ ملزوم ہیں۔ جو لوگ اپنے اماموں کے ہاتھ پر بیعت کر کے پھر انہیں کو قتل کرنے کی جسارت سکتے ہوں وہاں مامون رشید کس شمار میں ہو سکتا ہے۔ غریب شیعوں نے مامون جیسے محسن اعظم کے متعلق بھی یہ افسانہ اڑا دیا کہ مامون نے اپنی شاہزادی کے ذریعہ یا کسی دوسرے ذریعہ سے امام علی رضا کو زہر دلا کر شہید کر دیا بلکہ مامون نے یہ داماد اور خلافت کا ڈھونگ ہی اس لئے رچایا تھا کہ عالم الغیب امام اس طرح جلد دھوکا میں آ کر اپنی موت کے وقت کو بھول جائینگے اور خداوندی اختیارات بھی اس سے چھن جائیں گے۔ گویا کہ

پہنے اندازہ کرم کی مجھ سے تادلیں نہ کر
یہ بھی اک تقریب تھی جور فراواں کے لئے

امام علی رضا کے صاحبزادہ امام محمد تقی نے مامون اور معتصم دونوں کا زمانہ پایا اور اپنے باپ دادا کی طرح راضی رہنا یا بقول علامہ شبلی مجبور و مقہور رہے کہا جاتا ہے کہ آپ کے بیٹے امام علی نقی کو خلیفہ منتصر باللہ نے باغ فدک واپس کر دیا جس پر آپ خلیفہ کے بہت

تلہ شیعوں کا عقیدہ ہے کہ تمام امام عالم الغیب ہوتے ہیں۔ انہیں اپنی موت کا وقت معلوم ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو جملہ اختیارات عطا کئے ہوئے ہیں (اصول کافی ص ۱۵۸ - ۱۶۰) یہ بحث آئندہ انشاء اللہ مفصل آویگی۔ منہ

تلہ غالب کے ... ... احمدیہ کا ... ... ص ۲۱۲

ahmadimuslim.de

[illegible] ... امام کی بیماری بیعت ... علی ... ۲۶۰ھ ... وفات پائی ... زہر دیا گیا (جلاء العیون تذکرہ امام)

امام نقی کے بیٹے امام حسن عسکری تھے جو ۲۳۲ھ میں پیدا ہوئے اور اٹھائیس برس کی عمر میں خلیفہ معتمد علی اللہ کے عہد میں ۲۶۰ھ میں بقول شیعہ انہیں زہر دیا گیا امام غائب یا امام قائم یا امام مہدی دانہی حضرت حسن عسکری کے تھے۔ یہ روزگار معاجزات وضع کئے گئے ہیں جن کی بیتی ہے امام عسکری کے بھائی امام جعفر نے بھی انکار کر دیا اور خلیفہ وقت کو باوجود انتہائی جستجو کے بھی کچھ سراغ نہ مل سکا تھے کہ ایک مشکوک بر حمل کنیز کو دو سال تک نگرانی میں رکھا مگر وہ دوسری کنیز کے ہاں پیدا ہو گئے (جلاء العیون) غرضیکہ معنوی امام کے ساتھ عجیب و غریب افسانے وضع کرنے دل کے بہلانے کو یہ تخیلات بہت اچھے ہیں ؎

وعظ کی محفل میں تن جائینگے مے خوار

ریش معنوی لگالی جائے گی

پھر پیدائش کے بعد امام مہدی اپنے والد ماجد کی وفات سے دس روز پیشتر خلیفہ وقت کے خوف سے (کہ وہ قتل نہ کرا دے) غار سرمن رائی میں ایسے غائب ہوئے کہ آجتک وہیں روپوش اور پوشیدہ ہیں۔ اچھا تو اب وہ کب اس غار سے باہر نکلیں گے اور کب ان کا یہ خوف رفع ہوگا۔ اس کے متعلق دو بیان ہیں۔ اول احتجاج طبرسی مطبوعہ ایران صفحہ ۲۲۳ پر امام محمد تقی سے مروی ہے کہ

یجتمع الیہ من اصحابہ عدۃ اھل بدر (الخ)

یعنی ان کے پاس ان کے اصحاب میں بقدر شمار اہل بدر تین سو تیرہ مرد اطراف عالم سے جمع ہونگے جس وقت یہ تعداد مخلصین کی ان کے پاس جمع ہو جائیگی اس وقت اللہ ان کے کام کو ظاہر کریگا مگر ؎

تعجب یہ ہے گیارہ سو سال بیت گیا

ہوئی اتنی تعداد اب تک نہ پیدا

رہا دین و اخلاص و ایماں یہی گر

ظہور امام زماں ہوگا کیونکر

دوسرا بیان دوسے جس کا اعادہ پھر دیا ہے۔ حضرت علی اصل غرض یا مقصود ہے سامنے کی تو ہے یہ تو معین نہیں کیا جا سکتا کہ وہ کب غار سے برآمد ہونگے اور کب ان کا خوف رفع ہوگا۔ کیونکہ اصول کافی صفحہ ۲۱۱ میں حضرت علیؓ سے ستۃ ایام او ستۃ اشھر او ست سنین چھ دن یا چھ مہینے یا چھ سال بتلا کر بعدہٗ یہ بھی کر دیا گیا ہے کہ خدا جو چاہیگا کریگا کیونکہ اس کو بدا بہت ہوتا ہے۔[1]

جن اصحاب نے گزشتہ نمبر ۱۲ و ۱۳ کو ملاحظہ فرمایا ہے وہ جانتے ہیں کہ امام قائم کے لئے شیعوں کے خدا کا یہ تیسرا وعدہ ہے۔ اور اس کی بھی بدا کی مشرد کے ساتھ سہ بارہ تجدید کی گئی ہے جس کی حیثیت بظاہر بقول ہمارے صرف توڑنے کے لئے ہی کیا گیا معلوم ہوتا ہے۔ مگر اب کے یہ روایت بجائے اسکے کہ آخری اماموں میں سے کسی کی طرف منسوب کی جاتی حضرت علی کی طرف منسوب کی گئی ہے تاکہ سابقہ روایات جو واقعات کی رو سے اپنا اعتبار کھو چکی ہیں ان کی طرح اس روایت کو بھی ویسی بے پر کی نہ سمجھا جائے اور حضرت علیؓ کی طرف منسوب کرنے سے شیعوں کو موضوع ہونے کا شبہ نہ رہے۔ تاریخ کہہ رہی ہے کہ امام عسکری کی وفات یا امام غائب کی غیبت کے وقت (جس موقع پر یہ حدیث وضع کی گئی ہے) عباسی خلیفہ معتمد علی اللہ کا زمانہ تھا خلیفہ کی بدعنوانیوں اور عیاشیوں کی وجہ سے ڈاکوؤں اور لٹیروں نے ملک کو تباہ کر دیا تھا۔ بہبود زنگی نے رسالت اور عالم الغیب ہونے کا دعویٰ کر کے ڈیڑھ کروڑ مسلمانوں کو قتل کر دیا۔ بصرہ میں ایک دن میں تین لاکھ مسلمان مارے گئے۔ روم والوں نے لولو، پارتیکر اور جزیرہ پر قبضہ کر لیا۔ احمد عجلی نے خراسان کرمان سجستان میں اپنے نام کا سکہ جاری کیا۔ یہ سب کچھ ہو رہا تھا مگر خلیفہ کو اپنے عیش و عشرت اور رنگ رلیوں سے ایک لحظہ فرصت نہ تھی حتیٰ کہ حکومت عباسیہ چراغ سحری نظر آنے لگی (تاریخ عالم)

ادھر حکومت کی یہ حالت تھی ادھر امامت کا یہ حال تھا کہ امام عسکری کی وفات کے بعد انہوں نے کوئی اولاد نرینہ نہ چھوڑی۔ اصول کافی ... ان ... اماما ... ان الامر ... انا ... امامًا بمحمد ... لم یخلف احدا ... یعنی بادشاہ وقت کے نزدیک یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ابو محمد یعنی حسن عسکری گزر گئے اور انہوں نے کوئی اولاد نرینہ نہ چھوڑی اور ان کی میراث بھی تقسیم ہو گئی اور ان لوگوں نے لی جن کا کوئی حق نہ تھا۔

حضرت امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ (کہ برادر حقیقی امام حسن عسکری کے تھے) نے بھی شہادت دی کہ امام عسکری کی کوئی اولاد نرینہ نہیں ہے۔ اس لئے امام کا ترکہ بموجب شریعت ان کو بھی دیا گیا۔ انہی حضرت امام جعفر علیہ السلام نے بعد کو امامت کا دعویٰ کیا۔ لیکن محض مذکورہ بالا شہادت اور حکومت کی باوفائی کی وجہ سے یا یوں سمجھیں کہ ان کے دام مکر میں نہ آنے کے باعث حضرت امام علیہ السلام کو ان کے شیعوں نے ہی جعفر کذاب کا خطاب دیا (جلاء العیون) درحقیقت انسان کو جب گالیاں دینے کی بدعادت پڑ جاتی ہے تو پھر وہ اپنے بیگانے کی تمیز نہیں کر سکتا۔

اب بھی امام جعفر علیہ السلام کو اہل بیت جگر پارہ حضرت فاطمہ بتولؓ بھی ہیں ائمہ معصوم کی اولاد سے بھی ہیں عالم بھی ہیں زاہد بھی اور متقی بھی مگر شیعہ مؤمنین ہیں کہ آنحضرت کو پانی پی پی کر کوس رہے ہیں۔ اب نہ سیادت کا پاس ہے نہ امامت کا لحاظ ہاں تو ادھر حکومت کا تنزل ادھر امامت کی تباہی صدیوں کی نیند کے ماتوں (شیعوں) نے ہلکی سی پھریری لی اور نصف یا نصف سے کچھ زیادہ انگڑائی لیکر انہوں نے پہلے تو یہ افسانہ بنایا کہ امام عسکری کا لڑکا امام محمد دو سال۔ چار سال یا چھ سال کا تھا جس نے کہ امام کی وفات سے دس روز قبل اصلی قرآن، مصحف فاطمہ، جفر علی، اور چمڑے والا تھیلا (کہ ان کی ہیئت کذائی کا ذکر آپ گزشتہ نمبروں میں دیکھ چکے ہیں) اور عصائے موسوی اور انگشتری سلیمانی وغیرہ کا ایک گٹھڑ

[1] اگر حضرت صالح کی اونٹنی اور خر عیسیٰ بھی ساتھ شامل کر لئے جاتے تو وہ مشکل میں، مذاق جو آگے آ رہی ہے۔ منہ

ہ کر پھر شاید جبر پر اعتبار کر کے پانی پر اڑنے کے خواہ پر
اور اس طرح نظر چھوڑ کر حکومت کی خفیہ پولیس
شاہی سوار، پیادے اور امام جعفر تھے جانہوں ان کی
گرد کو بھی نہ پا سکے۔ بظاہر قرآن مصحف، کتاب اور
جلیے وغیرہ کے حجم اور وزن کا اندازہ اگر لگایا جائے
جیسا کہ گذشتہ نمبروں میں گزر چکا ہے تو یقیناً ایک
ٹو یا ایک اونٹ بھی اس بوجھ کو نہیں اٹھا سکتا۔ چہ جائیکہ
دو چار سال کا بچہ بغل میں دبا کر ہرن ہو جائے۔ حالانکہ
امام جعفر صادق یہ بھی کہتے ہیں کہ انہ یخاف و
اومی بیدہ الی بطنہ یعنی القتل۔ (اصول کافی ص۳۲۲)
تحقیق وہ خوف کر گئے اور امام نے اپنے ہاتھ سے اپنے
پیٹ کی طرف اشارہ کیا یعنی قتل سے ڈریں گے لیکن
قربان جائیے حضرت علامہ باقر مجلسی کے۔ ع
جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی
انہوں نے حاکم خاتون سے ایک افسانہ نقل کیا ہے
یا یوں سمجھئے کہ حدیث شریف روائت فرماتی ہے کہ
میں امام قائم کی پیدائش سے صرف چالیس روز بعد
جب امام عسکری کے گھر گئی تو دو برس کے ایک طفل کو
گھر میں چلتا پھرتا دیکھ کر حیران رہ گئی جس پر امام
عسکری نے متبسم ہو کر فرمایا :-
"پیغمبروں اور وصیوں کی اولاد ہر گاہ امام ہوں
برخلاف اطفال دیگر نشو و نما کرتے ہیں امام
یک ماہہ مثل یک سالہ دیگراں ہوتا ہے۔ امام
شکم مادر میں کلام کرتا اور قرآن پڑھتا اور عبادت
پروردگار کرتا ہے۔ دودھ پینے کی حالت میں
ملائکہ ان کا حکم بجا لاتے اور صبح شام ان کے
پاس حاضر ہوتے ہیں...... چند روز قبل وفات
امام حسن عسکری بعاضر خدمت آنحضرت ہوئی
حضرت صاحب العصر کو بصورت مرد کامل
پایا اور میں نے نہ پہچانا۔ عرض کیا کہ یہ مرد
کون ہے؟ جس کے پاس بیٹھنے کو آپ فرماتے
ہیں۔ حضرت نے کہا یہ فرزند ہے جس سے
اور جہد میرے میرا خلیفہ ہے۔
(جلاء العیون مترجم ص۳۲۲)

گویا کہ ؎

زندگی کا رفض میں گویا یہی دستور ہے
رافضی دھوکے میں رہنے کے لئے مجبور ہے

ان جملہ روایات کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ صاف پتہ چلتا ہے
کہ امام عسکری تو یقیناً لاولد تھے مگر مسکین شیعوں کی نظروں
میں سادات میں سے کوئی نوجوان ضرور کانٹے کی طرح کھٹک
رہا تھا جس کو یہ قربانی کا مینڈھا بنا کر اپنی دیرینہ پیاس
بجھانی چاہتے تھے اور مینڈھے کے تیار ہونے میں ابھی
پانچ چھ سال کی مدت درکار تھی اس لئے یہ حدیث وضع
کی گئی کہ وہ غار سر من رائی سے چھ دن یا چھ مہینے یا
چھ سال بعد نکلیں گے اور چھ دن یا چھ مہینے محض اسلئے
لگا دئیے کہ روائت کی توثیق میں شبہ بھی پیدا نہ ہو گا
اور اس عرصہ میں اگر کوئی اور مینڈھا ہتے چڑھ گیا
تو فھو المراد۔ لیکن جب چھ سال تک آرزو پوری
نہ ہوئی یا مینڈھا تیار نہ ہو سکا تو روائت کے ساتھ
یہ اضافہ کر دیا گیا کہ
"خدا جو چاہیگا کریگا کیونکہ اس کو بداءت
ہوتا ہے" (اصول کافی ص۲)
یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا تھا کہ شاید کوئی حسین ثانی
یا زید ثانی دام مکر میں آجائے اور جنگ کربلا کا ڈرامہ
ایک بار پھر ہمارے سامنے کھیلا جا سکے ؎
یہ فتنہ آدمی کی خانہ ویرانی کو کیا کم ہے
ہوئے تم دوست جسکے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو
وہ مینڈھا کون تھا؟ اور یہ کہ وہ بھینٹ چڑھا
یا غریب شیعوں کی ہی سینگوں سے تواضع شروع کی؟
یہ سب کچھ آئندہ نمبر میں ملاحظہ فرمائیے۔ ع
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا
(باقی باقی)

قرآن کریم اور سائنس

(از قلم مولوی عبد الرؤف صاحب جھنڈے نگری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

آسمانی کروں پر انسانی آبادی

سائنس دوسرے آسمانی کروں پر انسانی آبادی مانتا ہے مگر قرآن کریم دیگر آسمانی کروں پر انسانی آبادی نہیں بلکہ جنت دوزخ عرش یا لے وے کے فرشتوں کا وجود تسلیم کرتا ہے لیکن انسانی آبادی کا قائل نہیں۔ کیونکہ قرآن آسمان کو انسانی مستقر ہی نہیں قرار دیتا بلکہ صرف زمین کو انسانی آبادی کے لئے قرار دیا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ (بقرہ) اور ایک جگہ لکھا فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ (اعراف) زندگی و موت وغیرہ سب اسی زمین پر ہوگی۔"

جواب سائنس کا یہ دعویٰ کہ دوسرے کروں میں انسانی آبادی ہے اب تک دعویٰ ہی کی شکل میں ہے سائنس کی ایک مخصوص شاخ علم ہیئت کی زبان سے صرف اتنا سننے میں آیا ہے کہ صرف کرہ مریخ کی سطح پر کچھ نشانات لکیروں کی طرح معلوم ہوتے ہیں جنہیں نہروں سے تعبیر کیا گیا ہے۔ لیکن یہ نہریں پتلی ہیں یا چوڑی یا دونوں طرح کی اس میں ماہرین فن کا شدید اختلاف ہے۔ (انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا جلد ۱۴ ۱۹۶۰ طبع چہاردہم بحوالہ صدق ۲۱ دسمبر ۱۹۳۶)

لیکن اگر بالفرض سائنس کا دعویٰ واقعات کی صورت میں مدلل ہو جائے تو بھی قرآن کریم اس کا مخالف نہیں اور فرشتوں کے وجود کے ساتھ انسانی آبادی کا منکر نہیں۔ فرمایا :-

وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِن دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ (سورہ نحل پ۱۴) یعنی اللہ

یہ جملہ حالات اصول کافی اور جلاء العیون سے ملاحظہ فرمادیں۔ منہ

ایک فلسفیانہ خیال!

(ایک فلاسفر کے قلم سے)

جناب کے اخبار گوہربار کی اشاعت ۲۴۔ رمضان سنہ حال میں صفحہ پر لیلۃ القدر کے بارے میں ارشاد ہے کہ یہ مضمون تشنۂ تحقیق ہے۔ اہل علم اس پر قلم اٹھا سکتے ہیں۔ امام غزالیؒ کی اصطلاح میں اہل علم سے مراد جملہ علوم پر حاوی ہونا ہے۔ مولوی امیر احمد صاحب نے حدیث و قرآن کی رو سے لیلۃ القدر کے واسطے رمضان کا مہینہ ہونا ثابت کیا ہے۔ سائنس موید مذہب ہے اور احکام قرآنی اور مستند احادیث کو ہمارے ذہن نشین کر دیتا ہے۔ سو سائنس یعنی جملہ علوم دنیوی جن کو غلطی سے مذہب کے مخالف بتایا جاتا ہے۔ درحقیقت جزو مذہب ہیں اور اسی لئے قرآن مجید میں جابجا ارشاد ہے کہ قوانین قدرت یعنی سائنس میں غور کرو اور خداوند تعالیٰ کی ان نشانیوں سے قرآن مجید کو سمجھو اور اللہ تعالیٰ کو پہچانو۔ سو عرض ہے کہ عبادت جو کہ روح کے فعل کی مترادف ہے مشتمل ہے عقائد اور نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج پر۔ اور اسی واسطے یہی رکن اسلام ٹھیرے۔ زکوٰۃ اور حج دونوں نماز اور روزہ کی تلقین یا جزو ہیں اور عقائد کے بغیر نماز اور روزہ کی عبادت ہو ہی نہیں سکتی۔ اس لئے عقیدہ یا ایمان باللہ و بالکتاب پہلا رکن اسلام ہے۔ سائنس نے عقیدہ کو اشارہ سے تعبیر کیا ہے جو اس دنیا میں اور دوسری دنیا میں ہمارا اصلی رہنمائے انسانی ہے۔ اور انسان کا اس دنیا میں آنا صرف ایمان کا پختہ کرنا ہے کیونکہ صرف ایمان ہی روح کو تروتازگی بخش سکتا ہے اور خدا کے حضور تک پہنچا سکتا ہے۔ اس ایمان کو حاصل کرنے یا پختہ کرنے کے لئے نماز، روزہ زکوٰۃ اور حج لوازمات سے ہیں۔ نماز اگر خشوع و خضوع سے ادا کی جائے اور روزہ اگر صحیح طور پر رکھا جائے تو روح کا فعل مکمل ہوتا ہے۔ مگر حکمت بالغہ کو اس دنیا کے قائم رکھنے کے لئے منظور ہے کہ اس مادی دنیا میں روح عقل و ہوش کے ماتحت رہے اس لئے جہاں منکرات کی قطعی منا ہی ہے وہاں نماز میں قیام رکوع، سجود وغیرہ اور روزہ میں افطاری میں جلدی اور سحری میں دیر کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ ہوش و حواس اور عقل درست رہے۔ ہم مسلمان روزہ اور نماز رسمی طور پر ادا کرتے ہیں۔ اس سے روح کا فعل نہیں ہوتا۔ برخلاف اسکے جو بعض لوگ قرآن مجید کے احکام سے بڑھ کر ادا کرتے ہیں وہ انتہائی غلو کرتے ہیں۔ اور رہبانیت کے درجے کو پہنچ جاتے ہیں یا اس سے بھی آگے بڑھ کر قلب کے روشن ہونے کے بعد فنافی الرسول اور فنافی اللہ کا درجہ اختیار کر لیتے ہیں ......

.... اور جس درجہ سے امام غزالی کو محض تائید ایزدی نے کفر کے ہاویہ سے بچا کر مدرسہ نظامیہ میں معمولی مدرسی پر جا بٹھایا۔ اور فنافی الشیخ فنافی الرسول اور فنافی اللہ کے غلط اور گمراہ کن عقیدے کو دل سے مٹا دیا۔

اگر روزہ اور نماز کا فرض صحیح طور پر ادا کیا جاوے تو روح کا فعل عقل و ہوش کی ماتحتی میں ہونا آسان ہے۔ نبی کریمؐ نے ماہ رمضان کے روزے صحیح طور پر رکھے۔ روح کا فعل بدرجہ اتم عقل و ہوش کی قائمی کے ساتھ ہوا مگر وہ فنافی اللہ کی لغویات میں نہ پڑے اس حالت میں سائنس کی رو سے وحی کا ہونا لازمی تھا سو وحی ہوئی اور قرآن شریف آنحضرتؐ کے علم میں بذریعہ وحی کاملاً یا جزواً آگیا۔ ماہ رمضان کا مہینہ ہی اس مبارک روحانی فیض کے واسطے موزوں تھا۔

اس سے مختلف روایات ناقابل اعتبار ہونگی۔ چوبیسویں شب رمضان زیادہ اغلب ہے۔ علم عدد کا ایک مسلمان قائل نہیں ہو سکتا ہے مگر اس کی رو سے بھی چوبیسویں شب نہایت مبارک شمار ہوتی ہے نامہ نگار صاحب دین کے منصب کو دنیا کے منصب پر ترجیح دیتے ہیں۔ سو میں اس کا قائل نہیں ہوں۔ دنیا سے ہی دین اور آخرت پختہ ہوتی ہے۔ اسلام رہبانیت کا قائل نہیں ہے۔ نامہ نگار کا یہ کہنا اس معنی سے صحیح ہے کہ نصف شب کے بعد غذا ہضم ہو جانی چاہیے اور توجہ اچھی ہوتی ہے۔ اس لئے دعا کا اثر ہوتا ہے کیونکہ روح سے عمل میں آسانی ہوتی ہے۔

(بستی غنداں۔ از جالندھر)

اسلامی نماز اور اس کی اہمیت حکمت و معرفت کی روشنی میں

(از قلم جناب مولوی محمد داؤد صاحب شکراوہ ضلع گوڑگانوہ)

قومی نظام اور عسکری تنظیم کے سلسلے میں اسلام نے ایک ایسا غیر فانی طریقہ ایجاد کیا ہے۔ جس کی عمدگی اور بہتری کی نظیر مذاہب عالم میں ملنی محال ہے اسکی ایک کڑی مرکز روحانیت سے ملتی ہے اور دوسری طرف وہ ہمارے ہزارہا سیاسی و ملی فوائد کو اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے وہ چیز کیا ہے۔ یہی نماز جس کا پنجوقتہ نظارہ ہر مسجد میں نظر غائر سے دیکھنے والوں کو محو حیرت کر دیتا ہے۔ اسلام میں نماز کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس کو مذہب کا ایک خاص رکن قرار دیا گیا ہے اور اس سے تساہل برتنے والے مسلمان پر غیر معمولی سرزنش روا رکھی گئی ہے۔

نماز کا ظاہری پہلو

نماز کا ظاہر پہلو باطنی پہلو سے بھی زیادہ خوش کن اور خوشگوار نتائج کو دامن میں لئے ہوئے ہے جس کی تفصیل کے لئے دفاتر درکار ہیں ایک نمازی اور بے نمازی کا تقابل کر کے دیکھئے۔ آسمان زمین کا فرق نظر آئیگا۔ نمازی ہر وقت پاک صاف ستھرا رہتا ہے کیونکہ صفائی و ستھرائی و طہارت نماز کے لئے شرط اولیں ہے۔ پھر اس صفائی و ستھرائی کے صحت و تندرستی پر جو اثرات پڑنے ضروری ہیں وہ ایسے ہیں کہ نمازی کو بہت سی دواؤں اور بہت سے حکیم ڈاکٹروں سے بے نیاز کر دیتے ہیں۔ نمازی کا لباس کا مل

(۱۵۱)

ahmadimuslim.de

کے ساتھ پھر تکبیر باری تعالیٰ کے سامنے حاضر ہو کر صدق دل سے اپنی بے بسی بعسب اللہ اپنی الوہیت وعبودیت کا عملی مظاہرہ کرنا ایسی چیز ہے جس میں ایک طالب صداقت کے لئے بہت بڑی کشش موجود ہے۔ نماز بے شبہ انسان کو اللہ کی طرف جھکا کر اسکی خطاؤں کی معافی کا وسیلہ بنتی ہے۔ جب نمازی سچے دل سے نیت باندھنے کے لئے اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کی طرف اٹھاتا ہے تو عملاً اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ اس کا بال بال گناہگار ہے اور وہ نہائت عاجزی و انکساری سے اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوا دربار رب العزت میں حاضر ہو رہا ہے پھر جب وہ سینے پر ہاتھ باندھ لیتا ہے تو اس چیز کو ظاہر کرتا ہے کہ اسوقت اس کے جملہ تفکرات و ترددات و تخیلات صرف اللہ وحدہٗ کی طرف منعطف ہیں اور وہ دنیا و مافیہا کے جملہ تفکرات سے یکسو ہو کر اپنا فرض عبودیت ادا کرنے کے لئے سینے پر مؤدبانہ ہاتھ باندھے ہوئے دربار شاہی میں حاضر ہو رہا ہے اور صرف قیام ہی پر بس نہیں بلکہ وہ اللہ کے سامنے ہر طرح سے جھکنے کے لئے طیار ہے اس خیال کے آتے ہی ہر نمازی فی الحقیقت اپنے دونوں گھٹنوں کو مضبوط پکڑ کر اپنے رب کے سامنے جھک کر زبان سے اس کی حکومت و قدرت کا یوں اقرار کرتا ہے۔ سُبحان رَبی العظیم۔ میرا سچا بادشاہ مربی بڑی شان والا پاک ذات بہت اونچی سطوت والا ہے۔ یہ اقرار نمازی کو اسی حال میں بار بار کرنا پڑتا ہے۔ اس مقام سے فراغت کے بعد نمازی پھر دربار شاہی میں مؤدبانہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور شہنشاہ مطلق کی حمد و ثنا کر کے زبان حال سے یہ کہتا ہے کہ میں صرف قیام و رکوع ہی کے لئے نہیں بلکہ اپنی شریف ترین چیز یعنی پیشانی تک کو حاکم مطلق کے سامنے خاک آلودہ کرنے کے لئے طیار ہوں چنانچہ فوراً وہ سجدہ میں چلا جاتا ہے اور بار بار اس کی شہنشاہیت حکومت و قدرت کا اقرار کرتا ہوا اپنی کوتاہیوں کا اعتراف کرتا ہے۔ الغرض قیام و رکوع و سجدہ و قومہ و جلسہ تمام عبودیت و اقرار الوہیت کے مختلف مناظر ہیں جو یکجا طور پر ایک نمازی کی ذات سے ظاہر ہوتے ہیں۔

اللہ تک پہنچنے کا واحد ذریعہ صرف نماز ہے

جملہ الہامی مذاہب اس مسئلے پر متفق ہیں کہ اللہ تک پہنچنے کا سیدھا راستہ باطنی صفائی ہے۔ پس باطنی صفائی جس قدر ادائیگی صلوٰۃ سے پیدا ہو سکتی ہے اور کسی عمل سے ہرگز پیدا نہیں ہو سکتی اس لئے یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ اللہ تک پہنچنے کا واحد ذریعہ صرف نماز ہے۔ نماز کی پابندی سے روح کو مسرت اور دماغ کو فرحت حاصل ہوتی ہے۔ دل کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ قرآن پاک کو دیکھئے اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں الا بذکر اللہ تطمئن القلوب آیت کریمہ میں لفظ الا کے لانے سے ایک عجیب رنگ پیدا ہو گیا ہے۔ مطلب یہ کہ ہوشیاری و بیداری کے کانوں سے سنا کہ دل کی گہرائی میں اتارتے ہوئے یہ کہا گیا ہے کہ اطمینان قلب صرف نماز سے حاصل ہو سکتا ہے۔ سچا نمازی کسی وقت بھی ذکر اللہ سے غافل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ اس کی پنجوقتہ کی عملی پریکٹس ہے۔ ایک مقام پر قرآن پاک میں فرمایا اقم الصلوٰۃ لذکری یعنی مجھ کو یاد رکھنے کے لئے اقامت صلوٰۃ کا عمل نہائت ضروری ہے۔ اس عمل سے کنارہ کش ہو کر اللہ کو یاد کرنے کا دعویدار کاذب ہے۔ ایک اور مقام پر قرآن کریم سچے نمازیوں کے دلی جذبات و روحانی کیفیات کا خاکہ ان لفظوں میں پیش کرتا ہے:۔

لا تلھیھم تجارۃ و لا بیع عن ذکر اللہ و اقام الصلوٰۃ و ایتاء الزکوٰۃ یخافون یوماً تتقلب فیہ القلوب والابصار

یعنی اللہ کے پیارے بندے وہ ہیں جو بیع و تجارت خرید و فروخت وغیرہ امور دنیاوی میں کبھی بھی ایسے مشغول نہیں ہوتے کہ اللہ کو یاد کرنے اور نماز بجا لانے زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل ہو جائیں۔ ان کے دلوں میں عشق الٰہی کے علاوہ اس دن کا خوف بیٹھا ہوا ہے جو نہائت وحشتناک دن ہے جس دن دل الٹ جائینگے اور آنکھیں مارے خوف کے پھٹی ہوئی رہ جائینگی۔ آئت ہذا میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ سچے نمازیوں کے دلوں میں ان کی نظروں میں دنیا کے جملہ فوائد و اغراض محض ہیچ اور ناچیز نظر آتے ہیں۔ ذکر اللہ کی محبت نماز کی اقامت ہمارے امور دنیاوی پر غالب آجاتی ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو یوم الفصل میں عرش الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا اور جن کے لئے نور کے منابر رکھے جائیں گے اور اس قدر عزت و توقیر پائینگے جس کا اس وقت تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ جعلنا اللہ منھم آمین

طہارت جسمانی و روحانی صرف نماز کی پابندی سے حاصل ہو سکتی ہے

طہارت جسمانی نماز کے لئے کتنی ضروری چیز ہے۔ اس کا جواب اس حدیث میں ملتا ہے:۔ مفتاح الصلوٰۃ الطھور۔ یعنی نماز کی کنجی محض طہارت ہے۔ بغیر طہارت حاصل کئے نماز ہرگز نہیں ہو سکتی۔" دوسری جگہ مروی ہے۔ لاصلوٰۃ لمن لا وضوء لہ۔ جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں۔ پس طہارت جسمانی حاصل کرنے کا واحد ذریعہ صرف اقامت صلوٰۃ ہے۔ جو اس نیک عمل کا پابند ہوگا۔ اسکو لازماً پنجوقتہ اپنی جسمانی پاکی کا بالضرور موازنہ کرنا ہوگا اپنے کپڑوں کو بھی پاک صاف رکھنا پڑیگا۔ اس جگہ کو پاک کرنا ہوگا جہاں اسے اپنی جبین نیاز باری تعالیٰ و تقدس کے سامنے خاک آلودہ کرنی ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ نماز کے علاوہ اور کوئی عمل از قسم امور مذہبی ایسا نہیں جس کے لئے اس قدر طہارت حاصل کرنے، باوضو ہونے کو لازم قرار دیا گیا ہو۔ اور نہ دیگر ادیان میں عبادت و بندگی کے وقت پاکی کا ایسا غیر معمولی اہتمام کیا گیا ہے۔ پس جسمانی طہارت کو سامنے رکھتے ہوئے بلا خوف تردید یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ صحت و تندرستی کے لئے اقامت صلوٰۃ نہائت ضروری ہے اور نماز کی پابندی سے صحت انسانی پر ایک غیر معمولی اثر پڑتا ہے۔ طہارت روحانی نماز کے لئے اتنی ضروری ہے جتنا انسانی جسم کے لئے سر کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ نماز کا اندرونی پہلو یہ ہے کہ باری تعالیٰ سے دل لگایا جائے۔ رکوع و قیام و سجدہ و قومہ و جلسہ کے ذریعہ اپنی عاجزی و محتاجی و بے کسی اور باری تعالیٰ کی شہنشاہیت کا اعتراف کیا جائے۔

فتاویٰ

س ۳۵ } یہ رمضان کے پرچے میں نمبر ۲۱ اگر درج کردیں تو تفہیم کی توقع ہے جو میرے واسطے مفید ہے۔ ہا ہذا۔ ولم یکن لہ صلی اللہ علیہ وسلم ظل فی شمس ولا قمر لانہ کان نوراً۔

روی ابن الجوزی عن ابن عباس انہ لم یکن للنبی صلعم ظل ولم یقم مع الشمس الا غلب ضوء الشمس شرح زرقانی علی المواہب صفحہ ۲۲۰

قال عثمان ان اللّٰہ ما اوقع ظلہ علی الارض لئلا یضع انسان قدمہ علی ذالک الظل تفسیر مدارک صفحہ ۱۴۲ تحت آیت ولولا اذ سمعتموہ

اسی طرح تذکرۃ الموتیٰ قاضی ثناء اللہ پانی پتی صفحہ ۳۰ پر لکھا ہے کہ نبی صلعم کا سایہ نہ تھا۔

(المجیب ابو عبد الغنی فیض پدری)

ج ۳۵ } رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت مسلم ہے۔ اور بشریت کے لئے جسم لابدی اور جسم کو سایہ ضروری ہے۔ جب تک اس کے خلاف کوئی معتبر ثبوت نہ ہو یہ تسلیم نہیں کیا جا سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد اطہر احادیث سے ثابت ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے :- ثم افاض علی سائر جسدہ کہ آپ نے اپنے سارے جسم مبارک پر پانی ڈالا۔

اس حدیث سے جسد اطہر کا ثبوت ہوا اور جسد کا سایہ ہونا ضروری ہے۔ سائل نے جو اقوال نقل کئے ہیں وہ بے دلیل ہیں اور ایسے اقوال حجت شرعیہ نہیں ہیں امام ابن جوزی ہوں یا صاحب مدارک ہوں کے اقوال حجت موجبہ نہیں ہیں۔

س ۳۶ } کیا قرآن شریف دیکھ کر نماز پڑھانی جائز ہے۔ اگر جائز ہے تو حافظ قرآن کی موجودگی میں ایسا ہو سکتا ہے۔ حنفی اعتراض کرتے ہیں کہ جب ہم حافظ دیتے ہیں تو پھر حافظ کیوں پڑھاوے

(الجواب حنفی حافظ وہ اول حیدرآباد)

ج ۳۶ } تمام پہلی ہی تسلیم کرتے ہیں جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت عائشہ سے منقول ہے مگر مرفوع حدیث نہیں ہے۔ اس لئے اگر حافظ میسر ہو تو اسی کو امام بنانا چاہئے۔ واللّٰہ اعلم!

س ۳۷ } زید عالم نیک نماز روزے کا پابند، شرک سے مجتنب اور موحد ہے۔ غیبت، لڑائی جھگڑے، حرام کی صحبت زیادہ ہنسنے اور بولنے سے محترز ہے۔ اپنے پاس بیٹھنے والوں کو اکثر نماز روزے کی تلقین کرتا اور شرک سے بچنے کی ہدایت کرتا ہے۔ مغربی طریق تمدن سے متنفر اور سادگی پسند ہے۔ توحید اور شان رسول پاک شرعی حدود کے اندر نہایت خلوص سے بیان کرتا ہے لیکن ان ساری صفات کے باوجود داڑھی منڈاتا ہے تو (الف) کیا زید مذکور کو اس کے نیک اعمال کا ثواب ملتا ہے؟ (ب) کیا زید مذکور کو ہم مومن، متشرع، متقی، پرہیزگار وغیرہم کہہ سکتے ہیں۔ (ج) اہل العلم کی عدم موجودگی میں لوگ زید مذکور کی اقتدا میں نماز پڑھنا چاہتے ہیں تو کیا اسے شرعاً امام یا خطیب بننے کی اجازت ہے۔ (د) صرف عدم لحیہ کے عیب کو مدنظر رکھ کر کیا زید مذکور کو صراط مستقیم سے متزلزل اور منحرف سمجھنا اس سے نفرت کرنا اور اسے بنظر حقارت دیکھنا جائز ہے؟ (ہ) صرف اسی ایک عیب کو نگاہ میں رکھ کر دینی یا دنیاوی امور میں اس سے مشورہ لینے یا اس کی تجویز پر عمل کرنے سے گریز کرنا جائز ہے؟ (س) ان اللّٰہ لا ینظر الی صورکم الخ حدیث کی رو سے کیا زید مذکور پر اللہ تعالیٰ کے مقرب ہونے کا گمان کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ کون گناہ مقابلۃً بڑا ہے۔ (الف) داڑھی منڈانا یا داڑھی رکھتے ہوئے سر پر انگریزی بال رکھنا۔ (ب) داڑھی منڈانا یا ٹخنوں کے نیچے تہبند چھوڑنا (ج) داڑھی منڈانا یا ہر وقت لڑتے جھگڑتے رہنا اور گالی گلوچ میں بھی بلا تامل داخل ہو جانا۔ (د) داڑھی منڈانا یا ہر وقت جو زمانے کی تا ساعت کی میں اس قدر جذب کر دینا کہ نماز بھی حضور قلب سے ادا نہ ہو سکے۔ (۳) کیا قرآن مجید یا احادیث شریفہ میں داڑھی منڈانے کی پاداش میں کوئی صریح الفاظ میں قیامت کے روز سزا دیئے جانے کا ذکر بھی ہے۔ اگر ہے تو وہ کیا ہے؟ (محمد امین اللہ اذکر نال)

ج ۳۷ } داڑھی رکھنا سنت انبیاء ہے منڈانا ترک سنت مؤکدہ ہے۔ مگر بالخصوص اس کا شمار کبائر میں نہیں آیا۔ اس لئے اوصاف مذکورہ سے موصوف کے پیچھے نماز جائز ہے۔ مگر اس کو بھی اس بات کا لحاظ کرنا چاہئے اور اس حدیث کے وعید سے ڈرنا چاہئے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں :- من ترک سنتی لم ینل شفاعتی یعنی جو میری (نبی کی) سنت کو ہمیشہ ترک کرتا رہے گا وہ میری شفاعت نہیں پائیگا۔ دوسرا شخص جو اس کے مقابلے میں ذکر ہوا ہے اس کے جو اوصاف گنائے گئے ہیں وہ اس سے زیادہ اقبح ہیں۔ اللّٰہ اعلم!

نوٹ :- بہتر طریق یہ ہے کہ ایسے مسائل کو فریقین ایسے تنازعات کو اپنے ہاں کے علماء سے نمٹا لیا کریں دور دراز مقامات میں بھیجنا اور اخبارات میں شائع کرانا نزاع کی زیادتی کا باعث ہے۔

س ۳۸ } زید نے ایک بکرا یا مرغا بنام شیخ سدو یا کسی اولیاء کے پرورش کیا۔ بعد چند دن کے اس کو ذبح کیا اور کھانا کھوا کر کھلایا بوقت ذبح بسم اللہ اللّٰہ اکبر کہا۔ تو یا وہ ذبیحہ حلال ہے یا حرام؟ آیت وَمَا اُہِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ کے کیا معنی ہیں؟ اور اس کے تحت میں کونسا امر داخل ہے؟

(خاکسار محمد عبد الکریم۔ بودگیر۔ صوبہ مدراس)

ج ۳۸ } جو چیز بنیت تقرب اللہ کے سوا کسی کے نام پر پکاری جائے وہ حرام ہے۔ شیخ سدو یا کسی دیگر بزرگ کے نام کا بکرا حرام ہے۔ اور حرام چیز بوقت ذبح بسم اللہ پڑھنے سے حلال نہیں ہو سکتی۔ تفصیل کے لئے شاہ عبد العزیزؒ دہلوی کی تفسیر (عزیزی) اور قاضی ثناء اللہ صاحب مرحوم حنفی پانی پتی کی تفسیر مظہری دیکھیں۔ اللّٰہ اعلم

متفرقات

اعیان اہلحدیث احباب غفلت اور سستی دور کرکے اخبار کی ترقی کی طرف خیال کرنا چاہئے۔ ہر بہی خواہ کو چاہئے کہ اس کی توسیع اشاعت کے لئے مسلسل کوشش جاری رکھے۔

بشارت و معذرت خطبہ رمضان کے دیر سے چھپنے اور بوجہ علالت خود و بعض عزیزان اور بعض کی کوتاہی کے باعث اکثر احباب کو وقت پر نہ بھیج سکا۔ آج (۲۸ دسمبر ۱۴ء) کو ایک لڑکے کو خطبے ڈسپیچ کرنے کے لئے دیدئیے ہیں۔ جو انشاء اللہ اس تحریر کے پڑھنے سے پیشتر آپ کو پہنچ چکے ہونگے۔ اس معذرت کے ساتھ ایک تازہ بشارت بھی سناتا ہوں کہ جنازہ غائبانہ کے متعلق ایک مقامی بریلوی حنفی مولوی صاحب نے لوگوں کو منع کیا تھا کہ جائز نہیں ہے اس کے جواب میں ایک رسالہ طبع کروایا گیا ہے۔ اس کا نام جنازہ غائب ہے۔ جو مستقل خریداران رسالہ تبلیغ اہل حدیث اور مستقل خریداران برکات محمدیہ کو تو خود بخود بغیر ان کی فرمائش کے بھیجا جائیگا دوسرے شائقین ۲ کے ٹکٹ لفافہ میں بھیج کر منگالیں۔ حنفیوں کی طرف سے امام محمدؒ اور علامہ ابن ترکمانی وغیرہ جانے جو جو عذر نماز جنازہ نہ پڑھنے کے کئے ہیں ان کے مفصل و مدلل جوابات لکھ دئیے گئے ہیں۔ اشاعت کے لئے ۲ روپیہ کے بیس نسخے۔ محصول ڈاک بذمہ طالب۔ ایک روپیہ سے کم ارسال نہیں ہو سکیں گے۔ قیمت بہر حال پیشگی ہوگی۔

ملنے کا پتہ :- محمد ابراہیم میر سیالکوٹی شہر سیالکوٹ محلہ میانہ پورہ۔ پنجاب۔

ضرورت ہے ڈاکٹر سید محمد فرید صاحب مہتمم دارالعلوم احمدیہ سلفیہ لہریا سرائے دربھنگہ تحریر فرماتے ہیں کہ دارالعلوم کی نگرانی و جماعت کی تنظیم کے سلسلے میں مجھے ایک ایسے مخلص کارکن کی ضرورت ہے جو

ان فرائض کو احسن طور پر سرانجام دے سکے۔ دیگر معلومات کیلئے براہ راست ان سے خط و کتابت کی جائے

شکریہ سوپ اشتہار طبیہ کالج پٹیالہ کا اسٹاف اور طلباء حکومت پنجاب کے مشکور ہیں کہ اس نے تحقیقاتی طبی کمیٹی میں کالج کی نمائندگی کے لئے جناب شفاء الملک حکیم دلبر حسن خان صاحب حبیبی کا نام بطور ممبر منتخب کیا ہے۔

غور سے سنیں

مسلسل تجربہ اور حالات پیش آمدہ سے مجبور ہو کر چند سطور کی طرف خریداران اہلحدیث کو توجہ دلاکر امید وار ہوں کہ ان پر عمل پیرا ہو کر نہ صرف ادارہ کو شکریہ کا موقع دینگے بلکہ خود بھی فائدہ حاصل کرینگے۔

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ جب آپ کو قیمت اخبار ختم ہونے کی اطلاع مل جائے اور آپ کو آئندہ خریداری منظور ہو تو از راہ مہربانی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجا کریں۔ درصورت انکار یا طلب مہلت بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر کو مطلع کر دیا کریں۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر آپ مذکورہ بالا امور میں سے کسی پر بھی عمل نہ کر سکیں اور جب دفتر سے

وی پی بھیجا جائے تو اسے

واپس کرنے کی بجائے

وصول کر لیا کریں۔ کیونکہ وی پی کی واپسی ایک ناقابل برداشت نقصان کا موجب ہوتی ہے۔

سفر وغیرہ درپیش ہو تو بھی اطلاع کر دینی چاہیے تاکہ دفتر وی پی بھیجکر خواہ مخواہ نقصان کا ملزم نہ ٹھہرے

نیازمند :- مینیجر اہلحدیث امرتسر

اہل خیر توجہ فرمائیں مولوی محمد یوسف صاحب شمس محمدی فیض آبادی مرحوم کے پسماندگان میں انکی بیوہ اور پانچ لڑکیاں ہیں۔ جن کی گذر اوقات کیلئے کوئی صورت نہیں۔ صاحب خیر ان مستحقین کی طرف ضرور متوجہ ہوں جس قسم کی بھی امداد کر سکیں ضرور کریں۔

ترسیل زر کا پتہ :- بیوہ مولوی محمد یوسف شمس محمدی محلہ قصاب باڑہ فیض آباد یوپی

رضاء اللہ دہلوی جن کے اپنے پر تے رضاء اللہ کو حسب منشا احباب عربی تعلیم میں لگایا ہوا ہے۔ جب شرح جامی قطبی وغیرہ تک کمر تک پڑھا تو اس نے مدارس میں داخل ہونے کا شوق ظاہر کیا۔ میں نے مدارس عربیہ پر غور کرکے مدرسہ رحمانیہ دہلی کو بوجہ حسن انتظام ترجیح دیکر مدرسہ مذکور میں داخل کرادیا احباب مخلصین دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اسکو خادم دین بنائے۔ (ابوالوفاء)

مضامین آمدہ ابو یحییٰ محمد زکریا صاحب۔ گمنام۔ مولوی عبدالرحمن صاحب خلیل۔ محمد امین صاحب۔ شیخ خدا بخش صاحب۔ پنڈت ستیہ دیو صاحب۔ عبد حکیم فضل الرحمن صاحب۔ محمد حسین۔ غلام رسول۔

نظمیں حکیم محمد ابراہیم صاحب خلیل۔ محمد زکریا صاحب مولوی غلام رسول صاحب۔ مولوی عبدالغفور صاحب جناب شاکر صاحب۔ عبدالرزاق صاحب سعید۔ محمد عبدالغفار صاحب۔ ازہر صاحب۔ محترمہ جمیلہ خاتون محترمہ قمر النساء۔

غیر مقبولہ حضرات علماء ابھی خاموش ہیں۔ جماعت اہل حدیث کے بعض افراد کی سیاسی ذہنیت۔ یہ کشف الہامی ہے یا شیطانی۔ چند سوالات۔ اسلام جس کا نام مومن کی شان۔ تحقیق رفعیدین۔ معنوی تحریف۔ حضرت خلیل اللہ کے تین امتحان۔ علم کی فضیلت۔ انما المومنون اخوۃ۔ مجاہد فی الفرقۃ۔ ایک دلچسپ مکالمہ کیا تعزیہ کلیۃً خلاف سنت ہے۔ نزول باران واتقوا یوما تشرق الارض۔ تبت کے معنے۔ صراط مستقیم وغیرہ مطالبات ناکیا ہیں۔

اہل حدیث کانفرنس محمد شفیع الدین صاحب۔ محمد عبدالرزاق صاحب صوبیدار۔

مدرسہ مکہ کرمہ مستری محمد عالم الدین محمد شکیل سلطان پور ضلع اعظم گڑھ

مدرسہ دارالحدیث مدینہ منورہ از مستری عبدالعزیز مہجور ۔ جناب محمد اسمٰعیل صاحب

ملکی مطلع

مجلس شوریٰ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی پاس کردہ تجاویز

۱۲۔شوال ۵۸ھ مطابق ۵۔دسمبر ۳۹ء کو مجلس شوریٰ (مجلس عاملہ) کا اجلاس بصدارت مولانا احمد اللہ صاحب ہوا۔

تجاویز

(۱) اہل حدیث کانفرنس کی بہبودگی کے متعلق پیش ہو کر بالاتفاق قرار پایا کہ کانفرنس کا جلسہ سالانہ دہلی میں مارچ ۴۰ء کی کسی تاریخ میں کیا جائے۔ اور تمام اخبارات اہل حدیث میں اعلان کیا جائے اور دوسرے اخباروں میں بھی اعلان کیا جائے اور دو اشتہاروں کے ذریعے پروپیگنڈہ کیا جائے اور چندہ جمع کیا جائے۔

(۲) اخبار "خادم کعبہ" جو مضامین شائع کر رہا ہے اس کی وجہ سے گورنمنٹ برطانیہ اور سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ کے تعلقات کشیدہ ہو جانے کا خطرہ ہے۔

(۳) اخبار "خادم کعبہ" جو مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کے حق میں بوجہ انکے ممبر حج کمیٹی ہونے کے بدکلامی کرتا ہے اس سے جماعت اہل حدیث میں اخبار "خادم کعبہ" کے خلاف نفرت پھیل رہی ہے اور اس نفرت کا اثر تحریک حج تک پہنچنے کا خطرہ ہے کیونکہ اسماعیل غزنوی اپنے کو تمام اپنے کاموں میں حکومت سعودیہ کا معتمد بتاتا ہے۔ قرار پایا کہ ان تمام تجاویز کی نقل جناب جلالت مآب سلطان ابن سعود اور جناب شیخ عبداللہ سلیمان منیر مالیہ کی خدمت میں علیحدہ علیحدہ ارسال کی جائے۔

(۴) حافظ عبداللہ صاحب محدث روپڑی نے اپنے اخبار تنظیم اہلحدیث میں جناب مولانا احمد اللہ صاحب کے خلاف جو روش اختیار کر رکھی ہے اس کے متعلق مجلس شوریٰ نفرت کا اظہار کرتی ہے اور تمام جماعت سے درخواست کرتی ہے کہ حافظ عبداللہ صاحب روپڑی کو اس ارتکاب سے منع کرے۔ اگر حافظ صاحب اس سے اجتناب نہ کریں تو خود جماعت حافظ عبداللہ صاحب سے مقاطعہ کرنے پر مجبور ہوگی۔ فقط

دستخط حمید اللہ نائب ناظم اہل حدیث کانفرنس۔

سنہ نوح گڑھ چوڑیاں ضلع گوردا سپور پنجاب سے جلسہ اہل حدیث کانفرنس کے لئے دعوت آئی ہے۔ جس کے متعلق مجلس شوریٰ نے ابھی تک فیصلہ نہیں کیا جو فیصلہ ہوگا وہ شائع کیا جائیگا۔

الفقیہ امرتسر کو یکصد روپیہ انعام

جہاں چاہے رکھوالے

مجھ پر حملہ قاتلانہ حملہ آور کا ذاتی فعل تھا یا سازشی۔ اس کا فیصلہ صاحب سشن جج امرتسر کے فیصلے سے ہوگیا۔ جنہوں نے مجرم کی سزا میں تخفیف کرنے کی وجہ یہی لکھی کہ اس نے مخالف پارٹی کے بہکانے سے ایسا کیا۔ اس کا ثبوت ابتدا ہی سے ملتا رہا۔ کیونکہ جھوٹے گواہوں کا بالاتفاق حلفیہ شہادت کا ذبہ دینا ہی سازش بتانے کو کافی ہے۔

بعد فیصلہ بھی سازشی پارٹی یہی کہتی رہی کہ ضرب بالکل معمولی تھی حاکم نے مضروب کی پارٹی کے رعب میں آکر سخت سزا دی۔

آج ہم جس کذب کا ذکر کرتے ہیں وہ سب سے بڑھ کر "مقدس کذب" ہے۔ "الفقیہ" ۲۸ نومبر میں لکھا ہے کہ منصف مزاج جج نے مولوی صاحب مجروح کو بلوا کر یہ مشورہ دیا کہ ملزم کو معاف دے کر رہا کر دیں مگر آپ کے منہ پر مہر خاموشی ایسی بیٹھ گئی کہ جج کے سامنے کاٹھ کی پتلی بن کر دیر تک بیٹھے رہے۔ آخر اس نے جناب کو سخت سنگدل اور کم حوصلہ پا کر یوں ہی بے نیل مرام رخصت کر دیا کہ میں ملزم کی سزا میں قانوناً تخفیف کرتا ہوں

تو آپ اپنا سا منہ لے کر واپس آگئے" (ملخص)

ہم اس کلام بلیغ کی داد دیتے ہیں اور اس پر یکصد روپیہ انعام رکھتے ہیں۔ مگر اس بیان کا قائل یہ بات ثابت کر دے کہ جج صاحب نے ایسا کہا تھا۔ اس کی تحقیق کی آسان صورت یہ ہے کہ فریقین کے دو دو آدمی جج صاحب سے پرائیویٹ ملاقات کر کے یہ عبارت ان کے سامنے رکھ کر دریافت کریں آپ نے مولوی ثناء اللہ کو قمر بیگ کی بابت معاف کرنے کو کہا تھا؟ اگر آپ ہاں کریں تو ان کے سامنے ہی انعام وصول کرلیں۔

افسوس ہے ان لوگوں کو شرعیات میں تصرف کرنے کا تو شاید پورا حق ہوگا کہ عقائد شرکیہ اور مسائل بدعیہ ایجاد کریں۔ مگر قانون میں بھی بڑی دلیری سے تصرف کرتے ہیں۔ ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ جو دفعہ (۳۰۷) مقدمہ ہذا میں لگائی گئی تھی۔ مجسٹریٹ یا جج مضروب یا کسی اور شخص کو معافی کے لئے نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ دفعہ مذکور قابل راضی نامہ نہیں۔ ایسی مدعی سرکار ہوتی ہے مضروب صرف گواہ ہوتا ہے۔ اسی لئے مثل دیگر گواہوں کے مجھے بھی خرچہ شہادت ملا تھا۔

پس "الفقیہ" کا اڈیٹر یا اصل مضمون نگار اپنی صداقت پر بھروسہ کر کے سامنے آئے اور اپنا دعویٰ ثابت کر کے سو روپیہ انعام پائے۔ ورنہ یاد رکھے

قریب ہے یارو روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکاریگا آستین کا

یورپ میں جنگ کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں

(خدا خیر کرے)

شیخ سعدیؒ کا یہ اخلاقی شعر نہایت موزوں ہے

بروئے خود در طماع باز نتواں کرد
چو باز شد بدرشتی فراز نتواں کرد

مطلب اس شعر کا یہ ہے کہ کسی طامع سائل کی مراد کو پورا نہ کرنا چاہئے۔ جب ایک دفعہ پوری کردی جائے

پہلوں کو سنتی ۔۔۔ بتلا چکا ہے
حکومت برطانیہ ۔۔۔ اس خبر کا مضا مین دکھا
رہی ہے مالکیر جنگ ۔۔۔ بعنقریب کچھ دنما ہے
تفصیل اس کی یہ ہے کہ

جرمنی کا ڈکٹیٹر (ہٹلر مطلق) ہر شلر کئی بار یہ تقاضا ظاہر کر چکا ہے کہ ہماری مغصوبہ نوآبادیاں واپس کر دی جائیں۔ جس پر ہم نے "اہلحدیث" مورخہ ۹۔ دسمبر میں اپنا خیال ظاہر کیا تھا کہ وہ اس میں کامیابی کے بعد اور بھی بہت کچھ طلب کریگا۔ اس کی تازہ تقریر ملاحظہ ہو:۔

"ہم جرمنی کو اس قدر مضبوط بنانا چاہتے ہیں کہ دنیا کی کوئی طاقت اُسے کچل نہ سکے۔
نوآبادیات کی واپسی کے لئے ہمارا مطالبہ بالکل جائز ہے۔ جسے پورا کرنے کے لئے شائد ہمیں طاقت کا استعمال کرنا پڑے۔"

(ملاپ لاہور ۱۹۔ دسمبر ۱۹۳۸ء)

ادھر گورنمنٹ برطانیہ کے وزیر خارجہ نے اعلان کر دیا ہے کہ مغصوبہ نوآبادیاں واپس نہیں دی جائیں گی۔

اس تقاضا اور انکار کا نتیجہ ضرور کچھ نکل کر رہے گا ہم کوتاہ اندیشوں کی فہم کے مطابق چاہئے تھا کہ حکومت برطانیہ ابتدا ہی میں ہر ہٹلر کا منہ بند کر دیتی۔ یعنی چیکوسلواکیہ کی ایک انچ زمین بھی اس کو نہ دیتی۔ ایک دفعہ اس کا منہ کھول دیا اب اس کو بند کرنا مشکل ہو رہا ہے۔

گورنمنٹ برطانیہ کے مخالف رائے اصحاب چیخ و پکار کر رہے ہیں کہ یہ سب کچھ اس لئے کیا گیا ہے کہ برطانیہ اس وقت جنگی سامان کی حیثیت سے جنگ کے لئے طیار نہیں ہے۔ اس امر کی حقیقت خدا جانے کہ یہ مشالتوء سامان جنگ کی کمی ہے یا کوئی اور مصلحت۔ ہاں ہم اتنا کہہ سکتے ہیں کہ اگر سامان جنگ کی قلت التوا کا باعث ہے تو چونکہ دشمن کو بھی اس کا علم ہوگا اس لئے وہ زیادہ دلیر ہو کر اپنا مطالبہ پیش کریگا۔ جس کا نتیجہ وہی ہوگا جو نبرد آزما اور کمزور کا ہوا کرتا ہے۔

قرآن مجید میں اس قسم کے معاملات میں مسلمانوں کو یکخاص ہدایت دی گئی ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ۔ (پ ۱۰ ع ۴)

(مسلمانو! دشمنوں کے مقابلے کے لئے مقدور بھر طیاری رکھا کرو)

حکومت برطانیہ گو قرآن مجید پر ایمان نہیں رکھتی نہ اسکی تعلیم پاک سے واقف ہے مگر چونکہ قرآن کی تعلیم فطری ہے۔ اس لئے اس کے منکر بھی اس کی تعلیم پر عمل کرنے کے لئے مجبول و مجبور ہیں۔ چنانچہ برطانیہ کے وزیر خارجہ نے برطانوی پارلیمنٹ میں اعلان کیا ہے کہ

"آج ہم جنگ کی طیاری پر دو ارب پونڈ سالانہ خرچ کر رہے ہیں"۔ (مدینہ ۱۳ دسمبر)

یہ اتنی زبردست طیاری کیوں ہو رہی ہے؟

ہم سے پوچھو تو ہم یہی کہیں گے کہ قرآن مجید کی تعلیم پر عمل ہے جس کا اظہار برطانوی وزیر خارجہ نے ان لفظوں میں کیا ہے کہ:۔

اگر جنگ چھڑ جائے تو ہم اس سامان کو
اس حکومت کے خلاف استعمال کرینگے
جو حملہ کرے گی!

یہ مقولہ سیاستدانوں کے نزدیک اعلان جنگ نہیں مگر قبول اعلان ضرور ہے۔ اس مضمون کو شیخ سعدی نے اس شعر میں ادا کیا ہے

اگر صلح خواہی نہ خواہیم جنگ
اگر جنگ خواہی نہ باشد درنگ

پنجاب میں مالٹوں کی درجہ بندی

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

درجہ بندی کرنے کے بعد پھلوں کی تجارت کو فروغ دینے کے لئے اور پھل کو براہ راست منڈی میں فروخت کرنے کی ترغیب دلانے کے لئے تجربہ کے طور پر مالٹوں کی درجہ بندی کی غرض سے ایک گریڈنگ سٹیشن چک نمبرہ ۴ ج ب ضلع لائل پور میں محکمہ زراعت پنجاب کے مارکیٹنگ سیکشن کے زیر نگرانی قائم کیا گیا ہے۔ ۔۔۔ درجہ بندی کا کام ۹۔ نومبر ۱۹۳۸ء سے شروع کیا گیا اور ۔۔۔ دسمبر جاری رہے گا

درجہ بندی کئے جانے کے بعد مالٹے پنجاب اور اس کے باہر کے علاقوں میں ایگمارک کی مہر کیساتھ فروخت ہونگے۔ فروخت کا انتظام بڑے بڑے شہروں میں دیانت دار آڑھتیوں کی معرفت کیا گیا ہے۔ مالٹا کی درجہ بندی مشین کے ذریعہ ہوا کریگی اور بعد ازاں پھل لکڑی کے مقررہ جسامت کے بکسوں میں نہایت موزوں طریقہ سے بند کئے جائینگے فی الحال پھلوں کی فروخت کا بندوبست معتبر آڑھتیوں کی معرفت راولپنڈی، امرتسر۔ لاہور۔ حیدرآباد سندھ۔ سکھر اور کراچی کی منڈیوں میں کیا گیا ہے اگر ایسے پھلوں کی مانگ زیادہ ہوئی تو اور منڈیوں میں بھی ایسا انتظام کیا جائیگا۔

خانگی ضروریات کے لئے چھوٹے سائز کے بکس جن میں تقریباً پچاس عدد مالٹے آسکتے ہیں۔ خریدے جا سکتے ہیں۔ جو خریدار بلغ والوں سے براہ راست خریدنا چاہیں وہ منیجر جینتی گارڈن چک نمبرہ ۴ ج ب براستہ گوجرہ ضلع لائل پور کے ساتھ خط و کتابت کریں

نامہ نگار حضرات مضمون تحریر کرنے وقت ایک کاغذ پر صرف ایک ہی مضمون تحریر کیا کریں اور بوقت تحریر بین السطور اور دائیں بائیں حاشیہ ضرور چھوڑا کریں۔ تاکہ بوقت تصحیح دقت نہ ہو۔ نیز مضمون کی سرخی لکھ کر اپنا نام و مقام اس کے نیچے ہی لکھ دیا کریں۔ دوسرے مضمون کے لئے علیحدہ کاغذ ہونا چاہیئے۔

رسالہ شمع توحید ختم ہو چکا ہے مگر بعض احباب پھر بھی طلب کر لیتے ہیں۔ اسلئے مکرر اطلاع شائع کیا جاتا ہے کہ کوئی صاحب شمع توحید طلب نہ کریں۔

"نور توحید" بھی ختم ہو رہا ہے جن احباب نے ابھی تک مطالبہ نہیں کیا وہ جو ابی کارڈ بھیجکر طلب کریں۔ ورنہ بعد ختم ۔۔۔ پونڈ پندرہ روپے کا ہوتا ہے۔

ahmadimuslim.de

کتب خانہ شمالی ہندوستان

یہ کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

نمونۃً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں :-

تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر	عـلـہ	زرقانی شرح مواہب اللدنیہ	[illegible]
زاد المعاد ابن قیم سفید	[illegible]	سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ	[illegible]
ترغیب و ترہیب سفید کاغذ	[illegible]	نسیم الریاض شرح شفا بر حاشیہ شرح شفا ملا علی مصری	[illegible]
تاریخ ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ) ۹ حصے تیار ہیں قیمت فی حصہ	[illegible]	تفسیر فتح القدیر شوکانی	[illegible]

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے۔ تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جا سکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

مینیجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اردو بازار۔ جامع مسجد دہلی

[illegible]

(مصدقہ [illegible])

یہ اس قدر مقبول ہونے کی [illegible] کرتا ہے۔ آنکھوں میں [illegible] بے پروا کرتا ہے۔ [illegible] ہے۔ قیمت ایک تولہ [illegible]

پتہ [illegible]

ہندوستانی صندلی عطریات

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ

مشہور و معروف اسپیشلی عطر ہزارہ و عطر روح افزا بلا رنگ فی تولہ [illegible]

اور جملہ ہر قسم کے نہایت بہترین عطریات خرید فرمائیے۔

فہرست مفت طلب فرمائیے

پتہ :- فرم شیخ امانت اللہ حاجی محمد مکارم تاجران عطر۔ قنوج۔ یوپی

(۱۵۷)

خمیرہ بادام طیفوری رجسٹرڈ

کمزور جسم میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ رگ و ریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے مسرت سے چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ امساک کے لئے [illegible] مردمی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ۔ زکام سر کے چکر۔ [illegible] چلتے دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ مرعوب و خوفزدہ رہنا معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا [illegible] نسیان وغیرہ [illegible] کافور ہوتے ہیں۔ قیمت [illegible] تین روپے آدھ سیر پانچ روپے آٹھ آنے۔ ایک سیر دس روپے [illegible]

[illegible]

مینیجر دوا خانہ مقصود عالم امرتسر پنجاب

مطبوعات الہلال بک ایجنسی

(مفصل فہرست مفت طلب کریں)

۱۔ اسوۂ حسنہ بلا جلد [illegible] مجلد [illegible]	۱۲۔ ایلاء تکبیر ۸
۲۔ کتاب الوسیلہ [illegible]	۱۳۔ الحرب فی القرآن ۱۰
۳۔ اصحاب صفہ ۱۲	۱۴۔ حقیقۃ الصلوٰۃ [illegible]
۴۔ العروۃ الوثقی ۶	۱۵۔ اولیاء اللہ و اولیاء الشیطان [illegible]
۵۔ اسلامی تصوف [illegible]	۱۶۔ افسانہ ہجر و وصال ۴
۶۔ تفسیر المعوذتین [illegible]	۱۷۔ الدین یسر ۴
۷۔ تفسیر آیت کریمہ ۱۲	۱۸۔ منہج سعادت [illegible]
۸۔ تفسیر سورہ کوثر ۴	۱۹۔ [illegible] ۴
۹۔ فتویٰ شرک شکن ۶	۲۰۔ الہ اسلام ۱۲
۱۰۔ ولی اللہ ۵	۲۱۔ خلافت الامۃ [illegible]
۱۱۔ نجد و حجاز [illegible]	۲۲۔ سیرت امام ابن تیمیہ [illegible]

فاروق گنج روڈ بیرون شیرانوالہ دروازہ لاہور

طلائے اعظم

بری صحبتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں ہی ہوں یہ طلاء عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضو میں تندہی فربہی لاتا ہے۔ کام کاج میں [illegible] نہیں

قیمت [illegible] محصول ڈاک [illegible]

المشتہر :- [illegible] (رجسٹرڈ) پٹیالہ

کشف الملہم یعنی مقدمہ صحیح مسلم

کا اردو ترجمہ جو اردو خوان ناظرین کے لئے بے حد مفید اور دلچسپ ہے ضرور منگوائیں۔ کاغذ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت صرف ۱۲ محصول ڈاک علیحدہ

ملنے کا پتہ [illegible]

المرقات فی احکام الصلوٰۃ

جس میں نماز کے تمام مسائل و دعائیں مع ترجمہ تحریر کی گئی ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت [illegible]

ملنے کا پتہ :- [illegible]

تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی اکسیر [illegible] کے استعمال سے معدے کی تمام بیماریاں [illegible] قیمت [illegible]

محصول ڈاک [illegible]

پتہ :- [illegible]

بہترین موقع

ہندوستان کے حاجی
اب
آرام سے سفر کرسکتے ہیں
کیونکہ
حج لائن کے جہازات

"المدینہ" اور "الہند"

نہائت تیز رفتار اور آرام دہ ہیں

آپ پہلی فرصت میں ان جہازوں میں اپنی جگہ مخصوص کرالیجئے

جہازوں کی روانگی کی تاریخیں

المدینہ ۳۰ شوال مطابق ۲۳ دسمبر بمبئی سے براہ راست
الہند ۱۵ ذیقعد مطابق ۱۰ جنوری کراچی سے براہ راست
المدینہ ۲۴ ذیقعد مطابق ۱۹ جنوری کراچی سے براہ راست

مزید معلومات کیلئے ذیل کے پتہ پر لکھو:-

حج لائن سندھیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی لمیٹڈ
بمبئی - کراچی - کلکتہ

مومیائی اصلی

مصدقہ علمائے اہل حدیث۔ ہزارہا خریداران اہلحدیث
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل و دق۔ دمہ کھانسی۔ سینہ کی کمزوری سینہ کو رفع
کرتی ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا
کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے ...... کے بعد
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت
بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی
سی کھالینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔
بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو
جوانی کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی
ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ ایک
چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک عمر
آدھ پاؤ للعہ۔ پاؤ بھر للعہ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر
سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ بیرونجات والوں کو ایک پاؤ سے کم
روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ شہادات

جناب حافظ رمضان صاحب بمبئی:- اس سے قبل میں نے
آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگائی تھی۔ بحمد اللہ میں نے
اسکو قابل تعریف پایا۔ اسی وجہ سے اب دوبارہ آپ کی طرف
رجوع کیا جاتا ہے۔ تین چھٹانک مومیائی بذریعہ وی پی
بھیجدیں۔ (۲۴۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء)

جناب منشی محمد زبیر علی صاحب خداوند پور:-
قبل ازیں کے چار پانچ دفعہ ہم آپ کے پاس سے مومیائی
منگواچکے ہیں۔ ہم کو بہت فائدہ ملا۔ اس لئے پھر
دو چھٹانک مومیائی ارسال فرمائیں۔ (۲۳ نومبر ۱۹۳۵ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)
حکیم محمد سردار خان
مینیجنگ ڈائریکٹر ڈی مومیائی ایجنسی امرتسر

سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دھند۔ جالا۔ غبار۔ ڈھلکہ۔ خارش۔ سرخی چشم کے علاوہ
ضعف بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر
بے نظیر ہے۔ ہزارہا لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت
سے نجات پاچکے ہیں۔ بحالت صحت اس کا استعمال ہونیوالی
امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ فی شیشی عمر

(منگوانے کا پتہ)
کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم سٹریٹ امرتسر

شائقین و تجار کو خوشخبری

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ مشہور و مقبول عطریات
عطر محمدی۔ عطر شمامۃ العنبر۔ عطر سوہن۔ عطر مشک حنا۔
شاہجہانی گلاب۔ روح خس۔ عطر مجموعہ۔ عطر سہاگ فی تولہ
عہ۔ عہ۔ للعہ۔ عہ۔ روغن گیسو دراز فی شیشی عہ
خوشبودار ہر قسم کے عطریات و دیگر اشیاء بیوپاری نرخ
سے منگائیے۔ فہرست مفت طلب کیجئے۔
پتہ:- شرف علی محمد علی تاجر عطر۔ حنا فیکٹری۔ قنوج یوپی

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت منگوا کر ملاحظہ کریں

تراجم علمائے حدیث ہند (چھپ گئی)

مجلس شوریٰ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی توثیق

"مجلس شوریٰ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس منعقدہ ۲۹ جولائی ۱۹۳۸ء میں مولوی ابو یحییٰ امام خان صاحب نوشہروی کی کتاب تراجم علمائے حدیث ہند پیش ہوئی۔ کانفرنس اس کتاب کی توثیق کرتی ہے۔ اور لائق مصنف نے جس محنت سے اسے مرتب کیا ہے اس پر اظہار مسرت کرتی ہے۔ اور مجلس شوریٰ جماعت اہل حدیث سے استدعا کرتی ہے کہ اس کتاب کی اشاعت پر توجہ فرما کر مصنف کی قدردانی کا ثبوت دے۔"

صفحات ۴۲۵۔ قیمت ۴؎۔ محصول ڈاک ۷؍۔ مگر یکمشت ۵ نسخہ کی خریداری پر محصول ڈاک قطعاً ساقط۔

مرسلہ عبدالحی۔ پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت شیخ عطاء اللہ صاحب قریشی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی سب جج بہادر باختیارات خفیفہ بٹالہ

دعویٰ دیوانی ۸ ۱۹۳۸ء

لالہ روڈا مل ولد لالہ نوشی رام قوم مہاجن سکنہ جسٹر تحصیل ناروال۔

بنام کرم الٰہی ولد ناؤں قوم تیلی ساکن شاہ پور رجاجن تحصیل بٹالہ

دعوے ۱۰۷؍ روپیہ بروئے تمسک

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی کرم الٰہی مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۲۹/۹/۱۹۳۸ کو مقام بٹالہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۱۹۳۸ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم

مہر عدالت

تصانیف مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم

اسلام کی پہلی کتاب (مع فرہنگ) ذات وصفات باری تعالیٰ اور پیغمبروں اور جنوں اور فرشتوں اور قیامت وغیرہ کا بیان۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت ۱؍

اسلام کی دوسری کتاب (مع فرہنگ) نماز، روزہ کے احکام کے متعلق ہے۔ قیمت ۲؍

اسلام کی تیسری کتاب۔ (مع فرہنگ) خرید وفروخت۔ تجارت وزراعت شراکت، وقف نذر۔ قصاص۔ دیت فرائض وغیرہ کے متعلق بیان ہیں۔ قیمت ۳؍

اسلام کی چوتھی کتاب (مع فرہنگ) خرید وفروخت۔ تجارت و زراعت۔ شراکت وقف نذر۔ قصاص۔ دیت فرائض وغیرہ کے متعلق بیان ہیں۔ قیمت ۳؍

اسلام کی پانچویں کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین صحابہ رضی اللہ عنہم کے خطوط اور ان کے کتاب سے جنگ وجدال اور فتوحات وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ۹؍

(۱۵۹) **اسلام کی چھٹی کتاب** قرآن شریف کی دعائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے شب و روز کے وظائف اور اذکار درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۶؍

اسلام کی ساتویں کتاب اس کتاب میں اخلاص۔ اتباع سنت۔ تعلیم دین۔ تنظیم۔ علماء کی بے ادبی کا بیان ہے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۷؍

اسلام کی آٹھویں کتاب جہاد۔ طعام۔ لباس۔ حسن معاشرت اور اطاعت والدین کا ذکر ہے۔ قیمت ۶؍

اسلام کی نویں کتاب اس میں نیک صحبت۔ زہد۔ وصیت اور موت کے ذکر اور دیدار الٰہی۔ دوزخ اور عذاب قبر اللہ کے ڈر۔ توکل، صبر اور تقویٰ کا بیان ہے۔ قیمت ۹؍

اسلام کی دسویں کتاب حضرت آدمؑ سے لے کر تمام نبیوں کے مفصل حالات درج ہیں۔ خلفائے اربعہ اور بنو امیہ و امام حسنؓ و امام حسینؓ وغیرہ اور خلفائے عباسیہ کے حالات۔ قیمت ۱۲؍

اسلام کی گیارھویں کتاب عقائد اسلام۔ توحید۔ ثبوت نبوت و حدوث عالم اور صفات باری تعالیٰ اور نبوت و عظمت انبیاء علیہم السلام۔ ثبوت قیامت۔ رد تناسخ اور معجزات انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ درج ہیں۔ قیمت [illegible]

عجیب الاثر فلیویا۔ امساک ۱؍

(رجسٹرڈ [illegible] ۱۹۴۲ء)

[illegible]

مجلو توچوبی

[illegible]

اسلام کی بارھویں کتاب

اقسام حدیث و تعریف اصطلاحات حدیث پانی کے پاک ہونے۔ اہل کتاب اور مشرکوں کے برتنوں کو پاک کر کے استعمال کرنے میں۔ بول، منی، مذی وغیرہ احکام طہارت کی پاکیزگی کا استنجا۔ وضو، جنبی اور حائضہ۔ جمعہ۔ میت اور استحاضہ کے احکام درج ہیں۔ قیمت عمر

اسلام کی تیرھویں کتاب

کشتی پر اور یہود و نصاریٰ کے عبادتخانوں میں نماز پڑھنے کے طریق، مسجد کے آداب، قبلہ کے احکام، صفوں کی درستی۔ قرأت فاتحہ خلف الامام۔ بسم اللہ کے جہر وخفا کے مسائل۔ رفع یدین فی الصلوٰۃ کے اختلافات کے بقیہ مسائل درج کئے گئے ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت عمر

اسلام کی چودھویں کتاب

مسافر، سوار کی نماز۔ اور سفر و حضر کی حد تعیین۔ ایام ابر اور بارش کے دن میں نماز کا حکم اور غسل جمعہ کے احکام۔ خطبہ و چاند کے احکام۔ سوگ، ماتم

اسلامی توحید

مولانا عبد السلام صاحب بستوی علاوہ دہلی جس میں تعزیہ پرستی۔ مولانا پیٹنا علم نکالنا۔ اور جو جو بدعات ماہ محرم میں مروج ہیں ان کی عقلی و نقلی طور پر تردید کر دی گئی ہے اور بدلائل ثابت کیا ہے کہ ان رسوم کی اصل شیعہ مذہب میں بھی نہیں۔ ۲ہر

شہادت حسینؓ

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت عظمیٰ کے صحیح حالات اور وجوہ معلوم کرنا چاہتے ہیں تو آپ "شہادت حسینؓ" کا مطالعہ کریں۔ قیمت ۲ہر

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

مصنفہ پنڈت آتما نند صاحب اس کتاب میں آپ نے ویدوں سے ہی بدلائل ثابت کیا ہے کہ وید ہرگز ہرگز الہامی نہیں۔ نیز وید کی تعلیم پر بھی مفصل بحث ... سینکڑوں ویدک منتروں کو نقل و درج کر کے ویدک تعلیم کو اخلاق کے خلاف ثابت کیا ہے۔ آریہ سماج نے آج تک اس کی تردید نہیں کی۔ اصل قیمت عہ۔ رعایتی قیمت ۱۰ر لکھائی، چھپائی، کاغذ اعلیٰ۔

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں اردو، انگریزی، ہندی، گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ، اعلیٰ، نفیس، خوشنما۔ رنگدار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت وغیرہ طے کریں۔ المشتہر:- مینیجر پریس مذکور

... زیارت قبور، میت کے ایصال ثواب اور زکوٰۃ کے احکام و مصارف درج ہیں۔ قیمت عمر

آئینہ مذاہب امامیہ ترجمہ تحفۂ اثنا عشریہ

مصنفہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلویؒ۔ جس میں شیعہ مذہب کے تمام فرقوں کے مفصل حالات پر بحث۔ ان کے عقائد، اعمال وغیرہ ہر بات پر ... روشنی ڈالی گئی ہے۔ اصل کتاب فارسی میں تھی مگر ... میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ ایک نایاب کتاب ہے۔ قیمت تین روپیہ

مجدد الف ثانی سرہندیؒ ... عقائد شیعہ کا اردو ترجمہ۔ اس کتاب میں ... شیعوں کے عقائد کی قرآن و حدیث سے تردید کی ہے۔ طرز بیان نہایت دلکش ہے ... قیمت صرف عمر

نور ... ہی

مصنفہ مولانا ... صاحب ... اس کتاب میں قرآن مجید، احادیث نبویہ۔ اقوال صحابہ، تابعین۔ محدثین۔ ائمہ۔ فقہا اور صوفیا سے قوالی اور راگ باجوں اور مزامیر کی مفصل تردید کی گئی ہے۔ قوالی پسند لوگوں کے تمام دلیلوں کا رد کیا ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ...

ماتہ ثنائیہ

جس میں ... احادیث ... صلی اللہ علیہ وسلم مع اردو ترجمہ شائع کی گئی ہیں تبلیغی انجمنوں کو ضرور تقسیم کرنا چاہئیے۔ مصنفہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب۔ قیمت ۲ہر

منگوانے کا پتہ:- **مینیجر اہلحدیث امرتسر** (پنجاب)

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۶ | نمبر ۹

اہلحدیث

اخبار | امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔ ۱۲ھ
رؤسا و جاگیرداروں سے ۔ ۸ے
عام خریداران سے ۔ ۴ھ
۔ ۔ ششماہی ۲ھ
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۷۔ ذیقعد ۱۳۵۷ھ مطابق ۳۰۔ دسمبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک (۱۶۱)

فہرست مضامین

نظم (کعبہ اقدس کی چوکھٹ پر) ۔ ۔ ص۱
انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ص۲
رہنما ہدایت۔ انجیل اور قرآن مجید ۔ ۔ ص۳
قابل توجہ احناف کرام ۔ ۔ ۔ ص۴
فرقہ ناجیہ جماعت احمدیہ ہے؟ ۔ ۔ ص۵
مباہلہ اور اس کا ہولناک انجام ۔ ۔ ص۶
بریلوی مشن (بجواب الفقیہ) ۔ ۔ ص۷
آہ سرد یعنی دل کا درد ۔ ۔ ص۸
اسلامی نماز کی اہمیت ۔ ۔ ص۹
فتاویٰ ص۱۰۔ متفرقات ۔ ۔ ص۱۱
ملکی مطلع ۔ ۔ ص۱۲
اشتہارات ۔ ۔ ص۱۲-۲۰

کعبۂ اقدس کی چوکھٹ پر!

(از قلم مولوی محمد داؤد صاحب شکراوی)

اے خدا کے پاک گھر اے لائقِ صد احترام / ایک خود اللہ نے تجھ کو کہا بیت الحرام
اے خدا کے پاک گھر اے نورِ وحدت کے نشاں / مرکزِ ختمِ رسالت مہبطِ کرّوبیاں
باعثِ تسکینِ دل اے فرحتِ قلبِ حزیں / ہے ازل سے انقلاب انگیز تیری سرزمیں
قبلۂ اقوامِ عالم مرکزِ خیر الامم / دیکھ کر تجھ کو نکل جاتے ہیں سارے رنج و غم
منبعِ دریائے رحمت وادیِ طوبیٰ ہے تو / کعبۂ مسلم ہے تو اور خانۂ مولا ہے تو
تیری عظمت سے دلوں میں تابشِ ایمان ہے / دم بدم تجھ پر نزولِ رحمتِ رحمان ہے
طور سے بڑھ کر ہے تو اہلِ بصیرت کے لئے / چن لیا تجھ کو ازل میں امرِ وحدت کے لئے
تو نے عالم میں خدا کا بول بالا کر دیا / اس زمیں پر تیری عظمت نے اجالا کر دیا
فخر ہے کیا کم یہ اے عربی پیمبر کے وطن / تو رہیگا تا ابد گلہائے وحدت کا چمن
میں وہاں جا کر رہوں یارب وہ دن کب آئیگا / مجھ کو کعبے کا صحن کس دن دکھایا جائیگا
پاک پیغمبر کی بستی! تجھ پہ ہوں لاکھوں سلام / تجھ سے ہے مسلم کی ہستی! تجھ پہ ہوں لاکھوں سلام

غازی مصطفےٰ کمال پاشا۔ غازی انور پاشا۔ طلعت پاشا۔ رؤف بے۔ محترمہ خالدہ خانم اور دیگر نامور ترک بہادر جرنیلوں کے حالات اگر پڑھنا چاہیں تو کتاب

انتخاب اخبار

منظوری آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا آیندہ سالانہ اجلاس قصبہ کھکڑیہ چوڑیاں ضلع گورداسپور (پنجاب) میں منعقد کرنے کیلئے مجلس شوریٰ نے منظوری دے دی ہے۔ تاریخوں کا اعلان بھی عنقریب کردیا جائیگا۔ انشاء اللہ

حاجیوں کے جہاز مغل لائن کا جہاز "الہند" ۷۔ جنوری کو اور "المدینہ" ۱۶ جنوری کو کراچی سے براہ راست جدہ روانہ ہوجائیں گے۔

تصحیح سابقہ پرچہ میں صفحہ ۱۸ پر "الہند" جہاز کی روانگی کی تاریخ ۷ جنوری کی بجائے ۱۷ جنوری غلط شائع ہوگئی ہے۔ عازمین حجاز نوٹ کرلیں۔

—— امرتسر میں ۲۰ دسمبر سے ۲۴ دسمبر تک ۱۴۳ بچے پیدا ہوئے اور ۸۰۔ اموات واقع ہوئیں۔

—— امرتسر میونسپل کمیٹی نے مسٹر بشیر احمد صاحب انسپکٹر انکم ٹیکس کے حملہ آور کا پتہ معلوم دینے والے کے لئے ایک ہزار روپیہ انعام مقرر کیا ہے۔

—— گورنمنٹ پنجاب نے لاہور میں کارپوریشن بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ امرتسر میں بھی کوشش کی جارہی ہے کہ بلدیہ کی بجائے کارپوریشن بنادی جائے۔

—— لاہور میں انجمن حمایت اسلام کی گولڈن جوبلی کا اجلاس ۲۲ دسمبر سے ہورہا ہے۔ بیگم شاہنواز کی طرف سے چالیس ہزار روپیہ کی جائداد انجمن کو پیش کی گئی ہے۔ پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے بھی ۲۵ ہزار روپیہ کی گرانٹ انجمن کو دی جائے گی۔

—— معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر ستیہ پال کی زیر نگرانی کانگرس پرچار کے لئے لاہور سے ایک روزنامہ جاری ہونے والا ہے۔

—— روزنامہ "احسان" لاہور کی مبلغ پانچسو روپیہ کی ضمانت گورنمنٹ پنجاب نے مرزائیوں کے خلاف ایک نظم لکھنے کے سلسلہ میں ضبط کرلی ہے۔ اور نئی ضمانت طلب کی ہے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ ریاستی باشندوں کے حقوق کے متعلق گاندھی جی وافسرانِ ہند سے خط وکتابت کررہے ہیں۔

—— حیدرآباد دکن میں ہندوؤں کی طرف سے ستیہ آگرہ بدستور جاری ہے۔ ۲۵ دسمبر کو چار ستیہ آگرہی گرفتار کئے گئے۔

—— بمبئی میں ریشم کے کارخانہ میں آگ لگ جانے سے تقریباً ایک لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔

—— حیدرآباد میں بندے ماترم کے گیت کی وجہ سے جو شورش ہندوؤں کی طرف سے ہورہی ہے۔ اس سلسلے میں ہندوؤں کی طرف سے شولاپور میں آرین کانفرنس منعقد کی جارہی ہے۔ جس میں اکابر آریہ وہندو پہنچ رہے ہیں۔

پہلے اسے پڑھیئے

اخبار ہذا کے صفحہ ۱۸ پر حساب دوستاں

درج ہے۔ سب سے پہلے اسے ملاحظہ فرمائیں۔ اپنے چٹ نمبر کے ساتھ مقابلہ کرلیں۔ اگر آپ کا نمبر اس میں درج ہو تو قیمت اخبار بھیجنے کا فکر کریں۔

—— حکومت ہند کی طرف سے صوبہ بمبئی میں قانون تحفظ والیان ریاست نافذ کردیا گیا ہے۔

—— حکومت اٹلی نے ابھی حال ہی میں اٹلی کے مدارس کے نصاب تعلیم میں عربی زبان کو داخل کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے اور اس سلسلہ میں اس نے مصر کے بعض سرکاری حلقوں سے اہل فن مدرسین کی فراہمی اور نصاب تعلیم کی تیاری کے متعلق امداد طلب کی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ حلقے حکومت اٹلی کی خواہش پوری کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن مصر میں تعلیمی سال شروع ہوجانے کی وجہ سے انہوں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ حکومت اٹلی اپنا ارادہ آئندہ سال تک کیلئے ملتوی کرے تو اچھا ہے۔

—— جمیل مردم بک وزیر اعظم شام نے ابھی حال ہی میں حکومت فرانس کے ساتھ جو معاہدے کئے ہیں ان کی شام کے بعض حلقوں میں مخالفت کی جارہی ہے۔

—— انگورہ میں سات ہزار طلباء نے اعلان کیا ہے کہ ہم غازی عصمت پاشا کی قیادت میں اسلام، اقوام مشرق اور ترکی کی عزت کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہادیں گے۔

—— حکومت حجاز نے برقی علاج کے ادارے قائم کئے ہیں۔ مکہ مکرمہ کے برقی شفاخانے کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ جدید طرز علاج سے ۱۲۰۷ مریض شفایاب ہوچکے ہیں۔ ان میں دق اور سل کے مریض بھی تھے

—— قاہرہ۔ افسر اعلیٰ محکمہ آثار قدیمہ نے سلطان برقوق کی مسجد سے ۲۷ شمعدان صحیح وسالم برآمد کئے ہیں۔

—— حکومت مصر کے وزیر تجارت نے وزیر خارجہ سے درخواست کی ہے کہ وہ ڈنمارک کے ساتھ تجارتی معاہدے کی سلسلہ جنبانی کرے۔ اس سے مصر کی تجارت میں نمایاں اضافہ ہوجائے گا۔

—— روس کے ڈکٹیٹر اسٹالن نے مصطفیٰ کمال کی وفات پر وزارت ترکی کے نام مندرجہ ذیل پیغام تعزیت ارسال کیا تھا:۔

"کمال اتاترک میری روح تھے، میری آنکھ تھے میرا قلب وجگر تھے۔ آہ میرا رفیق میرا بھائی مجھ سے چھن گیا۔ اور میری روح پژمردہ ہوگئی"

—— نئی دہلی۔ بیگم ڈاکٹر ایم۔ اے انصاری مرحوم انتقال کرگئیں۔

—— پنجاب میں ابھی تک بارش نہیں ہوئی۔ حالانکہ بہت ضرورت ہے۔ زمیندار اور کاشتکار سخت پریشان ہیں۔ جملہ ناظرین بخلوص دل رب العالمین کی درگاہ میں دعا کریں۔ تاکہ خدا تعالیٰ رحم کرے۔

اعلان ابراہیمی

جمعیۃ تبلیغ پنجاب کے رسائل مطبوعہ کی فرمائش اور انکی قیمت وغیرہ آئندہ سے ناظم صاحب جمعیۃ تبلیغ اہلحدیث پنجاب۔ ڈھاب کھٹیکاں امرتسر کے نام بھیجی جائے۔

(محمد ابراہیم میر از سیالکوٹ)

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

DELHI

اہلحدیث

۲۰ ذیقعدہ ۱۳۵۷ ہجری

راہ ہدایت

انجیل ——— اور ——— قرآن مجید

قرآن مجید کی سورہ فاتحہ میں ایک بڑی جامع اور بابرکت دعا آئی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝

(اے خدا ہمیں سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق بخش)

اس آیت کی صحیح تفسیر جو خود قرآن مجید نے بتائی ہے وہ کیا ہے ؟ اس کا ذکر ہم بعد کرینگے۔ پہلے ہم اس آیت کے متعلق عیسائیوں کا خیال بیان کرکے اس کا جواب دیتے ہیں۔ چونکہ یہ دعا بڑی بابرکت ہے۔ اس لئے ایک عیسائی نامہ نگار اس کو اپنے حق میں لیتا ہوا لکھتا ہے :-

"وہ راہ جو صراط المستقیم ہے۔ جس کے لئے مصنف قرآن ہدایت چاہتا ہے۔ وہ بائیبل کی بتائی ہوئی آسمانی وطن کی راہ ہے۔ فلپیوں ۳ - ۲۰ - اور یہ راہ جسمانی خواہشوں سے پرہیز کرنے سے طے ہوتی ہے۔ ۱ پطرس ۲ - ۱۱ - اور مصنف قرآن نے بڑی سرگرمی اور دلی آرزو سے اس راہ پر قدم رکھنے کی ہدایت طلب کی۔ یعنی صراط الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۔ راہ ان لوگوں کی جن پر تُو نے انعام کیا۔ وہ کون لوگ تھے ؟ قرآن میں جابجا آیا ہے کہ خدا ظالمین اور فاسقین کی ہدایت نہیں کرتا۔ چنانچہ خود ہی قرآن هُدًى لِلْمُتَّقِينَ ہے یعنی قرآن بھی متقی اور صالحین کی ہدایت کا مدعی ہے۔ پس جن لوگوں پر خدا نے انعام فرمائے وہ از روئے قرآن اہل الکتاب یعنی اہل یہود اور مسیحی ہیں۔ یعنی ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کی نسل کے لوگ۔ دیکھو سورہ بقرہ میں یکے بعد دیگرے کئی دفعہ یوں آیا ہے۔ یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم و انی فضلتکم علی العالمین۔

اے بنی اسرائیل یاد کرو میرے انعام جو میں نے تم پر کئے اور فضیلت دی تم کو سارے عالم کے لوگوں پر۔ وہ فضیلت اور انعامات جو صرف اسرائیلی امت کا ورثہ تھے الہام اور نبوت کے انعام اور برکات تھیں۔ ×× پس اہل کتاب یعنی اہل توریت اور اہل انجیل ہی صراط المستقیم کے مسافر ہیں۔ جو روح اور سچائی سے خدائے برتر کے عابد تھے۔ اور دنیا کے باقی لوگ اُن بھیڑوں کی مانند تھے جن کا کوئی چرواہا نہ ہو۔ وہ حق سے گمراہ اور خدا کی معرفت میں اندھے تھے۔ اور زعم باطل میں مبتلا اور محو تھے ؟" (نور افشاں لاہور)

[illegible]

اس اقتباس میں نامہ نگار نے بائبل سے دو حوالے دیئے ہیں۔

پہلا حوالہ فلپیوں کے تیسرے باب کا ہے جو یہ ہے

مجھے خداوند مسیح سے امید ہے کہ طمطاؤس کو تمہارے پاس جلد بھیجوں تاکہ تمہارے احوال دریافت کرکے میری بھی خاطر جمع ہو کیونکہ کوئی ایسا ہمدل میرے ساتھ نہیں جو اصالتاً تمہارے لئے فکرمند ہووے۔ (باب ۲۔ فقرہ ۱۹-۲۰)

اہلحدیث ظاہر ہے کہ اس عبارت میں کوئی بات صراط مستقیم کی تشریح کے متعلق نہیں ہے۔ بلکہ گمان ہے کہ نامہ نگار کو حوالہ دینے میں سہو ہوگیا ہے یا سمجھنے میں غلطی لگی ہے۔

دوسرا حوالہ پطرس اول کے باب ۲ فقرہ ۱۱ کا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :-

اے پیارو ! میں تم سے یوں جیسے پردیسیوں اور مسافروں سے منت کرتا ہوں کہ تم جسمانی خواہشوں سے جو جان کے مقابل لڑائی کرتے ہیں پرہیز کرو اور اپنا چلن غیر قوموں کے بیچ نیکی کے ساتھ رکھو

اہلحدیث نامہ نگار کو معلوم ہونا چاہئے تھا کہ وہ مسلمانوں کی مسلمہ الہامی کتاب کی تفسیر کر رہا ہے۔ اور تفسیر میں وہ حوالے پیش کرتا ہے جن کی الہامیت مسلمانوں کے نزدیک مسلم نہیں ہے۔ اس سے کسی عیسائی کو بھی انکار نہ ہوگا کہ مسلمان ان خطوط کے لکھنے والے اصحاب کو نہ نبی مانتے ہیں نہ الہامی بلکہ ان کی شخصیت سے بھی واقف نہیں ہیں۔ پھر ان کا کلام مسلمانوں پر حجت کیسے ہوسکتا ہے علاوہ اس کے اس حوالے میں نیک چلن رہنے کی ہدایت ہے۔ مگر نیک کاموں کی تفصیل نہیں ہے جو صراط مستقیم کے مصداق ہوں۔ نیک چلن رہنے کی تعلیم بت پرست جمہور دہریہ بھی دے سکتے ہیں بلکہ دیتے ہیں۔ یقین نہ ہو تو آپ لاہور کی دیو سماج میں جاکر دیکھ لیں یا ان کی کتابیں مطالعہ کریں۔ پس ایسا مجمل کلام صراط مستقیم کی تفسیر نہیں کہلا سکتا۔

نامہ نگار کی دوسری غلطی یہ ہے کہ وہ غلط بحث

کام لے کر خود اپنے مذہب (احمدیان) کے بھی خلاف کھڑا کیا ہے۔ کیا ان مسلمانوں اور ان یہودیوں کو جو نزول قرآن کے وقت عرب میں بستے تھے اور آج تمام دنیا میں آباد ہیں منعم علیہم (یا انعام یافتہ) مانتا یا مان سکتا ہے۔ ذرہ اپنے دل سے شہادت لیجئے۔ اگر قرآن کی شہادت چاہو تو سنو ارشاد ہے:-

قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُم بِشَرٍّ مِّن ذَٰلِكَ مَثُوبَةً عِندَ اللَّهِ مَن لَّعَنَهُ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضَلُّ عَن سَوَاءِ السَّبِيلِ (پ۶-ع ۱۳)

(اے پیغمبر صاحب قرآن) آپ کہہ دیجئے کیا میں تم کو ان لوگوں کا حال بتاؤں جو خدا کے نزدیک بہت بُری حالت میں ہیں وہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی اور غضب کا اظہار کیا اور اُن میں سے بعض کو بندر اور سوئر بنا دیا اور جنہوں نے خدا کے سوا طاغوت کی عبادت کی یہ لوگ بُرے درجے میں ہیں اور سیدھے راستے سے بہت دُور بھٹکے ہوئے ہیں۔

باقی رہے مسیحی جن کو آپ نے منعم علیہم گروہ میں داخل کیا ہے ان کے متعلق بھی قرآن کا فتویٰ آپ سے مخفی نہیں چنانچہ آپ نے رسالہ اخوت بابت نومبر میں اس فتوے کو نقل کیا ہے جسکے الفاظ یہ ہیں:-

حضرت محمد (صلعم) نے کہا کہ حضرت عیسیٰ کو اللہ اور اللہ کا بیٹا کہنے والے کافر ہیں۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ×× لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ

جن لوگوں پر قرآن مجید نے یہ فتویٰ لگایا ہو وہ اسکے نزدیک منعم علیہم (مورد انعام) کیسے ہو سکتے ہیں۔

ہاں ہم مانتے ہیں کہ آپ نے جو آیات بنی اسرائیل پر نعمت الٰہی نازل ہونے کے بارے میں نقل کی ہیں وہ ان افراد کے حق میں صحیح ہیں جن کا ذکر ان آیات میں آیا ہے یعنی حضرت موسےٰ اور ان کے سچے تابعدار اور بعد کے زمانے کے یہود اور نصاریٰ جو نزول قرآن کے وقت موجود تھے وہ خود اس انعام الٰہی کے مورد نہیں تھے آپ اگر بنظر انصاف غور کریں گے تو ہمارے ساتھ متفق ہو جائیں گے یہود کے حق میں تو آپ کُھلے لفظوں میں گمراہی کے معترف ہیں۔ کیونکہ وہ لوگ حضرت مسیح کے حق میں بدگو ہیں جو بقول آپ کے دنیا کا منجی ہے اور بقول اہل اسلام کلمۃ اللہ ہے۔ اُس زمانے کے مسیحیوں کے حق میں بھی آپ کی یہی رائے ہے یا ہونی چاہئے۔ کیونکہ وہ مسیحی ایسے تھے جو تثلیث میں مریم صدیقہ کو تیسرا اقنوم مانتے تھے جو آپ کے نزدیک بھی کفر ہے۔ انہی کو ملحوظ رکھ کر ارشاد ہے کہ قیامت کے روز حضرت مسیح کو کہا جائیگا:-

ءَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِن دُونِ اللَّهِ (پ۷-ع ۶)

ان لوگوں کی تلاش کرنی ہو تو پادری علی بخش صاحب کی کتاب تفسیر قرآن (تحریف قرآن) دیکھئے۔

پس مختصر یہ کہ زمانہ نزول قرآن کے یہودی اور مسیحی دونوں باصطلاح قرآن مورد انعام نہیں ہوسکتے اب بھی عیسائیوں میں رومن کیتھولک کی تعداد بہت زیادہ ہے جو مریم صدیقہ کی عبادت کرتے ہیں۔ اگر تحقیق کرنی چاہیں تو ان کے گرجاؤں میں جاکر دیکھیں کہ مریم صدیقہ کا مجسمہ یا مورت لٹک رہی ہے جسکے سامنے عیسائی ہر روز سر جھکاتے ہیں یا دعا مانگتے ہیں سکندرآباد دکن میں مریم صدیقہ کی مورت میں نے خود دیکھی ہے۔ جس کے سامنے عیسائی بُت پرستوں کی طرح ڈنڈوت کرتے ہیں۔

رہے وہ مسیحی جو مریم صدیقہ کو تثلیث میں داخل نہیں کرتے بلکہ اس کی بجائے روح القدس کو داخل کرتے ہیں۔ وہ بھی قرآنی فتوے کے ماتحت منعم علیہم نہیں ہوسکتے۔ یہاں تک کہ ہمارا روئے سخن مسیحی نامہ نگار کی غلط تفسیر کی طرف تھا۔ اب ہم آیت کی صحیح تفسیر بتاتے ہیں جو خود قرآن مجید نے بیان کی ہے۔

کلمۃ اللہ روح اللہ کی تعلیم قرآن مجید میں ان الفاظ میں مذکور ہے:-

إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ

(حضرت مسیح نے فرمایا اے بنی اسرائیل اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا پروردگار ہے یہی صراط مستقیم (سیدھی راہ) ہے

اس آیت کو سامنے رکھ کر سورۃ فاتحہ کی تفسیر صاف سمجھ میں آجاتی ہے کہ اُن لوگوں کی راہ طلب کرنے کا حکم ہے جو خدا کی سچی تعلیم توحید و رسالت پر قائم تھے (لاریب) جو اہل ہوا اس سچی تعلیم کو چھوڑ کر مغضوب اور ضال ہوئے ان کی راہ سے اجتناب کرنے کا سبق دیا گیا ہے غور سے پڑھئے:-

غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ

اس سے بھی زیادہ واضح ارشاد سنئے!

وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِن قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَن سَوَاءِ السَّبِيلِ

یعنی اُن لوگوں کی خواہشات پر نہ چلو جو خود گمراہ ہوئے اور بہتوں کو گمراہ کیا اور خود بھی سیدھی راہ (صراط مستقیم) سے بھٹک گئے۔

یہاں پہنچ کر ہمیں اس حدیث کا مضمون پیش کرنا ہے جسے مولانا حالی مرحوم نے ایک بند میں ادا کیا ہے ؎

نصاریٰ نے جس طرح کھایا ہے دھوکا
کہ سمجھے ہیں عیسیٰ کو بیٹا خدا کا
مجھے تم سمجھنا نہ زنہار ایسا
مری حد سے رتبہ بڑھانا نہ میرا
سب انساں ہیں واں جس طرح سرفگندہ
اسی طرح ہوں میں بھی اک اس کا بندہ

قابل توجہ احناف کرام

علم اصول فقہ میں یہ بات بالتصریح مذکور ہے کہ اصول دین چار ہیں۔ قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس حضرت امام ہمام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بالتصریح مروی چلا آتا ہے:-

اذا صح الحدیث فھو مذھبی

کتب فقہ کے جملہ مسائل میں سے اکثر مسائل احادیث پر

جوابات نصاریٰ ... (۱۶۴)

بھی ہیں۔ مثلاً علم حدیث کسی مسلمان بلکہ کسی انسان کو بھی اختلاف نہیں کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حدیث نبوی کو حجت شرعیہ اور دینی حقیقت سمجھتے تھے۔ بایں ہمہ منکرین حدیث نے ایک ایسی جرأت دکھائی ہے جس کی نظیر آج سے پہلے نہیں ملتی۔ وہ لکھتے ہیں کہ امام ہمام ابو حنیفہ حدیث کو حجت شرعیہ نہیں جانتے تھے صرف قرآن ہی کو حجت شرعیہ جانتے تھے۔ چنانچہ ان کا مافی الضمیر انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:-

"اگر میرے حنفی بزرگ حدیثوں کے ایسے ہی دیوانے اور متوالے ہیں تو انہیں چاہئے کہ حضرت امام ابو حنیفہ رح کی بھی کوئی ایسی کتاب پیش کریں۔ جو انہوں نے بخاری و مسلم کی طرح جمع کی ہو۔ لیکن مجھے دعویٰ ہے کہ حنفی بزرگ قیامت تک کوئی ایسی کتاب نہ دکھا سکیں گے۔ کیونکہ حضرت امام صاحب حدیثوں کو ہرگز ہرگز حجت فی الدین نہ سمجھتے تھے۔ بلکہ اُن کے نزدیک صرف قرآن مجید ہی حجت فی الدین تھا۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے تفقہ فی الحدیث کے بجائے صرف تفقہ فی القرآن پر اکتفا کی۔ اگر امام صاحب کے نزدیک حدیثیں حجت فی الدین ہوتیں تو یقیناً آپ بخاری صاحب سے احسن و اعلیٰ کتاب احادیث مرتب فرما سکتے تھے۔ کیونکہ جناب بخاری کی نسبت امام صاحب کا زمانہ حضور نبی کریم سے بہت قریب تھا۔ مگر قرب زمانہ کے باوجود آپ نے تدوین احادیث کی طرف التفات نہیں فرمایا"

(بلاغ امرتسر ص۲ بابت دسمبر ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث | کچھ شک نہیں کہ امام ابو حنیفہ (رحمۃ اللہ علیہ) سب اہل اسلام بالخصوص اہلسنت فرقوں کے بزرگ ہیں ان کی طرف کسی غلط بات کو نسبت کرنا اُن کی ہتک نہیں بلکہ کرنے والے کی ہے۔ اسی طرح اس غلط بہتان کا دفعیہ کرنا ہر مؤمن کا فرض ہے۔ لیکن برادران احناف کا فرض مقدم ہے کہ وہ سب کام چھوڑ کر اس بہتان کا دفعیہ کریں جو امام ذی شان کے حق میں لگایا گیا ہے۔ یہ بہتان ایسا ہے کہ آج سے پہلے کسی مخالف بلکہ کسی معاند نے بھی لگانے کی جرأت نہیں کی۔ امید ہے کہ حنفی اخبار اور رسائل پھر اس تو جماعت ہی بہتان کا دفعیہ کرینگے۔ ؎ تا سیہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

قادیانی مشن

فرقہ ناجیہ جماعت احمدیہ ہے؟

کہتے ہیں کہ کوئی شخص کسی گاؤں سے گزرا۔ وہاں ایسے ایک چھلاوی بی بی جو حسن و صورت میں ایسی تھی جس کی بابت شیخ سعدی کا ایک شعر ہے ؎

تو گوئی تا قیامت زشت روئی

بر و ختم است بر یوسف نکوئی

اس جیلی بی بی سے اس راہ رو نے مذاقیہ پوچھا کہ بی بی اس گاؤں میں جو پری رہتی ہے وہ کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ لوگ مجھ ہی پر گمان کرتے ہیں۔

یہی حال قادیانی جماعت کا ہے۔ ان کی نبوت جدیدہ عقائد جدیدہ۔ خیالات ناپسندیدہ۔ دعویٰ یہ کہ فرقہ ناجیہ صرف ہم ہیں۔ چنانچہ اخبار الفضل ۱۴ دسمبر میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس کی سرخی یہ ہے:-

"فرقہ ناجیہ صرف جماعت احمدیہ ہے"

آگے چل کر نامہ نگار لکھتا ہے:-

"امر واقع یہ ہے کہ کسی فرقہ میں بجز جماعت احمدیہ فرقہ ناجیہ کی علامات متحقق نہیں ہو سکتیں۔ فیصلہ کن علامت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ مبارکہ اَلَا وَهِيَ الْجَمَاعَةُ کے مطابق فرقہ ناجیہ کا "جماعت" ہونا ہے۔ فرقے بہت ہیں مگر وہ جماعت کہلانے کے مستحق نہیں کیونکہ وہ منتشر اور پراگندہ ہیں۔ اور کسی واجب الاطاعت امام کے ہاتھ پر جمع نہیں"

(الفضل قادیان ص۔ ۱۴ دسمبر ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث | یہ دعویٰ کیسی ناواقفی پر مبنی ہے۔ قادیانی گروہ میں امام کی جتنی اطاعت کی جاتی ہے اس کے مقابلے میں بوہروں کے فرقے کی اطاعت بہت زیادہ ہے بوہروں سے آغا خانیوں کی زیادہ ہے۔ اسی طرح ہر گدی نشین کے مرید اپنے پیر کی اطاعت میں کسی سے کم نہیں۔ ہاں قادیانی جماعت میں جو اختلافات آئے دن سننے میں آتے ہیں جن کی وجہ سے خلیفہ قادیان ہر خطبے میں منافقوں کا ذکر کرتا ہے۔ بوہروں اور آغا خانیوں میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

ہاں اس وقت دنیا میں صحیح معنی میں جماعت کہلانے کی مستحق جماعت وہابیہ نجدیہ ہے۔ جس کا امام حقیقۃً امام ہے۔ ایسے ہی امام کی شان میں یہ حدیث وارد ہے:-

الامام جنۃ یقاتل من ورائہ

(امام کے حکم سے جہاد کیا جائے)

قادیان کا امام بوہروں کے امام سے بھی بہت کم خدا اور قاہر ہے۔ وہابیہ کا امام بے شک بصفت امامت سے موصوف ہے۔ ہر قسم کے حکم شرعی جاری کرتا ہے۔ کسی کی مجال نہیں کہ سرتابی کر سکے۔

قادیانی امام حکم دیتا ہے کہ کوئی قادیانی غیر قادیانی کو لڑکی نہ دے۔ مگر وہ دیتے ہیں۔ خطبوں میں شکایت کرتا ہے کوئی سنتا ہی نہیں۔ مریدین بغاوت کر کے قادیان ہی میں دندناتے پھرتے ہیں مگر کوئی ان کو سزا نہیں دے سکتا۔

کیا اس جماعت کو حدیث کا مصداق قرار دیا جائے؟ ہاں حدیث شریف میں فرقہ ناجیہ کی شناخت کے لئے جو زوردار الفاظ وارد ہوئے ہیں یعنی ما انا علیہ واصحابی (مشکوٰۃ) (فرقہ ناجیہ وہ ہے جو میری (نبی کی) اور میرے اصحاب کی روش پر ہوگا) الفضل نے بالکل نظر انداز کر دئیے ہیں۔ قادیانی جماعت

ahmadimuslim.de

(۱۹۴۶)

ملما عقائد و اعمال احادیث سے بالکل اجنبی ہے۔ عقائد میں بڑا عقیدہ ان کا اجرائے نبوت ہے جو صحابہ کے خواب و خیال میں بھی نہ تھا۔ اعمال کی مثال سردست ہم ایک ہی پیش کرتے ہیں کہ ان کا خلیفہ خطبہ جمعہ میں ہمیشہ سورہ فاتحہ پڑھ کر لیکچر شروع کر دیتا ہے۔ جس پر بہت زیادہ وقت لگتا ہے۔ یہ طریقہ سنت کے خلاف ہے۔ کسی حدیث میں جمعہ کا خطبہ اس طریق پر نہیں آیا۔ جس پر قادیان میں عمل ہو رہا ہے۔ قادیانی گروہ اگر اسکو سنت کے مطابق جانتا ہے تو ہمارے سامنے اس کی سند پیش کرے۔ ورنہ اس کے خلاف سنت ہونے کا اعتراف کرے۔

ضرورت کے وقت ہم بہت سی مثالیں پیش کر سکتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوگا کہ قادیانی گروہ حدیث ما انا علیہ واصحابی کا پیرو نہیں ہے۔ بلکہ اس شعر کا مصداق ہے۔ ؎

نہ پیروی قیس نہ فرہاد کریں گے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کرینگے

مباہلہ اور اس کا ہولناک انجام

موضع ٹھرو متصل چونڈہ ضلع سیالکوٹ میں ایک شخص مسمی محمد علی مراثی قادیانی مرزائی رہا کرتا تھا۔

ایک دن محمد علی نے وہاں کے چند اہلسنت والجماعت سے کہا کہ آؤ مباہلہ کرلیں اور دعا مانگیں کہ جو جھوٹے مذہب پر ہے اللہ تعالیٰ اس کو ایک ہفتہ میں تباہ اور ہلاک کرے۔ فریق ثانی نے کہا کہ آؤ کر لو۔ چنانچہ مرزائی نے دعا مانگی اور فریق ثانی کے لوگ آمین کہتے رہے۔

تیسرے یوم محمد علی (مرزائی) کا چھوٹا لڑکا بعمر آٹھ نو سال ایک کنوئیں کی چوکلی اور ڈھول کے درمیان آگیا اور شدید طور پر زخمی ہو کر اگلے دن مرگیا۔ محمد علی کو سمجھ آگئی کہ میں جھوٹے مذہب پر ہوں اور مجھے اسکی سزا ملی ہے۔ چنانچہ اس نے اگلے دن بروز جمعہ بمقام چھاؤنی صدر سیالکوٹ میں جہاں مولانا امام دین صاحب جمعہ پڑھایا کرتے ہیں، مولانا کے ہاتھ پر تمام لوگوں کے سامنے مرزائیت سے توبہ کی۔ اور یہ بھی کہا کہ میں نے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو دوبارہ زندہ شرد کی سرزمین میں داخل نہ کرے۔ کیونکہ وہاں کے بعض چوہدری جو مرزائی ہیں۔ مجھے دوبارہ مرتد ہونے کیلئے مجبور نہ کریں۔

بعد ازاں وہ ایک دو یوم موضع بولانہ متصل سیالکوٹ میں اپنا کام کرتا رہا۔ تیسرے دن شدید بیمار ہوگیا۔ اسکے رشتہ داروں کو جب اس کی بیماری کا علم ہوا تو اس کے رشتہ دار موضع ٹھرو سے آئے اور اسکو چارپائی پر ڈال کر لے گئے۔ مگر راستے میں ہی وہ چونڈہ بھی نہیں پہنچے تھے کہ وہ فوت ہو گیا۔

اناللہ وانا الیہ راجعون۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

راقم۔ ماسٹر محمد غنی میانہ پورہ سیالکوٹ۔ ۳ ۱۲

بریلوی مشن

(گذشتہ سے پیوستہ)

مولوی عبداللہ صاحب ثانی نے بریلوی مشن کے عنوان سے سلسلہ شروع کیا ہے۔ جس کا پہلا نمبر ۱۶۔ دسمبر میں دوسرا ۲۳۔ دسمبر کے "اہلحدیث" میں درج ہو چکا ہے۔ آج نمبر سوم درج کیا جاتا ہے۔ اس حصہ میں بریلوی عقیدہ "آنحضرت ہر چیز کے مالک ہیں" پر بحث ہے۔ ناظرین بغور پڑھیں اللہ حق کا ساتھ دیں خدا توفیق دے۔ آمین! (مدیر)

ناظرین آگاہ ہونگے کہ مولوی بشیر صاحب کوٹلوی نے بڑے زور شور سے یہ دعویٰ کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر چیز کے مالک ہیں۔ گویا آپ کا دعویٰ ایجاب کلی کی شکل میں ہے۔ یعنی یہ جملہ کہ "رسولؐ ہر چیز کے مالک ہیں" موجبہ کلیہ ہے۔ جس کی نقیض سالبہ جزئیہ آتی ہے۔ یعنی اگر آنحضرتؐ کی ملک کا استغناء ایک شئے سے بھی ثابت ہوجائے تو اُن کا دعویٰ (موجبہ کلیہ) غلط ٹھیرتا ہے۔ چنانچہ مولانا مدیر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اپنے الفاظ جو آنجناب نے تعلیم خداوندی سے ہم کو سنائے پیش کرکے دعویٰ کو غلط ثابت کر دیا۔ اب معقول و منقول طریق پر تو جواب ہو نہیں سکتا تھا لگے اپنے دعویٰ کی تاویل کرنے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مالک باذن اللہ مانتے ہیں۔

ہاں صاحب! باذن اللہ ماننے کے لئے اذن بھی تو دکھاؤ کہ اذن الٰہی کہاں ہے؟ نیز یہ بھی بتاؤ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی قوم کو مخاطب کرکے فرمانا "لا املك لكم من الله شيئا" میں تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ آپ کے دعویٰ کے صریح خلاف تو نہیں ہے؟

اور یہ بتائیے کہ آپ کے ایجاب کلی کے مقابلہ میں صادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کا سلب کلی معتبر ہوگا یا آپکا ایجاب کلی۔ کیونکہ ہردو کا اجتماع تو ممکن ہی نہیں۔

ہمارا ایمان پوچھئے تو ہم صاف کہیں گے کہ آپ جیسے کروڑوں ہوں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر قربان کئے جاسکتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں تمام کے تمام کاذب ٹھیرائے جاسکتے ہیں مگر اس ذات ستودہ صفات پر اس لفظ کا وہم بھی ہزار کفر کا موجب ہے۔

راز کھل گیا اسی مضمون کے سلسلہ میں مولوی بشیر صاحب نے جواب لکھتے وقت یہ الفاظ بھی لکھ دیئے ہیں کہ

"ان توہین آمیز کلمات کا بہترین جواب تو آپ کو کل ملیگا" (الفقیہ ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء)

یہ الفاظ صاف شہادت دیتے ہیں کہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ جو اس کے تھوڑے عرصہ بعد (۴۔ نومبر ۱۹۴۶ء کو ہوا تھا وہ ایک سازش کے ماتحت تھا جو مضمون کی تحریر سے قبل ہو چکی تھی۔ اور اسی سازش کی طرف مولوی بشیر صاحب اشارہ کر رہے ہیں چنانچہ فاضل سشن جج امرتسر نے اپیل کے فیصلے میں اس سازش کا صاف الفاظ میں اعتراف کیا ہے۔

اس کے بعد مولوی بشیر صاحب خوب خود انشائی کرتے ہیں

کہتے ہیں:۔

پس ثابت ہوا کہ حضور کا بھوکا رہنا آپ کو بخار آنا اسکی وجہ صرف تعلیم امت تھی۔" (حوالہ مذکورہ)

سبحان اللہ! بخار سے تعلیم امت۔ مگر یہ تو آپ بھی مان گئے کہ بخار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا کرتا تھا جسکو ہم بھی مان لیتے ہیں کہ تعلیم امت کے لئے تھا۔ مگر امت کچھ ایسی بے سمجھ واقع ہوئی ہے کہ بخار ہو جانے کے باوجود بھی تعلیم حاصل نہیں کرتی۔ تعلیم تو یہ تھی کہ دیکھو نبی آخرالزماں کس قدر خدا کے مقرب بارگاہ ہیں۔ مگر باوجود اس قدر قرب کے عوارضات بشریہ انہیں بھی لاحق ہوتے ہیں کیونکہ بشر ہیں اور خدائی قانون میں وہ بھی کچھ تصرف نہیں کر سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ جب خدا چاہتا ہے انہیں بیمار کر دیتا ہے جب چاہتا ہے شفا بخشتا ہے۔ جس سے امت کو سبق حاصل کرنا چاہئے کہ سید الرسل بھی خدائے برتر کے مملوک ہیں۔ مالک یا مختار نہیں ہیں باوجودیکہ آپ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر کے مخاطب ہیں وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ کی وجہ سے رفعت منزلت بھی انہیں حاصل ہے۔ سوف یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی بھی ان کی شان میں واقع ہے۔ اور بحکم اغنھم اللہ و رسولہ غنائے باطنی سے امت کو مالا مال کر رہے ہیں زمین کے خزانوں کی چابیاں بھی خدا تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر عالم رویاء میں رکھ دی ہیں۔

آپ کے حق میں یہ مقولہ بھی کہا گیا ہے کہ

خدا آپ کی مرضی پر چلتا ہے۔ (العقیدہ)

مگر ان اوصاف سے مشرف ہوتے ہوئے بھی خدائی تقدیر کے سامنے سرنگوں ہیں۔ اور صاف درگاہ رب العزت میں عرض کرتے نظر آتے ہیں:۔

لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا راد لما قضیت۔ اے خدا جس کو تو کچھ نہ دے اس کو کوئی دینے والا نہیں اور جس کو دے اس سے کوئی ہٹانے والا نہیں اور تیرے فیصلے کو کوئی بھی رد نہیں کر سکتا

تعلیم امت یہی وہ تھی شان اللہ کے رسول امت کو جہاں حال وقال سبق دے رہے ہیں کہ مجھ کو بھی تم سے دیکھ کر سبق حاصل کرو کہ اللہ کے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔ میں لوح کمال پر پہنچ کر بھی بشر ہوں اور ہر چیز کا مالک نہیں ہو گیا بلکہ بارگاہ ایزدی میں بہت زیادہ عاجز ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں پڑے ہوئے رو رو کر فرمایا کرتے تھے:۔

لا ملجاء ولا منجاء منک الا الیک

خدایا تیرے سوا کوئی جائے پناہ نہیں ہے۔

واہ رے تعصب مولوی بشیر صاحب بخار کا ہونا تعلیم امت کے لئے تو مان رہے ہیں مگر اس سے جو تعلیم خود حاصل کرتے ہیں وہ بالکل برعکس ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں

آج اس مقدس رسولؐ کو یہ دہریے یہ کہہ دیں کہ یہ کسی چیز کا بھی مالک و مختار نہیں۔ تو پھر کس منہ سے وہ مرزائیوں، چکڑالویوں اور عیسائیوں و آریوں کو برا کہہ سکتے ہیں" (حوالہ مذکور صلہ کالم ۲)

افسوس! بقول مولوی بشیر صاحب خدا تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول کو تعلیم امت کی خاطر بخار بھی چڑھایا بھوکا بھی رکھا مگر امت کی ڈھٹائی کہ وہ صاف کہتے ہیں کہ دہریے کہیں کہ رسول اللہ مالک و مختار نہیں ہیں ہم تو صاف کہیں گے ؎

میں تو مالک ہی کہونگا کہ ہو مالک کے حبیب

یعنی محبوب و محب میں نہیں تیرا میرا

(حوالہ مذکور صلہ کالم ۲)

غیر مسلموں کو مسلمان کرنے کی فکر اسی مضمون میں مولوی بشیر صاحب کو ایک فکر دامنگیر ہوئی ہے۔ اور وہ مبلغ اسلام مولانا ثناء اللہ صاحب سے خطاب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"کسی آریہ کے مقابلہ میں جبکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بھرے مجمع میں آپ کو شان اور کمالات بیان کرنے پڑیں۔ اور مجمع منتظر ہو کر دیکھیں مسلمانوں کا رسول کس شان کا ہے۔ تو آپ یوں بیان کرنا شروع کر دیں کہ ہمارا رسولؐ دنیا سے بڑی تکلیف سے رخصت ہوا۔ بھوک سے تکلیف پاکر پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا۔ اسے سخت بخار آیا کرتا تھا۔ اور وہ کسی چیز کا بھی مالک نہ تھا خدا کے آگے اس کی کوئی حرمت نہ تھی [illegible] مٹی میں مل گیا ہے۔ اسے دیوار کے پیچھے کا علم نہ تھا۔ وہ ایک ہمارے جیسا بشر تھا۔ اسے اپنی بھی کچھ خبر نہ تھی۔" تو مولوی صاحب انصاف فرمائیے کہ کتنے غیر مسلم مسلمان ہو گئے؟ اور لوگ حضور کا کیا نقشہ لے کر جائینگے۔" (حوالہ مذکورہ صلہ)

ہاں جناب ہم آریوں میں سکھوں میں بآواز بلند اپنے آقا کے محاسن بیان کرتے ہوئے کہیں گے کہ

ہمارے ہادی ہمارے رہبر وہ لاثانی انسان ہیں جنہوں نے اپنی پیٹ پروری نہیں کی سلطنت کی باگ ڈور ہاتھ میں تھی مگر نفس پروری سے اتنے دور تھے کہ بھوکے رہ کر پیٹ پر پتھر باندھا کرتے تھے۔ وہ باکمال انسان تھے خدا رسیدہ تھے، مقبول بارگاہ تھے۔ مگر بایں اوصاف عالیہ شریک خدا یا مثیل خدا یا مختار کل یا مالک ہمہ اشیاء نہ تھے بلکہ خدا کے بندے اور کامل انسان تھے۔

وہ خدا کے سچے رسول تھے۔ مگر خدائی صفات سے متصف نہ تھے۔ عوارضات بشریہ انہیں بھی لاحق ہوتی تھیں۔ بخار آتا تھا، بیمار ہوا کرتے تھے اور بحکم انک میت موت ان پر بھی وارد ہوئی۔ وفات کے وقت ان کو بھی نزع کی بھی تکلیف ہوئی۔ کیونکہ وہ بھی بشر تھے۔ خدا نہ تھے نہ خدا کے اوتار تھے۔

ہاں بشیر صاحب! ہم سناتنیوں کو صاف کہیں گے کہ ہم تمہاری طرح اپنے ہادی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا اوتار نہیں خیال کرتے اور نہ ان میں خدا کا حلول مانتے ہیں۔ ہمارا یہ اعتقاد ہے اور یہی ہمارے مرشد کامل صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا ہے کہ

واحد خدا ہی پرستش کے لائق ہے۔ وہی سارے جہان کا مالک و متصرف ہے اور بس!

کہئے جناب! اس میں کونسی غلطی ہے یا کونسی بات جس سے غیر مسلم متنفر ہو کر اسلام میں داخل نہ ہونگے مگر تمہاری جانے بلا غیر مسلم کن باتوں سے متنفر ہیں اور کن سے مانوس۔ نہ کبھی کسی غیر مسلم کے سامنے گئے اور نہ منوے مناظرے سے فرصت ہوئی کہ جا کر

(۱۶۷)

ahmadimuslim.de

غیر مسلموں میں تبلیغ ملامت سے مت انکار کرو۔

دیکھا آپ نے کس کو جس نے تمام عمر مذہب اسلام کی خدمت میں مخالفین کے جوابات میں بسر کی۔ خیر اتنا تو غنیمت ہے کہ حلوہ خوروں کو بھی اب غیر مسلموں میں تبلیغ کرنے کا خیال آیا ہے۔ خدا کرے یہ بھی میدان میں آئیں۔ پھر ہم بھی دیکھیں کہ یہ کیا تبلیغ کرتے ہیں اور غیر مسلم کیا سنتے ہیں اور یہ کیا سناتے ہیں۔

بریلوی حنفیو! جاؤ عیسائیوں کے گرجاؤں میں جاکر الوہیت مسیح کی تردید کرو۔ مگر ساتھ ہی کہہ دینا کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ ہیں جن کی شان یہ ہے ؎

وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہو کر
اتر پڑا ہے مدینے میں مصطفےٰ ہو کر

پھر جو جواب ملے کر واپس آؤ گے وہ ہمیں بھی بتا جانا اور جتنے عیسائیوں کو مسلمان بناؤ گے اُن سے دُشنے ہم سے کرالینا۔ مگر یاد رکھو یہ عقیدہ لے کر گرجاؤں یا سناتن دھرم کے مندروں میں جاؤ گے تو ؎

کہ احد کنوں بن احمد آیا اکوئی بھید مروڑی دا

تو صاف جواب سنو گے کہ ہم (مشرک) اور تم (بریلوی) شرک میں برابر ہیں۔ اگر ہم اپنے رشیوں کی بھگتی کرتے ہیں تو آپ لوگ بھی اپنے پیغمبر (صلے اللہ علیہ وسلم) کی پرستش میں ہم سے کم نہیں ہو۔

وہ صاف تم کو سنا دیں گے ؎

ناصحا اتنا تو دل میں تو سمجھ اپنے کہ ہم
لاکھ ناداں ہیں کیا تجھ سے بھی ناداں ہونگے

مضمون کے آخری حصہ میں **آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نہیں کہا**

مولوی بشیر صاحب فرماتے ہیں کہ :-

"ہم نے حضور کو مالک کہا خدا نہیں کہا عیسائیوں نے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کہا، ابن اللہ کہا۔ اس لئے وہ کافر ہوئے۔ ہم نے کب حضور کو خدا یا خدا کا بیٹا کہا ہے" (بحوالہ مذکور ص)

ہاں صاحب اگر یہ صحیح ہے کہ آپ انہیں لوگوں میں سے ہیں جو آپ کو خدائی صفات سے موصوف نہیں جانتے تو آپ اس مضمون سے اتنے خفا کیوں ہیں۔ مولانا نے تو ان لوگوں کو بلحاظ عقائد کے مسیحیوں کے مشابہ کہا ہے جو اس قسم کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ یقین نہ ہو تو سنئے۔ "انوار الصوفیہ" جو آپ کے پیر و مرشد پیر جماعت علی شاہ صاحب کی سرپرستی میں سیالکوٹ سے شائع ہوتا ہے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کو یوں بیان کرتا ہے ؎

اٹھا کر میم کا گھونگٹ جو جھانکا تیری کملی کو
تو دیکھا ذات احمد میں احد روپوش رہتا ہے

(رسالہ بابت جولائی ۱۳۱۳ء ص)

اور سنئے! آپ کے آرگن "الفقیہ" میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں لکھا گیا ہے ؎

وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہو کر
اتر پڑا ہے مدینے میں مصطفےٰ ہو کر

( )

واضح رہے کہ یہ شعر وہاں لکھا گیا ہے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج شریف کا ذکر کرکے آسمانی سیر کے بعد دنیا میں تشریف آوری کا ذکر ہے۔

مولوی بشیر صاحب! بتائیے کہ یہ خیالات آپ کے پیر بھائیوں کے درست ہیں یا غلط۔ اگر غلط ہیں تو تردید کیجئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح صاف کہہ دیجئے :-

اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ۔

مَیں تمہارے شرک سے بیزار ہوں

اگر یہ خیالات و عقائد صحیح ہیں تو کہئے آپ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کہا یا نہیں۔ اور ان شعروں کے مفہوم اور خدا کہنے میں کیا فرق ہے۔ جواب لکھتے وقت اس شعر کو سامنے رکھئے ؎

دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

مسدس حالی و غالی اسی مضمون میں بشیر صاحب نے مولانا حالی مرحوم کے اشعار کے مقابلہ میں مسدس پیش کی ہے۔ ناظرین مسدس حالی کے ساتھ مسدس غالی کو بھی ملاحظہ فرمادیں۔ ؎

کرے غیر گر بُت کی پوجا تو کافر
جو ٹھیرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

مسدس غالی :- ؎

کرے غیر ان کی اہانت تو کافر
مسیحی نہ مانے رسالت تو کافر
جو مرزائی مانے جلالت تو کافر
ہو پنڈت کو اُن سے عداوت تو کافر
وہابڑوں پہ لیکن کشادہ ہیں راہیں
چماروں سے بھی مصطفےٰ کو گرائیں
نبی کو بشر اپنا سا کر دکھائیں
بڑا بھائی اپنا لکھیں اور سنائیں
نہ ذرہ کا بھی اُن کو مالک بتائیں
جو لیں نام انکا تو غصہ میں آئیں
محبت میں پھر بھی خلل کچھ نہ آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

ان اشعار کے جواب میں ہم پھر اشعار ہی پیش کرتے ہیں خدا بشیر صاحب کو بشارت حقہ سے آگاہ کرے تو سمجھیں پس سنو! ؎

ارے لوگو زباں اپنی کو روکو
بزرگوں سے نہیں انکار ہم کو
خدا لعنت کرے اس روسیہ پر
کہ جسکے دل میں ہو بغض پیمبر
جسے کچھ بغض ہو حضرت ولیا سے
ہمیشہ ابر لعنت اس پہ برسے

آہِ سرد یعنی دل کا درد

مہربانی کرکے اعیان اہلحدیث میری عرض بغور پڑھیں

(از قلم ایم محمد خان صاحب گوندل سیف گجراتی)

؎ ضبط کرتا ہوں تو ہر زخم لہو دیتا ہے
نالہ کرتا ہوں تو اندیشۂ رسوائی ہے

برادران اہل حدیث! مجھے آج جس قدر مسلم قوم پر عموماً اور جماعت اہل حدیث پر خصوصاً رونا اور ماتم ہے وہ احاطۂ تحریر سے باہر ہے۔ جماعت اہل حدیث ایک ایسی باوقار، باعمل، زندہ دل اور حساس جماعت تھی جو دن بدن بے عمل، مردہ دل اور بے حس ہو رہی ہے اور اتفاق جیسی نعمت غیر مترقبہ کو دیدہ دانستہ ہاتھ سے کھو رہی ہے۔ اور اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ کے سبق کو بھول گئی ہے۔ ابھی کل ہی کی بات ہے کہ یہی شمع توحید کے پروانے ہندوستان کے چپہ چپہ میں شمع توحید پر جل کر حق تبلیغ ادا کرتے تھے۔ اور ان کا مخالفین پر رعب و دبدبہ اور شان و شوکت تھی۔ باوجود قلیل التعداد تمام ملک پر کالے بادلوں کی طرح چھائے ہوئے تھے۔ اور روز بروز ترقی و عروج کے منازل بجلی کی طرح طے کر رہے تھے۔ آپ حیران ہو نگے کہ آخر ان میں یہ تنزل اور انقلاب کیوں آیا؟

برادران اہل حدیث! گوش ہوش سے سنئے کہ ایک وقت تھا کہ اہل حدیث بھائیوں میں اخلاص، محبت، اخوت اور غمگساری اس قدر تھی کہ محض اہل حدیث عالم کا وعظ سننے کے لئے وہ دور دراز سے آتے تھے۔ اور ہر اہل حدیث اہل حدیث کو اپنی ہی برادری اور قرابتداری کا عزیز ترین فرد تصور کرتا۔ ہر ایک کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد سمجھتا تھا۔ اور علمائے اہل حدیث کی دل و جان سے عزت و توقیر کرتا تھا۔ مگر ہم ہیں کہ ہمارے دل سے محبت اور ہمدردی مفقود ہو چکی ہے۔ سب سے بڑی وجہ جو ہمارے لئے باعث بربادی ہو رہی ہے وہ باہمی نا اتفاقی، تشتت اور بغض ہے۔

یہ بات ظاہر ہے کہ اتفاق تمام خوبیوں کا سرچشمہ اور جملہ بھلائیوں کا مخزن ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس کی نسبت ارشاد فرمایا ہے:۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

یعنی تمام مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوط ہاتھوں سے پکڑ لو اور آپس میں نا اتفاقی نہ کرو۔

رئیس الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جملہ مسلمان آپس میں ایک جسم کی مانند ہیں۔ اگر ایک عضو کو درد ہوتا ہے تو تمام جسم کو تکلیف محسوس ہونے لگتی ہے۔ سعدی علیہ الرحمۃ نے اسکو یوں ادا فرمایا ہے:۔ ؎

بنی آدم اعضاء یک دیگر اند
کہ در آفرینش ز یک جوہر اند

مگر ہم ہیں کہ ہم میں نہ ہمدردی ہے اور نہ غمگساری۔ بلکہ جماعت کی کشتی منجدھار میں ہچکولے کھا رہی ہے اور خود غرض ناخدا ہیں۔ جن کو نہ جماعت کی بربادی کا غم اور نہ جانبری کی مسرت کا خیال ہے۔ جماعت خواہ آباد ہو خواہ برباد۔ ان کی بلا سے۔ کاش کہ یہ حضرات قوم کی اس ابتر سے ابتر حالت کو دیکھ کر کچھ تو ترس کھاتے اپنی ملاحی اور ناخدائی کے صدقے جماعت کی کشتی جو منجدھار میں مبتلا تھی۔ خود غرضی کو بالائے طاق رکھ کر پار لگانے کے لئے سعی بلیغ سے کام لیتے۔

برادران اہل حدیث! اتفاق ایک ایسی نعمت خداوندی اور قوت ہے جس کی برکت سے ہم اپنے اسلاف کی طرح منظم ہو کر اغیار پر غلبہ و تسلط حاصل کرکے کامیاب اور باوقار زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

غرضیکہ اس کی برکت سے ہم فوائد دارین سے بھی بہرہ ور ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ہم سلک واحد میں منسلک ہو کر پرچم توحید و سنت کو بلند کرنے کی کوشش کریں اللہ فرماتا ہے۔ وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی (انسان کوئی چیز حاصل نہیں کرتا۔ مگر جس کے لئے وہ کوشش کرتا ہے)۔ دوسری جگہ فرمان رسالت ہے یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ۔ یعنی اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے اور ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو دنیا میں منظم ہو کر اپنے لمحات زندگی بسر کرتے ہیں۔ ارشاد خداوندی سنئے:۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ۔ ؎

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

راقم الحروف اپنی تنگ نظر کو جس وقت جماعت اہل حدیث کے موجودہ رویہ کی طرف دوڑاتا ہے تو بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور بے ساختہ زبان سے نکلتا ہے

؎ دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

پیارے اہل حدیث بھائیو! ہمارے گھر ہی کے جھگڑے ختم نہیں ہوتے۔ کبھی تفسیری جھگڑا ہے تو کبھی امامت کا تکرار۔ کبھی کوئی کبھی کوئی۔

کہاں جائیں کیا سوچیں۔ مجھے تو رات کو نیند نہیں آتی کہ ان عاشقان توحید و سنت میں یہ بڑا مرض جو داخل ہو گیا ہے۔ کس طرح اور کب رفع ہو گا۔ اور جماعت اہل حدیث اپنے کھوئے ہوئے وقار کو اور شان کو دوبارہ کب حاصل کریگی ؎

عجب دردیست اندر دل اگر گویم زباں سوزد
دگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد

میں اس بحث میں نہیں جاتا کہ کون حق پر ہے اور کون نہیں۔ میں تو فقط یہ عرض کروں گا کہ برادران اہل حدیث فرمان خدا و رسول کو مدنظر رکھتے ہوئے جماعت سے نا اتفاقی اور تشتت جو جماعت و افراد کے لئے سم قاتل ہے۔ باحسن طریق دور کریں۔

علمائے اہل حدیث کی خدمت میں عرض پرداز ہوں کہ جماعت کی اصلاح کے لئے جلد از جلد کوئی انتظام کریں

اگر آپنے اصلاح جماعت کے لئے کوشش نہ کی تو اور کون کریگا۔ میری تو یہ حالت ہے ؎

نہ ہوئے نہ رنگے نہ بوئے دارم
حدیثے دل بکہ گویم عجب غمے دارم

اور تاسف پر تاسف ہے کہ ہماری جماعت سے دن بدن دینداری کم ہوتی جارہی ہے۔ فجر کی نماز کے بعد قرآن مجید کے درس کا اجرا اہل حدیثوں کے ہاں سے شروع ہوا تھا۔ لیکن اب ان کے ہاں سے بالکل کم ہوتا جاتا ہے۔

آخری گذارش | تمام برادران اہل حدیث منظم ہوکر کام کریں۔ خواہ ایک گاؤں میں تین چار افراد سے زیادہ اہل حدیث کیوں نہ ہوں۔ گاؤں گاؤں میں اہل حدیث انجمنیں قائم کی جاویں۔ ان کا الحاق ضلع کی انجمن سے اور ضلع کی انجمن کا صوبہ کی انجمن سے اور صوبہ کی انجمنوں کا کانفرنس دہلی (مرکز) سے۔ اس طرح ایک سلسلہ حکومت کا سا قائم ہو جاویگا اور جماعت حقہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی اور ارتقا حاصل ہوگا۔ اور جو حکم مطابق قرآن وحدیث مرکز (دہلی) سے نکلے۔ تمام جماعت اس کے آگے سر تسلیم خم کردے۔ اور اس کے بجالانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ رکھے۔ ماہواری چندہ ہر صاحب حسب استطاعت مقامی انجمن میں دے

میں نے اپنے درد دل کو پیش کردیا ہے۔ اب خدا کا واسطہ دے کر افراد اہل حدیث سے عموماً اور حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب۔ مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی، مولانا حافظ محمد عبد اللہ صاحب روپڑی، مولانا عبد القادر صاحب قصوری، مولانا ابو القاسم صاحب سیف بنارسی، مولانا محمد صاحب مدیر محمدی دہلوی، مولانا عبد الحنان صاحب دہلوی، مولانا حافظ محمد عبد اللہ صاحب عقیل مالاباری، سید محمد شریف صاحب گھریالوی۔ مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی، مولانا عبد الوہاب صاحب آروی، مولوی محمد عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری اور دیگر جملہ علمائے اہل حدیث کی خدمت میں بعد عجز و نیاز عرض گزار ہوں کہ جماعت اہل حدیث کی ناؤ بھنور اور منجدھار میں بوجہ عدم تنظیم ہچکولے کھا رہی ہے۔ اسکو کنارے پر لاکر اپنے فرض منصبی کو سرانجام دیں۔ کیونکہ جماعت کی حالت دن بدن ابتر سے ابتر ہوتی جارہی ہے۔ آتش حسد وبغض زیادہ بھڑکتی جارہی ہے۔ خدارا جماعت کے باہمی نفاق کو دور کرکے ایک اسٹیج پر لاکھڑا کریں تاکہ ہم بھی اپنے اسلاف کی طرح شبانہ روز تبلیغ توحید وسنت میں گزاردیں۔

میرے بزرگوار بھائیو! اٹھو ہم اپنے دل کے کینے اور بغض دھوکر منظم اور زندہ دل جماعت کہلائیں اپنے اسلاف کی طرح گلے مل جائیں۔

اب میں اپنے دل کی آہ سرد کو ضبط کرکے یہیں ختم کرتا ہوں۔ اگر اس آہ دل پر کسی نے پانی نہ ڈالا تو پھر کسی صحبت میں حاضر خدمت ہونگا۔ ؎

کبھی فرصت میں سن لینا بڑی ہے داستاں میری

اہلحدیث | جس قدر آپ کو اس تفرق اتصال پر افسوس ہے یقین جانئے مجھے اس سے زیادہ ہے اس لئے میں موقع بموقع اس تفرق کے دور کرنے میں کوشش کرتا رہتا ہوں جس کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ سید محمد شریف صاحب گھریالوی نے مجھے اور حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی کو باہمی مخالف مضامین لکھنے سے منع کیا۔ میں نے اس پر عمل کیا۔ مگر فریق ثانی لکھتا رہا۔ اس کے بعد محب مکرم مولانا محمد صاحب دہلوی نے اپنے اخبار "محمدی" مورخہ یکم جولائی ۱۹۳۶ء میں ہم دونو کو ہمدردانہ منت سے مضامین مخالفہ شائع کرنے سے منع کیا میں نے اس کی پوری پابندی کی۔ "اہلحدیث" کے ناظرین شہادت دے سکتے ہیں۔ اس کے برخلاف فریق ثانی نے کبھی کوتاہی نہیں کی۔ وقت بے وقت اخبار میں مخالفت شدید کرتا رہا۔ چنانچہ اخبار "تنظیم" کے فائل اس کی پوری شہادت دیتے ہیں۔ میں ان سب دلخراش واقعات کو نظر انداز کرکے آپ کو وہ مسرت انگیز واقعہ سناتا ہوں جو ۹ جولائی ۱۹۳۶ء کو پیش آیا تھا۔ اس کا ذکر قبل ازیں "اہلحدیث" ۲۰ نومبر ۱۹۳۶ء میں ہو چکا ہے۔ مگر اب مکرر بیان کیا جاتا ہے کہ اتفاق حسنہ سے امرتسر کے ایک ہمدرد اہل حدیث حاجی غلام علی صاحب سوداگر ظروف کے گھر میں علمائے اہل حدیث کی دعوت ہوئی جسمیں اصحاب ذیل شریک تھے ؛۔

شاہ محمد شریف صاحب امیر جماعت تنظیمیہ۔ مولوی خواجہ عبد الحی صاحب پروفیسر جامعہ ملیہ دہلی۔ صوفی عبد العزیز ولد حاجی صاحب موصوف۔ حکیم نور الدین صاحب۔ حکیم اللہ بخش صاحب جالندھری مولوی محمد عمر صاحب واعظ جالندھری۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری۔ میاں نذیر احمد صاحب عطر فروش۔ اور ہم دونو وغیرہ وغیرہ۔

بعد گفتگو مجادلانہ اور مصالحانہ مسودہ ذیل مرتب ہوکر فریقین کے دستخط ہوگئے۔ جو درج ذیل ہے

بسم اللہ وحدہٗ

ہم دونوں آج صدق دل سے اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم دونو تحریراً وتقریراً ایک دوسرے کے خلاف کچھ نہیں کرینگے نہ اپنی مجالس میں ایک دوسرے کے خلاف تبلیغ واشاعت کرینگے۔ جن مسائل میں بحیثیت مسلمان کے ہم سب کا اتحاد ہے ان کی نشر وتبلیغ ملکر کرینگے اور باہمی اختلاف کو یک قلم چھوڑ دینگے۔ البتہ اگر کسی فتوے میں ایک دوسرے کا اختلاف ہو تو ہم بغیر ایک دوسرے پر طنز کئے اپنی شرعی تحقیق لکھ دینگے۔ واللہ علیٰ ما نقول وکیل

دستخط	دستخط
(حافظ) عبد اللہ امرتسری (مقیم روپڑ) بقلم خود	ابو الوفا ثناء اللہ بقلم خود

دستخط عبد الحی مرتب مسودہ بقلم خود
پروفیسر جامعہ ملیہ اسلامیہ قرول باغ نئی دہلی

یہ معاہدہ میرے مکان پر ہوا میں اسوقت موجود تھا۔ (حاجی) غلام علی بقلم خود

المرقوم ۱۹۔ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ ۹ جولائی ۱۹۳۶ء

یہ معاہدہ مؤکد بوکلات تھا ہے۔ دوسری تاکید اس معاہدے کی وہ حدیث ہے جس کے الفاظ یہ ہیں

(محمدی، مصنفہ مولانا محمد صاحب دہلوی، قرول باغ، ... اور ... ہے ... ۱۲ نومبر (محمدی))

لا دین لمن لا عہد له[1]

قرآنی اور حدیثی تاکید کے بعد ہم فریقین کا فرض تھا اور ہے کہ ہم اس کی پابندی کریں اور فریقین کے احباب کا فرض ہے کہ ہم کو وعید شدید لا دین لمن لا عہد له کا خوف دلائیں۔ بلکہ اگر ہم میں سے کوئی فریق اس معاہدے کے خلاف کرے تو بحکم

قَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي[2]

اعیان اور افراد اہل حدیث اس کا مقابلہ کریں۔ نہ مانے تو اس کا مقاطعہ (بائیکاٹ) کریں۔ جیسا کہ اہل حدیث کانفرنس کی مجلس شوریٰ منعقدہ ۱۲۔شوال ۱۳۵۷ھ نے پاس کیا اور گذشتہ پرچہ میں شائع ہو چکا ہے۔ جو اب مکرر درج ذیل ہے:۔

حافظ عبد اللہ روپڑی نے اپنے اخبار تنظیم اہل حدیث میں جناب مولانا ثناء اللہ صاحب کے خلاف جو روش اختیار کر رکھی ہے۔ اسکے متعلق مجلس شوریٰ نفرت کا اظہار کرتی ہے اور تمام جماعت سے درخواست کرتی ہے کہ حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی کو اس ارتکاب سے منع کرے۔ اگر حافظ صاحب اس سے اجتناب نہ کریں تو خود جماعت حافظ عبد اللہ صاحب سے مقاطعہ کرنے پر مجبور ہو گی۔

اور جو لوگ دونو فریقوں میں سے معاہدہ شکن کی حمایت کرینگے وہ سمجھ رکھیں کہ وہ فریق معاہدہ شکن کی حمایت کرکے اپنے نفس پر ظلم کرتے ہیں۔ ایک دن آنے والا ہے کہ اس میں ظالم اور انصار ظالم کو جواب وہ ہونا ہو گا جسکی شان میں ہے

يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَنْ مَوْلًى شَيْئًا[3]

اعیان اہل حدیث! آپ غور فرمائیں۔ اس معاہدے کے بعد مل کر مشترک کام کرنے میں ہمیں کونسی رکاوٹ ہے۔

بس یہ ہے ایک امر قابل غور کہ معاہدہ ہو چکا۔ سارا زور اس پر لگائیں کہ یہ معاہدہ عمل میں آئے اختلاف مسائل کا ذکر ہو تو اس کے ماتحت ہو تردید ہو تو اس کے ماتحت ہو۔ کوئی منع نہیں کر سکتا یہ معاہدہ ایسا جامع، آرام دہ اور فیصلہ کن ہے کہ اہل حدیث کے ہمدرد اس کے ہو کے ہوئے آرام کی نیند سو سکتے ہیں۔

پس میں ہمدردان اہل حدیث کو جنہیں غیر جانبدارانہ واقعی ہمدردی ہے۔ کلام اللہ کے ارشاد کی طرف توجہ دلاتا ہوں:۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ[4]

ہاں میں اپنی طرف سے اعلان کئے دیتا ہوں کہ اس معاہدے کے بعد مجھ سے اگر اس کی خلاف ورزی ہوئی ہو تو میں توبہ کرکے اسکی اصلاح کرنے کو تیار ہوں۔ اور اگر فریق ثانی نے خلاف ورزی کی ہے تو یہ اس سے پوچھنا چاہئے۔

اب جماعت اہل حدیث کے ہاتھ میں ہے کہ وہ اس تفرق کو اٹھائیں یا قائم رکھیں۔ اٹھانے کی یہی صورت ہے کہ فریقین سے اس معاہدے کی پابندی کرائیں۔ اور تفرق بحال رکھنے اور ترقی دینے کی یہی صورت ہے کہ طائفہ باغیہ کی مدد کریں۔

پس ؎

من نگویم کہ ایں مکن آں کن
مصلحت بیں وکار خوباں کن

(ابوالوفاء)

اسلامی نماز کی اہمیت

(از قلم مولوی محمد اللہ صاحب شکرادی)

سابقہ پرچہ میں نماز کی چند خوبیاں بیان ہوئی ہیں۔ باقیماندہ آج ملاحظہ فرمائیں۔

طہارت جسمانی و روحانی یہ کیفیت اس وقت حاصل ہو گی جب دل جملہ شیطانی وساوس و مادی خیالات سے یکسو ہو کر باری تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو گا۔ اس کیفیت کو پیدا کرنے کے لئے امراض روحانی سے قلب کو پاک صاف کرنا اولین مرحلہ ہے۔ امراض روحانی کی فہرست میں حب دنیا طلب جاہ عجب و غرور شہوت پرستی حسد و بغض و حرص و کینہ حسد و نخوت وغیرہ بہت سی بیماریاں شامل ہیں جن سے روحانیت کو صدمہ پہنچتا ہے۔ پس جو سچا نمازی ہو گا اس کا دل و دماغ روحانی نجاستوں سے سخت متنفر اور دل شیشہ بلور سے بھی زیادہ صاف و شفاف ہو گا۔ ایسے صاف قلب میں باری تعالیٰ و تقدس کے انوار تجلیات کا ظہور ہوتا ہے جو کہ اسکے لئے معراج روحانی بمصداق الصلوٰۃ معراج المؤمنین کا وسیلہ بنتے ہیں۔ ایسے پاک قلب رب العالمین کی گندگاہ ہے ؎

ع دل گندگاہ جلیل اکبر است
ع دل بدست آور کہ حج اکبر است

حدیث ان تعبد ربک کانک تراہ میں اسی منزل مرتفع پر پہنچنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

نماز قلبی طمانیت کا ذریعہ ہے دنیا ایک جنجال خانہ ہے۔ چنانچہ مشاہدہ بتلا رہا ہے کہ بڑے بڑے امیر و رئیس و ادنیٰ ترین محتاج و فقیر سب حسب مراتب دنیا کی پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے دنیا کو ایک حقیر شے سمجھ کر لات ماردی اور ذکر الٰہی میں بشوق و ذوق مشغول و مصروف ہوئے ان کے دلوں کو سچی طمانیت حاصل ہے۔ دیکھتے نہیں ایک سچے پکے نمازی کو ادائے نماز سے کس قدر اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔ نماز سے فراغت کے بعد اسکو وہ روحانی

---

[1] وعدہ شکن بے دین ہے۔
[2] زیادتی کرنے والے کا مقابلہ کرو۔
[3] کوئی دوست کسی کے کام نہیں آئیگا۔
[4] سارے مومن آپس میں بھائی ہیں۔ دو لڑنے والے بھائیوں میں مصالحت کرا دیا کرو اور جانبداری کرنے میں خدا سے ڈرا کرو۔

ahmadimuslim.de

مسرت حاصل ہوتی ہے۔ جو کسی بڑے سے بڑے بادشاہ کو تخت پر بیٹھ کر بھی نصیب نہیں۔ اسی لئے پیغمبر جہاں کا ارشاد ہے :۔ جعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ میری آنکھوں کی اصلی ٹھنڈک نماز کے اندر پوشیدہ ہے۔ اگر کسی نمازی کی نماز اس کے لئے باعث مسرت و ذریعہ طمانیت قلب نہیں بنتی تو سمجھ لینا چاہئے کہ وہ اصلی نمازی نہیں ہے بلکہ اس کی نماز نقائص سے پُر ہے جن کے سبب سے وہ اس کے لئے ذریعہ تسکین نہیں بن رہی ہے۔ وہ حدیث جس میں ان لوگوں کا ذکر ہے جن کو قیامت کے دن عرش الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا اس میں ایسے نمازی کا بھی ذکر ہے جس کا دل ہروقت نماز سے وابستہ ہے جب وہ ظہر سے فارغ ہو جاتا ہے تو عصر کے واسطے بے چین رہتا ہے اور عصر کے بعد مغرب کے انتظار میں اور مغرب کے بعد عشا کے لئے اور عشا کے بعد فجر کے لئے بستر پر کروٹیں بدلتا رہتا ہے۔ آیات قرآنی وقلیلاً من اللیل ما یھجعون تتجافیٰ جنوبھم عن المضاجع الآیہ وغیرہ ایسے پاک دل انسانوں کا تعارف کرانے کے لئے کافی وافی ہیں لاریب ایسے پاک دل انسان ضرور بالضرور قیامت کے دن عرش الٰہی کا سایہ پائیں گے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو قبر میں پہلی مرتبہ ہوش میں آنے کے بعد سب سے پہلے نماز کا فکر کرتے ہیں اور فرشتوں سے یوں گویا ہوتے ہیں دعنی اصلی مجھے چھوڑ دو اور نماز سے فارغ ہو لینے دو۔ جواب ملتا ہے کہ یہ جگہ دارالعمل نہیں بلکہ دارالجزا ہے۔ پس مومنین قانتین کے لئے روحانی مسرت کا ذریعہ صرف نماز ہے کیونکہ ان کے دل لقائے الٰہی کے اشتیاق میں ہروقت تڑپتے رہتے ہیں اور منزل مقصود تک پہنچنے کا ذریعہ ان کے پاس صرف نماز ہے۔ اس لئے ان کے واسطے نماز کا ذریعہ طمانیت ہونا ایک قدرتی امر ہے۔ مثل مشہور ہے ذکر الحبیب حبیب دوست کا ذکر بھی پیارا لگتا ہے۔ پیغمبر دو جہاں صلعم سے ایک فدائی نے سوال کیا تھا کہ میں آخرت میں آپ کا قرب چاہتا ہوں آپ نے جواباً فرمایا کہ اگر تم اس ارادے کی تکمیل چاہتے ہو تو اس کا ذریعہ صرف بکثرت نماز پڑھنا ہے۔ ایک حدیث قدسی میں باری تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے کہ بندے کے لئے مجھ تک پہنچنے کا راستہ صرف نماز ہے جو بندہ میری تلاش میں صادق ہو اسکو چاہئے کہ نماز میں مجھ کو تلاش کرے۔ خلاصہ یہ کہ قلبی طمانیت وروحانی مسرت صرف نماز سے حاصل ہوسکتی ہے۔ اسلام کے علاوہ دیگر ادیان میں عبادت کے جو جو طریقے مقرر کئے گئے ہیں وہ سب اسلامی عبادت نماز کے مقابلہ پر ناقص بیکار اور بے نتیجہ ہیں۔

اخلاقیات کی درستگی

نماز کے بہت سے اغراض و مقاصد ہیں۔ ان سب سے ایک غرض وغایت نماز کی قرآن پاک نے یہ بھی بتلائی ہے کہ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر۔ نماز بری باتوں ناجائز حرکتوں اور بے حیائی کے کاموں سے روک دیتی ہے اخلاقیات کی اصلاح کے لئے نماز سے بہتر کوئی نسخہ نہیں۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ اخلاقی عیوب مثلاً زنا، چوری، ڈاکہ زنی، دروغ گوئی، بہتان تراشی، غیبت، افترا، حسد، بغض، کینہ عجب غرور نفسانیت ضد ہٹ دھرمی، خودپسندی، خودبینی، آخرت سے بے رغبتی، محبت دنیا وغیرہ جملہ اخلاقی برائیاں ایسے دل میں گھر بناتی ہیں جو ذکر الٰہی سے غافل، محبت الٰہی سے خالی اور لذات اخروی سے ناآشنا ہوتا ہے چونکہ نماز دل کو روشن کرنے والی چیز ہے اس لئے اس کی باقاعدہ پابندی کرنے والے انسان کا دل منور ہو جاتا ہے۔ اور پھر اخلاقی عیوب کی تاریکیاں اس میں ٹھیر نہیں سکتیں۔ اس لئے ان سے خودبخود نفرت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ پس جو سچے نمازی ہوتے ہیں وہ کبھی بھی چوری، بدمعاشی، ڈاکہ زنی وغیرہ گناہوں کی طرف مائل نہیں ہوتے۔ اور اگر کسی نمازی کے دل میں کبھی کوئی شیطانی خیال آ بھی جائے تو فوراً اس کا دل نماز کی طرف جانا چاہئے اور اسکو اپنے ذہن میں یہ سوچنا چاہئے کہ اگر میں نفس وشیطان کے بہکانے سے پھسل بھی گیا تو پھر میرا کیا منہ ہے کہ میں خدا کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوں یا اس [illegible] اپنی گنہگار پیشانی کو خاک آلود کروں۔ اس تصور کے پیدا ہوتے ہی وہ روحانیت وشیطانیت کے معرکہ میں یقیناً فتح مند ہوگا اور باری تعالیٰ کی رحمت اسکی دستگیری فرماکر اس کو گناہ سے بچائے گی۔ یہی مطلب ہے آیہ شریفہ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر کا حضور نبی کریم صلعم کی خدمت اقدس میں ایسے نمازی کا ذکر کیا گیا جو باوجود نماز پڑھنے کے چوری کرنے کا عادی تھا۔ حضور نے اس شکایت کا جواب ان الفاظ میں دیا صلواتہ ستنھاہ۔ عنقریب اس کی نماز اس کو اس عادت بد سے روک دیگی۔ چنانچہ راوی کہتے ہیں کہ وہ شخص بغیر کسی کے کہے سنے چندروز بعد پختہ متدین ہوگیا نماز کی اس روحانی طاقت کو قرآن مقدس ایک مقام پر یوں بیان کرتا ہے یاایھا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ اے ایمان والو اپنی جسمانی وروحانی خرابیوں کی اصلاح کے لئے نماز اور صبر کا نسخہ استعمال کیا کرو۔ یہ وہ تیر بہدف نسخہ ہے جو کبھی خطا نہیں کرتا۔ مگر ایسی صحیح نمازوں کی مثال تلاش کرنے کے لئے قرون اولیٰ کے نمازی مسلمانوں پر نظر ڈالنی ضروری ہے۔ سچے نمازی ان ہی پاک زمانوں میں ملیں گے۔ اس زمانے میں سچے نمازی عنقا ہیں۔ گرچہ ظاہر میں نمازیوں سے مساجد بھری ہوئی ہیں۔ مگر حال یہ ہے کہ ؎

زباں در ذکر و دل در فکر خانہ
چہ حاصل زیں نماز پنجگانہ

اور ؎

بر زباں تسبیح و در دل گاؤ خر
ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

مولانا نے سچ کہا ہے ؎

تا نمی سازی زخون دل وضو
کے نماز عاشقاں آید زتو

اقبال مرحوم نے سچ کہا ہے ؎

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحب اوصاف حجازی نہ رہے

(باقی باقی)

نماز کامل مترجم ۔ نماز کا فلسفہ اور اس پر (۱۴۲) تبصرہ اور اس کے فوائد ۔ قیمت ۴؍ (دفتر الحدیث)

فتاویٰ

میں مسلمان ہوں قرآن مجید کی عزت کرتا ہوں

سوال ۱۵۸ ۳ ستمبر ۱۹۳۵ء کے پرچہ میں لکھا گیا تھا کہ اصل قائل (مفتی علیہ) کا بیان آنے پر صحیح فتویٰ ہو سکتا ہے۔ ایک صاحب نے اس فتویٰ کو اپنے حق میں سمجھ کر ہم کو لکھا ہے کہ میں نے قرآن مجید کے ساتھ وہ برتاؤ کیا جو سوال میں درج ہے نہ میں نے وہ الفاظ کہے جو سوال میں مندرج ہیں؛

اگر یہ بیان صحیح ہے تو فتویٰ بھی اس پر چسپاں نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم دور بیٹھے ہوئے اس کی تحقیق نہیں کر سکتے۔ فریقین کو چاہئے کہ اپنے ہاں کے کسی عالم سے پوچھ لیں۔ اگر عالم نہ ہو تو کسی سمجھ دار آدمی کو منصف بنا کر واقعہ کی تحقیق کرائیں منصف مذکور اپنی تحقیق کے مطابق ہمیں استفتاء بھیجے۔ ہم اس کا جواب دیں گے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

"اہلحدیث" ۱۷۔ رمضان سوال ۱۵۸ کے جواب میں ہم نے لکھا تھا کہ فجر کی سنتوں کے بعد مسجد میں آکر بجز فرضوں کے کچھ نہ پڑھے۔ اس پر ابو خرباق عبدالرزاق صاحب اور عبداللطیف صاحب از علیکا ضلع حصار ہر دو صاحبان نے تعاقب کئے ہیں۔ دونوں کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

تعاقب ۱ تحیۃ المسجد کی سخت تاکید ہے۔ پڑھنے کا حکم ہے۔ اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین متفق علیہ۔ جب کوئی مسجد میں آئے پس چاہئے کہ دو رکعت (قبل بیٹھنے کے) پڑھ لے۔ اعطوا المساجد حقها قیل ما حقها قال رکعتین قبل ان تجلس آپ نے فرمایا مسجد کا حق ادا کرو۔ لوگوں نے پوچھا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا قبل بیٹھنے کے دو رکعت پڑھنا (ابن ابی شیبہ) بغیر تحیہ کے بیٹھنا منع ہے۔ اذا دخل احدکم المسجد فلا یجلس حتی یرکع رکعتین متفق علیہ۔ جب کوئی مسجد میں آئے تو بیٹھے نہیں یہاں تک کہ دو رکعت پڑھ لے۔ حکی النووی عن المحققین ان المختار ان لم یفعل ان یقعد حتی تقام الصلوۃ لان لا یکون جالسا بغیر التحیۃ۔ فتح الباری ج اول ص ۴۳۔ جمع بین الحدیثین یہ ہے کہ تحیۃ المسجد ذات اسباب سے ہے اور مستثنیٰ۔

(ابو خرباق عبدالرزاق عفی عنہ)

دوسرا تعاقب امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس عنوان سے باب مقرر کیا ہے۔ باب استحباب تحیۃ المسجد برکعتین وانها مشروعۃ فی جمیع الاوقات۔ گو ایک ٹکڑا باب کا درمیان بندہ نے بطور اختصار حذف کر دیا ہے جس سے مجھے کوئی سروکار نہیں۔ اس باب میں ایک حدیث ہے جو بایں طور مروی ہے۔ اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع قبل ان یجلس۔ امام مسلم کا باب باندھنا۔ وانها الخ۔ اور حضور کا فرمانا۔ اذا دخل الخ۔ یہ ہر دو قضیہ شرطیہ مطلقہ کے حکم میں ہیں اور وہ کسی وقت منہی عنہ اور غیر منہی عنہ کے ساتھ مخصوص نہیں جو قضیہ شرطیہ مطلقہ کا مفاد اور مآل ہے۔ اسی واسطے نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ فیہ استحباب تحیۃ المسجد فی ای وقت دخل وھو مذھبنا گو امام ابو حنیفہ صاحب و امام اوزاعی وغیرہ کا مذہب یہ بھی ہے کہ اوقات منہی عنہ میں ان کا پڑھنا جائز نہیں۔ لیکن محدثین کرام تحیۃ المسجد کے جواز کے ہر وقت قائل ہیں۔ (خادم اسلام عبداللطیف از علیکا حصار)

جواب ہماری تحقیق میں یہ قضیہ عام نہیں ہے۔ عام مخصوص البعض ہے۔ اگر آپ کی تحقیق میں عام ہے تو آپ اسی پر عمل کریں۔ یہ بھی یاد رہے کہ اس مسلک میں ہم منفرد نہیں ہیں۔ روضۃ الندیہ نواب صاحب مرحوم اور سبل السلام شرح بلوغ المرام ملاحظہ فرماویں۔

نوٹ:۔ اذا القضیہ کلیہ کا صور نہیں ہے مہملہ کا ہے۔ فافہم۔

س ۳۹ } زید کہتا ہے کہ جتنے نابالغ لڑکے لڑکیاں کافر مرجاتے ہیں خواہ وہ ہنود کا ہو خواہ مجوس کا نصاریٰ یا یہودی کا جو جنتی ہو جاتے ہیں۔ لیکن بکر اس کا عکس کہتا ہے کہ ہرگز نہیں۔ کیا حکم ہے؟

(محمد شجاعت اللہ مدرس ضلع بہادرپور)

ج ۳۹ } نابالغ بچے شرعاً مکلف نہیں اور وہ بحکم حدیث فطرت صحیح پر ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کل مولود یولد علی الفطرۃ۔ ہر بچہ فطرت صحیح پر پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے ان کو سزا نہیں۔

س ۴۰ } جنتی ہمیشہ جنت میں رہا کریں گے یا سو کھرب دو سو کھرب کے بعد نیست و نابود ہو جائیں گے چنانچہ سورہ ہود میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تک آسمان و زمین رہے گی تب تک جنت دوزخ بھی قائم رہیں گے۔ کیا حکم ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۴۰ } بعض صحابہ کا یہ قول ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ دوزخ میں کوئی نہ ہوگا۔ العلم عند اللہ!

س ۴۱ } مسکرا کر نماز میں بے اختیار اگر ہنسی آجائے تو نماز میں نقصان ہوگا یا نہیں۔ اور اگر کوئی مصلی با اختیار نماز میں ہنسے یا قہقہہ کر کے ہنسے تو نماز میں خلل ہوگا یا نہیں؟ (سائل مذکور)

(۱۷۳)

ج ۴۱ } نماز ہنسی کا مقام نہیں۔ اس لئے ہنسنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ عند الحنفیہ وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ واللہ اعلم!

س ۴۲ } ہندہ کو اس کی ماں نے اس کا حقیقی چچا جو تیس میل دور لے جا کر خود ولی بن کر زید سے نکاح کرا دیا بعد نکاح کے ہندہ زید کے یہاں آباد رہی۔ بعدہٗ ہندہ اپنے میکے میں چلی آئی۔ ہندہ کے محلہ کے مولوی صاحبان نے کہا کہ نکاح بالکل جائز نہیں کیونکہ حقیقی چچا ہوتے ہوئے ماں ولی نہیں ہو سکتی۔ آخر کار زید مذکور نے ہندہ کو بالکل اپنے میکے میں چھوڑ دیا۔ اور محلہ کے لوگوں نے ہندہ کو ڈیڑھ دو برس کے بعد ہندہ کے حقیقی چچا کو ولی بنا کر بکر سے نکاح کر دیا۔ آیا بکر کا یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں۔ (سائل مذکور)

ج ۴۲ } حدیث میں آیا ہے کہ بغیر ولی کے نکاح جائز نہیں۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

متفرقات

احباب ہندوستان مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ جنوری میں ختم ہو جائیگی امید ہے اس اطلاع کے ملتے ہی وہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں گے۔ درصورت مہلت یا انکار بذریعہ منی آرڈر اطلاع ضرور بھیج دینگے۔

نوٹ جو احباب پہلے ہی مہلت یافتہ ہیں ان کو مکرر مہلت کسی صورت میں نہیں دی جائیگی۔ بلکہ ۱۵ جنوری تک قیمت وصول نہ ہوئی تو اخبار بجبراً روک لیا جائیگا۔

بیرون ہند کے خریدار اصحاب بھی بہت جلد اپنی قیمت اخبار روانہ کر دیں۔ زیادہ تاخیر طرفین کے لئے باعث نقصان ہے۔

۳۷ - ۸۸ - ۱۲۴ - ۴۷۵ - ۱۰۴۳ -
۱۵۵۲ - ۲۱۹ - ۲۱۲۳ - ۲۷۰۷ - ۳۰۹۱ -
۳۴۳۹ - ۴۲۵۱ - ۴۳۵۱ - ۴۸۵۲ -
۴۹۳۳ - ۵۶۸۸ - ۵۸۲۹ - ۶۶۱۴ -
۶۸۱۴ - ۷۰۳۴ - ۷۰۵۸ - ۷۱۲۰ - ۷۲۴۸
۷۲۶۶ - ۷۲۸۱ - ۷۷۴۵ - ۷۷۶۵ -
۷۷۸۷ - ۸۰۲۸ - ۸۰۷۵ - ۸۲۹۷ -
۸۳۷۲ - ۸۴۶۹ - ۸۶۵۶ - ۸۷۶۷ -
۸۸۶۴ - ۹۲۰۷ - ۹۳۴۳ - ۹۴۵۷ -
۹۴۵۸ - ۹۵۱۱ - ۹۹۲۸ - ۹۹۹۱ -
۱۰۰۲۲ - ۱۰۱۱۷ - ۱۰۱۴۸ - ۱۰۳۸۷ -
۱۰۵۲۱ - ۱۰۵۲۳ - ۱۰۵۲۶ - ۱۰۵۳۰ -
۱۰۵۴۵ - ۱۰۵۸۳ - ۱۰۸۰۲ - ۱۰۸۴۴ -
۱۰۸۹۶ - ۱۰۹۷۴ - ۱۱۰۳۸ - ۱۱۰۶۷ -
۱۱۱۵۹ - ۱۱۲۳۴ - ۱۱۲۴۵ - ۱۱۲۵۹ -
۱۱۳۳۳ - ۱۱۳۳۴ - ۱۱۳۳۸ - ۱۱۵۲۰ -
۱۱۵۲۱ - ۱۱۵۴۱ - ۱۱۵۷۵ - ۱۱۵۸۸ -
۱۱۵۹۱ - ۱۱۶۰۱ - ۱۱۶۰۲ - ۱۱۶۰۳ -
۱۱۶۳۸ - ۱۱۶۸۲ - ۱۱۷۵۲ - ۱۱۷۵۳ -
۱۱۷۴۴ - ۱۱۷۷۹ - ۱۱۷۹۰ - ۱۱۸۰۰ -
۱۱۸۰۳ - ۱۱۸۰۴ - ۱۱۸۲۳ - ۱۱۸۶۳ -
۱۱۸۹۰ - ۱۱۸۹۷ - ۱۱۹۱۲ - ۱۱۹۴۴ -
۱۱۹۶۸ - ۱۱۹۷۰ - ۱۱۹۸۴ - ۱۱۹۸۵ -
۱۱۹۸۹ - ۱۱۹۹۱ - ۱۱۹۹۳ - ۱۱۹۹۷ -
۱۲۰۰۴ - ۱۲۰۶۶ - ۱۲۰۸۵ - ۱۲۰۸۹ -
۱۲۱۰۷ - ۱۲۱۲۵ - ۱۲۱۳۰ - ۱۲۱۳۳ -
۱۲۱۳۹ - ۱۲۱۴۹ - ۱۲۱۶۵ - ۱۲۲۴۱ -
۱۲۲۴۳ - ۱۲۲۵۷ - ۱۲۲۶۴ - ۱۲۲۹۳ -
۱۲۲۷۳ - ۱۲۲۷۴ - ۱۲۲۸۲ - ۱۲۲۸۴ -
۱۲۲۸۷ - ۱۲۳۰۱ - ۱۲۳۰۵ - ۱۲۳۱۰ -
۱۲۳۱۱ - ۱۲۳۱۲ - ۱۲۳۱۳ - ۱۲۳۱۶ -
۱۲۳۱۷ - ۱۲۳۱۸ - ۱۲۳۱۹ - ۱۲۳۲۱ -
۱۲۳۲۷ - ۱۲۳۳۷ - ۱۲۳۷۱ - ۱۲۳۹۹ -
۱۲۴۰۳ - ۱۲۴۰۴ - ۱۲۴۰۹ - ۱۲۴۱۹ -

غریب فنڈ سے مندرجہ ذیل خریداروں کے نام اخبار جاری ہے۔ ان کی میعاد جنوری ۱۹۵۹ء میں ہی ختم ہو جائے گی۔ اگر حسب قواعد غریب فنڈ داخلہ وصول نہ ہوا تو آئندہ اخبار بند کر دیا جائیگا۔ مہلت طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں۔

۵۶۸۶ - ۱۰۳۱۳ - ۱۱۵۸۴ - ۱۱۷۵۷
۱۱۸۰۲ - ۱۱۸۱۳ - ۱۲۰۶۳ - ۱۲۱۲۶ -
۱۲۲۹۱ - ۱۲۳۰۳ - ۱۲۳۰۶ - ۱۲۳۱۲ -
۱۲۳۱۴ - ۱۲۳۴۱ -

یاد رفتگاں مولوی محمد ہدایت اللہ صاحب برادر مولوی عبدالسلام صاحب مبارکپوری جو نمونہ سلف اور متبع سنت تھے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ غمزدہ محمد عمر بن مولوی ہدایت اللہ صاحب مرحوم از مبارکپور۔

(۲) میرے والد مکرم راجہ محمد اکرم خان صاحب جاگیردار پرچھ ریاست کشمیر جو پکے موحد اور غیور تھے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھما وارحمھما۔

اطباء کرام توجہ فرمائیں میری عمر پچاس سال کی ہے اور میرے آدھے سر میں بیج آنکھ کے درد رہتا ہے۔ دن کو ہلکا اور شام کو زیادہ ہو جاتا ہے اور سوتے وقت تک بہت تکلیف رہتی ہے اور جب اچھی نیند آجاوے تو آرام ہو جاتا ہے تھوڑا زکام ہر وقت رہتا ہے جس روز ابر چھایا ہووے تو اس روز بہت تکلیف ہوتی ہے اگر مطلع صاف ہو جاوے تو رفع ہو جاتی ہے۔ جہاں کی نالی کی ... ہے۔ ناک سے غلیظ سفید پانی گرتا ہے اور درد دائیں طرف ہے اور بائیں کان میں سائیں سائیں کی آواز رہتی ہے اس سال بباعث اس بیماری کے حج سے ملتوی ہوں لالٹین کے سامنے نظر کام نہیں کرتی۔ رات کو سر سجدہ میں رکھے رہنے سے آرام کچھ قدرے ہوتا ہے۔ اگر کسی صاحب کو مجرب نسخہ یا دوائی معلوم ہووے تو درج اخبار کرا دیں۔ (مولوی محمد رمضان۔ دھاریوال ضلع گورداسپور)

جمعیۃ تبلیغ کی عملی جمعیۃ جب سے جمعیۃ تبلیغ قائم ہوئی ہے بفضل خدا اپنے فرائض کو سرگرمی سے انجام دے رہی ہے اور خدا کا فضل ہے کہ ارکان جمعیۃ اپنے فرائض میں تن دہی سے کام میں مشغول ہیں۔ جمعیت کی خدمات سے تازہ ترین دینی خدمت یہ ہے کہ تحصیل اجنالہ محلہ گوالہ میں بریلوی خیال کے واعظوں کے اثر سے اہالیان دیہہ میں تفریق واقع ہو گئی۔ وہاں کے درد مند اصحاب نے ناظم جمعیۃ کی خدمت میں آکر یہ رونا رویا چنانچہ عید الفطر کے موقع پر مولوی محمد عبداللہ صاحب ناظم جمعیۃ تبلیغ وہاں پہنچے اور دیکھ کر چھوٹے سے گاؤں میں پاس پاس ہی دو ٹولیاں الگ الگ نماز کی تیاری کر رہی ہیں۔ مولوی صاحب نے ہر دو گروہ کو حکمت عملی سے یکجا کیا اور خطبہ میں خادمان سنت کو لوا محمدی کے نیچے جمع ہونے کی ہدایات دیں چنانچہ حاضرین محظوظ ہوئے اور اتفاق سے رہنے کا وعدہ کیا مگر بدقسمتی سے تھوڑے دن گزرے تو ایک بریلوی واعظ نے پھر بشریت رسول کا جھگڑا اکھڑا کر کے ایک گروہ کو علیحدہ کر لیا۔ پھر اہل دیہہ کی درخواست پر مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۸ء کو جمعیۃ نے ... میں پہنچایا۔ میں بھی ہمراہ تھا ... بشریت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سہل ترین طریق سے عوام کے ذہن نشین کیا۔ بحمد اللہ پھر ... ہو گئے ...

ملکی مطلع

قضیہ فلسطین
اور
جزو لایتجزیٰ

گذشتہ زمانے میں جب فلسفہ یونان اور اسلام کے علم کلام میں ٹکر ہو رہی تھی تو ایک مسئلہ جزو لایتجزیٰ[1] مدت تک زیر بحث رہا۔

متکلمین اسلام اس کا ابطال کرتے رہے اور فلاسفہ اس کا اثبات۔ ایک شاعر نے اسکو باتوں باتوں میں تقسیم کر دیا۔ ملاحظہ ہو اس کا یہ شعر ؎

تقسیم جزو لایتجزیٰ کی ہوگئی
سہواً سخن جو ان کے ذہن سے نکل گیا

قضیہ فلسطین کو ہم نے جزو لایتجزیٰ کے ساتھ تشبیہ اس لئے دی ہے کہ حکومت برطانیہ اور اعراب فلسطین کے درمیان ایک ایسا امر متنازعہ فیہ ہے جو کسی طرح فیصل نہیں ہو سکتا۔ یعنی اعراب فلسطین مکمل آزادی چاہتے ہیں جس میں انگریزوں کا دخل بالکل نہ ہو۔ وہ لوگ انڈین نیشنل کانگرس کی طرح ڈومنین سٹیٹ (برطانیہ کے ماتحت آزادی) پر بھی قانع نہیں ہیں۔ وہ اپنے مطالبہ کی تائید میں حکومت برطانیہ کے وہ مواعید پیش کرتے ہیں جو گذشتہ جنگ عظیم کے دوران میں ان سے کئے گئے تھے۔ اسی زمانہ میں حکومت برطانیہ نے کسی مصلحت کے ماتحت یہودیوں کے ساتھ بھی وعدہ کیا تھا کہ انکو فلسطین میں آباد کیا جائے گا۔

برطانیہ کے حق میں گویا یہ شعر صادق آتا ہے ؎

حلف ہندو سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے
الگ ہر ایک سے چاہت جتائی جاتی ہے

آج سے پہلے فلسطین میں جتنے کمیشن [illegible] وہ سب بیکار ثابت ہوئے کیونکہ اس مسئلے کا حل جزو لایتجزیٰ کی طرح نہیں مل سکا۔

جس طرح شاعر نے جزو لایتجزیٰ کو تقسیم کر دیا تھا اسی طرح برطانوی کمیشن نے بھی فلسطین کو تقسیم کر دیا مگر عربوں نے تسلیم نہیں کیا۔ اس سلسلے میں عنقریب لندن میں ایک فلسطین گول میز کانفرنس ہونے والی ہے جس کے انعقاد ہی میں کئی ایک مشکلات پیش آ رہی ہیں ہندوستان کے متعلق جو پہلی گول میز کانفرنس لندن میں ہوئی تھی جس میں حکومت سے ایک غلطی یا سہو ہو گیا تھا کہ اس نے گاندھی جی کو اس میں شریک نہیں کیا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ گول میز کانفرنس بے کار ثابت ہوئی۔ اس کے بعد لندن میں ہندوستانی مسائل کے تصفیہ کے لئے ایک اور گول میز کانفرنس ہوئی۔ جس میں گاندھی جی کو بھی شریک کیا گیا۔ تب جا کر فیصلہ ہوا۔

اسی طرح فلسطین کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے حکومت برطانیہ نے فلسطین کے لیڈر (مفتی اعظم) کو دعوت نہیں دی۔ اسی لئے فلسطین کے عرب نمائندے کانفرنس میں شریک ہونے سے انکار کر رہے ہیں۔ اگر چند انگریز پسند عرب کانفرنس مذکور میں شریک ہو بھی گئے تو اس کا حشر وہی ہوگا جو ہندوستان کے متعلق پہلی گول میز کانفرنس کا ہوا تھا۔ اس کے بعد حکومت برطانیہ مجبور ہو کر فلسطین کے مفتی اعظم کو کانفرنس میں شریک کرے گی۔

ہم جہاں تک سمجھتے ہیں یہ اصول کار فرما ہوتا ہے کہ جلدی مان لینے سے رعایا کے حوصلے بڑھ جاتے ہیں اور وہ مزید تقاضا کرنے لگتی ہے۔ اس لئے بڑے شدید انکار کے بعد شکل اقرار کیا جاتا ہے۔

جہاں جہاں بھی انگریزوں کی حکومت ہے وہاں کے لوگ انگریزوں کے شاگرد ہونے کے باعث انکے مزاج سے اچھی طرح واقف ہو گئے ہیں اسی لئے وہ بھی تسلیم کرنے میں جلدی نہیں کرتے۔ اس کی مثال ہندوستان میں بھی ملتی ہے۔ چنانچہ ہندوستان کے متعلق لندن میں منعقدہ آخری گول میز کانفرنس میں جو فیصلہ [illegible] کو تسلیم کر لیا لیکن عملاً آج تک تسلیم نہیں کیا۔ یہ ایک خاص حکمت عملی ہے جو شاگرد نے استاد سے سیکھی ہے۔

کانگرس نے صوبوں کی وزارتوں کو قبول کر لیا اور ان پر نگرانی کرنے کے لئے اپنا ہائی کمانڈ (اقتدار اعلیٰ) بھی مقرر کر دیا۔ مگر گول میز کانفرنس کے فیصلے کی منظوری کا ریزولیوشن آج تک پاس نہیں کیا۔

یہ سب سیاسی بھول بھلیاں ہوتی ہیں انہی کو جاننے کا نام علم سیاست ہے۔

واقعات شہادت دیتے ہیں کہ فلسطین ہمارے ملک ہندوستان سے ایک قدم آگے بڑھا ہوا ہے ہندوستان کا اصول عدم تشدد (عدم مقابلہ) ہے چنانچہ گذشتہ سول نافرمانی کے ایام میں کانگرسی حضرات پٹتے رہے، قید و بند کی تکلیفیں برداشت کرتے رہے مگر باوجود اتنی سخت گیری کے انہوں نے حکومت کا مقابلہ نہیں کیا۔ بلکہ منہ سے یہی کہتے رہے ؎

جتنا جی چاہے نکالے ستم ایجاد ہمیں
شل تصویر ہیں آتی نہیں فریاد ہمیں

اس کے برعکس فلسطین کے اعراب تشدد پر عمل کرتے ہیں۔ اس حیثیت سے وہ آئرلینڈ کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں جس کی تفصیل یہ ہے کہ انگریزی فوج کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اپنی ضمنی حکومت قائم کر رکھی ہے جس میں باہمی نزاعات کا فیصلہ کرتے ہیں۔ اگر پکڑے جاتے ہیں تو سختی کا جواب سختی سے دیتے ہیں اور ایسا کرتے ہوئے یہ شعر پڑھتے ہیں ؎

ان العلی قد بغوا علینا
اذا ارادو فتنۃ ابینا

ہم نہیں کہہ سکتے کہ راعی و رعایا کی اس چپقلش کا انجام کیا ہوگا۔

(نوٹ) بعد میں اخبارات دیکھنے سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے خود مفتی اعظم کو تو گول میز کانفرنس میں شرکت کی اجازت نہیں دی مگر ان کو اتنا اختیار دیدیا ہے کہ فلسطین سے عرب نمائندے اپنے حسب منشا انتخاب

---

[1] جزو لایتجزیٰ دنیا کی پیدائش کا ابتدائی جوہر ہے جس کو [illegible] تقسیم نہیں ہو سکتا ہے

ahmadmuslim.de

اعلان جلسہ جماعت منتظمہ جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام شہر انبالہ

جماعت منتظمہ جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر کا بہت ضروری اور اہم جلسہ دفتر جمعیۃ تبلیغ الاسلام صوبہ متحدہ ناظر باغ کانپور میں بتاریخ ۷ جنوری ۱۹۳۹ء بوقت دس بجے صبح منعقد ہوگا۔ مستدعی ہوں کہ اس جلسہ میں شرکت فرما کر اپنے مفید مشوروں سے کارکنان جمعیۃ ہذا کو مستفیض فرمائیں۔ والسلام۔

ایجنڈا

(۱) گوشوارہ حساب آمد و خرچ و روئداد جمعیۃ ہذا بابت ۱۹۳۸ء

(۲) تجاویز منظور کردہ صاحب صدر جمعیۃ ہذا۔

(۳) دیگر امور جو بمنظوری حضرت صدر جلسہ پیش ہوں۔

(نوٹ) اگر تاریخ و وقت مندرجہ بالا پر نصاب جلسہ پورا نہ ہوا تو زیر قاعدہ (۶) و (۷) باب ششم قواعد مندرجہ دستور اساسی جلسہ مذکورہ ملتوی ہو کر ۸ جنوری ۱۹۳۹ء کو مقام و وقت مذکورہ بالا پر منعقد ہوگا اور امور مندرجہ ایجنڈا کا تصفیہ بلالحاظ تکمیل نصاب جلسہ کر دیا جائے گا۔

سید غلام بھیک نیرنگ معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر۔

اعلان جلسہ عام ارکان جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر

ارکان جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر کا سالانہ جلسہ عام بتاریخ ۷ جنوری ۱۹۳۹ء دفتر جمعیۃ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر کا سالانہ جلسہ عام بتاریخ ۷ جنوری ۱۹۳۹ء دفتر جمعیۃ تبلیغ الاسلام صوبہ متحدہ ناظر باغ کانپور میں بوقت ۲ بجے دوپہر منعقد ہوگا۔ جملہ ارکان سے التجا ہے کہ براہ مہربانی تشریف لا کر کارروائی جلسہ میں حصہ لیں۔

ایجنڈا حسب ذیل ہے

(۱) کیفیت حسابات آمد و خرچ گذشتہ و روئداد کارگذاری سال مذکورہ (۲) انتخاب ارکان جماعت منتظمہ و عہدیداران

برائے سال ۱۹۳۹ء

(۳) دیگر امور جو باجازت حضرت صدر جلسہ پیش ہوں۔

(نوٹ) اگر تاریخ و وقت مندرجہ بالا پر نصاب جلسہ پورا نہ ہوا تو زیر قاعدہ (۶) و (۷) باب ششم قواعد مندرجہ دستور اساسی جلسہ مذکورہ ملتوی ہو کر بتاریخ ۸ جنوری ۱۹۳۹ء مقام و وقت مندرجہ بالا پر منعقد ہوگا۔ اور امور مندرجہ ایجنڈا کا تصفیہ بلالحاظ تکمیل نصاب جلسہ کر دیا جائے گا۔ والسلام!

(سید غلام بھیک نیرنگ معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر)

بجلی کے لائسنس اور سارٹیفکیٹوں کا اجرا

قاعدہ ۴۸ یکم مارچ ۱۹۳۹ء سے نافذ کیا جائیگا

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

حکومت پنجاب نے اب قطعی طور پر یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ انڈین الیکٹرسٹی رولز کے قاعدہ ۴۸ کو یکم مارچ ۱۹۳۹ء سے نافذ کیا جائے۔ لہذا آئندہ بجلی کا سامان وغیرہ لگانے کا کام صرف وہی فرمیں اور اشخاص کر سکیں گے جن کے پاس سارٹیفکیٹ ہونگے۔ یاد ہوگا کہ پہلے یہ خیال تھا کہ قاعدہ مذکور اس سال ۸ دسمبر سے نافذ کیا جائے۔ پہلی تاریخ کے اعلان کے وقت یہ واضح کر دیا گیا تھا کہ قاعدہ مذکور کا اولین مقصد یہ ہے کہ بجلی استعمال کرنے والے اشخاص کے جان و مال کو ان خطرات سے محفوظ رکھا جائے جو گھروں وغیرہ میں برقی سامان کے ناقص طور پر لگائے جانے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ بھی بیان کیا گیا تھا کہ ایک مرتبہ جب قاعدہ مذکور نفاذ پذیر ہو گیا تو بجلی کا سامان لگانے کے متعلق کوئی کام جس میں اضافہ، تبدیلی، مرمت یا موجودہ سامان کی از سر نو ترتیب شامل ہے ازروئے قانون بجلی کے کسی ایسے ٹھیکیدار کے سوائے کسی اور شخص سے کرانا ممکن نہ ہوگا۔ جسے صوبجاتی حکومت نے لائسنس دے رکھا ہو اور یہ کام کسی ایسے شخص کی زیر نگرانی کیا جائیگا جسے صوبجاتی حکومت نے قابلیت کا سارٹیفکیٹ دے رکھا ہو۔

مذکورہ بالا لائسنسوں اور سارٹیفکیٹوں کے لئے بالترتیب مئی اور نومبر میں دو امتحان منعقد کئے گئے لیکن یہ محسوس کیا گیا کہ اس ضمن میں ضروریات پورا کرنے کے لئے ان اشخاص کی تعداد کافی نہیں جنہیں نگرانی کے کام کے متعلق سارٹیفکیٹ دیئے گئے۔ علاوہ ازیں ان اشخاص اور فرموں کے پاس جنہوں نے ٹھیکیداری کے لائسنسوں کے لئے درخواستیں دی تھیں غالباً کئی ہفتوں تک وہ ضروری سامان نہیں ہوگا جس کے لئے انہوں نے فرمائشیں بھیجی ہوئی تھیں چنانچہ مشاورتی کمیٹی نے یہ سفارش کی کہ قاعدہ ۴۸ کے نفاذ کی تاریخ یکم مارچ ۱۹۳۹ء تک ملتوی کر دی جائے۔ یہ سفارش حکومت نے منظور کر لی ہے۔

اس دوران میں ۱۰ اور ۱۱ فروری ۱۹۳۹ء کو ایک اور امتحان منعقد کیا جائیگا۔ اور امید ہے کہ اس مرتبہ سند یافتہ اشخاص کی تعداد اسکام کی ضروریات کے لئے کافی ہوگی۔

تمام متعلقہ اشخاص کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر مطلوبہ لائسنس اور سارٹیفکیٹ حاصل کریں۔

(لاہور۔ مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۳۸ء)

غریب کی دعا خداوند کریم جناب شیخ محمد ابراہیم صاحب کمپنی بیڑی جھانجا کو جنت نصیب کرے اور ان کی اولاد کو خوش رکھے۔ کاروبار میں برکت کرے جنہوں نے میرے نام اخبار "اہلحدیث" ایک سال کے لئے جاری کروا دیا اور تفسیر ثنائی اردو خرید کر دی جزاہم اللہ فی الدارین۔ (علی حسن خان آزاد)

دعائے صحت میری اہلیہ، لڑکی، پوتا اور پوتی بیمار ہیں۔ ناظرین صحت کے لئے دعا کریں۔

درخواست کوئی صاحب فی سبیل اللہ غنیۃ الطالبین اردو مجھے خرید دیں۔ دعا دونگا۔

(علی حسن خان آزاد برہٹہ ضلع مظفر پور)

تلاش معاش میں نے عرصہ ۴ سال سے انٹرنس پا

ahmadimuslim.de

کے

تیز رفتار اور آرام دہ جہازوں سے حج کا سفر کرو
سندھیا اسٹیم نیوی گیشن کمپنی لیمیٹڈ
حاجیوں کی زبردست خدمت انجام دے رہی ہے۔ حج لائن
کے جہازات المدینہ اور الھند بہترین انتظامات مکمل ہو چکے ہیں
جہازوں کی روانگی کی تاریخیں

الھند ۱۵۔ ذیقعد مطابق ۷۔ جنوری کراچی سے براہ راست
المدینہ ۲۴۔ ذیقعد مطابق ۱۶ جنوری کراچی سے براہ راست

مزید معلومات کیلئے لکھو
حج لائن سندھیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی لیمیٹڈ
بمبئی، کراچی، کلکتہ

(۱۸۶)

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث وحضرات خریداران اہلحدیث
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل ودق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع
کرتی ہے [illegible] ہے۔ جریان یا
کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت
بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی
سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد، عورت،
بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی
ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت
فی چھٹانک ۶/۔ آدھ پاؤ ۱۲/۔ پاؤ بھر ۱/۔ مع
محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔
برہما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی۔
اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ شہادات

جناب حافظ رمضان صاحب بمبئی: اس سے قبل
میں نے آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگائی تھی۔ بحمد اللہ
میں نے اسکو قابل تعریف پایا۔ اسی وجہ سے اب دوبارہ
آپ کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ تین چھٹانک مومیائی بذریعہ
وی پی بھیجدیں۔ (۲۴۔ اکتوبر ۳۸ء)
جناب منشی محمد زبیر علی صاحب خداوند پور:
ماقبل اس کے چار پانچ دفعہ ہم آپ کے پاس سے مومیائی
منگوا چکے ہیں۔ ہم کو بہت فائدہ ملا۔ اس لئے پھر دو چھٹانک
وی پی ارسال فرمائیں۔ (۱۷۔ نومبر ۳۸ء)
(مومیائی منگوانے کا پتہ)
حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی امپیریل ایجنسی امرتسر

تراجم علمائے حدیث ہند (چھپ گئی) ۱/

مجلس شوریٰ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی توثیق

"مجلس شوریٰ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس منعقدہ ۲۶۔ جولائی ۳۸ء میں مولوی ابو یحییٰ امام خان صاحب نوشہروی کی کتاب تراجم علمائے حدیث ہند پیش ہوئی۔ کانفرنس اس کتاب کی توثیق کرتی ہے۔ اور لائق مصنف نے جس محنت سے اسے مرتب کیا ہے اس پر اظہار مسرت کرتی ہے۔ اور مجلس شوریٰ جماعت اہل حدیث سے استدعا کرتی ہے کہ اس کتاب کی اشاعت پر توجہ فرما کر مصنف کی قدر دانی کا ثبوت دے" ــــــ صفحات ۴۶۵ قیمت ۱/۔ محصول ڈاک ۔/ مگر یکمشت ۵ نسخہ کی خریداری پر محصول ڈاک قطعاً ساقط۔ (ملنے کا پتہ)
عبدالحی والاخوان مقام سوہدرہ۔ ضلع گوجرانوالہ۔ (پنجاب) (دفتر ملت کا پتہ بھی یہی ہے)

سرمہ اکسیر العین جبر ۱/

دھندھ جالا غبار، ڈھلکہ، خارش، سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے۔ بزرگ لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت اس کا استعمال ہونیوالی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ فی شیشی ۱/۔ پتہ: کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم [illegible] امرتسر

ہندوستان اور

پیٹنٹ ادویات
تین مشہور ادویات کے
نسخہ جات۔ قیمت ۱/
پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

شمالی ہندوستان ۲۹

یہ کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے۔ جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

نمونتہً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں۔

تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر	عـ۱۰	زرقانی شرح مواہب اللدنیہ	عـ۱۲
زاد المعاد ابن قیم سفید	۱۲	سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ	[illegible]
ترغیب و ترہیب سفید کاغذ	۱۲	نسیم الریاض شرح شفا بر حاشیہ شرح شفا	
تاریخ ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ) ۹ حصے تیار ہیں		ملا علی مصری	[illegible]
قیمت فی حصہ	[illegible]	تفسیر فتح القدیر شوکانی	عـ۵

براہ کرم خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے۔ تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

مینیجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اردو بازار جامع مسجد دہلی

سرمہ نور العین

(موسومہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوری کا بے نظیر علاج ہے

قیمت ایک تولہ عـہ

پتہ:۔ مینیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

ہندوستانی صندلی عطریات ۱۲

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ

مشہور و معروف اسپیشل عطر ہزارہ و عطر روح افزا بہار رنگ فی تولہ عـہ ... فی تولہ ...

اور جملہ ہر قسم کے نہایت بہترین عطریات خرید فرمائیے۔

فہرست مفت طلب فرمائیے۔

پتہ:۔ فرم شیخ امانت اللہ حاجی محمد مکارم تاجران عطر۔ قنوج۔ یوپی (۱۹۸)

خمیرہ بادام طیفوری رجسٹرڈ ۹

کمزور جسم میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ رگ و ریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے مسرت سے چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ امساک کے لئے مفرح طاقت مردمی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ۔ زکام۔ سر کے چکر۔ دھڑکن۔ چلتے دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ مرعوب و خوفزدہ رہنا معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کر دینا نسیان جیسی بیماریاں کافور ہوتی ہیں۔ قیمت پاؤ پختہ تین روپے آدھ سیر پانچ روپے آٹھ آنے۔ ایک سیر دس روپے خرچہ ڈاک بذمہ خریدار

لاہور برانچ۔ ناظم دواخانہ پنجاب طبی بورڈ بن روڈ لاہور

مینیجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر پنجاب

مطبوعات الہلال بک ایجنسی

مفصل فہرست مفت طلب کریں

۱۔ اسوۂ حسنہ بلا جلد عـ۳ مجلد	عـہ	۱۲۔ ایلاؤ تخییر	۸
۲۔ کتاب الوسیلۃ عـ۸	عـہ	۱۳۔ الحرب فی القرآن	۱۰
۳۔ اصحاب صفہ	۱۲	۱۴۔ حقیقۃ الصلوٰۃ	۴
۴۔ العروۃ الوثقیٰ	۶	۱۵۔ اولیاء اللہ و اولیاء الشیطان	۸
۵۔ اسلامی تصوف	عـ۸	۱۶۔ افسانہ ہجر و وصال	۴
۶۔ تفسیر المعوذتین	عـہ	۱۷۔ الدین یسر	۴
۷۔ تفسیر آیت کریمہ	۱۲	۱۸۔ صبح سعادت ہر حصہ کامل	عـہ
۸۔ تفسیر سورہ کوثر	۴	۱۹۔ لائف آف پرونٹ	۴
۹۔ فتویٰ شرک شکن	۶	۲۰۔ ائمہ اسلام	۳
۱۰۔ ولی اللہ	۵	۲۱۔ خلاف الائمہ	۵
۱۱۔ نجد و حجاز	عـہ	۲۲۔ سیرت امام ابن تیمیہؒ	۹

فاروق گنج روڈ بیرون شیرانوالہ دروازہ لاہور

طلائے اعظم ۲۱

بری صحبتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں بھی ہوں یہ طلاء عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضو میں تندہی و فربہی لاتا ہے کام کاج میں مارج نہیں۔

قیمت عـ۳ ۔ محصول ڈاک ۸

المشتہر: مینیجر سپیشل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ

عجیب الاثر ٹکیہ یا امساک ۲۸

(رجسٹری شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ہے ۔ ۹۹۴۷)

بصورت شریک کی قسم بالکل درست ہے بیکار شادی کرنے والے کو کیسا ندیہ انعام۔ جوان والوں کو یقین چاہئے۔ تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہتا۔ ایک گولی کھانے سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان اس بات تقاضائے حاجت سکتا نہیں رہ سکتا جتنی پرہیزگار عالم کی زیر نگرانی طیار ہوتی ہے۔

قیمت فی شیشی عـ۳

پتہ:۔ نظام بہادر زمان فریدکوٹ پنجاب

حقیقت مرزائیت

مصنفہ مولوی عبد الکریم آف مباہلہ (سابق مرزائی مبلغ) مرزائیت کی تردید میں بہت مفید ہے۔

قیمت ۸ پتہ:۔ **مینیجر اہلحدیث امرتسر**

تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی اکسیر معدہ کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی ڈبہ عـہ محصول ڈاک عـ۔ نمونہ عـہ

پتہ: مینیجر اکسیر معدہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ امرتسر

[illegible] ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب لالہ مادھو کرشن صاحب بی اے

ایل ایل بی - پی - سی - ایس -

ایڈیشنل سب جج بہادر درجہ چہارم لدھیانہ

مقدمہ اجراء نمبر ۱۱۶۱ بابت سال ۱۹۳۸ء

انجمن امداد باہمی قرضہ داکھہ تحصیل وضلع لدھیانہ

بذریعہ کرم چند پیروکار ڈگری

بنام منگل سنگھ پسر رام سنگھ قوم جٹ ساکن

داکھہ تحصیل وضلع لدھیانہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی منگل سنگھ مذکور تعمیل نوٹس ۹۹ سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام منگل سنگھ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدیون مذکور تاریخ ۲۱ جنوری ۱۹۳۸ء کو مقام لدھیانہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۰ - دسمبر ۱۹۳۸ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم

شائقین وتجار کو خوشخبری

بہارے کارخانہ کے تیارشدہ مشہور صندلی عطریات عطر مہری۔ عطر شمامۃ العنبر۔ عطر سوسن۔ عطر مشک حنا۔ شاہجہانی گلاب۔ عطر خس۔ عطر مجموعہ۔ عطر سہاگ فی تولہ ۵ - ۔ روغن گیسو دراز فی شیشی ۵ - نوٹ ہر قسم کے عطریات ودیگر اشیاء بیوپارانہ نرخ سے منگائیے۔ فہرست مفت طلب کیجئے۔

پتہ :- اشرف علی محمد علی تاجر عطر

حنا فیکٹری - قنوج - یوپی

ترجمان وہابیہ مصنفہ نواب صدیق حسن خان مرحوم بھوپالی۔ اعتراضات کے جواب [illegible] ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۵

ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

جدید مطبوعات جامعہ

مضامین محمد علی مرتبہ محمد سرور صاحب پروفیسر جامعہ۔ یہ اس دور کی تاریخ ہے جب ملت اسلامیہ کے تن مردہ میں زندگی کی ایک نئی لہر دوڑی۔ اور برسوں کے خوابیدہ مسلمان اٹھے قیمت مجلد ۵

دنیا کی کہانی از پروفیسر محمد مجیب صاحب۔ اس مختصر سی کتاب میں ہزاروں برس کی تاریخ اس انداز سے لکھی گئی ہے کہ پڑھنے والا بادشاہوں کی لڑائی اور تاریخوں کے گورکھ دھندے میں پڑے بغیر وہ سب سمجھ جاتا ہے جو تاریخ کا مفہوم ہے۔ قیمت ۵

شہری آزادی یہ ایک کتابچہ ہے جس میں بیرونی ممالک کی انجمنوں اور شہری حقوق کا ذکر کرتے ہوئے اعداد وشمار میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کس طرح موجودہ حکومت ہندوستانیوں کو ان حقوق سے محروم کرنے کے درپے ہے جن سے ان کی زندگی وابستہ ہے۔ قیمت ۶

ہندوستان میں برطانوی حکومت

از ڈاکٹر زین العابدین احمد صاحب۔ یہ تو سب جانتے ہیں کہ برطانیہ ہندوستان کو کمزور کر رہا ہے۔ لیکن بہت کم لوگ یہ جانتے ہیں کہ کس طرح اور کس حد تک لوٹا جا رہا ہے اسکے سمجھنے کے لئے یہ کتاب پڑھئے جس میں برطانوی سامراج کی اقتصادی اور مالی پالیسی کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ قیمت ۸

ہندوستان میں دیہی قرض مصنفہ پروفیسر محمد عاقل صاحب ایم اے۔ اس چھوٹی سی کتاب میں تحقیق کے اعداد وشمار سے ثابت کیا گیا ہے کہ کسان کی کیا حالت ہے اور ایک گاؤں کا مفصل تجزیہ [illegible] پیش کی گئی ہیں۔ قیمت ۸

پتہ :- **مکتبہ جامعہ**

دہلی - نئی دہلی - لاہور - لکھنؤ

ازواج النبی صلعم (مجلد) مولفہ جناب سید ظہیر الحسن صاحب دہلوی۔ جس میں جناب سرور کائنات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کے پورے حالات و سوانح درج ہیں۔ اور یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ ہر نکاح ایک نہ ایک مصلحت پر مبنی تھا۔ اور معترضین کے شکوک وشبہات کا دفعیہ کیا گیا ہے۔ حضرت خدیجہؓ حضرت سودہؓ۔ حضرت عائشہؓ۔ حضرت حفصہؓ۔ حضرت زینبؓ۔ حضرت ام سلمہؓ۔ حضرت زینبؓ بن جحش۔ حضرت ام حبیبہؓ۔ حضرت صفیہؓ وغیرہ سب کے جدا جدا حالات درج ہیں۔ کتابت، طباعت کاغذ عمدہ۔ اصل قیمت ۱۲ رعائتی ۸

فیروز اللغات مجلد یہ مشہور ومعروف لغات ہے۔ جو ہر پڑھے لکھے گھر میں موجود ہونی ازبسکہ ضروری ہے۔ جس میں قدیم عربی، فارسی، ہندی اور سنسکرت کے بے شمار الفاظ محاورات اور ضرب الامثال کے معانی اردو زبان میں درج کئے گئے ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت رعائتی ۳ (۱۶۹)

پیارے نبیؐ کے پیارے حالات

ہر سہ جلد۔ مصنفہ مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی مرحوم۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مفصل سوانح عمری از پیدائش تا وصال الی اللہ نہایت عمدہ پیرایہ میں درج ہے۔ عبارت اردو اس قدر آسان ہے کہ پرائمری پاس بھی بآسانی پڑھ سکتا ہے۔ قابل دید ہے اصل قیمت چھ روپے۔ رعائتی دو روپے۔

تقلید وعمل بالحدیث مصنفہ نواب محسن الملک صاحب مرحوم۔ اس کتاب میں عمل بالفقہ اور عمل بالحدیث کا مقابلہ کر کے عمل بالحدیث کو واجب قرار دیا ہے۔ بڑی مفید کتاب ہے۔ ختم ہونے کو ہے۔ جلد منگوالیں قیمت صرف آٹھ آنے (۸)

نوٹ :- محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ } منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کے علمی جواہر ریزے

بیان یہ سورہ آل عمران کی تفسیر ہے۔ اس میں الوہیت مسیح۔ معجزات ابن مریم اور وفات وحیات عیسیٰ علیہ السلام پر حکیمانہ بحث کی گئی ہے اور اجمال و بیان کے عقائد باطلہ کی تردید کی ہے۔ کاغذ، کتابت طباعت اعلیٰ قیمت ۱۲؍

برہان سورہ ہود کی عالمانہ و محققانہ تفسیر۔ امت اسلامیہ کے لئے مکمل لائحہ عمل ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۴؍

صراط مستقیم اس میں سورہ انفال و توبہ کے حقائق و معارف کو دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے جو مسلمانوں کیلئے ایک بلند پایہ دعوت عمل ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ طرز بیان نہایت موزوں ہے کاغذ نفیس۔ کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۱۲؍

سبل السلام اٹھائیسویں پارے کی تفسیر جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے اور اہل ذوق حضرات میں بڑی مقبول ہے۔ قیمت ۱۲؍

خلفائے اربعہ آنحضرت کے چاروں خلیفوں کے حالات زندگی اور انکے عہد حکومت کے ملکی واقعات۔ قیمت ۸؍

چالیس حدیثیں۔ یہ ایسی چالیس حدیثیں ہیں جو خاص طور پر بچوں کیلئے سبق آموز ہیں۔ یہ مختلف عنوانات مثلاً سادگی۔ استقلال۔ اتفاق وغیرہ کے ماتحت درج کی گئی ہیں اور ان کا ترجمہ و تشریح بھی کر دی گئی ہے۔ قیمت ۲؍

تاریخ نجد نجد اور نجدیوں کی مفصل تاریخ مع حالات و واقعات درج ہے از قلم مولانا حافظ محمد اسلم صاحب جیراجپوری۔ قیمت ۴؍

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ، اعلیٰ، نفیس، خوشنما۔ رنگدار و سادہ۔ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط، لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت وغیرہ طے کریں۔ المشتہر۔ منیجر ثنائی برقی پریس امرتسر

ذکری یعنی پارہ عم کی عالمانہ و محققانہ تفسیر جس میں جزا و سزا کا مفصل ذکر کرتے ہوئے سینکڑوں علمی مسائل زیر بحث آگئے ہیں۔ اسکے مطالعہ سے دین و دنیا کی نعمتوں سے پوری واقفیت ہوتی ہے۔ قیمت ۱۲؍

عبرت سورہ یوسف کی تفسیر جو نصیحت آمیز اور عبرت انگیز نتائج کا مرقع ہے عجیب انداز میں لکھی ہے۔ قیمت ۴؍

سبیل الرشاد خلیفہ ثانی کی ترتیب۔ اس کے انتخاب اور عہد اسلام کے انتظام و انتخاب پر بحث کی گئی ہے۔ اور خلفائے راشدین کا انتظام حکومت بتایا گیا ہے۔ قیمت ۱۰؍

بصائر اس میں بنی اسرائیل کے ان واقعات و حالات کو جن کا قرآن مجید میں بیان ہے نہایت دلکش رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ قیمت ۸؍

ہمارے رسول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات زندگی خصوصاً بچوں کے لئے زیادہ مفید ہے۔ قیمت ۵؍

تاریخ القرآن اس کتاب میں قرآن مجید کے ابتدائے نزول سے زمانہ حاضرہ تک کے تمام واقعات [illegible] اور دلچسپ معلومات درج ہیں۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت [illegible]

فاتح مصر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے اکابر صحابہ کرام میں سے تھے۔ ان کی سیرت نہایت [illegible] درج ہے کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۴؍

نوٹ:۔ محصول ڈاک جلد کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔ یہاں صرف اصل قیمتیں درج کی گئی ہیں۔ ایک روپیہ سے کم وی پی نہیں بھیجا جائیگا

ملنے کا پتہ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر پنجاب

خریدار نمبر

ahmadimuslim.de